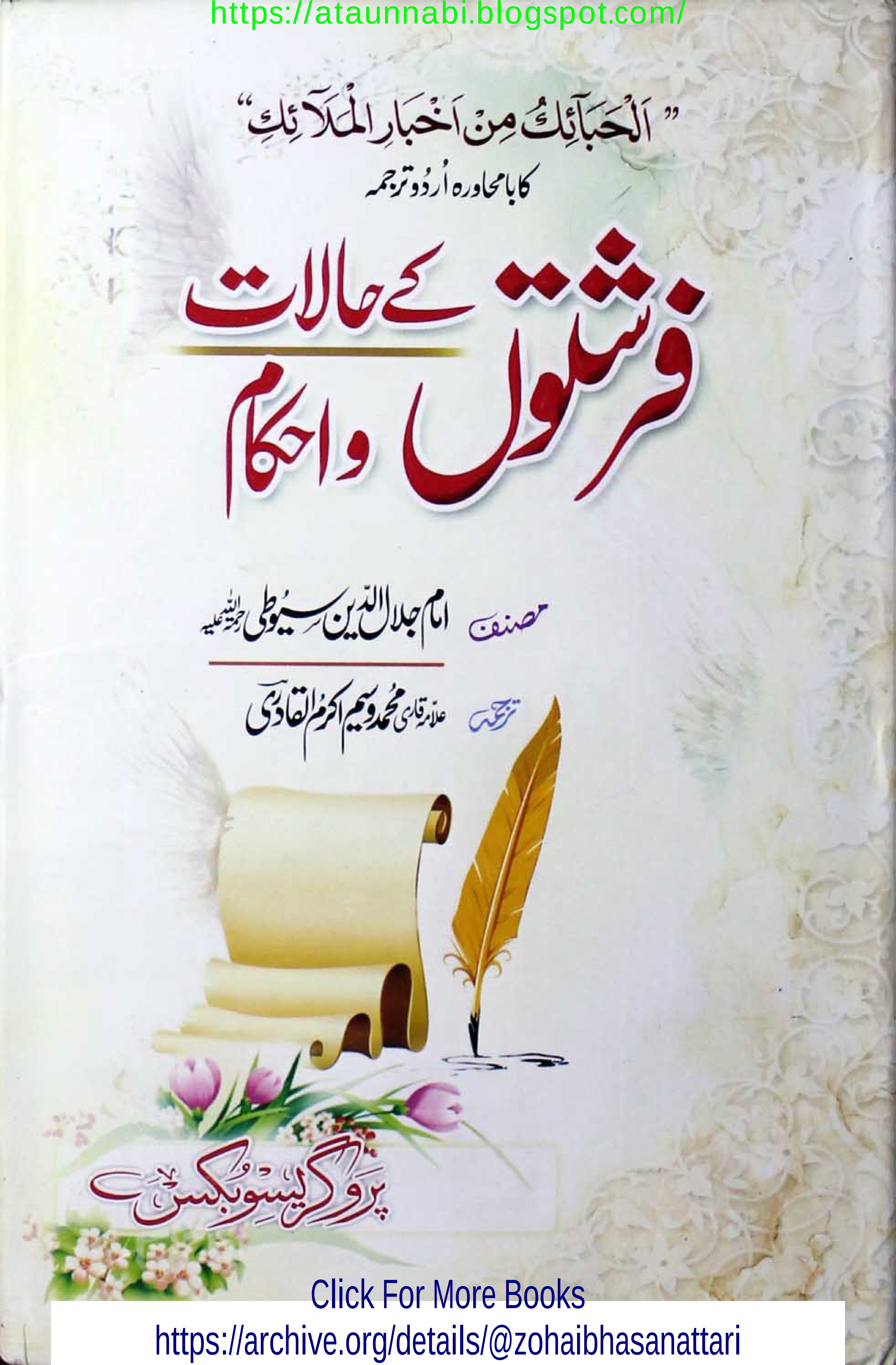
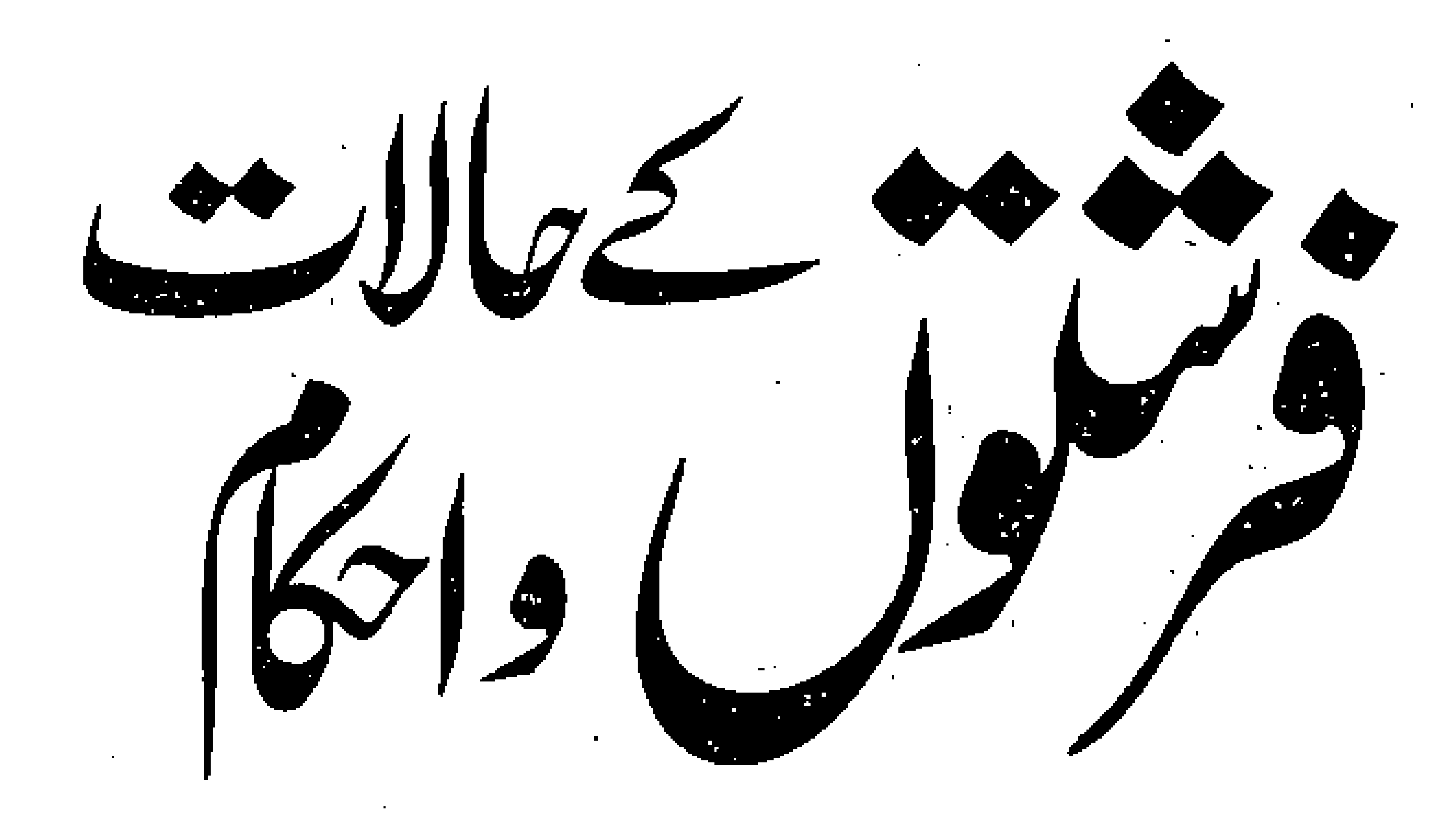


"اَلْحَبَائِكُ مِنْ اَخْبَارِ الْمَلَآئِكِ"
کا بامحاورہ اُردو ترجمہ
فرشتوں کے حالات و احکام
مصنف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ علامہ قاری محمد وسیم اکرم القادری
پروگریسو بکس

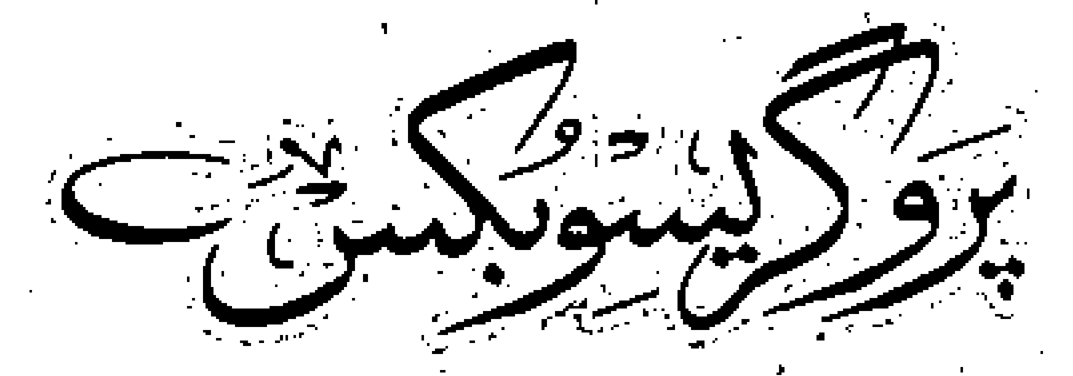


فرشتوں پر ایمان، فرشتوں کی کثرت، فرشتوں کے سپرد امور، مشہور فرشتوں مثلاً کراماً کاتبین،
منکرین، ہاروت ماروت، جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کے حالات و فضائل
پر عظیم محدث و مفسر علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و نایاب کتاب
"اَلْحَبَائِكُ مِنْ اَخْبَارِ الْمَلَآئِكِ" کا بامحاورہ اردو ترجمہ



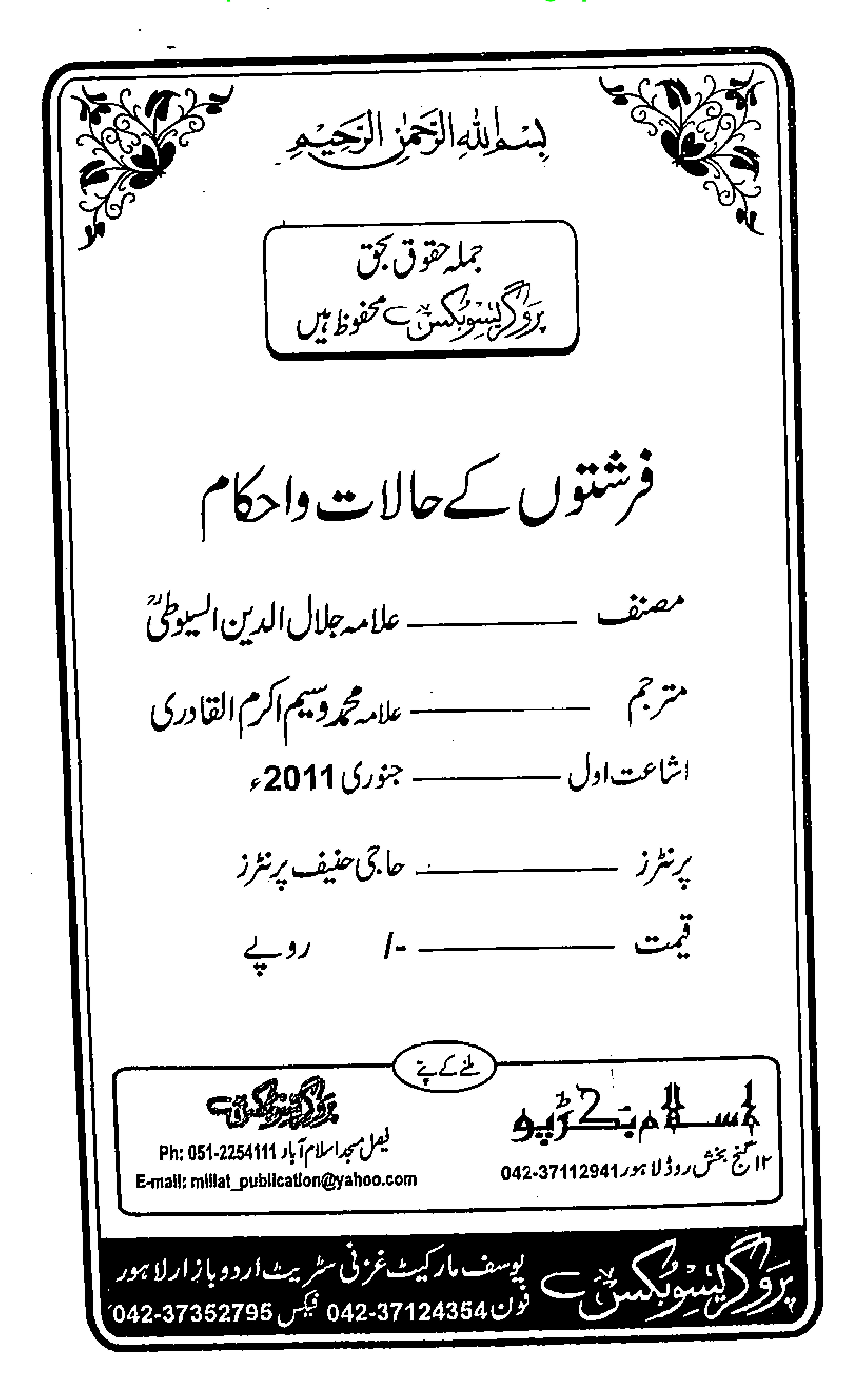
مصنف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ علامہ قاری محمد وسیم اکرم القادری



یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار ○ لاہور

Tel:042-37124354
Fax:042 37352795



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرشتوں کے حالات واحکام

مصنف ——— علامہ جلال الدین السیوطیؒ

مترجم ——— علامہ محمد وسیم اکرم القادری

اشاعت اول ——— جنوری 2011ء

پرنٹرز ——— حاجی حنیف پرنٹرز

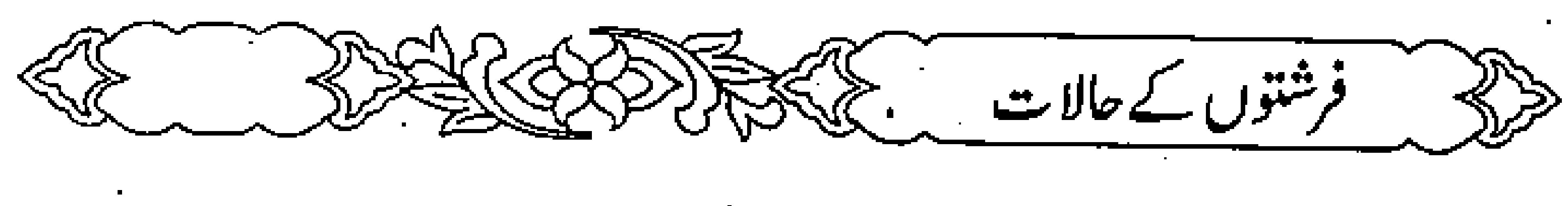
قیمت ——— /- روپے

ملنے کے پتے

اسلام بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور 042-37112941

فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795



کلمات تشکر

ترویج دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہر دور کے مسلمان اپنی بساط کے مطابق کوشش کرتے رہے اور دین و دنیا اور آخرت کے کمالات سے مستفیض ہوتے رہے۔ صحابہ سے لے کر تابعین اور تابعین سے لے کر تبع تابعین اور ان سے لے کر آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور تا صبح قیامت یہ جہد مسلسل جاری اور ساری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ دین کامل کی تبلیغ اور ترویج کا ایک ذریعہ اشاعت کتب ہے۔ جنہیں ہمارے اسلاف نے اپنی زندگیوں کا حاصل قرار دیا اور امانتاً اُمت مسلمہ کے سپرد کیا۔ ہم پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہم اس امانت کی پاسبانی بھی کریں اور اس کی روشنی خوب پھیلائیں تاکہ جہالت کے اندھیروں میں کمی آئے اور ہماری بخشش و نجات کا سامان ہو۔

کتب سلاف کو ترجمہ و تحشیہ اور تشریح سے مزین کر کے منظر عام پر لانا اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ "پروگریسو بکس" نے متعدد عربی کتب بالخصوص کتب احادیث کو اس طرز پر شائع کیا ہے۔ اب الحمدللہ اس مکتبہ کو "فرشتوں کے حالات و احکام" مصنف "علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ" شائع کر کے دینی و دنیوی اور اخروی سعادت کے حصول کا موقع فراہم ہوا ہے۔

خالق لم یزل اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق میں اسے قبول فرمائے اور قارئین کے حق میں فائدہ مند بنائے۔

پروگریسو بکس
چوہدری غلام رسول
میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول



انتساب

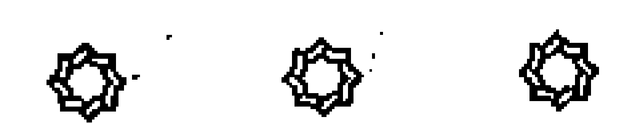
اپنی والدہ محترمہ......

خدیجہ بی بی (مد اللہ ظلہا)

کے نام

جن کی دعاؤں کے صدقے اللہ تعالیٰ نے مجھے فنِ تصنیف، تالیف و ترتیب کی صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمایا۔

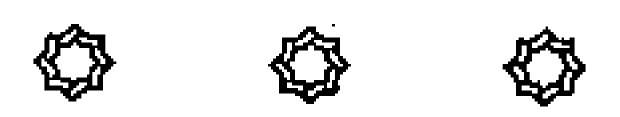
محمد وسیم اکرم القادری





تقسیمِ کتاب

اس کتاب کے دس ابواب ہیں جن کی تفصیل سطور ذیل میں ملاحظہ کیجئے!





پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النّبی الاُمّی وآلہ وصحبہ وسلم!

ایمان کا تعلق غیب سے ہے' اسلام میں فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آیات قرآنیہ اور صحاح ستہ کی احادیث اس پر شاہد ہیں۔ تمام آفاقی ادیان کا اس پر اتفاق ہے کہ اس عالم ناسوت کے علاوہ ایک عالم ملکوت بھی ہے جو ہماری نگاہوں سے چھپا ہوا ہے، چنانچہ تمام ادیان کی مذہبی کتب میں کئی فرشتوں کا ذکر ہے۔ ان ادیان کے مقابلہ میں اسلام کامل اور محفوظ دین ہے اس لیے اسلام میں فرشتوں کے بارے میں جو تفصیلات ہیں ان کا دوسرے ادیان کی کتابوں میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خاک سے پیدا فرمایا اور جنات کو آگ سے' اسی طرح فرشتوں کو نور سے۔ یہ سب کا مسلّمہ اور مشاہد اصول ہے کہ عنصر جتنا لطیف ہوتا ہے اتنا ہی قوی ہوتا ہے۔ دیکھئے خاک سے ہوا لطیف ہے تو کیسے درختوں کو اکھاڑ کر پھینکتی ہے' بڑی بڑی عمارتوں کو تہ و بالا کر دیتی ہے'' اسی طرح آگ خاک سے لطیف ہے تو آگ سے جو مخلوق پیدا ہوئی یعنی جنات وہ بھی نہایت قوی ہیں اور نُور تو لطیف تر ہے اس لیے فرشتے نہایت قوی ترین مخلوق ہیں۔ ان کی قوت کے عجیب وغریب واقعات قرآن واحادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ فرشتے قوی ترین مخلوق ہیں کہ عرشِ الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ یہ کثیر ترین مخلوق ہے: ''ومایعلم جنود ربك الاھو''

''اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی گنتی کوئی نہیں جانتا۔''

فرشتوں کے حالات

ان میں سے چار فرشتے نہایت معظم اور مقرب ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام

حضرت میکائیل علیہ السلام

حضرت اسرافیل علیہ السلام

حضرت عزرائیل علیہ السلام

اس عالم میں بناؤ کے بعد بگاڑ بھی ہے۔ بناؤ کے اعتبار سے روحانی علوم کے امین حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں تو حسی ارزاق کے امین حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔ بگاڑ میں جزوی اموات پر مؤکل اگر عزرائیل علیہ السلام ہیں تو کلی فنا صورِ قیامت پھونکنے پر حضرت اسرافیل علیہ السلام مامور ہیں۔

فرشتوں کے بارے میں اگرچہ اور حضرات نے بھی کتابیں تحریر فرمائی ہیں مگر علامہ جلال الدین سیوطی کی تالیف ''الحبائک فی اخبار الملائک'' ایک نہایت جامع، معلومات افزا اور بڑی نادر ترین کتاب ہے۔ کتاب کیا ہے مختلف کتب حدیث و تفسیر اور علم کلام و کتب فقہاء سے ایسے ایسے لولوئے آبدار پر مشتمل ایک ایسا مجموعہ ہے جن کا کسی ایک جگہ جمع کرنا ان کے علمی تبحر کا عکاس ہے۔ یہ فرشتوں سے متعلق مضامین پر بہت جامع، مفصل اور مفید ترین کتاب ہے۔ قارئین کرام کو اس کتاب کے مطالعہ سے عظمت ربانی اور فرشتوں کے حالات اور ان کی ذمہ داریوں کا تفصیلی علم حاصل ہوگا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے آپ گویا عالم ملکوت کے جغرافیہ سے مکمل واقفیت حاصل کریں گے، آپ کو پتہ چلے گا کہ عرش سے لے کر فرش تک اور جنت سے لے کر جہنم تک کوئی جگہ بھی فرشتوں کے وجود سے خالی نہیں۔ ماں کے رحم سے لے کر قبر کے عالم اور روزِ حشر تک ان کی ڈیوٹیاں ہیں۔ یہ ایسی مخلوق ہے کہ اپنی ڈیوٹی میں کبھی بھی کوتاہی نہیں کرتی جس طرح ہمارے پورے جسم میں چھوٹے بڑے پٹھوں کا نظام ہے، پاؤں پر چیونٹی بھی رینگے تو پٹھے فوراً دماغ کو اطلاع دیتے ہیں، دماغ دل کو بتاتا ہے اور

دل ہاتھ کو حکم دیتا ہے کہ فوراً اس کے پاؤں پر سے پکڑ کر دور پھینک دے' یہ سارا کام آناً فاناً ہوجاتا ہے، بالکل اسی طرح ملائکہ پوری کائنات میں پھیلے ہوئے ہیں اور "مدبّراتِ امر" کی حیثیت سے کائنات کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ الغرض اس کتاب میں آپ کو فرشتوں کے عجیب وغریب واقعات ملیں گے جس سے فرشتوں کے حالات سے واقفیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں پر ایمان مزید قوی ہوگا۔

مؤلف نے اس کتاب میں جہاں آیات قرآنیہ پیش فرمائی ہیں وہاں حدیث مرفوعہ اور مقطوعہ کا ذکر بھی کیا ہے اور بعض واقعات اسرائیلیات سے بھی نقل کئے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"حَدِّثُوا عن بنی اسرائیل ولا حرج۔"

"بنی اسرائیل سے واقعات بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔"

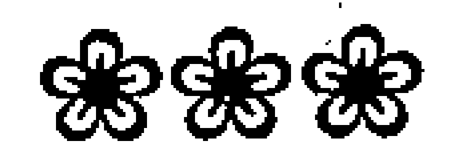
اسرائیلیات کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

① وہ جن کی تصدیق کتاب وسنت میں موجود ہے "مصدقالما بین یدیه" وہ بالاتفاق مقبول ہیں۔

② وہ جن کی تردید صراحتاً کتاب وسنت میں موجود ہے' جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدا کا بیٹا ہونا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا کفر' ایسی اسرائیلیات واجب الرّد ہیں۔

③ وہ اسرائیلیات جن کی کتاب وسنت میں نہ تائید ہے اور نہ تردید ہی ہے ایسی روایات کو اسی درجہ میں تسلیم کرلیا جائے گا۔

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کا مطالعہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اسے میرے بلکہ سب مسلمانوں کے لیے باعث برکت ونجات بنائے اور تمام مسلمانوں کو اس سے کماحقہٗ فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!





تعارف مصنف

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

نام٬ ولادت

آپ کا نام ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن الکمال ابوبکر بن محمد سیوطی شافعی ہے۔آپ بعد نماز مغرب اتوار کی شب یکم رجب ۸۴۹ ہجری میں مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔

گھرانہ:

جس گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم وعرفان کا اپنے وقت میں مخزن اعلیٰ تھا۔آپ کے برادران حفاظ قرآن اور عالم تھے۔آپ کے والد جید شافعی عالم٬ فقیہ وقت٬ کئی کتب کے مصنف اور قاضی تھے۔وہ اپنے گھر میں روزانہ ایک قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔

وفاتِ والد

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور قرآن پاک کو سورۃ تحریم تک حفظ کر چکے تھے تو آپ کے والد محترم کی وفات ہوگئی۔ان کے اس یتیمی کے زمانہ میں مشہور حنفی عالم امام کمال بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ ''فتح القدیر شرح ہدایہ'' نے آپ کی کفالت فرمائی۔

آپ کو آپ کے والد گرامی نے بچپن میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بٹھایا اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔

حصول علم

آٹھ سال کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ صرف٬ نحو٬ لغت٬ فقہ اور

عقائد کی کتب کے متون یاد کر لیے تھے۔ پھر آپ نے حصول علم کے لیے شام' حجاز' یمن' ہندوستان اور دمیاط وغیرہ ممالک اور شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے دوران طالب علمی حج کے موقع پر آب زمزم جن مقاصد کے لیے نوش فرمایا ان میں سے دو یہ تھے:

① ''علم فقہ میں اپنے استاد حضرت سراج الدین بلقینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کمال حاصل کروں۔''

② ''علم حدیث میں حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مرتبے پر فائز ہو جاؤں۔''

اساتذہ

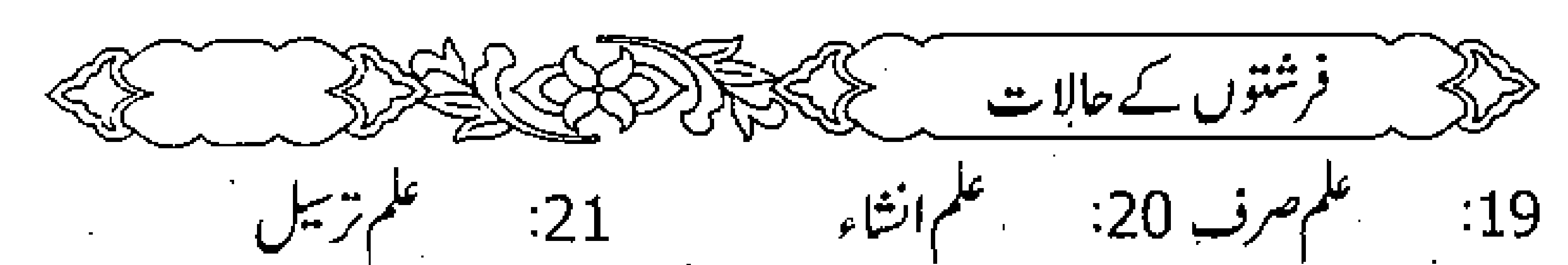
آپ نے نو سو سے زائد اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا جن میں اس زمانہ کے مذاہب اربعہ کے ائمہ کبار بلا امتیاز شامل ہیں۔ مثلاً امام سراج الدین بلقینی حنفی' شرف الدین مناوی شافعی' تقی الدین شمنی' محی الدین محمد بن سلیمان رومی حنفی' سیف الدین حنفی' علامہ ابن ہمام حنفی' علامہ جلال الدین محلی شافعی' العز احمد بن ابراہیم حنبلی رحمۃ اللہ علیہم۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ میں سے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی' امام ابن طولون اور محمد بن علی حنفی رحمۃ اللہ علیہم بہت ممتاز ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درج ذیل علوم وفنون کی معرفت حاصل تھی:

1:	تفسیر	2:	متعلقات تفسیر	3:	قرأت
4:	حدیث	5:	متعلقات حدیث	6:	دعوات واذکار
7:	فقہ	8:	علوم متعلقہ فقہ	9:	فن اصول
10:	علم تصوف	11:	فن عربیت	12:	متعلقات عربیت
13:	فن تاریخ وادب	14:	علم نحو	15:	علم معانی
16:	علم بیان	17:	علم بدیع	18:	علم جدل



19: علم صرف 20: علم انشاء 21: علم ترسیل

22: علم فرائض 23: علم میراث

تصنیفات

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد ایک قول کے مطابق چھ سو اور دوسرے کے مطابق سات سو بیان کی جاتی ہے۔ چھ سو کتب کے ناموں کی مکمل فہرست بھی ''ہدیۃ العارفین'' میں موجود ہے۔

آپ نے تقریباً ہر اسلامی موضوع اور مسئلہ پر اپنی تحقیقات اور تصنیفات پیش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت عبادت و تعلیم اور کثرت مطالعہ کے ساتھ کثرت تالیفات و تصنیفات کی بہت بڑی نعمت عطا فرمائی تھی۔ اگر ان کی تالیفات عام ہو جائیں تو آج علماء کرام کو بہت سے مسائل پر لکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

سترہ سال کی عمر میں آپ نے سب سے پہلی کتاب ''ریاض الطالبین'' تحریر فرمائی جس میں آپ نے ''اعوذ باللہ'' اور ''بسم اللہ'' کے متعلق علوم جمع فرمائے۔ تصنیف کے ابتدائی زمانہ میں آپ نے مختلف علوم کی کتب کی خلاصے اور شرحیں تصنیف فرمائیں۔ بعد میں مستقل تصانیف کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کی بہت سی کتب کئی کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں اور بہت سی مختصر رسالوں پر۔ آپ کی سب کتب تمام مکتبہ ہائے فکر کے علماء کے ہاں عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

علمی مقام

آپ کا علمی مقام آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کے ساتھ ساتھ آپ کی کتب سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ آپ دو لاکھ احادیث کے حافظ تھے۔ آپ نے اپنے تفصیلی حالات ''حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ'' میں تحریر فرمائے ہیں۔

آخر عمر میں آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں تمام علوم اجتہاد جمع فرما دیئے ہیں' اس پر اس زمانہ کے علماء نے ان سے اختلاف بھی کیا لیکن



حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے جواب میں کئی کتب تالیف فرمائیں اور ان کے تفصیلی جوابات لکھے۔ ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام ''الرد علی من اخلد الی الارض'' رکھا (یہ مطبوعہ ہے) اس میں فرماتے ہیں:

''اس وقت پوری روئے زمین پر حضرت خضر علیہ السلام' قطبوں اور اللہ کے ولیوں کے سوا کوئی آدمی علم حدیث اور عربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں ہے۔

مسند تدریس

آپ عمر کے سترہویں سال سے لغت اور علم فقہ کی مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے۔ حدیث کے املاء کے لیے 872 ہجری میں مسند نشین ہوئے جس کے لیے ان کے استاد مکرم شیخ تقی الدین شمنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیق فرمائی۔

سلسلۂ تولید

آپ نے اپنی جسمانی اولاد نہیں چھوڑی۔

وصال

وفات کے سات روز قبل داہنے بازو میں ورم اٹھا جو وفات کا سبب بنا۔ شب جمعہ 19 جمادی الاولیٰ 911 ہجری میں وفات پائی۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر 61 سال' دس ماہ اور اٹھارہ دن تھی۔

نماز جنازہ

آپ کا پہلا جنازہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمد باریقی میں پڑھا جس میں خلق کثیر شریک ہوئی اور آپ کا دوسرا جنازہ جامع مسجد جدید مصر میں پڑھا گیا۔ آپ کا مزار مبارک اہل علم حضرات اور عوام کی زیارت گاہ ہے۔

❀❀❀



باب : ۱

بسم الله الرحمن الرحيم!

الحمد لله جاعل الملائكة رسلا اولى اجنحة مثنى و ثلاث وربع والصلاة والسلام على سيدنا محمد والآل والاصحاب والاتباع۔

ملائکہ پر ایمان

① اللہ تعالیٰ عزوجل نے بہت سے جہان پیدا فرمائے ہیں جن میں سے عالم ملائکہ ایسا جہاں ہے جس پر ہر مسلمان کا ایمان لانا ضروری ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا:

''امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل امن بالله وملائكته''

''رسول اور مومن یقین رکھتے ہیں اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر اور سارے ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر۔''

② امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فرشتوں پر ایمان لانا کئی معانی کو مشتمل ہے:

ان کے وجود کی تصدیق کرنا۔ ان کو ان کے مرتبہ اور شان کے مطابق ماننا اور یہ کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، اللہ نے ان کو انسان اور جنات کی طرح پیدا فرمایا ہے۔ یہ اللہ کے احکام کے پابند ہیں، ان کو کسی چیز پر قدرت نہیں سوائے اس کے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو قدرت عطاء فرمائی ہو، ان پر موت کا واقع ہونا درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت ہی لمبی عمر بخشی ہے اس لیے ان کو وفات نہیں دی حتیٰ کہ یہ اُس مدت کو جا پہنچیں، ان کو ایسی کسی صفت سے متصف نہیں کیا جا سکتا جو ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ

شریک ٹھہرانے والی ہو اور نہ ہی انہیں خدا مانا جا سکتا ہے جس طرح کہ پہلی قوموں نے انہیں خدا مانا ہے۔

اس بات کا اعتراف کرنا کہ ان میں رسول بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جس آدمی کی طرف چاہا رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔ یہ بھی درست ہے کہ بعض فرشتوں کو ان کے بعض کی طرف رسول بنایا گیا ہے۔ اس اعتراف کے بعد یہ اعتراف بھی لازمی ہے کہ ان میں سے کچھ فرشتے عرش ربانی کو اٹھانے والے ہیں تو کچھ صف باندھے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہیں' کچھ جنت کے منتظم ہیں تو کچھ دوزخ کے داروغے ہیں' کچھ اعمالنامے لکھنے والے ہیں تو کچھ بادلوں کو چلانے والے ہیں۔ ان سب کا یا اکثر کا ذکر قرآن کریم میں وارد ہوا ہے۔

③ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایمان کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وَاَنْ تُؤمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ''

''(ایمان یہ ہے کہ) تو اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے۔''

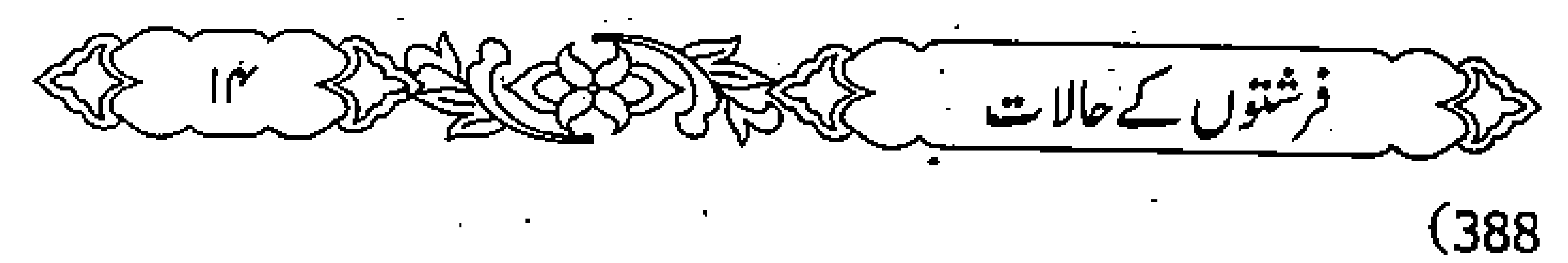
(شعب الایمان امام بیہقی)(الترغیب و الترہیب جلد 2' صفحہ 125)(طبرانی' اتحاف السادۃ المتقین' جلد 2' صفحہ 236' جلد 10' صفحہ 94)(الجامع الکبیر' جلد 1' صفحہ 84' جلد 1' صفحہ 1210)

تخلیق ملائکہ

① ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وَخُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَ خُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وَصَفَ لَكُمْ''

(الصحیح المسلم' کتاب الزہد 10' حدیث نمبر 60)(مسند احمد 6)(مجمع الزوائد 134/8)(درمنثور 6/143)(بیہقی 9/ 3) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر 10' صفحہ نمبر 24) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر 3' صفحہ نمبر



(388

''فرشتوں کو نور سے، جنات کو شعلہ زن آگ سے اور آدم علیہ السلام کو اس (مٹی) سے پیدا کیا گیا جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔

② مشہور تابعی، محدث و مفسر حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فرشتوں کو ''نورِ عزت'' سے پیدا کیا گیا۔''

(ابو الشیخ، کتاب العظمۃ، حدیث نمبر 311)(السنہ عبداللہ بن احمد، صفحہ نمبر 151)(تفسیر در منثور، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 72)

③ حضرت یزید بن رومان تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ان کو اس کی اطلاع ملی ہے کہ فرشتے اللہ کے حکم سے پیدا کیے گئے ہیں۔''

(ابو الشیخ کتاب العظمۃ حدیث نمبر 310)

کثرتِ ملائکہ

① ارشاد ربانی ہے:

''وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ''

(القرآن المجید، سورہ المدثر، آیت نمبر 31)

''تیرے رب کے لشکروں (فرشتوں کی تعداد) کو تیرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

② حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا اور اس (نور) میں روح ڈالی پھر فرمایا: ''اب تم بیس لاکھ ہو جاؤ۔'' پس فرشتے پیدائش کے اعتبار سے مکھی سے بھی چھوٹے ہیں اور ان کی تعداد سے زیادہ تعداد بھی کسی کی نہیں۔''

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''آسمانوں میں کہیں بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پر کسی فرشتہ کی پیشانی یا اس کے قدم نہ ہوں۔''

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ"

" اور ہم (فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور حکم سننے کے وقت یا عبادت کے وقت ادب سے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔"

④ حضرت سعید بن جبیر تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" آسمان میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے مگر اس پر کوئی فرشتہ سجدہ میں گرا ہوا ہے یا قیام میں موجود ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔"

(تفسیر در منثور، جلد 5، صفحہ نمبر 292) (تفسیر الماوردی، جلد 3، صفحہ 430 (تفسیر ابن کثیر جلد 4، صفحہ 23) (ابوالشیخ، کتاب العظمۃ، صفحہ نمبر 502)

⑤ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اطت السما وحق ھا ان تتط ما منھا موضع اربع اصابع الا وعلیہ ملك واضع جبھة"

(سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب نمبر 9) (سنن ابن ماجہ، کتاب زہد، باب نمبر 19، حدیث نمبر 1490) (مسند احمد، جلد 5، صفحہ 173) (مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 579) (بیہقی، جلد 7، صفحہ 52)

" آسمان چرچراتا ہے اور اسے حق ہے کہ چرچرائے، اس میں چار انگل کی جگہ بھی ایسی نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے موجود ہے۔"

⑥ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما فی السماء موضع قدم الا علیه ملك ساجد او قائم فذلك قوله (وما منا الا له مقام معلوم وانا لنحن الصافون)"

" آسمانِ دنیا میں قدم برابر بھی جگہ نہیں ہے مگر اس پر کوئی فرشتہ سجدہ میں ہے یا قیام میں ہے اور یہ تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے اُس فرمان کی کہ "ہم میں سے ہر

ایک کا ایک معین درجہ ہے اور ہم صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔“

⑦ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا:

”کیا تم وہ سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں۔؟“

صحابہؓ نے عرض کیا:

”ہم تو کچھ بھی نہیں سن رہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں تو آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اور اسے حق ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ اس میں ایک قدم کی جگہ نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ میں ہے یا قیام میں ہے۔“

(کنز العمال، حدیث نمبر 29865، 26866)(جامع کبیر، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 376) (تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 164)(تفسیر در منثور، جلد نمبر 5، صفحہ نمبر 293)

⑧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ما في السموات السبع موضع قدم ولا شبر ولا كفٍ الا وفيه ملك قائم او ملك ساجد فاذا كان يوم القيامة قالوا جميعا: سبحانك ما عبدناك حق عبادتك الا انا لم نشرك بك شيئا“

”ساتوں آسمانوں میں ایک قدم برابر بھی جگہ نہیں ہے اور نہ ایک بالشت برابر جگہ ہے اور نہ ایک ہتھیلی کے برابر جگہ ہے مگر اس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام یا سجدہ میں ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ سب مل کر عرض کریں گے: ”اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، ہم نے تیری عبادت اس طرح سے نہیں کی جس طرح کہ تیری عبادت کرنے کا حق ہے۔ ہاں! ہم نے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔“

(تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر 8، صفحہ نمبر 295)

⑨ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں فرشتوں سے زیادہ کوئی مخلوق نہیں۔ اولاد آدم میں کوئی فرد ایسا نہیں لیکن اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک اُس کے ساتھ چلتا ہے اور دوسرا اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ پس یہ تو انسانوں سے دوگنے ہوئے پھر اس کے بعد آسمان اور زمینیں ہیں جو فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں اور پھر آسمانوں سے اوپر بھی بہت فرشتے ہیں اور عرش کے اردگرد تو آسمانوں کے فرشتوں سے بھی بہت زیادہ فرشتے ہیں۔

کثرتِ تخلیقِ ملائکہ

① حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان فی الجنۃ لنھرا ما ید خلہ جبریل من دخلۃ فیخرج فینتفض الا خلق اللہ من کل قطرۃ تقطر منہ ملکا۔''

''جنت میں ایک نہر ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب بھی اس میں غوطہ لگا کر باہر نکلتے ہیں اور اپنے بدن سے پانی کے قطرات جھاڑتے ہیں تو ہر گرنے والے قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔''

(جمع الجوامع 1 / 249 بحوالہ ابن عساکر)(فیض القدیر 2 / 470 بحوالہ حاکم)(ضعفاء عقیلی 1 / 24)(کنزالعمال 39232)(اتحاف السادۃ 10 / 533)(تفسیر ابن کثیر 4 / 239 بحوالہ تفسیر ابن ابی حاتم)(ابوالشیخ' حدیث نمبر 317)

② حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فضا میں ایک نہر ہے' جس کا پھیلاؤ تمام زمینوں کا سات گنا ہے' اس نہر میں ایک فرشتہ آسمان سے اترتا ہے جو اسے پُر کر دیتا ہے اور اس کے اطراف کو بھی بھر دیتا ہے پھر اس میں غسل کرتا ہے' جب اس سے غسل کر کے باہر نکلتا ہے تو اس سے نور کے قطرات گرتے ہیں پس اس کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ ظاہر ہوتا ہے جو تمام مخلوقات کی تسبیحات کے برابر تسبیح پڑھتا ہے۔''

(ابوالشیخ' کتاب العظمۃ' حدیث نمبر 318)

② امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ ربانی میں عرض کیا:

''اے میرے پروردگار! آسمان میں کون ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''میرے فرشتے ہیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

''اے میرے پروردگار! ان کی تعداد کتنی ہے۔؟''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''بارہ قبیلے ہیں۔''

عرض کیا:

''ہر قبیلے کے کتنے افراد ہیں۔؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''زمین کے ذرات کے برابر۔''

(ابوالشیخ' کتاب العظمۃ' حدیث نمبر 323)(تفسیر قرطبی' جلد نمبر 19' صفحہ نمبر 83)

③ حضرت کعب بن الاحبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کسی فرشتہ کی آنکھ کوئی آنسو نہیں بہاتی مگر اس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اُڑنے لگ جاتا ہے۔''

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر 1' صفحہ نمبر 1993)(ابوالشیخ' کتاب العظمۃ' حدیث نمبر 22)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لیس من خلق اللہ اکثر من الملائکۃ ما من شیء ینبت الا وملك مؤکل بہ۔''

(مجمع الزوائد' جلد نمبر 8' صفحہ نمبر 135)(ابوالشیخ' کتاب العظمۃ' حدیث نمبر 327)

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں فرشتوں سے زیادہ کوئی مخلوق نہیں۔ کوئی چیز بھی ایسی

نہیں اُگتی مگر اس کے ساتھ ایک موکل فرشتہ ہوتا ہے۔''

⑤ حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بارش کے ساتھ اولادِ آدم اور اولادِ ابلیس سے زیادہ فرشتے اترتے ہیں جو ہر قطرہ کو شمار کرتے ہیں اور یہ کہ وہ کہاں پڑتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والے پھل سے کسے رزق دیا جائے گا۔''

(ابوالشیخ، کتاب العظمۃ، حدیث نمبر 493)(تفسیر درمنثور، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 95)

⑥ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ساتوں آسمان فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اگر ایک بال برابر خالی جگہ تلاش کی جائے تو وہ بھی نہ ملے۔ ان میں سے کوئی بے حرکت ہے، کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدہ میں۔ ان کے جسم اللہ تعالیٰ کے خوف سے اچھلتے اور پر حرکت رہتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے پل بھر بھی اُس کی نافرمانی نہیں کی۔ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے ٹخنے سے لے کر اس کے گودے تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔''

(ابوالشیخ، کتاب العظمۃ، حدیث نمبر 488)

⑦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''والملائكة عشرة اجزاء تسعة اجزاء نِالكروبيون الذين يسبحون الليل والنهار لا يفترون وجزء قد وكلوا بخزانة كل شيء و ما من السماء موضع الا فيه ملكٌ ساجد او ملك راكع وان الحرم بحيال العرش وان البيت المعمور لبحيال الكعبة لو سقط لسقط عليها يصلي فيه كل يوم سبعون الف مَلَكٍ ثم لا يعودون اليه○''

''فرشتوں کے دس حصے ہیں، نو حصے کروبیون ہیں جو رات دن تسبیح کہتے ہیں کسی وقت وقفہ نہیں کرتے اور ایک حصہ وہ ہیں جو ہر چیز کے خزانہ کے نگران

ہیں۔ آسمان میں کوئی جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں ہے یا رکوع میں ہے۔ حرمِ مکہ عرشِ معلیٰ کے بالمقابل ہے اور بیت المعمور کعبہ کے بالمقابل ہے۔ اگر یہ (بیت المعمور) گرے تو سیدھا کعبہ پر آئے۔ اس (بیت المعمور) میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور ان کی باری دوبارہ (قیامت تک) نہیں آئے گی۔''

⑧ ابو عمرو نوف البکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو دس حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ان میں سے نو حصے تو ''کروبیون'' کے ہیں اور یہ وہ فرشتے ہیں جو عرش کو اٹھانے والے ہیں اور وہ بھی ہیں جو رات دن بلا وقفہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ جو باقی ایک حصہ فرشتے بچتے ہیں وہ تکوینی امور اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیغام رسانی کرتے ہیں۔''

⑨ حضرت عبدالرحمٰن بن سلمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''انسانوں اور جنات کے دس حصے ہیں پھر انسان جنات کا دسواں حصہ ہیں اور جنات نو حصے زیادہ ہیں۔ پھر جنات ایک حصہ ہیں اور ملائکہ نو حصے ہیں۔ پھر جنات اور ملائکہ دس حصے ہیں پس جنات ایک حصہ ہیں اور فرشتے نو حصے زیادہ ہیں۔ پھر ملائکہ اور روح دس حصے ہیں، پس ملائکہ ایک حصہ ہیں اور روح نو حصے زیادہ ہیں۔ پھر روح اور کروبیون دس حصے ہیں پس روح ایک حصہ ہے اور کروبیون نو حصے زیادہ ہیں۔''

⑩ حضرت عدی بن ارطات رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابیِ رسول کی وساطت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان للہ ملائکۃ ترعد فرائصھم من مخافتہ ما منھم ملک تقطر من عینیہ دمعۃ الا وقعت ملکا قائما یسبح وملائکۃ سجودا منذ خلق



اللہ السموات والارض لم یرفعوا رؤسھم ولا یرفعونھا الی یوم القیامۃ وملائکۃ رکوعا لم یرفعوا رووسھم ولا یرفعونھا الی یوم القیامۃ وَ صعوفًا لم ینصرفوا عن مصافِھم ولا تنصرفون عنھا اِلٰی یوم القیامۃ فاذا کان یوم القیامۃ تجلی لھم ربھم عزوجل فنظروا الیہ وقالوا سبحانك ما عبدناك كما ینبغی لك ○"

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے کندھے کے گوشت خوف کے مارے کانپتے ہیں۔ ان میں سے کوئی فرشتہ ایسا نہیں کہ ان کی آنکھوں سے کوئی آنسو نکلے مگر وہ حالت قیام میں تسبیح پڑھنے والے فرشتے پر جا گرتا ہے اور کچھ فرشتے ایسے ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تب سے سجدہ میں ہیں' انہوں نے کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ قیامت تک سر اٹھائیں گے۔ کچھ فرشتے رکوع میں ہیں' انہوں نے بھی کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ کبھی قیامت تک سر اٹھائیں گے۔ کچھ فرشتے صف بستہ ہیں جو اپنی صفوں سے کبھی نہیں ہٹے اور نہ قیامت تک ہٹیں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ عزوجل ان کے سامنے تجلی فرمائے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور عرض کریں گے: ''اے اللہ! تو پاک ہے۔ جس طرح حق تھا ہم نے اس طرح تیری عبادت نہیں کی۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر 6945) (حاوی للفتاویٰ' جلد نمبر 2' صفحہ نمبر 350) (کنز العمال' حدیث نمبر 29836) (الفقیہ والمتفقہ ص 10)

(۱۱) حضرت ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی آیت کریمہ ''وعلم آدم الا سماء کلھا'' (اور ہم نے آدم علیہ السلام کو سارے نام سکھا دیئے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے نام سکھلائے گئے تھے۔''

❀❀❀

باب : ۲

فرشتوں کے مجموعی تعارف کا بیان

ملائکہ کھانے پینے سے پاک ہیں:

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ''صمد'' پیدا کیا ہے کہ ان کے پیٹ نہیں ہیں جن کی وجہ سے انہیں کھانے پینے کی ضرورت پیش آئے۔''

ملائکہ کا سانس اور تسبیح:

① حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ: ''یسبحون اللیل والنہار لایفترون'' (فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح دن رات کرتے رہتے ہیں اور کبھی بھی رکتے نہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

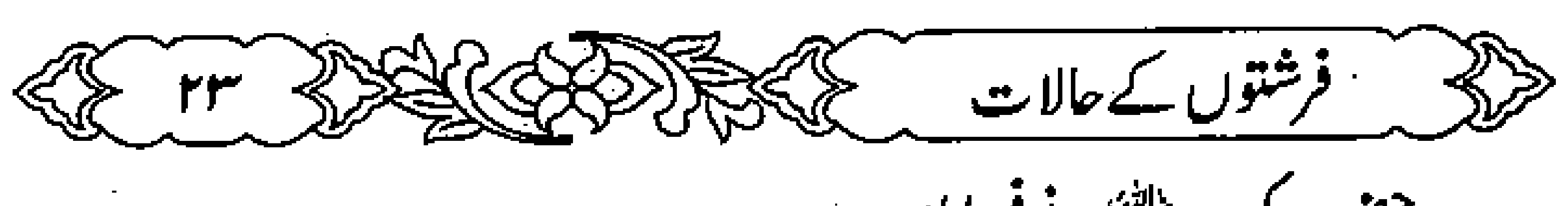
''فرشتوں کے سانسوں کو ان کی تسبیح قرار دیا گیا ہے۔''

② حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہا:

''یسبحون اللیل والنہار لایفترون''

''یہ فرشتے رات دن اللہ کی تسبیح میں وقفہ نہیں کرتے۔''

کیا ان کو پیغام رسالت پہنچانے اور ضرورت میں مصروف ہونا تسبیح ادا کرنے سے نہیں روکتا؟



حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تسبیح کو اس طرح سے مقرر کیا ہے جس طرح سے تمہارے لیے سانس کو۔ کیا تو کھاتا' پیتا' اٹھتا' بیٹھتا' آتا جاتا اور باتیں نہیں کرتا جب کہ تو سانس بھی لے رہا ہوتا ہے تو تسبیح بھی فرشتوں کے لیے سانس کی طرح ہی ہے۔

مقصد تخلیق:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے۔''

دعائے ملائکہ

① اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''وھم من خشیتہ مشفقون''(اور وہ فرشتے اللہ کی ہیبت سے ڈرتے ہیں) کے متعلق حضرت وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض فرشتوں کی دعا یہ ہے:

''ربنا مالم تبلغه قلوبنا من خشیتك فاغفره لنا یوم نقمتك من اعدائك''

''اے ہمارے رب! جہاں تک ہمارے دل تیری ہیبت کو نہیں پہنچے اس کے متعلق ہمیں اس روز معاف فرما دینا جس دن تو نے اپنے دشمنوں سے انتقام لینا ہے۔''

فرشتوں کی عبادت کی مختلف حالتیں

② حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کے لیے کئی اقسام پر پیدا فرمایا ہے۔ ان میں سے بعض فرشتے جب سے پیدا کئے گئے ہیں اس وقت سے قیامت

تک کے لیے صف بستہ کھڑے ہیں۔ بعض فرشتے جب سے پیدا کیے گئے ہیں قیامت تک کے لیے حالت رکوع میں اپنی عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کچھ فرشتے جب سے انہیں پیدا کیا گیا قیامت تک کے لیے سجدہ میں رہیں گے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کو اللہ تعالیٰ اپنی زیارت سے مشرف فرمائے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے تو کہیں گے:

''سبحانك ماعبدناك حق عبادتك۔''

''تیری ذات پاک ہے! ہم نے آپ کی اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا۔''

فرشتوں کا ماشاء اللہ کہنا

حضرت یحییٰ بن سلیم طائفی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد فرماتے ہیں:

''کلمہ ''ماشاء اللہ'' سے فرشتے شیاطین کو اس وقت ڈانٹتے ہیں جب وہ باتیں چرا رہے ہوتے ہیں۔ (کتاب الزہد از امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

پیدائش کے فوراً بعد ملائکہ کا سوال

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور وہ اپنے سر اٹھا کر اپنے قدموں پر کھڑے ہوئے تو پوچھنے لگے:

''اے ہمارے رب! تو کس کا حمایتی ہے۔؟''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''میں مظلوم کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ اس کا حق اسے واپس لوٹا دیا جائے۔'' (ابوالشیخ، کتاب العظمۃ)

ملائکہ کی چار فوجیں:

نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی چار فوجیں بھیجتا ہے۔ ایک آسمان کے مشرق میں ایک مغرب میں ایک جنوب کی طرف اور ایک شمال کی طرف چلی جاتی ہے۔ان میں سے ایک فوج ''سبحان اللہ'' دوسری ''الحمد للہ'' تیسری ''لا الہ الا اللہ'' اور چوتھی ''اللہ اکبر'' کہتی رہتی ہے جب تک کہ سحری کے وقت مرغ اذان نہ دینے لگ جائیں۔''

(ابوالشیخ' کتاب العظمۃ)

''سبحانک'' سے کلام کی ابتداء

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی ان دو آیات ''انبؤنی باسماء هٰؤُلَاءِ ان کنتم صادقین. قالوا سبحانك لاعلم لنا'' ''اھولاء ایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانك انت ولیا من دونھم'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی فرشتے سے بھی کلام نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنے کلام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پیش نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو فرشتے اس وقت تک جواب نہیں دیتے جب تک کہ جواب کی ابتداء تسبیح سے نہ کریں۔'' (ان دونوں آیات میں فرشتوں کا جواب سبحانک سے شروع ہو رہا ہے)

فرمانِ الٰہی فرشتے تک کیسے پہنچتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاقضی اللہ امرا سبح حملة العرش ثم یسبح اھل السماء الذین یلونھم حتی یبلغ التسبیح اھل ھذہ السماء ثم یسال اھل السماء السابعة حملة العرش ماقال ربکم فیخبرونھم ثم یستخبر کل سماء التی تلیھا حتی ینتھی الی ھٰذہ السماء'' ○

''جب اللہ تعالیٰ کسی بات کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح

کہتے ہیں' پھر اس آسمان والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں جو ان (حاملین عرش) کے قریب ہیں' یہاں تک کہ نچلے آسمان والوں تک یہ تسبیح پہنچ جاتی ہے۔ پھر ساتویں آسمان کے فرشتے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں: "آپ کے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟" وہ ان کو حکم ربانی بتلاتے ہیں۔ پھر ہر نچلے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ حکم اور ارشاد اس آسمان دنیا تک آ پہنچتا ہے۔"

(الصحیح البخاری' جلد 6' صفحہ نمبر 100' طبع بیروت) (السنن الترمذی' جلد نمبر 4' صفحہ نمبر 60) (مسند حمیدی' حدیث نمبر 1151)

نزولِ وحی کی کیفیت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ وحی فرماتا ہے تو تمام آسمانوں والے فرشتے زنجیر ہلنے کی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر چکنے پتھر پر لگنے سے آواز دیتی ہے ایسی آواز وہ سنتے ہیں۔ سب فرشتے گھبرا جاتے ہیں اور سجدہ میں گر جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم ہونے کا حکم فرما دیا ہے۔ پس جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو پوچھتے ہیں:

"آپ کے رب نے کیا ارشاد فرمایا؟"

دوسرے فرشتے (غالباً حاملین عرش) جواب دیتے ہیں:

"جو فرمایا ہے حق فرمایا ہے۔ اس کی ذات نہایت بلند اور بڑائی کی مالک ہے۔"

نزول وحی کے وقت فرشتوں کا عمل

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا اراد اللہ ان یوفی بامرہ تکلم بالوحی فاذا تکلم بالوحی اخذت السموات رجفۃً شدیدۃً خوفامن اللہ فاذا سمع بذلک اھل السموات صعقواوخرواللہسجدافیکون اول من یرفع راسہ جبریل فیکلمہ اللہ من وَحْیِہٖ بما ارادفینتھی بہ جبریل علی الملائکۃ کلما مر بسماء سالہ اھلھا ماذاقال ربنا یاجبریل فیقول جبریل قال الحق و ھوالعلی الکبیر فیقولون کلھم مثل ماقال جبریل وینتھی جبریل بِالْوَحْیِ حیث امرہ اللہ من السمآء والارض''

''جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو وحی نازل فرماتا ہے۔ جب بھی وحی نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے سب آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہیں۔ جب آسمانوں والے وحی اترنے کی بات سنتے ہیں تو ان کی چیخ نکل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں کہ شاید قیامت قائم ہونے کا حکم نہ دے دیا گیا ہو۔ پس سب سے پہلے جو سر اٹھاتے ہیں وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے جو بات چاہتا ہے ارشاد فرماتا ہے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر فرشتوں کے پاس پہنچتے ہیں تو جس آسمان سے بھی گزرتے ہیں وہاں کے فرشتے اس کے متعلق سوال کرتے ہیں: ''اے جبرائیل علیہ السلام! ہمارے رب نے کیا فرمایا؟'' جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں: '' حق فرمایا ہے اور وہ جھوٹ سے بہت بلند و بالا ہے اور بڑی کبریائی کا مالک ہے۔'' یہ سب فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر وہاں پہنچتے ہیں جہاں کا اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم فرمایا ہوتا ہے۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر 1127)(کنز العمال' حدیث نمبر 3028)(درمنثور' جلد نمبر 5' صفحہ نمبر 236)(الاسماء والصفات' صفحہ نمبر 203)



فرشتوں کا وظیفہ

① حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی فرشتہ بھی زمین سے اس وقت تک نہیں اڑتا جب تک کہ وہ: ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' نہ پڑھ لے۔''

فرشتوں کے کلام کی کیفیت

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کلام اھل السموات لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔''

(کنزالعمال، حدیث نمبر 1954)

''آسمان والوں (فرشتوں) کا کلام ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' ہے۔''

ملائکہ کی نماز

① حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منافقین میں سے کسی آدمی کے پاس سے گزرے تو اسے فرمایا:

''اے فلاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے؟''

اس نے کہا:

''جا اپنا کام کر۔!''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''میرا کام یہی (بس تبلیغ کرنا) ہے۔

پھر انہوں نے یہ واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تو نے اس قتل کیوں نہ کیا؟''



حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے تا کہ اسے قتل کریں مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عمرؓ! لوٹ آ! تیرا غصہ قابل تعریف ہے اور تیری خوشنودی میرا حکم ہے۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی نماز ادا کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز کا محتاج نہیں ہے۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اے اللہ کے نبی! ان کی نماز کیسی ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

'' آپؐ میری طرف سے عمرؓ کو سلام کہیں اور یہ بتلادیں کہ پہلے آسمان کے فرشتے قیامت تک حالت سجدہ میں ہیں اور وہ '' سبحان ذی الملك والملکوت'' کی تسبیح کرتے ہیں۔ دوسرے آسمان کے فرشتے حالت قیام میں ہیں اور وہ ''سبحان ذی العزة والجبروت'' کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ تیسرے آسمان والے بھی قیام میں ہیں اور وہ ''سبحان الحی الذی لایموت'' کی تسبیح پڑھتے ہیں۔''

(کنز العمال، حدیث نمبر 35866) (مستدرک حاکم، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 78)

۴ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان للّٰہ فی سمائه ملائكة خشوعا لایرفعون رؤوسهم حتّٰی تقوم الساعة، فاذاقامت الساعة رفعوا رؤوسهم قالوا: ربنا ماعبدناك حق عبادتك، وان للّٰہ فی سمائه الثانية ملائكة سجودا لایرفعون رؤوسهم حتی تقوم الساعة، فاذاقامت الساعة رفعوا رؤوسهم وقالوا: ''سبحانك ماعبدناك حق عبادتك''وان للّٰہ فی سمائه الثالثة ملائكة ركوعا لایرفعون رؤوسهم حتی تقوم الساعة فاذا قامت



السماعة رفعوا رؤوسهم وقالوا:''سبحانك ماعبدناك حق عبادتك''، فقال عمر:''ومايقولون يارسول الله !''قال:'' اما اهل سماء الدنيا فيقولون:'' سبحان ذی الملك والملكوت واما اهل السماء الثالثة فيقولون سبحان الحيى الذى لايموت ○''

'' آسمان میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو سر جھکا کر خشوع کی حالت میں کھڑے ہیں جو اپنے سروں کو قیامت قائم ہوجانے تک نہیں اٹھائیں گے۔ پس جب قیامت قائم ہوگی تو اپنے سر اٹھا کر کہیں گے:''اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے عبادت کرنے کا حق تھا۔'' دوسرے آسمان میں بھی کچھ فرشتے ایسے ہیں جو سجدہ کی حالت میں پڑے ہیں۔ وہ اپنے سر قیامت قائم ہو جانے تک نہیں اٹھائیں گے۔ پس جب قیامت قائم ہوگی تو یہ اپنے سر اٹھائیں گے اور عرض کریں گے:''اے باری تعالیٰ! تیری ذات پاک ہے! ہم اس طرح عبادت نہ کرسکے جس طرح عبادت کرنے کا حق تھا۔'' تیسرے آسمان میں بھی ایسے فرشتے ہیں جو حالت رکوع میں ہیں۔ وہ بھی اپنے سر قیامت قائم ہوجانے تک نہیں اٹھائیں گے۔ پس جب قیامت قائم ہوگی تو وہ اپنے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے:''اے باری تعالیٰ! تیری ذات پاک ہے! ہم اس طرح عبادت نہیں کرسکے جس طرح عبادت کرنے کا حق تھا۔''

(بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا پڑھتے ہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پہلے آسمان والے ''سبحان ذی الملك والملكوت'''' دوسرے آسمان والے ''سبحان ذی العزة والجبروت''اور تیسرے آسمان والے

"سبحان الحی الذی لایموت" پڑھتے ہیں۔

فرشتوں کی تسبیحات کیا ہیں؟

① حضرت لوط بن ابی لوط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پہلے آسمان والوں کی تسبیح "سبحان ربنا الاعلیٰ" " دوسرے آسمان والوں کی "سبحانہ وتعالیٰ" "تیسرے والوں کی "سبحانہ وبحمدہ" " چوتھے والوں کی "سبحانہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ"، پانچویں والوں کی "سبحانہ یحیی الموتی وھو علی کل شیء قدیر"، چھٹے آسمان والوں کی "سبحان الملک القدوس" اور ساتویں والوں کی تسبیح "سبحان الذی ملاالسموات السبع والارضین السبع عزۃ ووقارا" ہے۔

(ابوالشیخ، کتاب العظمۃ)

صف باندھے ہوئے ملائکہ کی تسبیحات

① حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے صف بستہ ہیں۔ پہلی صف والے یہ کہتے ہیں:

"سبحان الملک ذی الملک۔"

اس کے بعد والے کہتے ہیں:

"سبحان ذی العزۃ والجبروت۔"

اس کے بعد والے کہتے ہیں:

"سبحان الذی یمیت الخلائق ولایموت۔"

اور اس کے بعد والے کہتے ہیں:

"سبحان الحی الذی لایموت"

یہ فرشتے صف بستہ ہی رہتے ہیں اور بعض فرشتے وہ ہیں جنہوں نے اپنے آمنے

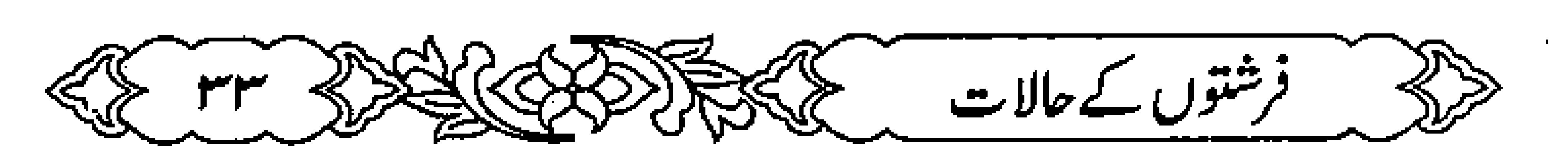
سامنے صفیں بنائی ہوئی ہیں۔ اللہ کے خوف سے ان کے جوڑ جوڑ کانپتے ہیں' ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنے ساتھی کے چہرے کو نہیں دیکھا اور نہ ہی قیامت تک اس کی طرف دیکھے گا۔

(ابوالشیخ' کتاب العظمۃ)

ساتوں آسمانوں کے ملائکہ کی صورتیں، گنتی اور فرائض

حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خلق اللہ السماء الدنیا فھعلھا سقفامحفوظا وجعل فیھا حرسا شدید او شھباسا کنھا من الملائکۃ اولی اجنحۃٍ مثنی وثلاث ورباع فی صورۃ القبر مثل عددالنجوم لایفترون من التسبیح و التھلیل والتکبیر واماالسماء الثانیۃ فساکنھا عددالقطرفی صورۃ العقبان لایسامُوْن ولا یفترون ولاینامون منھا ینشق السحاب حتی یخرج من تحت الخافقین فینتشر فی جوالسماء معہ ملائکۃ یصرفونہ حیث امروابدء اصواتھم التسبیح ولتسبیحھم تخویف واما السماء الثالثۃ فساکنھا عددالرمل فی صورۃ الناس، ملائکۃ یجارون الی اللہ اللیل والنھار، واماالسماء الرابعۃ فساکنھا عدداوراق الشجر صافون مناکبھم فی صورۃ الحورالعین من بین راکع وساجد تبرق سبحات وجوھھم مابین السموات السبع والارض السابعۃ واما السماء الخامسۃ فان عددھایضعف علی سَائِرِالخلق فی صورۃ النسر منھم الکرام البررۃ' والعلماء السفرۃ واماالسماء السادسۃ فحزب اللہ الغالب وجندہ الاعظم فی صورۃ الخیل المسومۃ واماالسماء السابعۃ ففیھا الملائکۃ



المقربون والذین یرفعون الاعمال فی بطون الصحف ویحفظون الخیرات، فوقھا حملة العرش الکروبیون۔‘‘

’’اللہ تعالیٰ نے آسمانِ دنیا کو پیدا فرمایا تو اسے محفوظ چھت بنا دیا اور اس میں حفاظت کے لیے طاقتور محافظ اور شہابیے رکھ دیئے۔ اس کے باشندگان دو دو تین تین اور چار چار پروں والے بیل کی شکل کے فرشتے ہیں جن کی تعداد ستاروں کے برابر ہے' جو تسبیح' کلمہ طیبہ اور تکبیر کسی وقت بھی ترک نہیں کرتے۔ دوسرے آسمان کے رہنے والے فرشتے بارش کے قطرات کے برابر عقاب کی شکل میں ہیں۔ نہ تو وہ تسبیح پڑھتے ہوئے اکتاتے ہیں' نہ اس میں وقفہ کرتے ہیں اور نہ ہی وہ سوتے ہیں۔ اسی دوسرے آسمان سے بادل ظاہر ہوتے ہیں جو آسمان کے کناروں کے نیچے سے نکل کر نچلے آسمان کی فضا میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں جو ان کو وہاں لے کر جاتے ہیں جہاں پر لے جانے کا حکم دیا ہوتا ہے۔ ان کی ابتدائی آواز تسبیح ہوتی ہے جو ان بادلوں کے لیے دھمکی بھی ہوتی ہے۔ تیسرے آسمان کے رہنے والے فرشتے ریت کے ذرات کے برابر انسانوں کی صورت کے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دن رات پناہ طلب کرتے رہتے ہیں۔ چوتھے آسمان کے رہنے والے فرشتے درختوں کے پتوں کے برابر ہیں' جنہوں نے اپنے کندھے ایک دوسرے سے ملائے ہوئے ہیں۔ ان کی شکل وصورت حورعین کی طرح ہے بعض تو رکوع کی حالت میں ہیں اور بعض سجدہ کی حالت میں ہیں۔ ان کے منہ کی تسبیحات سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے درمیان نورانیت چمکتی ہے۔ پانچویں آسمان کے رہنے والے فرشتے تمام مخلوق سے دوگنے ہیں۔ ان کی شکل گدھ کی ہے جو پرندوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ ان میں سے کچھ بڑے درجہ کے ہیں اور بعض احکام واعمال لکھنے والے

ہیں۔ چھٹے آسمان میں رہنے والے فرشتے اللہ تعالیٰ کی غالب رہنے والی جماعت اور اس کا وہ لشکر اعظم ہے جو نشان زدہ گھوڑوں کی شکل میں ہیں۔ ساتویں آسمان کے فرشتے مقرب فرشتے ہیں۔ ان میں وہ فرشتے بھی ہیں جو اعمال کو صحیفوں کے درمیان میں رکھ کر اوپر کو پہنچاتے اور اچھے کاموں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان کے اوپر عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے ہیں جن کو کرّوبیون کہا جاتا ہے۔"

(ابوالشیخ' کتاب العظمۃ)

فرشتوں کا حج:

حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور عرض کرنے لگے:

"اے آدمؑ! آپ کا حج قبول ہو چکا ہے۔ ہم نے آپ سے دو ہزار سال قبل حج بیت اللہ کیا تھا۔" (کتاب الام' از امام شافعی)

تنہاء نمازی کی اذان اور اس کی معیت میں فرشتوں کی نماز

① حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر کوئی آدمی کسی علاقے میں اکیلا ہو اور نماز پڑھنے کے لیے اقامت کہے تو دو فرشتے اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ اگر اس نے اذان بھی دی اور اقامت بھی کہی تو اس کے پیچھے اتنے زیادہ فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کی صفوں کے کنارے نظر نہیں آتے۔ یہ اس کے رکوع کرتے وقت رکوع کرتے ہیں' اس کے سجدہ کرتے وقت سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا کے وقت آمین کہتے ہیں۔"

② حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کوئی آدمی کسی جنگل میں نماز کے لیے تکبیر کہے گا تو اس کے پیچھے دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

اگر اس نے اذان بھی دی اور تکبیر بھی کہی تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔''

ملائکہ اور مسجد کا اگلا حصہ

حضرت حابس بن سعد رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں سحری کے وقت تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا جو مسجد کے صُفہ (سایہ دار چبوترہ) میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا:

''فرشتے سحری کے وقت مسجد کے اگلے حصہ میں نماز پڑھتے ہیں۔''

(مسند امام احمد)

نمازِ فجر نمازِ ملائکہ ہے

① حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قبلہ کی طرف اپنی پشت کی ہوئی ہے تو فرمایا:

''فرشتوں کے سامنے سے ہٹ جاؤ۔! فرشتوں کے اور ان کی نماز کے درمیان پردہ نہ بنو کیونکہ فجر کی یہ دو رکعتیں فرشتوں کی نماز ہے۔''

(سنن سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ)

② حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فجر کی (فرض) دو رکعتوں کے بعد قبلہ کی طرف ٹیک لگانے کو اسلاف ناپسند کرتے تھے۔''

فرشتوں کا افضل ترین عمل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللہ تعالیٰ لم یفرض شیئا افضل من التوحید والصلاۃ و لو کان شیء افضل منہ لافترضہ علی ملائکتہ منھم راکع ومنھم ساجد۔''

''اللہ تعالیٰ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی چیز فرض نہیں فرمائی۔ اگر کوئی

چیز اس نماز سے افضل ہوتی تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے فرشتوں پر ضرور فرض فرماتا۔فرشتوں میں سے کوئی تو رکوع میں ہے اور کوئی سجدہ میں۔"

(کنز العمال' جلد نمبر 7' حدیث نمبر 19038)(جمع الجوامع' حدیث نمبر 4968)

نمازی کے نشانات سجدہ اور فرشتے:

حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب تک سجدہ کا نشان نمازی کے چہرے پر باقی رہتا ہے تب تک فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔"

(السنن الکبریٰ' از امام بیہقی)

تہجد کی نماز اور فرشتے

حضرت سیار بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر مہاجرین کا ایک آدمی گر گیا جبکہ وہ رات کو تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے جس میں آپ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے، اس کے علاوہ کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ تکبیر بھی کہتے تھے' تسبیح بھی کہتے تھے اور سجدہ بھی کرتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو گرنے والے آدمی نے اپنی بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"کیا تہجد کی نماز فرشتوں کی نماز نہیں ہے؟ تو جب یہ فرشتوں کی نماز ہے تو ان کی طرح پورے سکون اور توجہ سے نماز پڑھنی چاہیے۔ میں بھی اس پر عمل کر رہا تھا اس لیے تمہارے گرنے کا مجھے علم تک نہ ہوا۔"

(فضائل قرآن' از امام ابو عبید)

فرشتوں کا تلاوت قرآن مجید سننا:

① حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تم مسواک ضرور کیا کرو کیونکہ جب انسان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو اس کی آواز کو سنتا اور اس کے قریب ہوتا ہے

یہاں تک کہ وہ اس کی تلاوت سننے کی زبردست خواہش کی وجہ سے اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

(سنن سعید بن منصور)

② حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اذا قام احدکم یصلی من اللیل فلیستك فان احدکم اذا قرا فی صلاتہٖ وضع ملك فاہ علی فیہ ولا یخرج من فیہ شیء الا دخل فم الملك۔''

''تم میں سے جب کوئی رات کو تہجد کی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ مسواک کر لے کیونکہ تم میں سے جب کوئی اپنی نماز میں تلاوت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ پس کوئی شے بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر فرشتے کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔''

(جمع الجوامع، حدیث نمبر 2293)(الجامع الصغیر، حدیث نمبر 780)(مسند امام احمد، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 232)

③ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلیغسل یدہ من الغمر فانہ لیس شیء اشد علی الملك من ریح الغمر ماقام عبد الی صلاۃ قط الا التقم فاہ ملك ولا یخرج من فیہ ایۃ الا فی الملك۔''

''تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو (اگر اس کے ہاتھ اور منہ میں کھانے وغیرہ کی چکناہٹ ہو تو) ہاتھ سے چکناہٹ دھو لے کیونکہ نماز کے فرشتہ کے لیے گوشت وغیرہ کی چکناہٹ سے زیادہ تکلیف دہ چیز کوئی نہیں ہے۔ جب بھی انسان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ کے بالکل قریب ہو جاتا ہے کوئی آیت بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر سیدھی فرشتہ کے منہ میں جاتی ہے۔''



کھربوں زبانوں والا فرشتہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کے ایک لاکھ سر ہیں' ہر سر میں ایک لاکھ منہ ہیں' ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں ہیں اور وہ ہر زبان سے ایک الگ لغت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتا ہے۔اس فرشتہ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا:

"اے اللہ! کیا تو نے کوئی ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے جو مجھ سے زیادہ تیری تسبیح کہتی ہو۔؟"

رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"ہاں! زمین میں میرا ایک بندہ ہے جو تسبیح کہنے کے لحاظ سے تم سے آگے ہے۔"

فرشتے نے درخواست کی:

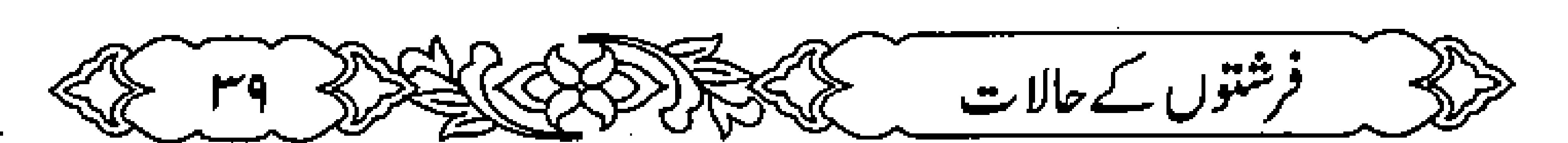
"اے پروردگار! کیا مجھے اجازت عنایت ہوگی کہ میں اس کے پاس حاضری دوں؟"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اجازت ہے۔"

وہ فرشتہ اس بندہ کے پاس پہنچا اور اس کی تسبیح کو سننے لگا۔وہ بندہ کہہ رہا تھا:

"سبحان اللّٰہ عدد ماسبحه المسبحون منذقط الی الابد اضعافا مضاعفة ابدا سرمدا الی یوم القیامة والحمدللّٰہ عدد ماحمده الحامدون منذقط الی الابد اضعافا کذلك' ولا اله الا اللّٰہ عدد ماهلله المهللون منذقط الی الابد کذلك واللّٰہ اکبر عدد ماکبره المکبرون منذقط الی الابد کذلك ولا حول ولا قوة ال ابا اللّٰہ عدد



ﺑﺎﻣﺠﺪﻩ ﺍﻟﻤﺠّﺪﻭﻥ ﻣﻨﺪﻗﻂ ﺍﻟﻰ ﺍﻻﺑﺪ ﻛﺬﻟﻚ○"

"میں اتنی تعداد میں "سبحان اللہ" پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہنے والوں نے پڑھا ازل سے ابد تک بلکہ میں دگنا در دگنا پڑھتا ہوں۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جتنا وہ پڑھیں قیامت تک۔ میں "الحمدللہ" پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ کی حمد اور تعریف کرنے والوں نے پڑھا ہے شروع سے اسی طرح ہمیشہ تک دگنا در دگنا۔ میں "لا الہ الا اللہ" پڑھتا ہوں اتنی تعداد میں جتنا اس کی تہلیل کہنے والوں نے شروع سے ہمیشہ تک پڑھا ہے، اسی طرح قیامت تک جتنا وہ پڑھیں گے اتنا پڑھتا ہوں۔ میں اللہ اکبر بھی اتنی تعداد میں پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اس کی بڑائی بیان کرنے والوں نے پڑھا ہے، شروع سے ہمیشہ تک اور اسی طرح دگنا در دگنا قیامت تک۔ میں "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہتا ہوں اتنی مقدار میں جتنی میں اس کی بزرگی بیان کرنے والوں نے کہا، شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح دگنا در دگنا قیامت تک۔"

(تاریخ قزوین، از امام رافعی)

رحمت کے فرشتے کہاں نہیں آتے

① ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جہاں تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

(موارد الظمآن، حدیث نمبر 1486) (کنز العمال، حدیث نمبر 41566)

② حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ﺍﻟﻤﻼﺋﻜﺔ ﻻﺗﺪﺧﻞ ﺑﻴﺘﺎﻓﻴﻪ ﻭﻻ ﺻُﻮَﺭَﺓ۔"

"رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔"

(جمع الجوامع، حدیث نمبر 5925) (مسند امام احمد بن حنبل، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 30) (سنن داری، جلد

نمبر 2' صفحہ نمبر 284) (سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر 3650) (طبرانی کبیر' جلد نمبر 8' صفحہ نمبر 344)

③ حضرت لوط بن عبدالعزیٰ رحمۃ اللہ علیہ[1] فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان الملائکة لاتصحب رفقة فیها جرس۔"

"فرشتے ان رفقاء کے پاس نہیں رہتے جن کے پاس گھنٹی ہو۔"

(مسند امام احمد' جلد نمبر 2' صفحہ نمبر 476) (مصنف عبدالرزاق' حدیث نمبر 196698) (سنن ابی داؤد' باب نمبر 51' حدیث نمبر 2554) (الصحیح المسلم' حدیث 2113) (السنن الترمذی' حدیث نمبر 1703) (ابن خزیمہ' حدیث نمبر 2553) (جمع الجوامع' حدیث نمبر 5927) (الترغیب والترہیب' جلد نمبر 4' صفحہ نمبر 75) (المطالب العالیہ' حدیث نمبر 2683)

④ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ولا تصحب الملائکة رفقةً فیها کلب ولا جرس۔"

"رحمت کے فرشتے ان لوگوں کے پاس بھی نہیں رہتے جن کے پاس کتا یا گھنٹی ہو۔"

(ابوداؤد' کتاب الجہاد' باب نمبر 50' حدیث نمبر 2555) (ترغیب وترہیب' جلد نمبر 4' صفحہ نمبر 74) (سنن دارمی' جلد نمبر 2' صفحہ نمبر 288) (شرح السنۃ' جلد نمبر 1' صفحہ نمبر 55) (ریاض الصالحین' حدیث نمبر 613) (الصحیح المسلم' باب نمبر 27' حدیث نمبر 103) (السنن الترمذی' حدیث نمبر 1702)

⑤ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لاتدخل الملائکة بیتا فیه جرس ولاتصحب رکبا فیه جرس ○"

"رحمت کے فرشتے اس گھر میں بھی داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو اور نہ اس جماعت کے ساتھ جاتے ہیں جن کے پاس گھنٹی ہوتی ہے۔"

---

[1] محقق علماء اور محدثین کے نزدیک یہ راوی لوط بن عبدالعزیٰ کی بجائے حوط بن عبدالعزیٰ ہیں جیسا کہ امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں اور ابن السکن نے بھی روایت کیا ہے۔ جبکہ امام ابوحاتم کا قول ہے کہ حضرت حوط کا صحابی ہونا محل نظر ہے، ان کی تحقیق کے مطابق انہیں صحابیت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ (مترجم)

(ان مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ انسان کے گھر میں اور اس کے ساتھ سفر وغیرہ میں تصاویر نہیں ہونی چاہئیں اور نہ کتا اور نہ گھنٹی۔ ہمارے آج کے زمانہ کے اعتبار سے گھر کا ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، کیمروں کی فلمیں، کتے اور باجے سب شامل ہیں یعنی اگر کسی گھر میں ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ سے کوئی گانے بجانے کی آواز آئے گی تو اس گھر میں بھی اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے (بلکہ شیاطین اور موذی مخلوقات جنات وغیرہ ایسے گھروں میں اپنا بسیرا کر لیتے ہیں) جو لوگ اپنے گھروں میں رحمت کے فرشتوں کا آنا جانا پسند کرتے ہیں اور ان کے گھروں میں مذکورہ موانع موجود ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے گھروں سے مذکورہ اشیاء نکال باہر کریں۔)

⑥ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب رکھا ہو۔''

(سنن سعید بن منصور)(مصنف ابن ابی شیبہ)

⑦ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لاینقع بول فی طست فی البیت فان الملائکۃ لاتدخل بیتا فیہ بول منتقع۔''

(مجمع الزوائد، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 204)(الترغیب والترہیب، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 136)

''رات کے وقت کسی چیز میں پیشاب جمع کر کے گھر (رہائش کے کمرے) میں نہ رکھا جائے کیونکہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب جمع کر کے رکھا گیا ہو۔''

⑧ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جس گھر میں ڈھولکی (ڈفلی) ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ)

⑨ حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ)

⑩ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان الملائکة لاتحضر الجنب ولا المتضمخ بالخلوق حتی یغتسلا۔"

"جنبی اور خوشبو میں لتھڑے ہوئے جب تک غسل نہ کرلیں تب تک فرشتے ان کے پاس نہیں آتے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر 5924)(مجمع الزوائد' جلد نمبر 1' صفحہ نمبر 275)(طبرانی کبیر' جلد نمبر 11' صفحہ نمبر 36)

⑪ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان الملائکة لاتحضر جنازة الکافر بخیر ولا المتضمخ بالزعفران ولا الجنب۔"

"رحمت کے فرشتے کافر کے جنازہ میں' زعفران کی خوشبو میں لتھڑے ہوئے اور جنبی (جس پر غسل لازم ہو) کے پاس نہیں آتے ہیں۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر 5931)(جامع صغیر' حدیث نمبر 2128)(کنز العمال' حدیث نمبر 63)(جامع کبیر' جلد نمبر 2' صفحہ نمبر 572)(مسند امام احمد' جلد نمبر 4' صفحہ نمبر 320)(سنن ابی داؤد' باب الترجل)(مصنف عبدالرزاق' حدیث نمبر 1087)

⑫ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان الملائکة لاتنزل علی قوم فیھم قاطع رحم"

"رحمت کے فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر 5926)(کنز العمال' حدیث نمبر 69740)(ترغیب و ترہیب' جلد نمبر 3' صفحہ نمبر 345)(مجمع الزوائد' جلد نمبر 8' صفحہ نمبر 151)

⑬ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:



''لاتدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولاجنب۔''

''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر' کتا یا جنبی ہو۔''

(موارد الظمان' حدیث نمبر 1484)(سنن ابی داؤد' حدیث نمبر 227' کتاب الطہارۃ' جلد 1' صفحہ نمبر 154)(مشکوۃ المصابیح' حدیث نمبر 4489)(ابن ابی شیبہ' جلد نمبر 5' صفحہ نمبر 410)

⑭ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لاتصحب الملائكة رفقة فيها جلجل۔''

'' فرشتے رفقاء کی اس جماعت کے ساتھ بھی نہیں رہتے جس میں گھنگرو یا جھانجر یا ہوں۔''

(نسائی' کتاب الزینت' باب نمبر ۵۱)(ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۷۷)

⑮ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لاتصحب الملائكة رفقة فيها جِلْدُ نَمِرٍ''

''فرشتے اس جماعت کے ساتھ بھی نہیں رہتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔''

(ابوداؤد' کتاب اللباس' باب نمبر ۴۳' حدیث نمبر ۴۱۳۰)(مشکوۃ المصابیح' حدیث نمبر ۱۹۲۴)(ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۷۴)(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۷۵۶۵)(الحاوی للفتاوی' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۷)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۷۴)

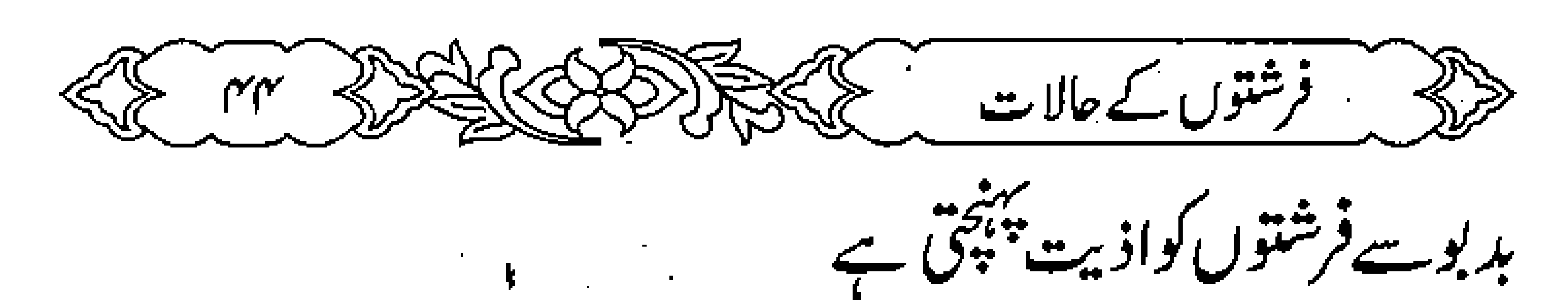
دستر خوان اور فرشتوں کی دعا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان الملائكة لاتزال تصلى على احدكم مادامت مائِدَتُهٗ موضوعة۔''

''جب تک تم میں سے کسی کا دستر خواں سامنے رکھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے رحمت و برکت کرتے رہتے ہیں۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۹۲۱)(جامع صغیر' حدیث نمبر ۲۱۲۸)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۴)



بدبو سے فرشتوں کو اذیت پہنچتی ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”من اکل من ھذہ الشجرۃ الثوم والبصل والکراثِ فلایقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانسان۔“

”جس نے تھوم' پیاز اور گیندنے سے کچھ کھایا تو وہ ہماری مسجد کے ہرگز قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس شے کی بو سے اذیت پاتے ہیں جس سے انسان کو اذیت ہوتی ہے۔“

(فتح الباری' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۵۷۵) (ترمذی' حدیث نمبر ۱۸۰۶) (سنن نسائی' کتاب المساجد' باب نمبر ۱۶) (سنن بیہقی' جلد نمبر ۳' حدیث نمبر ۷۶-۷۷) (طبرانی صغیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۵) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۰۹۱۷-۲۰۹۲۳) (آلاآلی المصنوعہ' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۱) (تغلیق التعلیق' صفحہ نمبر ۳۵۰) (الترغیب الترہیب' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۲۴) (ابن خزیمہ' حدیث نمبر ۱۶۶۵) (تاریخ کبیر بخاری' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۳۰)

(گیندنا ایک ایسی ترکاری ہے جو پیاز یعنی تھوم کے مشابہ ہوتی ہے ان تینوں چیزوں کے کھانے سے انسان کے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے تو جب کوئی آدمی ان میں سے کچھ کھا کر بغیر منہ کی صفائی کیے مسجد میں آتا ہے تو اس سے مساجد اور عبادات وغیرہ سے متعلق فرشتوں کو اذیت اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے کوئی سی عبادت شروع کرنے یا مسجد کو جاتے ہوئے ان اشیاء کے کھانے کے بعد اچھی طرح سے کلی کر لی جائے یا مسواک کر لی جائے۔)

فرشتوں کو خوشبو پسند ہے

حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس کستوری آئی تو انہوں نے اس کو اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس امانت کے طور پر رکھ دیا۔ جب آپ کی وفات کا وقت



قریب ہوا تو پوچھا:

''وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تمہارے پاس رکھی تھی؟''

آپ کی اہلیہ نے کہا:

''یہ ہے۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس کو پانی میں گھول دے اور میرے بستر کے اردگرد چھڑک دے کیونکہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق آنے والی ہے جو نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں بس خوشبو سونگھتے ہیں۔'' (مصنف سعید بن منصور)

''سبحان ربی'' اللہ کے نزدیک فرشتوں کا پسندیدہ اور منتخب کلمہ ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''احب الکلام الی اللہ تعالیٰ مااصطفاہ اللہ الملائکۃ : سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ۔''

اللہ تعالیٰ کو یہ کلام بڑا پسند ہے جو اس نے فرشتوں کو بطور وظیفہ عطا فرمایا ہے:

''میرا رب پاک ہے اور اس کیلئے ساری خوبیاں ہیں۔ میرا رب پاک ہے اور اسی کے لیے ساری خوبیاں ہیں۔ میرا رب پاک ہے اور اس ہی کے لیے ساری خوبیاں ہیں۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۱۰) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۰۱۰) (فتح الباری' جلد نمبر ۱۱' صفحہ نمبر ۱۰۹)

اللہ تعالیٰ کا فخر

ابوحبیب القاضی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے نوجوان عبادت گزاروں پر فخر فرماتا ہے۔''

(کتاب الزہد' از امام احمد بن حنبل)

کاتبین درود

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



"اذا کان یوم الخمیس بعث اللہ ملائکۃ معھم صحف من فضۃ واقلام من ذھب یکتبون یوم الخمیس ولیلۃ الجمعۃ اکثر الناس صلاۃ علی النبیؐ۔"

(کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۱۷۷)

"جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ یہ جمعرات کے دن اور شب جمعہ میں نبی (حضرت محمد ﷺ) پر سب سے زیادہ درود پیش کرنے والے حضرات کے نام درج کرتے ہیں۔"

② حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"فرشتے تمہارے اس دمشق شہر کو جمعہ کی رات کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ پس جب صبح پھوٹتی ہے تو یہ اپنے اپنے چھوٹے جھنڈوں اور بڑے جھنڈوں کے ساتھ دمشق کے مختلف دروازوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ یہ ستر افراد ہوتے ہیں۔ (پھر یہ آسمان کی طرف) چڑھ جاتے ہیں۔ اور یہ دعا کرتے جاتے ہیں:

"اللھم اشف مریضھم ورد علیھم۔"

"اے اللہ! ان کے بیماروں کو شفا عطا فرما اور ان کے گھروں سے باہر گئے ہوئے لوگوں کو واپس لوٹا دے۔" (ابن عساکر)

③ حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب جمعرات کو عصر کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو آسمان سے زمین کی طرف بھیجتا ہے' ان کے ساتھ چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور وہ اس رات اور جمعہ کے دن میں پڑھا جانے والا درود شریف لکھتے ہیں۔" (شعب الایمان بیہقی)

④ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان للہ تعالیٰ ملائکۃ خُلِقُوْا من النور لایھبطون الا لیلۃ الجمعۃ ویوم



الجمعة بایدیهم اقلام من ذهب، ودوی من فضة، وقراطیس من نور، لایکتبون الاالصلاة علی النبی ﷺ۔

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن کے علاوہ کسی اور دن میں نہیں اترتے۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دوات اور نور کے کاغذات ہوتے ہیں جو صرف اور صرف شب جمعہ اور روز جمعہ میں پڑھا جانے والا درود شریف لکھتے ہیں۔

(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۶۹۷۶) (کنزالعمال، حدیث نمبر ۲۲۳۸) (مسند الفردوس، حدیث نمبر ۶۸۸)

فرشتوں کا سیدنا آدم علیہ السلام کو قبولیت حج کی اطلاع دینا

حضرت محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو فرشتوں نے کہا: "اے آدم! آپ کا حج قبول ہو چکا۔ ہم نے اس گھر کا طواف آپ سے دو ہزار سال قبل کیا تھا۔"

(ابوالشیخ، کتاب العظمۃ) (کتاب الام، از امام شافعی)

ستر ہزار فرشتوں کا استغفار کی دعا کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو آدمی نماز کے لیے چلے اور یہ دعا مانگے:

"اللهم انی اسئلك بحق السائلين عليك وبحق ممشای هذا لم اخرجه اشراولابطراولارياء ولا سمعة خرجته ابتغاء مرضاتك واتقاء سخطك اسالك ان تنقذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی انه لايغفر الذنوب الاانت۔"

"اے اللہ! میں تجھ سے سائلین کے حق کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور اپنے اس چلنے کے حق کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں۔ میں نہیں چلا ہوں غرور

میں اترا کر دکھلاوے اور شہرت کے لیے بلکہ تیری خوشنودی کی تلاش میں اور تیری ناراضی سے بچنے کی غرض سے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے بچا اور میری خطائیں معاف فرما کیونکہ تیرے سوا خطاؤں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ نماز کا سلام نہیں پھیر لیتا اور اس آدمی کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۷۷۸)(مسند امام احمد، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲۱)(کنز العمال، حدیث نمبر ۴۹۷۷)

شیاطین سے حفاظت

① حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب کوئی مرد اپنے گھر سے نکلتا ہے تو شیاطین اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ پس جب وہ ''بسم اللہ'' کہہ لیتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ''تو نے درست کیا'' اور جب ''توکلت علی اللہ'' کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ''تو نے اپنے آپ کو شیاطین سے بچا لیا'' اور جب ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ''تو شیاطین کے شر سے پوری طرح سے محفوظ ہو گیا'' تو اس وقت شیاطین ایک دوسرے سے کہتے ہیں: ''تمہارا اس پر کوئی بس نہیں چلے گا۔ یہ تو کفایت کیا گیا، ہدایت دیا گیا اور محفوظ کر دیا گیا ہے۔''

(مکارم اخلاق للخرائطی)

② حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اذا خرج الرجل من بیته اواراد سفرًا فقال بسم اللّٰہ حسبی اللّٰہ

توکلت علی اللہ قال الملک کفیت وھدیت ووقیت۔"

"جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے یا کسی سفر کا ارادہ کرتا ہے اور "بسم اللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ" پڑھ لیتا ہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے: "تو کفایت کیا گیا، ہدایت دیا گیا اور آفات سے محفوظ کر دیا گیا۔"

(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۱۶۵۶)(کنزالعمال، حدیث نمبر ۱۷۵۳۲)(حلیہ ابونعیم، جلد نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۲۵۴)

③: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذاخرج الرجل من باب بیتہ اومن باب دارہ کان معہ ملکان موکلان بہ فاذاقال بسم اللہ قال: ھدیت واذاقال لاحول ولاقوۃ الا باللہ قالا: وقیت واذاقال توکلت علی اللہ قالا: کفیت فتلقاہ قریناہ فیقولان ماتریدان من رجل قدھدی وکفی ووقی۔"

"جب کوئی مرد اپنے کمرہ کے دروازہ سے یا اپنے گھر کے دروازہ سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جب وہ "بسم اللہ" کہتا ہے تو یہ دونوں کہتے ہیں: "تو ہدایت دیا گیا" اور جب وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہتا ہے تو یہ دونوں کہتے ہیں: "تو اپنے گھر اور ذات کے بارے میں آفات اور شرارتوں سے بچا دیا گیا" اور جب وہ کہتا ہے: "توکلت علی اللہ" تو یہ دونوں کہتے ہیں: "تو اپنے دشمنوں اور آفات کے بارے میں کفایت کر دیا گیا۔"

(کنزالعمال، حدیث نمبر ۴۱۵۳۸)(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۳۸۸۶)

فرشتوں کے موافق آمین

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا امّن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔"

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(الصحیح البخاری' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۹۸) (فتح الباری' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۶۲) (الصحیح المسلم' کتاب صلوۃ' باب نمبر ۱۸' حدیث نمبر ۷۲) (السنن الترمذی' حدیث نمبر ۲۵۰) (السنن النسائی' کتاب افتتاح' باب نمبر ۳۲) (ابوداؤد' حدیث نمبر ۹۳۶) (سنن بیہقی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۵۵' ۵۷) (ابن خزیمہ' حدیث نمبر ۵۷۰) (شرح السنۃ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۶۰) (المشکوۃ المصابیح' حدیث نمبر ۸۲۵) (نصب الرایہ شرح ہدایہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۶۸) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۳۹۲) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۷) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۹۷۱۴) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۲۷) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۸) (الحاوی للفتاوی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۵۵) (مصنف ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۱۴' صفحہ نمبر ۲۴۴) (بدایہ والنہایہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۵۳)

(۲) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''زمین میں رہنے والوں کی صفیں آسمان میں رہنے والوں کی صفوں کی طرح ہیں۔ جب زمین کی آمین آسمان کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس آمین کہنے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔'' (مصنف عبدالرزاق)

(۳) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب جماعت کھڑی ہوتی ہے' زمین والے آسمان والوں کی صفوں کی طرح صفیں بنا لیتے ہیں اور زمین کا امام ''ولا الضالین'' کہتا ہے تو فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں تو جب زمین والوں کی آمین آسمان والوں کی آمین کے موافق ہو جاتی ہے تو زمین والوں (اس نماز کی جماعت میں شریک ہونے والوں) کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (مصنف عبدالرزاق)

فرشتوں کا ''ربنالك الحمد'' کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:



''اذاقال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانه من وافق قوله قول الملائکة غفر له ماتقدم من ذنبه۔''

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ' کہتا ہے تو تم ''اللھم ربنا لک الحمد'' کہا کرو۔ پس جس کی بات فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(موطاامام مالک' باب التامین خلف الامام' صفحہ نمبر ۸۸) (الصحیح البخاری' فضل اللھم ربنا لک الحمد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۰۱) (الصحیح المسلم' باب التسمیع والتحمید' حدیث نمبر ۷۱) (السنن النسائی' باب نمبر ۱۰۹) (السنن الترمذی' حدیث نمبر ۲۶۷) (سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر ۸۷۶) (مسند احمد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۶۲) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۹۷۴۵)

فرشتوں کی صفیں

① حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''الصف الاول علی مثل صف الملائکة۔''

''جماعت کی پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہونی چاہیے۔''

(السنن النسائی' کتاب الامامہ' باب نمبر ۴۵' حدیث نمبر ۱۰۴) (السنن البیہقی' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۶۸) (الحاوی للفتاوی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۵۵)

(جس طرح فرشتے خوف خدا اور نہایت اطاعت شعاری کے ساتھ صف بناتے ہیں اور مل کر کھڑے ہوتے ہیں' ان میں سے کوئی آگے کوئی پیچھے کو نکلا ہوا نہیں ہوتا' نماز باجماعت میں شامل ہونے والے بھی اسی طرح سے پہلی صف بنائیں اور جماعت کا امام صف کے درست کرنے پر توجہ دے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اہتمام فرماتے تھے۔)

② حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

''الاتصفون کماتصف الملائکة عندربها قال یتمون الصفوف



الاولٰی ویتراصون فی الصف۔“

”کیا تم اس طرح سے صفیں نہیں بناتے جس طرح کہ فرشتے اپنے رب کے حضور صف بناتے ہیں۔ وہ اگلی صفوں کو پہلے پر کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“

(الصحیح المسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب نمبر ۲۷' حدیث نمبر ۱۱۹) (سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر ۹۹۲) (سنن ابی داوٗد' کتاب الصلوٰۃ' باب نمبر ۴۹) (السنن النسائی' کتاب الامامۃ' باب نمبر ۲۸)

عمامہ والوں سے سلام

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”فرشتے جمعہ کے روز پگڑیاں باندھ کر نماز جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں اور پگڑی والوں کو سورج کے غروب ہونے تک سلام کہتے ہیں۔“

(تاریخ ابن عساکر)

طالب علم کا اعزاز اور فرشتے

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ان الملائکۃ لتضع اجنحتھا لطالب العلم رضی بالطلب“

”ملائکہ طالب علم کی علم کی طلب اور جستجو کے لیے اس کی خوشنودی کی خاطر اس کے لیے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔“

(ابوداوٗد' کتاب العلم' باب نمبر ا' صفحہ نمبر ۳۹۴۱) (ابن ماجہ' حدیث نمبر ۲۲۳) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۳۹) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۸۷۴۷) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۹۲۰) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۵۵۳۶) (تفسیر بغوی' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۵۲) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۲۸۸) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۹۲۰) (شرح مشکل الآثار' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۴۲۹) (الترغیب والترہیب' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۹۴) (اتحاف السادۃ' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۹۵۰) (ابن عساکر' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۱۲۳) (بدایہ والنہایہ' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۵۴) (جامع بیان العلم وفضلہ' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۳۲) (مسند ربیع بن حبیب' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۹)



محبوب مشغلے......گھڑ دوڑ اور تیر اندازی

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ماتشھد الملائکۃ من لھوکم الا الرھان والنضال۔"

"فرشتے تمہارے مقابلہ میں شریک نہیں ہوتے مگر گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں شریک ہوتے ہیں۔"

(کنزالعمال' حدیث نمبر ۴۰۶۱۵)(کامل ابن عدی' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۷۹۶)

(اس وقت آلاتِ جنگ میں جو چیزیں گھڑ دوڑ اور تیز اندازی کی جگہ لے چکی ہیں وہ بھی اس حدیث کے مفہوم میں داخل ہوں گی۔)

فرشتوں کا تہبند

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ائتزروا کمارایت الملائکۃ تاتزرُ عندربھا الی انصاف سوقھا"

"تم اسی طرح سے (شلوار چادر وغیرہ) باندھا کرو جس طرح سے میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے۔ وہ اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس اپنی پنڈلیوں کے درمیان تک تہبند باندھتے ہیں۔"

(دیلمی' حدیث نمبر ۲۸۸)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۲۳) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۴۰۹۴)

(الجامع الصغیر' حدیث نمبر ۳۵)(فیض القدیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۷۰)

(تہبند کو ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے کسی جگہ تک بھی رکھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی گھٹنوں سے نیچے تہبند لٹکائے گا تو جسم کا اتنا حصہ دوزخ میں جلے گا اور اگر گھٹنوں سے اوپر باندھا تو اس نے اپنا ستر ظاہر کیا یہ بھی گناہ ہے بلکہ اپنی شلوار' جبہ یا چادر وغیرہ گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان رکھی جائے۔)

فرشتوں کے عمامے

① حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خُم کے دن مجھے

عمامہ باندھا جس کا ایک سرا میری پشت پر لٹکا دیا اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے روزِ بدر اور روزِ حنین جن فرشتوں کے ساتھ میری مدد فرمائی تھی انہوں نے اس طرح کے عمامے پہن رکھے تھے۔"

(سنن بیہقی' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۱۴) (جامع کبیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۵۱) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۴۲۰۴)

(المطالب العالیہ' حدیث نمبر ۲۱۵۸) (منحۃ الفتاح' حدیث نمبر ۱۱۸۱)

(پگڑی باندھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور پگڑی نہ باندھنا بھی آپ ﷺ سے منقول ہے۔ اگر پگڑی باندھ کر نماز پڑھی جائے بلکہ نماز جمعہ میں شمولیت اختیار کی جائے تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔)

④ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"رایت اکثر من رایت من الملائکۃ متعممین۔"

"میں نے جن فرشتوں کو دیکھا ہے ان میں اکثر کو پگڑیوں میں دیکھا ہے۔"

(تاریخ دمشق' از ابن عساکر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۲۳۲) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۸۹۳)

⑤ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"علیکم بالعمائم فانھا سیما الملائکۃ وارخوالھا خلف ظھورکم۔"

"تم پر ضروری ہے کہ عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہیں اور ان (عماموں کے ایک سرے یعنی شملہ) کو اپنی پشت پر ڈھیلا چھوڑ دیا کرو۔

ملائکہ کے گھوڑے

① حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنوبی ہوا سے فرمایا:" میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنا چاہتا ہوں جو میرے دوستوں کے لیے عزت کا باعث ہوگی' میرے دشمنوں کے لیے ذلت کا باعث ہوگی اور میرے فرمانبرداروں کے لیے زینت کا سامان ہوگی۔" اس ہوا نے عرض کیا

: ”اے اللہ! اس مخلوق کو ضرور پیدا فرما۔“ اللہ تعالیٰ نے اس سے گھوڑے کو پیدا کیا اور فرمایا: ”میں نے تیرا نام ”فرس“ (گھوڑا) رکھا ہے۔“ فرشتوں نے عرض کیا: ”اے اللہ! تو نے ہمارے لیے کیا پیدا فرمایا؟“ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سیاہ و سفید نشان والا گھوڑا پیدا فرمایا جس کی گردن بڑے اونٹ کی گردن کی طرح تھی۔ اس قسم کے گھوڑوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے جن انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کی مدد کرنا چاہی مدد فرمائی۔

(ابوالشیخ کتاب العظمۃ) (شفاء الصدور، مرفوعاً بلفظ آخر) (تاریخ نیشاپور از امام حاکم در حالات ابوجعفر حسن بن محمد بروایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

② حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو فرشتے جنگ بدر میں نازل ہوئے تھے وہ سیاہ و سفید نشانات کے گھوڑوں پر سوار تھے اور پیلے رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے۔“

(مصنف عبدالرزاق، مسند عبد بن حمید)

مریض سے متعلقہ فرشتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مامرض مسلم قط الا وكل الله به ملكين من ملائكته لايفارقانه حتى يقضي الله فيه باحدى الحسنيين اما بموت واما بحياة فاذا قال له العوّاد كيف تجدك قال احمدالله اجدني والله بخير، قال له الملكان ابشربدم هوخيرمن دمك وبصحة هي خيرمن صحتك‘ فاذا قال له العوّاد كيف تجدك قال اجدني مجهودًا‘ مكروبًا في بلاء قال له الملكان ابشربدم هوشرمن دمك وبلاء هواطول من بلائك۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

”کوئی مسلمان کبھی بیمار نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ دو فرشتے اس کے سپرد کر دیتا ہے

جو اس سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق دو اچھائیوں میں سے ایک کا فیصلہ فرمادے (موت کا یا زندگی کا)۔ پس جب کوئی عبادت کرنے والا مریض سے کہتا ہے: ''تیرا کیا حال ہے؟'' تو وہ کہتا ہے: ''الحمدللہ! میں اپنے آپ کو قسم بخدا! بہتر پاتا ہوں۔'' تو فرشتے اسے کہتے ہیں: ''اس خون کے بدلہ میں خوش ہوجا! جو تیرے خون سے بہتر ہے اور تجھے صحت کی خوشخبری ہو جو تیری اس صحت سے بہتر ہوگی۔'' مگر اس وقت جب مریض سے عیادت کرنے والا پوچھتا ہے: ''تیرا کیا حال ہے' تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟'' اور وہ جواب دیتا ہے: ''میں اپنے آپ کو مرض کی مشقت میں دکھیا پاتا ہوں۔'' تو اسے فرشتے کہتے ہیں: ''تجھے خوشخبری ہے! تیرے لیے ایسا خون ہے جو تیرے موجودہ خون سے بدترین ہے اور ایک مصیبت ہے جو تیری اس مصیبت سے زیادہ طویل ہے۔''

(اگر کوئی دکھ کی حالت میں بھی صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بجالائے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ صحت اور سلامتی عطا فرماتا ہے اور جو بے صبری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے تو اس کی مرض بڑھ جاتی ہے اور دکھ بھی طویل ہوجاتا ہے۔ مسلمان کے لیے موت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذریعہ ہے جس کی وجہ سے ایک حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ مومن کے لیے موت تحفہ ہے۔ اس لیے اگر اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لیے موت کا فیصلہ فرمایا تو یہ بھی اس کے لیے خیر ہے اور زندگی کا فیصلہ بھی مومن کے لیے خیر ہے کیونکہ فطرت انسانی زندگی کی طلبگار ہے اور زندگی کی طوالت سے مسلمان کو اعمال خیر کا مزید موقع مل جاتا ہے۔)

مریض کی رپورٹ پہنچانے والے ملائکہ

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اذامرض العبد بعث اللہ الیہ ملکین فیقول انظرامایقول لعوادہ فان ھو اذا جآؤہ حمداللہ واثنی علیہ رفعا ذلک الی اللہ عز و جل وھواعلم فیقول لعبدی علی ان توفیتہ ان ادخلہ الجنۃ وان انا شفیتہ ان ابدلہ لحما خیرامن لحمہ ودما خیرامن دمہ وان اکفرعنہٗ سیئاتہٖ۔''

''جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: ''اس کی نگرانی کرو کہ یہ اپنے عیادت کرنے والوں کو کیا جواب دیتا ہے۔'' پس جب وہ اس کے پاس آتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی شان بیان کرتا ہے تو یہ فرشتے اس کی رپورٹ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''میرے اس بندے کے لیے انعام یہ ہے کہ اگر میں نے اسے وفات دی تو اسے جنت میں داخل کر دوں گا اور اس کے خون کو بہتر خون سے تبدیل کر دوں گا اور اس کے گناہ بھی مٹا دوں گا۔''

فرشتوں کا چھینک کا جواب دینا

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاعطس احدکم فقال الحمدللہ قالت الملائکۃ رب العالمین فاذاقال رب العالمین قالت الملائکۃ رحمک اللہ۔''

'' جب تم میں سے کوئی چھینکتا ہے اور الحمد للہ کہتا ہے تو فرشتے اس کی الحمدللہ کو مکمل کرنے کے لیے ''رب العالمین'' کہتے ہیں اور جب چھینکنے والا الحمدللہ رب العالمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ''رحمک اللہ'' (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے۔)



شیاطین ملائکہ کی باتیں چراتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الملائکۃ تنزل فی العنان وھوالسحاب فتذکرالامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکھان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عندانفسھم۔"

"فرشتے جب بادلوں میں اترتے ہیں تو آسمان میں جس امر کا فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں جس کو شیاطین چوری چھپے سن لیتے ہیں اور کاہنوں (جادوگروں اور نجومیوں) کو آکر بتلاتے ہیں۔انہوں نے اس ایک سچ کے ساتھ سوجھوٹ بھی اپنی طرف سے ملائے ہوتے ہیں۔"

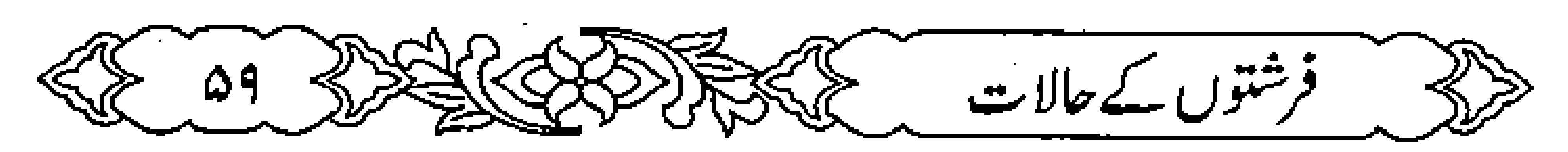
(الصحیح البخاری، جلد نمبر۴، صفحہ نمبر۱۳۵)(المشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر۴۵۹۴)(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۵۹۲۹)(کنز العمال، حدیث نمبر۱۷۶۷۳)(تفسیر طبری، جلد نمبر۲۳، صفحہ نمبر۲۶)(تفسیر بغوی، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر۲۰)(التعلیق، حدیث نمبر۱۰۲۴)

(معلوم ہوا کہ نجومیوں اور جادوگروں کے پاس غیب کا علم نہیں ہوتا۔ان جادوگروں کا ایسی باتوں کی اطلاع دینا ان شیاطین کے بتلانے سے بھی ہوتا ہے اور کچھ اٹکل پچو سے بھی۔حدیث شریف میں جادوگروں اور نجومیوں کی بات کی تصدیق کرنے والے پر بہت سخت وعید ہے کہ وہ اس کی تصدیق کرکے دین اسلام کا انکار کربیٹھتا ہے۔ یہ وبا پورے پاکستان اور ہندوستان میں عام ہوچکی ہے، اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے سب کی حفاظت فرمائے۔)

عاجزی وتکبر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مامن آدمی الا فی راسہ حکمۃ بیدملک فاذا تواضع قیل للملک



ارفع حکمتك واذا تکبر قیل للملك ضع حکمتك۔“

”ہر آدمی کے سر میں مخفی طور ہر ایک لگام ہے جسے ایک فرشتے نے پکڑا ہوا ہے۔ جب انسان تواضع کرتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی لگام کو بلند کر دو اور جب آدمی تکبر کرتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی لگام پست کر دو۔“

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۴۴) (طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۲' صفحہ نمبر ۲۱۹) (ترغیب وترھیب' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۵۶۱) (اتحاف السادۃ المتقین' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۳۵۱) (مستدرک للحاکم' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۹۱)

(مذکورہ حدیث کی مثل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک حدیث مروی ہے کہ اگر کوئی تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عظمت عطا فرماتا ہے اور جو کوئی تکبر اور بڑائی دکھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نیچا کر دیتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان) پس معلوم ہوا کہ لگام کا بلند کرنا یا پست کرنا عظمت اور ذلت کے معنی میں ہے۔)

دعائے موسیٰ علیہ السلام پر آمین ملائکہ

حضرت جُمانہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لما اذن اللہ لموسیٰ فی الدعاء فرعون امّنت الملائکۃ۔“

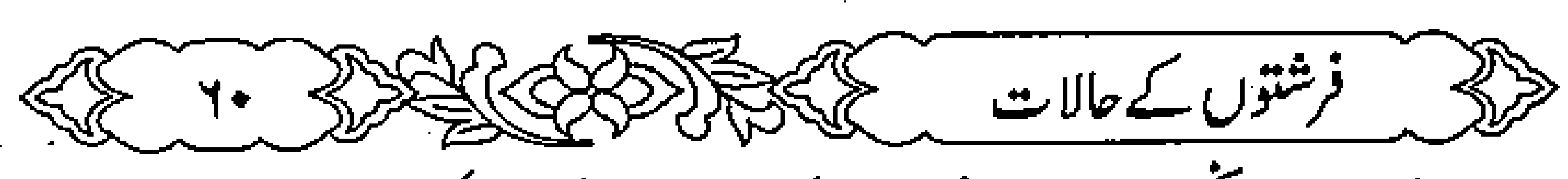
”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لیے بددعا کرنے کی اجازت عطاء فرمائی تو ان کی دعا پر فرشتوں نے آمین کہی تھی۔“

(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۰۶۶۵)

ساتویں آسمان کے فرشتے کی ندا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”عرش کے دائیں جانب ایک فرشتہ ساتویں آسمان پر ہے۔ وہ یہ دعا کرتا ہے: ”اے اللہ! خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا (مال) خوب دے اور



روکنے والے بخیل اور صدقہ خیرات نہ کرنے والے کو ضائع ہونے والا ذخیرہ عطا فرما۔" (مکارم الاخلاق از خرائطی)

محبوب اللہ محبوب الملائکہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا احب اللہ عبدا قذف حبہ فی قلوب الملائکۃ واذا ابغض عبدا قذف بُغضُہٗ فی قلوب الملائکۃ ثم یقذفہ فی قلوب الآدمیین۔"

"اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں پیوست فرما دیتا ہے اور جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو اس کا بغض فرشتوں کے دلوں میں پیوست کر دیتا ہے پھر اس کا بغض انسانوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۰۱۰) (الجامع الصغیر' حدیث نمبر ۳۵۶) (فیض القدیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۴۶) (حلیہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۷۷) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۰۷۵۹) (دیلمی' حدیث نمبر ۹۶۷' صفحہ نمبر ۲۵۰' جلد نمبر ۱) (صحیح بخاری' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۳۵) (سنن ترمذی' حدیث نمبر ۳۱۶۱)

بچہ کی پیدائش اور اللہ کا سلام

① حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذاولدت الجاریۃ بعث اللہ الیھا ملکا یَزِفُّ البرکۃ زَفًّا یقول ضعیفۃ خرجت من ضعیفۃ القیم علیھا معان الی یوم القیامۃ واذا ولد الغلام بعث اللہ الیہ ملکا من السماء فقبل بین عینیہ وقال اللہ یقرئك السلام۔"

"جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر بہت زیادہ برکت اتارتا ہے اور کہتا ہے: "کمزور ہے! کمزور ہے! کمزور ہے! یہ وہ پیدا ہوئی ہے کہ جس کی کفالت کرنے والے کی قیامت تک

معاونت کی جاتی ہے۔ اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف آسمان سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے: ''اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے۔''

(کنز العمال' حدیث نمبر ۴۵۳۷۹)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۷۸۴)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۱۵۶)(مسند الفردوس دیلمی' حدیث نمبر ۱۳۳۰)

(کسی کے ہاں بیٹی پیدا ہو یا بیٹا ہر ایک کی اپنی خصوصیات ہیں۔ بیٹی پیدا ہونے سے برکت نازل ہوتی ہے اور اس کے کفیل (والد، والدہ کی ضروریات) کی کفالت ہوتی ہے۔ جو لوگ بیٹی کے اپنے ہاں پیدا ہونے سے رنجیدہ ہوتے ہیں وہ اس فضیلت کو مدنظر رکھیں۔)

② حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا ولد للرجل ابنة بعث اللہ ملائکة یقولون السلام علیکم اهل البیت یکسونها باجنحتهم ویمسحون بایدیهم علی راسها و یقولون ضعیفة خرجت من ضعیفة القیم علیها معان الی یوم القیامة۔''

''جب کسی انسان کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں: ''اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔'' پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے سر پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں: ''ضعیف ہو' ضعیف سے پیدا ہوئی ہو۔ قیامت تک اس کے کفیل کی مدد کی جائے گی۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۷۸۳)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۱۵۶)(طبرانی صغیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۰)

سونے والے کے محافظ فرشتے

① حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا آوی الرجل الی فراشہٖ اتاہُ ملك وشيطان فيقول الملك اختم بخيرويقول الشيطان اختم بشرفاذا ذكر الله ثم نام ذهب الشيطان وبات يكلاه الملك فاذا استيقظ ابتدره ملك و شيطان قال الملك افتح بخيروقال الشيطان افتح بشرٍ"

"جب کوئی آدمی اپنے بستر پر سونے لگتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان آتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے: "(اپنا عمل) خیر پر ختم کر۔" شیطان کہتا ہے: "شر پر ختم کر۔" پس جب وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا اور سو جاتا ہے تو شیطان چلا جاتا ہے اور فرشتہ ساری رات اس کی حفاظت میں لگا رہتا ہے۔ پھر جب ہی انسان بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس جا پہنچتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے: "خیر کے ساتھ بیداری کا افتتاح کر" اور شیطان کہتا ہے: "اپنا یہ دن شرارت سے شروع کر۔"

(الترغیب والترہیب' جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۱۵)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۴۲۴)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۴۱۴۰۶)

(اگر کوئی سوتے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کر لے تو وہ فرشتے کی حفاظت میں رات گزارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ذکر اللہ' تسبیح' تلاوت' قرآن اور استغفار سب شامل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا بھی ذکر اللہ سے غفلت کو ختم کرتا ہے۔ اگر کسی نے یہ نہ کیا تو شیطان سے تکلیف پہنچ سکتی ہے اور اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر اور مسنون وظائف کرے گا تو سارا دن آفات سے محفوظ رہے گا۔ اس طرح کے وظائف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حصن حصین' امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاذکار اور امام نسائی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں)

② حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذا استيقظ الانسان من منامه ابتدره ملك وشيطان فيقول الملك افتح بخيرويقول الشيطان افتح بشر فان قال الحمدلله



الذی احیا نفسی بعد موتھا الحمدللّٰہ الذی یُمْسِکُ السماء ان تقع علی الارض الا باذنہٖ والحمدللّٰہ الذی یمسک التی قضٰی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی طرد الملک الشیطان وظل یَکْلَأُہٗ''

''جب کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوتا ہے اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے: ''کسی نیک کام سے دن کی ابتدا کر'' اور شیطان کہتا ہے: ''کسی برے کام سے دن کا افتتاح کر۔'' اگر وہ یہ دعا پڑھ لے:

(کتاب الثواب)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۲۲۴)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۱۳۴۷)

'' الحمدللّٰہ الذی احیا نفسی بعدموتھا الحمدللّٰہ الذی یُمْسِکُ السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ الحمدللّٰہ الذی یمسک التی قضی علیھا الموت یرسل الاخریٰ الی اجل مسمی۔''

''تمام خوبیاں اسی ذات کے لیے ہیں جس نے میری روح کو اس کی موت کے بعد زندہ کیا۔ تمام خوبیاں اسی ذات کی ہیں جس نے آسمان کو اپنے حکم سے زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے۔ سب تعریفات اسی ذات کی ہیں جو موت دیتا ہے ان جانداروں کو جن کے لیے موت کا فیصلہ فرما دیتا ہے اور باقی رہنے دیتا ہے دوسری روحوں کو ایک مدت مقرر تک۔''

تو فرشتہ شیطان کو ہٹا دیتا ہے اور سارا دن اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

ثواب لکھنے میں فرشتوں کی سبقت

① حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہا تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے ''ربنا لك الحمد حمداً کثیرا طیبا مبارکا فیہ''



کہا۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو پوچھا:

''تم میں سے ابھی یہ کلمہ بولنے والا کون تھا؟''

ایک آدمی نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! میں تھا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے 30 سے 33 کے لگ بھگ فرشتوں کو دیکھا جو اس کلمہ کو لکھنے میں سبقت لے جارہے تھے۔

② حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا جب کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے نماز شروع کرتے ہوئے یوں تکبیر کہی:

''اللہ اکبر الحمد للہ ملء السموات والارض۔''

اور اس کے علاوہ اور بھی کچھ کلمات کہے جنہیں حضرت عطاء ابن ابی رباح یاد نہ رکھ سکے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل فرمائی تو پوچھا:

''یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟''

ایک آدمی نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! میں تھا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے فرشتوں کو دیکھا جنہوں نے اس کلمہ کو لیا۔ وہ اس کے لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کررہے تھے۔''

(ان روایات سے ان کلمات کے ثواب اور درجہ کی طرف اشارہ ملتا ہے جس کی عظمت کے پیش نظر فرشتے ان کو وصول کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے۔)



چھینک کا جواب لکھنے والے ملائکہ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب چھینک ماری اور یہ کلمات پڑھے:

''الحمدللہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد الرضی والحمدللہ علی کل حال۔''

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھالی تو پوچھا:

''یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟''

اس نے کہا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا تھا جو اس کو لکھنے میں سبقت کر رہے تھے۔

(مسند عبدالرزاق' حدیث نمبر ۳۴۰۶)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۰۰۸۳)

سربراہی اور تجارت کا فرشتہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی تجارت یا سربراہی کا معاملہ طلب کرتا ہے پھر اس پر قادر ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا ذکر فرماتا ہے اور اس کی طرف ایک فرشتہ مبعوث فرماتا ہے: ''میرے بندے کے پاس جا اور اسے اِس کام سے باز رکھ۔ اگر میں نے اس کو یہ عطا کردیا تو اس کی وجہ سے اسے دوزخ میں ڈال دوں گا۔'' تو وہ اسے اس سے الگ کردیتا ہے۔''

(شعب الایمان' از امام بیہقی)

(تجارت میں منافع نہ ملنے یا سربراہی سے ہٹانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کو آخرت کا فائدہ عطا فرمائے گا۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو تجارت میں اور سربراہی میں کامیاب کردے تو یہ دونوں چیزیں اس کے لیے دوزخ میں جانے کا سبب بن جائیں۔

کیوں کہ جب کسی کو ان دو میں سے کوئی ایک یا دونوں چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں تو عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ وہ دنیا داری میں مشغول' اللہ تعالیٰ سے غافل اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں چیزیں گناہ کرنے کا بڑا سبب بھی ہیں اور پاکدامنی کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ نادار ہو اور بے اختیار ہو جیسا کہ ایک روایت میں ہے: ''ان من العصمة ان لاتجد'' اس لیے اللہ تعالیٰ انسان کی اس فطرت کے پیش نظر ایسا کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ جہاں جہاں دولت اور سربراہی میں سرکشی اور نافرمانی پائی جائے انسان کو اس کی خیر خواہی کے طور پر اس سے باز رکھتا ہے۔ یہ باز رکھنا اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے۔ ہاں اگر اس کی خیر خواہی مطلوب نہ ہو تو بعض اوقات اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے' اس طرح سے وہ گمراہی میں خود پھنستا چلا جاتا ہے اور اگر اس کے کسی بہت بڑے جرم کی بطور انتقام سزا دینا منظور ہو تو مال دے کر بھی سرکش بنا دیا جاتا ہے اور وہ مال اس کے لیے ہلاکت اور گمراہی کا سبب بن جاتا ہے۔)

مال کے ذریعے سرکش بنانے والا فرشتہ

عظیم محدث حضرت علی بن عثام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے: ''اس کو مال کے ذریعے سرکش بنا دے۔'' تو جب وہ اسے مال کی فراہمی میں تعاون کر کے آسودہ حال بنا دیتا ہے تو وہ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور دعا کرنا بھول جاتا ہے۔''

انسان کو مصیبت میں مبتلا کرنے والے فرشتے

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللّٰہ عزوجل یقول للملائکة انطلقوا الی عبدی فصبوا علیه البلاء صبا فیاتونه فیصبون علیه البلاء صبا فیحمد اللّٰہ فیرجعون فیقولون صببنا علیه البلاء صبا کما امرتنا فیقول ارجعوا فانی



احب ان اسمع صوتہ۔''

''اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: ''میرے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور اس پر یہ سخت مصیبت پلٹ دو۔'' وہ فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دیتے ہیں۔ وہ بندہ مصیبت میں بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے تو یہ لوٹ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: ''اے اللہ! ہم نے اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دی تھی جس طرح کہ تو نے ہمیں حکم دیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: '' واپس لوٹ جاؤ اور اس سے مصیبت ہٹا دو کیونکہ میں پسند کرتا تھا کہ اس کی آواز سنوں کہ وہ حالت مصیبت میں مجھے کس طرح یاد کرتا ہے اور میری تعریف کرتا ہے؟'' (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ میری تعریف ہی بجالائے گا لیکن اس حالت میں اس کی زبان سے کلمہ شکر کہلانا اور اس کا سننا مقصود ہوتا ہے۔)

(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۱۹۵) (شرح السنۃ' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۳۶) (اتحاف السادۃ المتقین' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۳۸) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۳۱۸) (احیاء علوم الدین' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۰۸) (امالی الشجری' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۸۲) (الاتحافات السنیہ' صفحہ نمبر ۱۴۵)

داڑھی کا خضاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اخضبوا لحاکم فان الملائکۃ تستبشر بخضاب المؤمن۔''

''اپنی داڑھیوں کو مہندی سے خضاب کیا کرو کیونکہ فرشتے مومن کے خضاب سے خوش ہوتے ہیں۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۸۳۳) (الاحکام النبوۃ فی الصناعۃ الطبیہ' جلد نمبر ۲' جلد نمبر ۶۶) (کامل فی الضعفاء' از ابن عدی' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۲۰۵)

(اس خضاب سے کالا خضاب مراد نہیں۔ یہ صرف دار الحرب میں جنگ میں اور اپنی بیوی کو خوش رکھنے کے لیے جائز ہے۔ اسلام دشمن ملکوں میں خضاب کرنے کا ثواب

بھی ہوگا کیونکہ یہ بڑھاپے کو چھپاتا ہے جس سے دشمن خدا خوف کھاتا ہے۔ اگر کوئی اسلامی ملک میں اپنا بڑھاپا چھپاتا ہے تو یہ درست نہیں کیونکہ یہ انسان کا وقار ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی زبانِ اقدس سے بہت سے انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔ داڑھی کے سفید ہونے کا انعام سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا تھا۔)

ایک محافظ فرشتہ

عظیم محدث حضرت عکرمہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

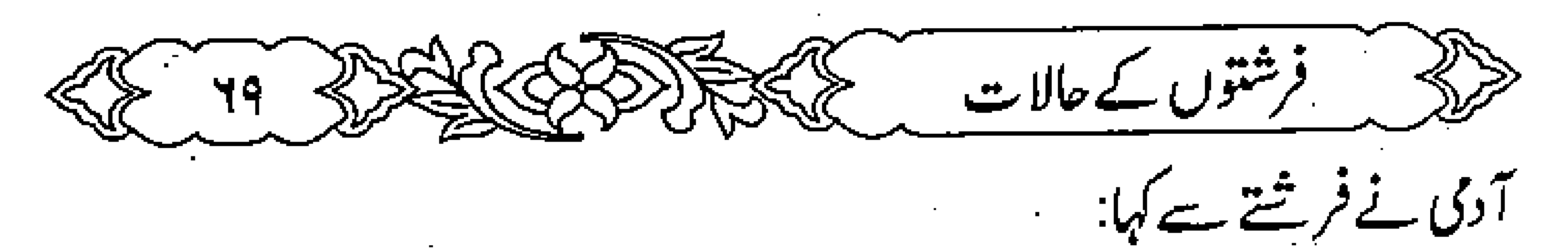
''ایک آدمی بہت عبادت گزار تھا۔ اس کے پاس شیطان اس لیے آیا کہ اسے تباہ کردے لیکن اس نے اور زیادہ عبادت کرنا شروع کردی۔ شیطان اس کے پاس ایک آدمی کی شکل اختیار کرکے آیا اور کہنے لگا:

''میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔''

اس عابد نے منظور کرلیا اور وہ اس طرح سے اس کے ساتھ رہنے لگا۔ وہ ہر وقت اس کی تاک میں رہتا اور اس کے اردگرد گھومتا رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ نازل فرمایا جس کو شیطان تو پہچان گیا لیکن وہ عابد نہ پہچان سکا۔ جب شام ہوئی تو شیطان اس کی تاک میں تھا کہ فرشتہ نے اپنا ہاتھ شیطان کی طرف بڑھایا اور اسے قتل کردیا۔ اس نیک آدمی نے فرشتہ سے کہا:

''میں نے آج جیسا واقعہ نہیں دیکھا تونے اسے قتل کر ڈالا حالانکہ وہ اپنے ایسے ایسے حال میں تھا۔''

پھر وہ دونوں نیک آدمی اور فرشتہ چل پڑے حتی کہ وہ ایک بستی میں جار کے تو بستی والوں نے ان کو بٹھلایا اور ان کی مہمانی کی۔ فرشتہ نے ان کا چاندی کا ایک برتن اٹھا لیا۔ وہ دونوں پھر چل پڑے اور ایک اور بستی میں جا اترے۔ بستی والوں نے ان کو نہ تو بیٹھنے کی جگہ دی اور نہ ان کی مہمانی کی۔ فرشتے نے ان کو وہ برتن دے دیا تو اس نیک



آدمی نے فرشتے سے کہا:

''جو ہماری ضیافت کرتے ہیں تو ان کا برتن چراتا ہے اور جو ضیافت نہیں کرتے ان کو دے دیتا ہے؟ تو ہرگز میری صحبت میں نہیں رہ سکے گا۔''

فرشتے نے کہا:

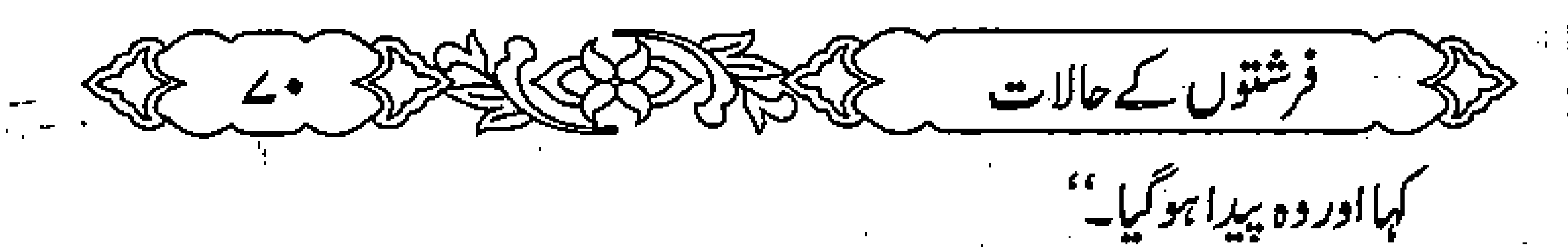
''وہ جس کو میں نے قتل کیا تھا وہ شیاطین میں سے ایک شیطان تھا جس کا یہ ارادہ تھا کہ وہ تمہیں گمراہ کرے۔ وہ جن کا میں نے برتن اٹھایا تھا وہ نیک قوم تھی ان کے لیے چاندی کے برتن کا رکھنا اور استعمال کرنا درست نہیں تھا کیونکہ یہ سونے چاندی کے برتن گناہگاروں اور متکبروں کے برتن ہیں۔ یہ جن کو میں نے برتن دیا ہے فاسق قوم ہے چنانچہ یہ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔اس کے بعد فرشتہ آسمان کی طرف پرواز کر گیا اور آدمی دیکھتا رہ گیا۔ (مصنف عبدالرزاق) (البیہقی فی شعب الایمان)

انسان کی فرشتوں پر فضیلت و برتری

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لما خلق الله آدم وذريته قالت الملائكة ربنا خلقتهم يأكلون ويشربون وينكحون ويركبون وفي لفظ ويركبون الخيل' فاجعل لهم الدنيا ولنا الآخرة فقال الله تبارك وتعالىٰ لا اجعل من خلقته بيدي وَنَفَخْتُ فيه من روحي كمن قلت له كن فكان۔''

''اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا: ''اے ہمارے پروردگار! تو نے ان کو پیدا کیا' یہ کھاتے بھی ہیں' پیتے بھی ہیں' نکاح بھی کرتے ہیں' گھوڑوں پر سوار بھی ہوتے ہیں' تو دنیا ان کے لیے مخصوص کردے اور آخرت ہمارے لئے۔'' اللہ تبارک وتعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''جس انسان کو میں نے اپنے قدرت کے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اس کو اس فرشتہ جیسا نہیں کرسکتا جس کو صرف ''کن''



کہا اور وہ پیدا ہو گیا۔"

(تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۹۳) (المشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر ۵۷۳۲) (کنز العمال، (حدیث نمبر ۳۴۶۲۰) (الاتحافات السنیہ، صفحہ نمبر ۲۵۷) (مسند الفردوس، حدیث نمبر ۵۲۸۹) (الاسماء والصفات، حدیث نمبر ۳۱۷)

(اس حدیث میں انسان کی فرشتہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی قدرتِ کاملہ کے ہاتھ سے بنایا اور فرشتہ کو کن کہہ کر۔لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوگا تو اس کے پاس یہ فضیلت نہیں ہوگی اور وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جائے گا۔)

فرشتوں کے ناموں پر نام رکھنا

حضرت عبداللہ بن جراب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سموا باسماء الانبیاء ولا تسموا باسماء الملائکۃ۔"

"اپنے بچوں کے نام انبیائے کرام کے ناموں پر رکھو فرشتوں کے ناموں پر مت رکھو۔"

(کنز العمال، جلد نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۴۲۱، حدیث نمبر ۴۵۲۱۸۔۴۵۲۲۵) (جامع الصغیر، حدیث نمبر ۴۷۱۷) (فیض القدیر، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۱۳) (سنن الکبریٰ، از امام بیہقی، جلد نمبر ۹، صفحہ نمبر ۳۰۶) (تاریخ کبیر، از امام بخاری، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۳۵)

عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرشتوں کا حیا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی ننگی تھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسے ہی رہنے دیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسے ہی رہنے دیا (لیکن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے کپڑے درست فرما لیے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور فرمایا:

''الا استحی من رجل تستحی منه الملائکة۔''

''میں اس آدمی سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

(فتح الباری' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۵۵)(الصحیح المسلم' کتاب فضائل الصحابہ' باب نمبر ۳' حدیث نمبر ۳۶)(شرح السنہ' جلد نمبر ۱۴' صفحہ نمبر ۱۰۵)(مسند امام احمد' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۶۲)

فرشتے بطور ربانی گواہ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انتم شهداء الله فی الارض والملائکة شهداء الله فی السماء۔''

(بیہقی' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۷۵)(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۵)(الترغیب والترہیب' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۳۴۶)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۵)(ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۶۸)

''تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو اور فرشتے آسمان میں اللہ کے گواہ ہیں۔''

قاضی کی رہنمائی کرنے والے فرشتے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مامن قاض من قضاة المسلمین الا ومعه ملکان یسددانه الی الحق مالم یردغیره فاذاارادغیره وجارمتعمدا تبرأ منه الملکان ووکلاالی نفسه۔''

''ہر مسلمان قاضی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو قاضی کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ خلاف حق کا ارادہ نہ کرے اور اگر اس نے خلاف حق کا ارادہ کیا اور جان بوجھ کر ظلم اور زیادتی کی تو اس سے یہ دونوں فرشتے دور ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے سپرد کر جاتے ہیں۔''

(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۴۹۹۳)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۹۴)(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۳' صفحہ نمبر ۲۴۰)

(حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک مسلمان اور یہودی دونوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے حق یہودی کا دیکھا تو اس کے لیے فیصلہ فرما دیا۔ یہودی نے کہا: "قسم بخدا! تورات میں یہ بات موجود ہے کہ کوئی قاضی حق کا فیصلہ نہیں کرتا مگر اس کے داہنی جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے' یہ دونوں اس کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ حق کا لحاظ کرتا رہے اور جب وہ حق کو ترک کر دے تو یہ دونوں فرشتے بھی اس کو چھوڑ دیتے اور آسمان پر چلے جاتے ہیں۔)

رحمت کی دعا کرنے والے فرشتے

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مامن عبد يصلى على الا صلت عليه الملائكة مادام يصلى على فليقل العبد من ذلك اوليكثر۔"

"جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے۔ اب پڑھنے والے کی مرضی کہ وہ کم درود پڑھے یا زیادہ۔"

جنتیوں پر سلام

حضرت عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اول ثلة يدخلون الجنة فقراء المهاجرين الذين يتقى بهم المكاره اذا امروا سمعوا واطاعوا وان كانت لرجل منهم حاجة الى السلطان لم تقض حتى يموت وهى فى صدره فان الله عزوجل يدعو يوم القيامة الجنة فتاتى بزخرفها وزينتها فيقول اين عبادى الذين قاتلوا فى سبيلى وجاهدوا فى سبيلى ادخلوا الجنة بغير حساب ولا عذاب وتاتى الملائكة فيسجدون فيقولون ربنا نحن نسبحك الليل والنهار ونقدس لك' من هولاء الذين اثرتهم علينا۔ فيقول الله عزو جل: هولاء عبادى الذين قاتلوا فى سبيلى



واوذوافی سبیلی فتدخل علیھم الملائکۃ من کل باب سلام علیکم بماصبرتم فنعم عقبی الدارِ۔''

''سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ فقرائے مہاجرین کی جماعت ہوگی جو ممنوعات سے بچتے رہے' جب انہیں حکم دیا گیا انہوں نے اسے مکمل طور پر سنا اور پوری پوری اطاعت کی اور اگر ان میں سے کسی کی کوئی ضرورت بادشاہ سے متعلق تھی تو وہ پوری نہ ہوئی یہاں تک کہ اس پر موت آ گئی اور اس کی ضرورت اس کے سینے میں دھری رہ گئی۔ پس روز قیامت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:''میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا' میرے راستے میں محنت اور مشقت جھیلی؟''وہ سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:''جنت میں بلا حساب و کتاب اور بلا عذاب داخل ہو جاؤ۔''فرشتے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے اور عرض کریں گے:''اے ہمارے پروردگار! ہم رات دن تیری تسبیح اور تقدیس بیان کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جن کو ہم پر ترجیح دی گئی؟''اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا:''یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے راستے میں جہاد کیا اور میرے راستے میں تکالیف میں مبتلا کئے گئے۔''فرشتے ان کے سامنے جنت کے ہر دروازہ سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے:

(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۷۳)(مسند امام احمد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۶۸)(مسند بزار' حدیث نمبر ۲۶۶۵)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۲۵۹)

''سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔''

''تم پر سلامتی ہو اس کے بدلہ میں جو تم نے مصیبتوں پر صبر کیا، سو یہ آخرت کا گھر بہت خوب ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ملائکہ کے سامنے بندوں پر فخر

① حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی

نماز ادا کی۔ جب کچھ لوگ لوٹ گئے اور کچھ رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے کہ آپ کا سانس پھول گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ابشروا ھذا ربکم قد فتح بابامن ابواب السماء یباھی بکم الملائکۃ یقول انظروا الی عبادی قد قضوا فریضۃ وھم ینتظرون اُخریٰ۔"

"تمہیں بشارت ہو! تمہارے پروردگار نے آسمان کے دروازوں سے ایک دروازہ کھولا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے آپ حضرات پر فخر فرما رہا ہے اور فرشتوں سے کہہ رہا ہے: "دیکھو میرے بندوں کی طرف جنہوں نے ایک فریضہ (نماز مغرب) ادا کرلیا ہے اور دوسرے فریضہ (نماز عشاء) کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔"

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۸۰۱) (ترغیب وترھیب، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۲۸۲) (کنزالعمال، حدیث نمبر ۱۸۹۶۱)

(۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اتاکم شھر رمضان شھر برکۃ فیہ خیر یغشیکم اللہ فینزل الرحمۃ ویحط فیہ الخطایا ویستجیب فیہ الدعاء ینظر اللہ تعالیٰ الی تنافسکم ویباھی بکم الملائکۃ۔"

"تمہارے پاس ایک برکت کا مہینہ ماہ رمضان آیا ہے، اس میں خیر ہی خیر ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی عنایات میں ڈھانپ لیتا ہے اور اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتا ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ایک دوسرے پر (نیکی میں) سبقت کو بھی دیکھ رہا ہے اور تم پر فرشتوں کے سامنے فخر بھی کر رہا ہے۔"

(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۲۱۶) (کنزالعمال، حدیث نمبر ۲۳۲۶۱) (ترغیب وترھیب، جلد نمبر ۲، صفحہ



نمبر ۹۸)

③ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابؓ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے اور پوچھا:

''تم کیوں بیٹھے ہو؟''

انہوں نے عرض کیا:

''ہم اس لیے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس کی اس بات پر تعریف کریں کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی اور اس کا ہم پر احسان فرمایا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''واقعی! تمہیں اس مقصد کے علاوہ کسی اور چیز نے نہیں بٹھلایا۔ میں نے تم پر الزام لگانے کے لیے حلف نہیں اٹھوایا بس یہ معلوم کرنا تھا کہ تم کون سا نیک عمل کر رہے ہو کیونکہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور بتلایا کہ اللہ عزوجل تم پر فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے۔''

(نسائی' آداب القضاۃ' باب نمبر ۳۶' صفحہ نمبر ۲۴۹) (دارمی' حدیث نمبر ۳۹۵)

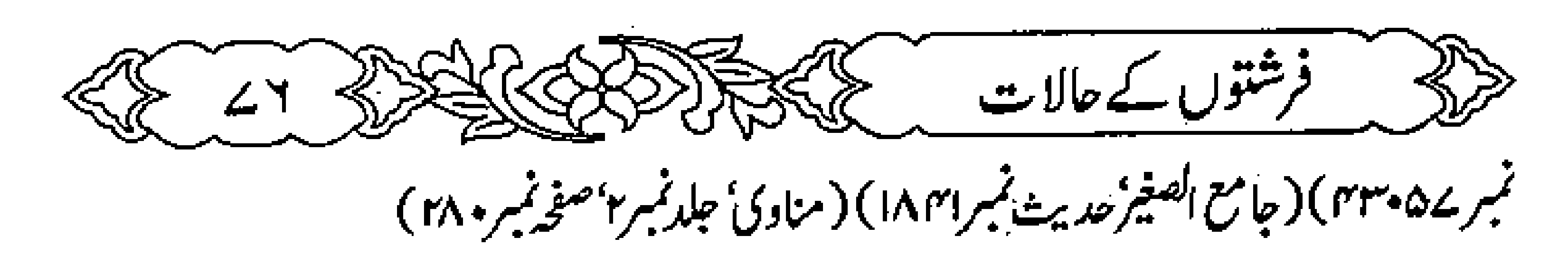
④ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللہ تعالٰی یباهی بالشاب العابد الملائکة یقول انظروا الی عبدی ترك شهوته من اجلیی ایها الشاب انت عندی کبعض ملائکتی''

''اللہ تبارک وتعالیٰ نوجوان عبادت گزار پر بھی فرشتوں کے سامنے فخر کرتا اور فرماتا ہے: ''اے فرشتو! دیکھو میرے بندے کی طرف اس نے میری وجہ سے اپنی خواہش کو چھوڑ رکھا ہے۔'' پھر اس نوجوان سے خطاب کر کے فرماتا ہے:

''اے نوجوان! تو میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی مانند ہے۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۱۵۷) (اتحاف السادۃ المتقین' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۹۳) (کنز العمال' حدیث



نمبر ۴۳۰۵۷)(جامع الصغیر حدیث نمبر ۱۸۴۱)(مناوی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰)

⑤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ عزوجل یباھی باھل عرفات ملائکۃ السماء فیقول لھم انظروا الی عبادی ھولاء جاء ونی شعثا غبرًا۔"

"اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان کے فرشتوں کے سامنے میدانِ عرفات میں موجود حجاج کرام پر فخر فرماتا ہے اور ان سے فرماتا ہے:" میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو میرے پاس پراگندہ حال اور غبار آلود ہو کر کے آئے ہیں۔"

(مستدرک للحاکم، جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۶۵)(موارد الظمان، حدیث نمبر ۱۰۰۷)(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۵۱۶۰)(کنز العمال، حدیث نمبر ۱۲۰۷۴)(الدر المنثور، جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۲۷)(اتحاف السادۃ المتقین، جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۳۶۶)(ترغیب وترھیب، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۱۶)(الاتحافات السنیہ، صفحہ نمبر ۱۲۷)(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر ۱۰۰۷)(مجمع الزوائد، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲۵۲)(کتاب التمہید، لابن عبد البر، جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۱)(صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر ۲۸۳۹)(الاسماء والصفات، صفحہ نمبر ۲۱۰)

(عرفات مکہ معظمہ کے قریب ایک بہت بڑا میدان ہے جہاں حجاج کرام نو ذی الحجہ کو ٹھہرتے اور اللہ کی عبادت اور دعائیں کرتے ہیں۔ چونکہ آدمی دور دراز کا سفر طے کر کے وہاں پہنچتا ہے اس لیے غبار آلود فرمایا گیا ہے اور اس لیے بھی کہ جہازوں، موٹروں اور کاروں کے زمانہ سے پہلے جب لوگ قافلہ در قافلہ اونٹوں، گدھوں، گھوڑوں پر اور پیدل دور دراز سے حج کا سفر کر کے آتے تھے تو وہ غبار آلود اور پراگندہ حال ہوتے تھے۔)

⑥ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ عزوجل یباھی ملائکتہ بالطائفین۔"

"اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے سامنے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں پر فخر فرماتا ہے۔"

(کنزالعمال' جلد نمبر۵' صفحہ نمبر۱۲۰۰۱) (الجامع الصغیر' ۱۸۳۹) (مناوی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۲۷۹)

⑦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللّٰہ تعالٰی یباھی بالمتقلد سیفه فی سبیل اللّٰہ ملائکتهٗ وھم یصلون علیه مادام متقلده۔''

''اللہ تبارک و تعالیٰ جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی تلوار لٹکانے والے پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے اور فرشتے اس پر اس وقت تک طلب رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس تلوار کو اپنے گلے' ہاتھ یا پہلو وغیرہ میں لٹکائے رکھے۔''

(ابن عساکر' جلد نمبر۵' صفحہ نمبر۲۵۳) (تاریخ بغداد' جلد نمبر۸' صفحہ نمبر۳۸۶) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۷۸۷) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۸۵۸) (تذکرۃ الموضوعات' صفحہ نمبر۱۲۰)

(آج جو چیزیں تلوار کے قائم مقام سمجھی جاتی ہیں جیسے پستول' ریوالور' بندوق' کلاشنکوف وغیرہ ان کے لٹکانے یا پاس رکھنے سے بھی مجاہد اسلام کو مذکورہ فضیلت حاصل ہوگی۔)

⑧ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا نام العبد وَھو ساجد یباھی اللّٰہ به الملائکة یقول انظروا الی عبدی روحه عندی وھو ساجد لی۔''

''جب کوئی بندہ سجدہ کرتے ہوئے نیند کے غلبہ سے سوجاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا اور فرماتا ہے: ''میرے بندے کی طرف دیکھو اس کی روح میرے پاس ہے اور وہ میرے لیے سجدہ میں پڑا ہے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۴۲۰)

⑨ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا کان لیلة القدر نزل جبریل فی کبکبة من الملائکة یصلون علی

کل عبدقائم اوقاعد یذکراللہ فاذا کان یوم عیدھم باھٰی بھم الملائکۃ فقال یاملائکتی ماجزاء اجیروفی عملہ، قالواربنا جزاؤہٗ ان یوفی اجرہٗ۔

''جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت سمیت نازل ہوتے ہیں جو ہر کھڑے اور بیٹھے اللہ کا ذکر کرنے والے کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ جب مسلمانوں کی عید کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا اور فرماتا ہے:'' اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا حق ہے جو اپنا کام پورا کر چکے؟'' وہ عرض کرتے ہیں:'' اے باری تعالیٰ! اس کا حق اور انعام یہ ہے کہ اس کو پوری پوری مزدوری عطا فرمادی جائے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۲۰۹۶)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۴۸۷)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۷۷)

⑩ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاکان اول لیلۃ من شھررمضان یقول اللہ تعالیٰ: یارضوان افتح ابواب الجنان یامالك اغلق ابواب الجحیم عن الصائمین من امۃ محمد یاجبریل اھبط الی الارض فصفدمردۃ الشیاطین فاذا کان لیلۃ القدر یامر اللہ تعالیٰ جبریل فیھبط فی کبکبۃ من الملائکۃ الی الارض ومعہ لواء اخضرفیرکزہ علی ظھرالکعبۃ ولہ ستماء ۃ جناح منھا جناحان لاینشرھما الا فی لیلۃ القدر فینشرھما فی تلك اللیلۃ فیجاوز ان المشرق والمغرب ویبث جبریل الملائکۃ فی ھذہ الامۃ فیسلمون علی کل قائم وقاعد ومصل وذاکر ویصافحونھم ویومنون علی دعائھم حتی یطلع الفجر فاذا طلع الفجر نادیٰ جبریل یامعشر الملائکۃ الرحیل الرحیل فیقولون



یاجبریل ماصنع اللہ فی حوائج المومنین من امۃ محمد، فیقول ان اللہ تعالیٰ نظر الیھم وعفا عَنْھُمْ فَاِذَا کَانَ غَدَاۃُ الْفِطْرِ یبعث اللہ الْمَلَائِکۃ فی کل البلاد فیھبطون الی الارض ویقومون علی افواہ السکک فینادون بصوت یسمعہ جمیع من خلق اللہ الا الجن والانس فیقولون یاامۃ محمد اخرجوا الی رب کریم یعطی الجزیل ویغفرالعظیم فاذا برزوا فی مصلّاھم یقول اللہ للملائکۃ یاملائکتی ماجزاء الاجیراذا عمل عملہ فیقولون جزاؤہٗ ان توفیہ اجرہ۔''

''جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ (جنت کے ذمہ دار اور سردار فرشتے سے) ارشاد فرماتا ہے:'' اے رضوان! سب جنتوں کے دروازے کھول دے! (اور دوزخ کے سردار فرشتے سے فرماتا ہے:)'' اے مالک! امت محمدیہ کے روزہ داروں کے لیے دوزخ کے سب دروازے بند کر دے۔'' (پھر فرماتا ہے:)'' اے جبرائیل! زمین پر جا اور تمام سرکش جنات کو باندھ دے۔ پس جب شب قدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیلؑ کو اترنے کا حکم فرماتا ہے تو وہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر نازل ہوتے ہیں' ان کے ساتھ ایک سبز رنگ کا جھنڈا ہوتا ہے جس کو وہ کعبہ شریف کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں' ان میں سے وہ دو پروں کو شب قدر کے علاوہ کبھی نہیں کھولتے۔ جب ان دو پروں کو اس رات میں کھولتے ہیں تو وہ پر مشرق و مغرب سے متجاوز ہو جاتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام! اپنے ساتھ نازل ہونے والے فرشتوں کو اس امت میں پھیلا دیتے ہیں جو حالت قیام' حالت قعود' حالت نماز اور حالت ذکر میں مشغول مسلمانوں کو سلام کرتے' ان سے مصافحہ کرتے اور ان

کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔ پس جب صبح طلوع ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام منادی کرتے ہیں: "اے فرشتو! کوچ کرو کوچ کرو۔ تو وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے امت محمدؐ کے مومنین کی حاجات کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے؟" وہ جواب دیتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف نظر کرم بھی کی ہے اور ان کی مغفرت بھی فرمادی ہے۔" جب عیدالفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بہت سے فرشتوں کو تمام شہروں اور علاقوں میں روانہ فرماتا ہے تو وہ زمین پر اتر کر راستوں کے سروں پر کھڑے ہوتے اور بلند آواز سے منادی کرتے ہیں جس کو سوائے جنات اور انسانوں کے اللہ کی سب مخلوقات سنتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں: "اے امت محمدؐ! اپنے رب کریم کی طرف نکلو! وہ آج تمہیں بہت بڑا اجر عطاء فرمائے گا' تمہارے بہت بڑے گناہوں کو معاف کرے گا۔" پس جب روزہ رکھنے والے اور رمضان میں عبادت کرنے والے عیدگاہ کی طرف جاتے ہیں تو اللہ کریم فرشتوں سے فرماتا ہے: "اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا انعام ہے جو اپنے ذمہ کا کام مکمل کردے؟" وہ عرض کرتے ہیں: "اس کی جزا اور انعام یہ ہے کہ اس کو پوری پوری مزدوری عطا فرمادی جائے۔"

(۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا كان يوم عرفة ينزل الرب عزوجل الى السماء الدنيا ليبا هي بكم الملائكة فيقول انظروا الى عبادى اتونى شعثا غبراضا جيّن من كل فج عميق اشهدكم انى قدغفرت لهم۔"

"جب نویں ذوالحجہ کا دن ہوتا ہے تو رحمت ربانی پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "میرے بندوں کو دیکھو کس طرح سے میرے پاس حج کرنے کے لیے پراگندہ غبار آلود اور بلند آواز سے تلبیہ کہتے ہوئے دور دراز

سے آئے ہیں۔ تم گواہ ہو جاؤ میں نے ان سب کی مغفرت فرما دی۔"

(شرح السنہ' جلد نمبر ۷ 'صفحہ نمبر ۱۵۹) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۴۶۷) (الاتحافات السنیہ' صفحہ نمبر ۱۱۰) (صحیح ابن حبان' حدیث نمبر ۱۰۰۶) (الصحیح المسلم' حدیث نمبر ۱۳۴۸)

حجاج سے مصافحہ اور معانقہ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان الملائكة لتصافح ركبات الحجاج و تعتنق المشاة۔"

"جو حضرات سوار ہو کر حج کرنے جاتے ہیں ان سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں اور جو لوگ پیدل حج کرنے جاتے ہیں ان سے بغل گیر ہوتے ہیں۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۹۳۹) (مسند الفردوس' حدیث نمبر ۱۷۷ا) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۱۷۹۰)

(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۳۵۵)

فرشتوں کی پیدائش کا دن

مشہور تابعی مفسر حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بدھ کے روز پیدا کیا' جنات کو جمعرات کے روز اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز۔ جنات کی ایک قوم کافر ہو گئی تھی جن کی طرف فرشتے اترتے تھے اور ان سے جنگ کرتے تھے جس سے زمین میں خون بہتا اور فساد ہوتا تھا۔ اسی بات کو دیکھ کر فرشتوں نے انسان کی پیدائش پر کہا تھا:

"اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء"

"اے اللہ! کیا تو زمین میں ایسی مخلوق پیدا فرمانا چاہتا ہے جو اس میں فساد کرے گی اور خون بہائے گی۔" (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۵)

فرشتوں کا جہنم سے خوف اور انسان کی پیدائش پر سوال

مشہور تابعی حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے دوزخ کو پیدا کیا تو اس سے فرشتے بہت دہشت زدہ ہوئے اور کہنے لگے:



"اے ہمارے پروردگار! تو نے اسے کیوں پیدا فرمایا؟"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اپنی مخلوق میں سے نافرمان کے لیے۔"

اس روز فرشتوں کے علاوہ اللہ کی کوئی (مکلّف) مخلوق نہیں تھی۔ انہوں نے عرض کیا:

"اے پروردگار! کیا ہم پر ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے جس میں ہم آپ کی نافرمانی کریں گے؟"

ارشاد فرمایا:

"نہیں، میرا ارادہ یہ ہے کہ میں زمین میں ایک مخلوق (انسان) پیدا کروں اور اس میں ایک خلیفہ مقرر کروں گا جو خون بھی بہائیں گے اور زمین میں فساد بھی کریں گے۔"

فرشتوں نے عرض کیا:

"کیا اس میں ایسی مخلوق پیدا کی جائے گی جو اس میں فساد کرے گی؟ ہمیں اس پر بھیج دیں ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح بھی بیان کریں گے اور تقدیس بھی۔"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔"

(درمنثور، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴۵)

فرشتوں کی اوّلین لبیک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اول من لبّی الملائکۃ قال اللہ تعالیٰ انی جاعل فی الارض خلیفۃ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفك الدماء فرادّوہٗ



فاعرض عنهم فطافوا بالعرش ست سنين يقولون لبيك لبيك اعتذارا اليك لبيك لبيك نستغفرك ونتوب اليك۔"

"سب سے پہلے جس نے "لبیک" کہی وہ فرشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ذکر کیا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: "اے اللہ! تو اس میں اس مخلوق کو پیدا فرمائے گا جو اس میں خون بہائے گی۔" انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں تکرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اعراض فرمالیا۔ فرشتوں نے چھ سال تک عرش کا طواف کیا اور:

(کتاب التوبہ لابن ابی الدنیا) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۲۶)

لبيك لبيك اعتذارا اليك لبيك لبيك نستغفرك ونتوب اليك۔"

(ہم حاضر ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ ہم اپنے قصور کی معافی مانگتے ہیں اور رجوع کرتے ہیں۔) کہتے رہے۔"

کعبہ کا اوّلین طواف فرشتوں نے کیا

① حضرت ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دحيت الارض من مكة وكانت الملائكة تطوف بالبيت فهي اول من طاف به۔"

"ساری زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا جبکہ فرشتے اس وقت بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے اور یہی سب سے پہلے کعبہ کا طواف کرنے والے تھے۔"

(تفسیر درمنثور، جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۴۶) (تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۱۰۰) (تفسیر قرطبی، جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۲۶۳)

② حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی فرشتہ کو کسی امر کے لیے جہاں بھی روانہ فرماتا ہے وہ پہلے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے پھر وہاں جاتا ہے جہاں کا اسے حکم دیا گیا ہوتا ہے۔''

(فضائل مکہ از علامہ جندی)

۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قدم آدم مكة فلقيته الملائكة فقالوا بر حجك يا آدم لقد حججنا هذا البيت قبلك بالفي عام قال فما كنتم تقولون حوله؟ قالوا كنا نقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر، وكان آدم اذا طاف بالبيت قال هولاء الكلمات○''

(شفاء الغرام باخبار البلد الحرام از علامہ تقی الدین فاسی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۸۱)

''حضرت آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور کہا: ''اے آدم! آپ کا حج قبول ہوگیا۔ ! ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کا حج کیا ہے۔'' حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: ''تم طواف کرتے ہوئے کیا (کلمات) پڑھتے تھے۔؟'' فرشتوں نے کہا: ''ہم پڑھتے تھے: ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام جب بھی بیت اللہ کا طواف کرتے تو یہی کلمات پڑھا کرتے تھے۔''

۴: حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے اس طرح سے طواف کرنے کی صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ذکر کیا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا:

''اے رب! کیا ہمارے علاوہ ان سے کوئی خلیفہ بنایا جائے گا جو زمین میں فساد کریں گے' آپس میں حسد کریں گے' آپس میں بغض رکھیں گے اور ایک دوسرے پر سرکشی کریں گے؟ اے رب! وہ خلیفہ ہم سے بنا دے۔ ہم زمین میں فساد نہیں کریں گے' خون نہیں بہائیں گے' آپس میں بغض نہیں رکھیں گے'

ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے' ایک دوسرے پر سرکشی نہیں کریں گے بلکہ ہر کام میں تیری اطاعت کریں گے' کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔''

حضرات ملائکہ کرام نے سمجھا کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے سب اللہ عزوجل کے فرمان کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس جواب سے ناراض ہو گیا ہے تو وہ عرش کے گرد طواف کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے سر اٹھا لیے' اپنی انگلیوں سے اشارے کرنے لگے اور وہ عاجزی کرتے اور اللہ تعالیٰ کے ڈر سے روتے تھے۔ اس طرح سے انہوں نے تین گھڑیاں عرش کا طواف کیا، تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف نظر کرم فرمائی اور ان پر رحمت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے زبرجد (موتی) کے چار ستونوں پر ایک گھر مقرر کیا' ان ستونوں کو سرخ یاقوت سے ڈھانپا اور اس کا نام ضراح رکھا۔ فرشتوں سے فرمایا:

''عرش کے بجائے اس گھر کا طواف کرو۔''

تو فرشتوں نے اس کا طواف شروع کر دیا اور عرش سے ہٹ گئے۔ یہ طواف کرنا ان کے لیے آسان ہو گیا۔ وہ یہی بیت المعمور ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ اس میں رات دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ نہیں لوٹ سکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا اور حکم دیا:

''میرے لیے (بیت المعمور کے) مطابق اتنا ہی زمین میں ایک گھر بناؤ۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو جو زمین میں رہتی ہے حکم فرمایا کہ وہ اس گھر کا طواف کریں جس طرح کہ آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

⑤ حضرت عثمان بن یسار مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے کہ فرشتوں میں سے کسی ایک کو زمین میں اپنے کسی کام کے لیے

روانہ کرے تو وہ فرشتہ اللہ عزوجل سے اس بیت اللہ کے طواف کی اجازت طلب کرتا ہے اور اس کو اجازت عنایت فرمائی جاتی ہے تو وہ اس کے شکرانے اور خوشی کے طور پر آسمان سے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے ہوئے نیچے اترتا ہے۔

(۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ فرشتے تھے۔''

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کان موضع البیت فی زمن آدم علیہ السلام شبرا او اکثر علما فکانت الملائکۃ تحج الیہ قبل آدم ثم حج آدم فاستقبلتہ الملائکۃ قالوا: یا آدم من این جئت؟ قال: حججت البیت، فقالوا قد حججتہ الملائکۃ قبلک بالفی عام۔''

''بیت اللہ کی جگہ ایک بالشت برابر تھی یا اس سے کچھ زائد تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے قبل فرشتے اس کا حج کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تو فرشتے ان کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا: ''اے آدم! آپ کہاں سے آرہے ہیں۔؟'' فرمایا: ''بیت اللہ شریف کا حج کرکے'' تو فرشتوں نے بتلایا ''ہم آپ سے دو ہزار سال قبل اس کا حج کرچکے ہیں۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ) (شعب الایمان بیہقی) (کنز العمال، حدیث نمبر ۳۴۷۱۷) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۳۱)

بیوت اللہ کی تعداد

حضرت لیث بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ھذا البیت خامس خمسۃ عشر بیتا سبعۃ منہا فی السماء وسبعۃ منہا الی تخوم الارض السفلی واعلاھا الذی یلی العرش: البیت المعمور لکل بیت منہا حرم کحرم ھذا البیت لو سقط منہا بیت



لسقط بعضها علی بعض الی تخوم الارض السفلیٰ' ولکل بیت من اهل السماء ومن اهل الارض من یعمره کما یعمر هذا البیت۔"

"اللہ تعالیٰ کے پندرہ گھروں میں سے یہ بیت اللہ پندرھواں گھر ہے۔ ان گھروں میں سے سات آسمان میں ہیں اور سات آخری زمین تک ہیں۔ ان سب سے اوپر بیت المعمور ہے جو عرش کے قریب ہے۔ ہر بیت اللہ کا ایک حرم ہے جس طرح سے اس بیت اللہ کا حرم ہے۔ اگر ان میں سے کوئی گھر مثال کے طور پر گر پڑے تو آخری زمین تک ایک دوسرے کے اوپر گرے گا یعنی تمام گھر ایک دوسرے کے اوپر نیچے بالکل سیدھ میں ہیں۔ ہر گھر کے لیے اہل سماوات اور اہل ارض سے کچھ حضرات ایسے ہیں جو ان کو آباد رکھتے ہیں جیسا کہ اس بیت اللہ کو آباد رکھتے ہیں۔" (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۲۸)

کعبۃ اللہ کی تعمیر اور سیدنا آدم علیہ السلام

حضرت عبید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تو انہیں حکم دیا:

"اے آدم! میرے لیے زمین میں ایک گھر تعمیر کرو میرے اس گھر کی سیدھ میں جو آسمان میں ہے جس میں تو بھی عبادت کرے اور تیری اولاد بھی جس طرح سے میرے فرشتے میرے عرش کے گرد عبادت کرتے ہیں۔"

اس (کعبہ کے) مقام پر فرشتے بھی اترے جنہوں نے اس مقام کو کھودا یہاں تک کہ ساتویں زمیں تک جا پہنچے پھر فرشتوں نے اس جگہ پر ایک چٹان پھینک دی جو زمین کی سطح تک ظاہر ہو گئی۔"

رکن یمانی پر فرشتوں کا اجتماع

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ان پر ایک سبز رنگ کی پگڑی تھی جس پر غبار چڑھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا:

"یہ غبار کس چیز کا ہے؟"

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

"میں کعبہ کی زیارت کو حاضر ہوا تھا تو فرشتوں نے رکن (یمانی) پر رش کر رکھا تھا۔یہ غبار جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ ان کے پروں سے اڑ کر بیٹھا ہے۔"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرشتوں کا حیاء کرنا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! فرشتے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سے حیا کرتے ہیں جس طرح وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے حیا کرتے ہیں۔"

ملائکہ کی لعنت کے سزاوار

① حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

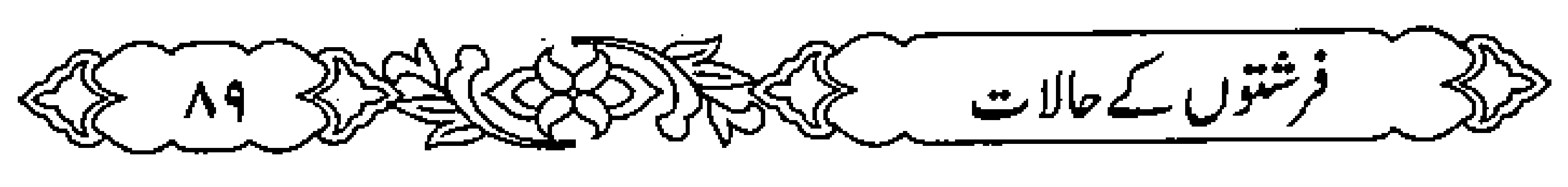
"مَن باع عیبا لم یبینہ لم یزل فی مقت اللہ ولم تزل الملائکۃ تلعنہ"

"جو آدمی کوئی عیب دار چیز خریدار کو بتلائے بغیر فروخت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بیزاری میں رہتا ہے اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی شے کا عیب بتلا دے۔"

(سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر ۲۲۴۷)(مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر ۲۸۷۴)(کنز العمال حدیث نمبر ۹۴۵۱)

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان الملائکۃ لتلعن احدکم اذا اشار الی اخیہ بحدیدۃ وان کان



اخاہ لابیہ وامہ۔"

"فرشتے تم مسلمانوں میں سے اس آدمی پر لعنت کرتے ہیں جو اپنے بھائی پر ہتھیار سونتے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۹۴۰)(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۷۶۰)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۴۰۱۱۹)(سنن الکبریٰ بیہقی' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۳) (حلیہ نعیم' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۲۴)(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۲۸)

③ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من دعا رجلا بغیر اسمه لعنته الملائكة۔"

"جو کسی آدمی کو اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے یا نام بگاڑ کر بلاتا ہے تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔"

(عمل الیوم واللیلۃ' صفحہ نمبر ۳۸۸)(کنزالعمال' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۵۲)(فیض القدیر' حدیث نمبر ۸۶۶۶)(سنن دیلمی' حدیث نمبر ۵۷۲۷)

④ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من افتی بغیر علم لَعَنَتْهُ ملائكة السماء والارض۔"

"جو آدمی بغیر علم کے جہالت پر اور اپنے ڈھکوسلے سے فتویٰ دیتا ہے اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔"

(کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۹۰۱۸)

⑤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا باتت المراة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملائكة حتی ترجع وفی لفظ حتّٰی تصبح۔"

"جب کوئی عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر نافرمانی کرتے ہوئے الگ سوتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کے بستر پر لوٹ آئے۔" اور ایک روایت میں یوں ہے: "اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت

کرتے ہیں۔''

(الصحیح البخاری' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۳۹) (الصحیح المسلم' کتاب النکاح' باب نمبر ۲۰' حدیث نمبر ۱۲۰) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۸۶) (سنن داری' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۵۰) (سنن بیہقی' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۹۲) (تاریخ بغداد' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۷۵ اور ۲۹۷) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۴۳۲) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۵۰۰۰) (ریاض الصالحین' صفحہ نمبر ۱۴۳) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۵۷)

(۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اذا شهر المسلم علی اخيه سلاحا فلاتزال ملائكة الله تَلْعَنُهُ حتی يشيمه عنه۔''

(کنز العمال' حدیث نمبر ۳۹۸۸۶) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۰۴۴) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۹۱)

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر ہتھیار لہراتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اس کو میان میں نہیں کر لیتا۔''

نامکمل نماز منہ پر دے مارنے والے فرشتے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مامن مُصَلٍّ الاملك عن يمينه وملك ون يساره فان اتمها عرجا بها وان لم يتمها ضربا بها وجهه۔''

''ہر نماز پڑھنے والے کے داہنے ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں بھی۔ پس اگر نمازی اپنی نماز صحیح طور پر مکمل کرے تو یہ فرشتے اس کو لے کر کے اوپر کو پرواز کر جاتے ہیں اور اگر نمازی نماز کو ناتمام ادا کرے تو فرشتے اس کو پرانے کپڑے میں لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دیتے ہیں۔''

(ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۴۸) (دیلمی' حدیث نمبر ۶۰۹۱) (زہر الفردوس' جلد نمبر ۴' صفحہ



نمبر۱۷)(فیض القدیر، حدیث نمبر۸۱۱۱)

قرآن مجید اور ملائکہ

① حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''من ختم القرآن اول النهار صلت عليه الملائكة حتى يمسى ومن ختمه اخر النهار صلت عليه الملائكة حتى يصبح۔''

''جو شخص قرآن کریم کو شروع دن کے وقت ختم کرتا ہے اس کے لیے فرشتے شام تک رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور جو آخر دن میں ختم کرتا ہے اس کے لیے فرشتے صبح ہونے تک رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

(کنزالعمال، حدیث نمبر ۲۳۱۹)(شرح مناوی، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر۲۲۳)(حلیہ ابونعیم، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر۲۶)(اتحاف السادۃ، جلد نمبر۳، صفحہ نمبر۲۹۳)

② حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''من قرا القرآن ثم مات قبل ان يستظهره اتاه ملك فعلمه في قبره فلقي الله تعالىٰ وقد استظهرهٗ''

''جس نے قرآن پاک پڑھا اور حفظ کرنے سے پہلے حفظ کے ارادہ سے یا دوران حفظ مکمل حفظ کرنے سے پہلے موت آگئی تو اس کے پاس ایک فرشتہ آئے گا جو اسے اس کی قبر میں قرآن پاک کو حفظ کرادے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ قرآن پاک مکمل طور پر حفظ کر چکا ہوگا۔''

(کنزالعمال، حدیث نمبر۲۴۴۹)

③ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"البیت اذا قری فیه القرآن حضرته الملائکة وتنکبت عنه الشیاطین واتسع علی اهله و کثر خیره وقل شره وان البیت اذا لم یقرا فیه القرآن حضرته الشیاطین وتنکبت عنه الملائکة وضاق علی اهله وقل خیره و کثر شره۔"

"جس گھر میں قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیاطین دور ہو جاتے ہیں۔ یہ گھر اہل خانہ افراد کے لیے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں بھلائی کی بہتات اور شر کی قلت ہو جاتی ہے۔ مگر جس گھر میں قرآن پاک کی تلاوت نہیں کی جاتی اس میں شیاطین جمع ہو جاتے ہیں' فرشتے نکل جاتے ہیں اور وہ اپنے باسیوں پر تنگ ہو جاتا ہے۔ خیر کم اور شر بہت بڑھ جاتا ہے۔"

(کتاب الصلوٰۃ' از محمد بن نصر) (کنز العمال' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۵۴۴) (احیاء علوم الدین' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۴۶۶) (مجمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۰۳۲۲)

④ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

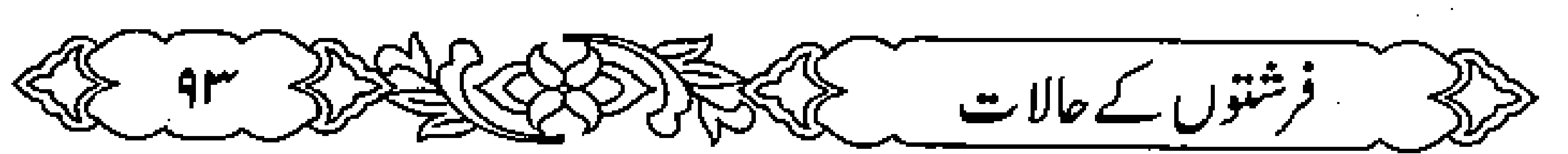
"البقرة سنام القرآن وذروته ونزل مع کل اية منها ثمانون ملکا۔"

"سورہ بقرہ قرآن پاک میں بڑا اور اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ اس کی ہر آیت اترنے کے وقت اسی فرشتے نازل ہوتے تھے۔"

(مسند امام احمد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۶) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۱۱) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۵۴۸) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۰۳۱۱) (ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۶۹) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۰)

⑤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نزلت علی سورة الانعام حملة واحدة یشیعها سبعون الف ملك لهم رجل بالتسبیح والتّحمید۔"



"سورۂ انعام ایک ہی مرتبہ مکمل طور پر نازل ہوئی۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے جو اس کے نزول کی خوشی میں زور زور سے تسبیح اور تحمید ادا کر رہے تھے۔"

(تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲) (مجمع الزوائد، جلد نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۹) (معجم صغیر للطبرانی، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۸۱) (امالی الشجری، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۱۴) (حلیہ ابونعیم، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۴۴)

⑥ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سورہ انعام نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی پھر فرمایا:

"اس سورت کے ساتھ اتنے فرشتے نازل ہوئے ہیں جنہوں نے آسمان تک کا کنارہ بھر رکھا ہے۔"

(مستدرک للحاکم، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۱۵) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲) (کنز العمال، حدیث نمبر ۲۵۸۰) (تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲۳۳)

⑦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذاختم العبدالقرآن صلی علیه عند ختمه ستون الف ملك۔"

"جب بندہ قرآن مجید ختم کرتا ہے تو بوقت اختتام اس کے لیے ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔"

(کنز العمال، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۵۱۰) (جامع الشمل، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۶۵) (جمع الجوامع، حدیث نمبر ۱۶۸۶) (الفوائد المجموعہ، صفحہ نمبر ۳۱۰) (تجرید التمہید، حدیث نمبر ۵۵۶) (تذکرۃ الموضوعات، صفحہ نمبر ۷۸)

فرشتوں کو امور الٰہی کا علم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"اذاقضیٰ ربنا امرًا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم حتىٰ يبلغ التسبيح اهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يلون حملة العرش لحملة العرش ماذا قال ربكم فيخبرونهم ماذا



قال فیستخبر بعض اهل السموات بعضا حتی یبلغ الخبرهذه السماء الدنیا فیخطف الجن السمع فیقذفون الی اولیائهم ویرمون فما جاؤوابه علی وجهه فهو حق ولکنهم یقذفون فیه فیزیدون۔''

''جب ہمارا پروردگار کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو عرش بردار فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں' پھر اس آسمان والے تسبیح بیان کرتے ہیں جو ان کے قریب ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس آسمان دنیا تک تسبیح آن پہنچتی ہے اور یہ بھی تسبیح عرض کرتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو عرش بردار فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں ان عرش برداروں سے کہتے ہیں:'' آپ کے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟'' تو وہ انہیں بتلاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہوتا ہے۔ پھر اسی طرح ہر آسمان والے دوسرے والوں سے معلوم کر لیتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر اس پہلے آسمان تک آ پہنچتی ہے۔ کچھ جنات بعض امور چرا لیتے ہیں اور جلدی سے اپنے دوستوں کو بتا دیتے ہیں پس جو بات وہ پوری نقل کرتے ہیں تو حق ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے اور اضافے کر دیتے ہیں۔''

(مسند امام احمد' حدیث نمبر ۲۱۸)

نزولِ وحی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملائکة باجنحتها خضعانا لقوله کانه سلسلة علی صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ما ذاقال ربکم قالواللذی قال الحق وهوالعلی الکبیر فیستمعها مسترقوالسمع۔''

''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے احترام میں عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پر مارتے ہیں گویا کہ یہ وحی خداوندی زنجیر کی آواز کی طرح ہے جب وہ کسی چکنے پتھر پر ہلائی جاتی ہو یا ماری جاتی ہو۔ پس جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو فرشتے اس فرشتہ سے پوچھتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہوتی ہے کہ آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ بتاتا ہے: ''جو کچھ فرمایا حق فرمایا۔ وہ بہت ہی بلند ہے، بہت ہی بڑا ہے۔'' تو اس وحی کو باتیں چرانے والے جنات سن لیتے ہیں اور اس کے ساتھ بہت سے جھوٹوں کی آمیزش کر کے اپنے دوستوں اور سرکردہ شرارتیوں کو بتلاتے ہیں۔''

(فتح الباری' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۳۸۰) (السنن الترمذی' حدیث نمبر ۳۲۲۳) (الصحیح البخاری' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۰۰) (سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر ۱۹۴) (مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۴۶۰۰) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۳۵۶) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۷۶۷۲) (تفسیر در منثور' حدیث نمبر ۲۳۲) (مسند حمیدی' حدیث نمبر ۱۱۵۱) (تفسیر بغوی' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۶۰) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۱۴' صفحہ نمبر ۲۹۶) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۴۴۶)

نیک و بد روح سے فرشتوں کا عمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا خرجت روح العبد تلقاها ملكان بها يصعدان فذكر من طيب ريحها وتقول اهل السماء روح طيبة جاء ت من قبل الارض صلى الله عليك وعلى جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه ثم يقول انطلقوا به الى آخر الاجل' وان الكافر اذا خرجت روحه فذكر من نتنها وتقول اهل السماء روح خبيثة جاء ت من قبل الارض فيقال انطلقوا به الى آخر الاجل۔''

''جب مومن بندے کی روح نکلتی ہے تو اسے دو فرشتے لے لیتے ہیں' اس کو

لے کر اوپر چلے جاتے ہیں اور اس کی پاکیزہ خوشبو کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اہل سماوات کہتے ہیں: ''کتنی پاکیزہ روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے' مغفرت کرے اور اس جسم پر بھی جسے تو نے آباد کیا۔'' پھر اس کو رب کریم کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اسے اس کی آخری اجل (قیامت) کی طرف لے جاؤ (یعنی قیامت تک کے لیے اس کے بڑے انعام کو موخر کردو)۔'' جب کافر کی روح نکلتی ہے تو اس کی بدبو کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور اہل آسمان کہتے ہیں: ''یہ خبیث روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: ''اس کو اس کی آخری اجل (قیامت) تک لے چلو۔ اس کو جرموں کی بڑی سزا قیامت کے دن سے دیں گے۔''

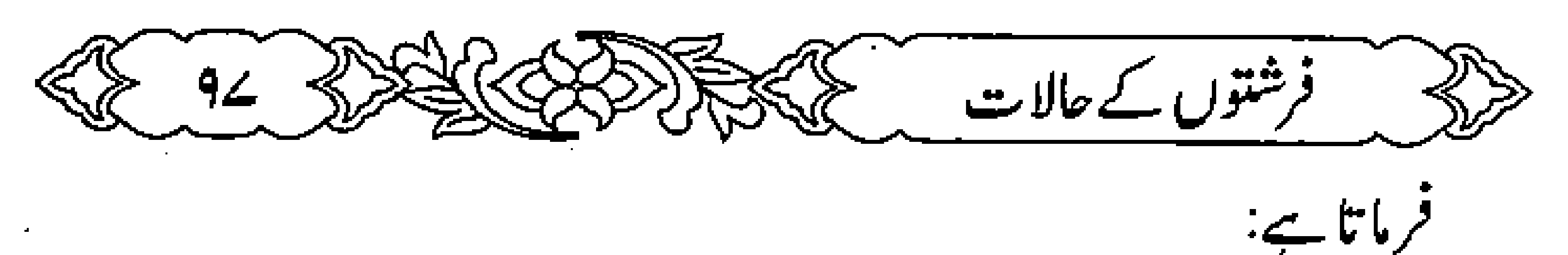
(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۷۰۵۰)(اتحافات السنیۃ' صفحہ نمبر ۱۰۴)(کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۱۷۰) (الصحیح المسلم' کتاب الجنۃ' حدیث نمبر ۲۸۷۲)(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۲۰۲)(تفسیر ابن کثیر' حدیث نمبر ۴۱۸)(مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۱۶۲۸)

نوجوان عبادت گزار کے متعلق اللہ کا فرشتوں کے سامنے اظہار فخر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان احب الخلائق الی اللہ شاب حدث السن فی صورۃ حسنۃ جعل شبابہ وجمالہ للہ' وفی طاعتہ للہ' ذلك الذی یباھی بہ الرحمن ملائکتہ یقول ھذا عبدی حقا۔''

''تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا محبوب وہ کم عمر نوجوان ہے جس کی شکل و شباہت بھی خوبصورت ہو اور اس نے اپنا شباب اور جمال اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مصروف کر رکھا ہو۔ یہی وہ جوان ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور



فرماتا ہے:

(ابن عساکر' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۳۴۹) (جمع الجوامع' حدیث نمبر۶۰۸۱) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۴۳۱۰۳) (اتحافات السنیہ' صفحہ نمبر۱۵۹)

''یہ واقعی میرا بندہ ہے!''

اذان وتلاوت پر فرشتوں کا عمل

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اهل السماء لايسمعون من اهل الارض الا الاذان۔''

''آسمان والے زمین والوں کی کوئی بات نہیں سنتے صرف اذان سنتے ہیں۔ تلاوت والے گھر ساتوں آسمان والوں کو منور نظر آتے ہیں''

(کتاب الاذان' از ابوالشیخ) (مسند ابن عمر' صفحہ نمبر۲۲) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۳۰۹) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۰۸۹۸اور۲۰۹۳۴) (المطالب العالیہ' صفحہ نمبر۲۳۵) (الضعفاء والمجروحین' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۶۳) (مسند دیلمی' حدیث نمبر۸۸۲) (تذکرۃ الموضوعات' از ابن قیسرانی' حدیث نمبر ۲۵۱)

② حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان بيوتات المومنين لمصابيح الى العرش يعرفها مقربو السموات يقولون هذا النور من بيوتات المومنين التي يتلى فيها القرآن۔''

''بیشک مومنوں کے گھر عرش تک روشن ہیں۔ ان گھروں کو ساتوں آسمانوں کے مقرب اولوالعزم فرشتے پہچانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ''یہ نور مومنوں کے ان گھروں سے آرہا ہے جن میں قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے۔''

(نوادرالاصول' از امام ترمذی) (کنزالعمال' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۵۵۴) (جمع الجوامع' حدیث نمبر۱۴۳۵)

③ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



''البیت الذی یقرا فیه القرآن یترا یا لاهل السماء کما تترا یا النجوم لاهل الارض۔''

''وہ گھر جس میں قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔''

(شعب الایمان' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۴۱) (الجامع الصغیر' حدیث نمبر ۳۲۲۲) (مصنف عبدالرزاق' جلد نمبر ۳) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۰۳۲۵) (کنز العمال' حدیث نمبر ۵۹۹۹)

حدیث اختصام ملا اعلیٰ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اتانی اللیلة ربی تبارك وتعالیٰ فی احسن صورة فقال یامحمد هل تدری فیم یختصم الملاالاعلیٰ قلت لا فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردها فی ثدیبی فعلمت مافی السموات ومافی الارض فقال یامحمد هل تدری فیم یختصم الملاالاعلیٰ قلت نعم فی الکفارات والدرجات والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلوات والمشی علی الاقدام الی الجماعات واسباغ الوضوء فی المکاره' والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاة باللیل والناس نیام''

''آج رات خواب میں میں نے اللہ تعالیٰ کو خوبصورت ترین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: ''اے محمدؐ! کیا آپؐ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس بات میں بحث کر رہے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: ''نہیں!'' تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دست مبارک میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا مجھے اس کا علم ہو گیا۔ پھر پوچھا: ''اے محمدؐ! کیا آپؐ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس

بارے میں بحث کررہے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: ''جی ہاں! کفارات اور درجات کے بارے میں۔ کفارات یہ ہیں کہ نمازوں کے بعد مساجد میں ٹھہرے رہنا' جماعت کی طرف قدموں سے چلنا اور وضو کرتے وقت پانی کو مبالغہ کے ساتھ ان اعضاء کا دھونا جو وضو میں فرض اور سنت ہیں۔ درجات یہ ہیں کہ سلام کو پھیلانا' کھانا کھلانا اور رات کو تہجد کی نماز ادا کرنا جب کہ لوگ محوِ نیند ہوں۔''

(اختیار الاولی فی شرح حدیث اختصام ملاء اعلیٰ' از ابن رجب حنبلی)(کنز العمال' حدیث نمبر ۴۳۵۴۴)(مسند عبدالرزاق)(جامع ترمذی' کتاب التفسیر' حدیث نمبر ۳۲۳۳)(اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر ۹۳)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۳۲۰)(مشکوۃ المصابیح' صفحہ نمبر ۷۴)

مدینہ طیبہ کے محافظ فرشتے

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان طیبة المدینة وما بیت من ابیاتها الا علیه ملك شاهر سیفه لایدخلها الدجال ابداً''

''مدینہ طیبہ کی شان یہ ہے کہ اس کے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ اپنی تلوار نہ لہرا رہا ہو۔ مدینہ میں دجال کبھی بھی داخل نہ ہوسکے گا۔''

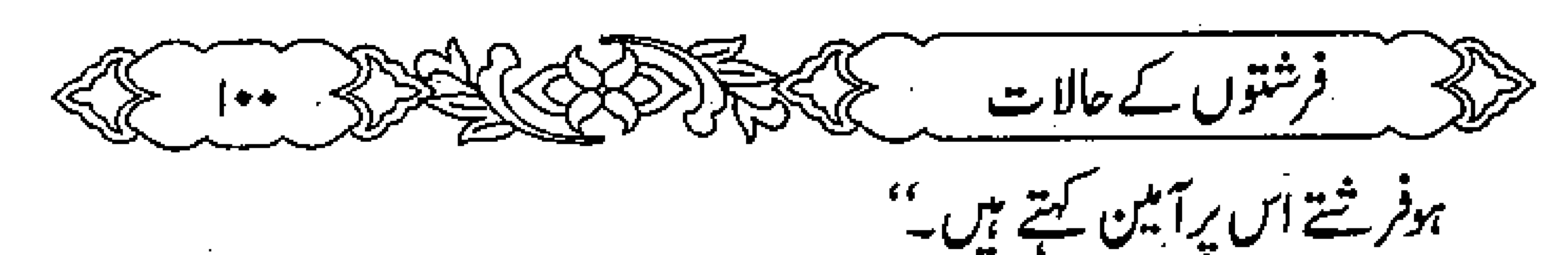
(کنز العمال' حدیث نمبر ۳۴۸۹۳)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۰۹)(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۳)

میت کے حق آمین کہنے والے ملائکہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا حضرتم المیّت فقولوا خیرا فان الملائکة یومنون علی ماتقولون۔''

''جب تم میت کے پاس آؤ تو اس کے حق میں تعریف کرو کیونکہ تم جو کچھ کہتے



ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔"

(مسند امام احمد، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۲۹۱) (سنن بیہقی، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۳۸۴) (ترغیب و ترہیب، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۴۷) (الطب النبوی، صفحہ نمبر ۱۴۵) (امالی الشجری، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۲۵۲) (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر ۳۱۱۵) (تمہید، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۸۱)

مرغ کا فرشتے کو دیکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسألوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکا واذا سمعتم نھیق الحمیر فتعوذوا باللہ من الشیطان فانھا رأت شیطاناً۔"

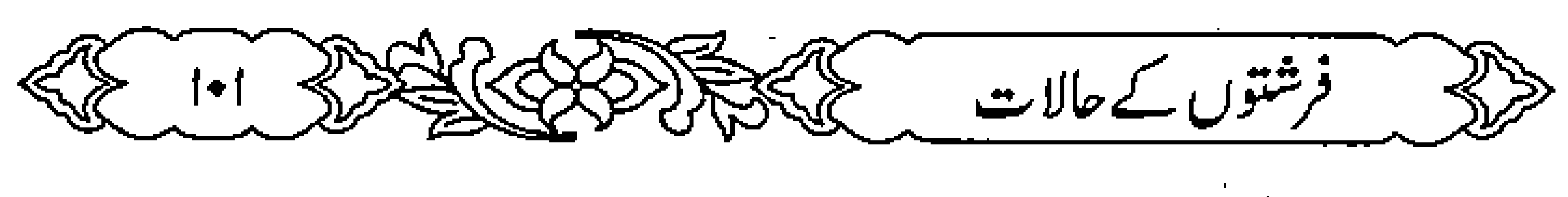
"جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ یہ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی رینگ سنو تو اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر رنگتا ہے۔"

(الصحیح البخاری، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۵۵) (الصحیح المسلم، کتاب الذکر والدعا، باب نمبر ۲، حدیث نمبر ۸۲) (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب نمبر ۱۱۵) (سنن ترمذی، حدیث نمبر ۳۴۵۹) (مسند امام احمد، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۰۶) (شرح السنہ، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۲۶) (مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر ۲۴۱۹) (الاذکار النوویہ، صفحہ نمبر ۲۶۴) (الاسرار المرفوعہ، حدیث نمبر ۴۳۱) (کشف الخفاء، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴۹۸) (تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۳۴۲) (الادب المفرد، حدیث نمبر ۱۲۳۶)

نماز سے فراغت کے بعد اپنے مقام نماز پر بیٹھنے والے نمازی کے لیے ملائکہ کی دعائے مغفرت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا صلی الرجل المسلم ثم جلس بعد الصلاة صلت علیه الملائکة مادام فی مصلاہ وصلاتھم علیه اللھم اغفر له اللھم



ارحمہ۔"

"جب کوئی انسان نماز سے فارغ ہوکر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے۔ فرشتوں کی دعا یہ ہے:

"اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ::

"اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔"

(شعب الایمان' از امام بیہقی) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۰۴۶) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۹۰۷۲)

افضل ملائکہ کا انتخاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اصطفو اولیتقدمکم فی الصلاۃ افضلکم فان اللہ یصطفی من الملائکۃ ومن الناس۔"

"اپنی پیشوائی کے لیے (اچھے امام کا) انتخاب کرو۔ چاہیے کہ نماز میں تمہارا امام افضل آدمی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی فرشتوں اور بندوں سے اچھے حضرات کا انتخاب فرماتا ہے۔"

(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۶۴) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۰۵۲۶)

روزہ دار کے سامنے کھانا کھانے پر روزہ دار کے لیے ملائکہ کی دعا

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان الصائم اذا اکل عندہ لم تزل تصلی علیہ الملائکۃ حتی یفرغ من طعامہ۔"

"جب روزہ دار کے پاس کوئی کھانا کھاتا ہے تو روزہ دار کے لیے اس وقت تک فرشتے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں جب تک کہ اس کے پاس کھایا جاتا ہے۔"

(مناوی' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۳۵۹) (مسند امام احمد' جلد نمبر۶' صفحہ نمبر۳۶۵) (سنن دارمی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر ۱۷) (سنن بیہقی' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۳۰۵) (مواردالظمان' حدیث نمبر ۹۵۳) (شرح السنۃ' جلد نمبر۶' صفحہ نمبر۳۷۶) (مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر۲۰۸۱) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۱۸۱) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۳۵۷۷) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۶۵۱ اور۵۶۵۲) (حلیہ ابونعیم' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۶۵) (ابن سعد' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۱۰۸)

جمعہ کے دن فرشتوں کا عمل

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذا کان یوم الجمعة کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکة یکتبون الناس علی قدر منازلھم الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وَجَاؤُوا یستمعون الذکر۔"

"جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آتے ہیں جو لوگوں کے ثواب ان کے سفر کے حساب سے لکھتے ہیں۔ جو پہلے آتا ہے اس کا ثواب زیادہ لکھتے ہیں اور جو اس کے بعد لیکن باقیوں سے پہلے آنے والا ہے تو اس کا ثواب لکھتے ہیں۔ پس جب امام (منبر پر) بیٹھ جائے تو وہ ان (ثواب اور درجات کے) اوراق کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔"

(جامع الصغیر' حدیث نمبر۸۰۴) (الصحیح البخاری' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۱۳۶) (الصحیح المسلم' کتاب الجمعہ' باب نمبر۸' حدیث نمبر۲۴) (السنن النسائی' کتاب الجمعہ' باب نمبر۱۳) (سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر ۱۰۹۲) (مسند امام احمد' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۲۳۹) (سنن بیہقی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر۲۲۶) (صحیح ابن خزیمہ' حدیث نمبر ۱۷۶۹) (شرح السنۃ' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۲۳۲) (اتحاف السادۃ' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۲۵۶) (جمع الجوامع' حدیث نمبر۲۴۶۹) (کنزالعمال' حدیث نمبر۲۱۱۷۱)

(یہ ثواب لکھنے والے فرشتے کراماً کاتبین فرشتوں کے علاوہ ہیں جو یہی عمل اپنے پاس موجود اوراق میں تحریر کرتے ہیں لیکن جب امام خطبہ دینے کے لیے منبر پر بیٹھتا ہے تو پھر یہ کسی کی آمد کا ثواب نہیں لکھتے بلکہ خطبہ سننے میں لگ جاتے ہیں لیکن کراماً کاتبین

اپنے متعلقہ حضرات کے اعمال ان کے اعمالناموں میں لکھتے رہتے ہیں۔ فیض القدیر شرح جامع صغیر مناوی' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۴۲۲)

② حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاکان یوم الجمعة غدت الشیاطین برایاتها الی الاسواق فیرمون الناس بالربائث ویثبطونهم عن الجمعة وتغدوالملائکة فتجلس علی ابواب المسجد فیکتبون الرجل من ساعة والرجل من ساعتین حتی یخرج الامام۔''

'' جب جمعہ کا دن آتا ہے تو شیاطین صبح صبح اپنے اپنے جھنڈے لے کر بازاروں میں نکل آتے ہیں' لوگوں کے سامنے ضروریات وغیرہ کی رکاوٹیں کھڑی کردیتے ہیں اور نماز جمعہ سے روکتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے بھی صبح صبح مسجد کے دروازوں پر آبیٹھتے ہیں اور اول وقت میں آنے والے کے ثواب کو بھی لکھتے ہیں اور دوسرے وقت میں آنے والے کے ثواب کو بھی لکھتے ہیں۔ اسی طرح آنے والوں کے ثواب لکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ امام خطبہ کے لیے نکلے اور منبر پر بیٹھ جائے تو یہ ثواب لکھنا روک دیتے ہیں اور امام کا خطبہ سننا شروع کردیتے ہیں۔

(فتح الباری' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۶۹) (سنن ابی داؤد' کتاب الجمعہ' باب نمبر ۳' حدیث نمبر ۱۰۴۸) (سنن بیہقی' حدیث نمبر ۲۲۰۰۳) (جامع صغیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۶۳) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۳۳۸۴) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۱۱۶۸)

③ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاکان یوم الجمعة دفعت الرایة الی الملائکة الی کل مسجد یجمع فیه فیحضر جبریل المسجد الحرام ومعه ملائکة مع کل ملك منهم کتاب وجوههم کالقمر لیلة البدر معهم قراطیس فضة

واقلام ذهب يكتبون الناس على مراتبهم فمن جاء قبل خروج الامام كتب من السابقين ومن جاء بعد خروج الامام كتب: شهد الخطبة ومن جاء بعد كتب: شهدالجمعة فاذا سلم الامام تصفح الملك وجوه القوم فاذا فقد الرجل ممن كان يكتبه فيما خلا من السابقين لاندرى ماخلفه اللهم ان كان مريضا فاشفه وان كان غائبا فاحسن صحابته وان كان قبضته فارحمه ويومن الذين معه من الملائكة۔"

"جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر جامع مسجد کے لیے فرشتوں کو ایک ایک جھنڈا دے دیا جاتا ہے۔ حضرت جرائیل علیہ السلام مسجد حرام (خانہ کعبہ) میں تشریف لاتے ہیں اور ان کے ساتھ بہت سے فرشتے ہوتے ہیں۔ ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک کتاب ہوتی ہے' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوتے ہیں' ان کے پاس مذکورہ کتاب کے چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کے اجروثواب کو ان کے مراتب کے اعتبار سے لکھتے ہیں۔ پس جو امام کے منبر پر آنے سے پہلے مسجد میں آ گیا تو اسے سابقین میں درج کرتے ہیں اور جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد آیا اس کے لیے لکھا جاتا ہے کہ یہ خطبہ کے وقت شریک ہوا۔ جو خطبہ کے بعد آیا اسے لکھا جاتا ہے کہ یہ نماز جمعہ میں شریک ہوا۔ پھر جب امام سلام پھیر لیتا ہے تو ایک فرشتہ حاضری کا پتہ لگانے کے لیے قوم کے چہروں کو غور سے دیکھتا ہے تو اگر کسی آدمی کو موجود نہیں پاتا تو ان لوگوں میں سے جن کو اس نے لکھا ہوتا ہے تو کہتا ہے: "ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں چلا گیا۔" سوائے سابقین کے کہ فرشتہ ان کے بارے میں کچھ نہیں کہتا اور یہ دعا کرتا ہے: "اے اللہ! یہ مریض ہو گیا ہے تو اسے شفا عطا فرما دے اور اگر یہ چلا گیا ہے تو اس کی مجلس

بہتر فرمادے اور اگر اس کو موت آئے تو اس پر رحمت فرمانا۔'' جو فرشتے اس فرشتے کے ماتحت ہوتے ہیں وہ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔''

(کتاب الثواب' از ابوالشیخ) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۲۳۴۰' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۳۷۸)

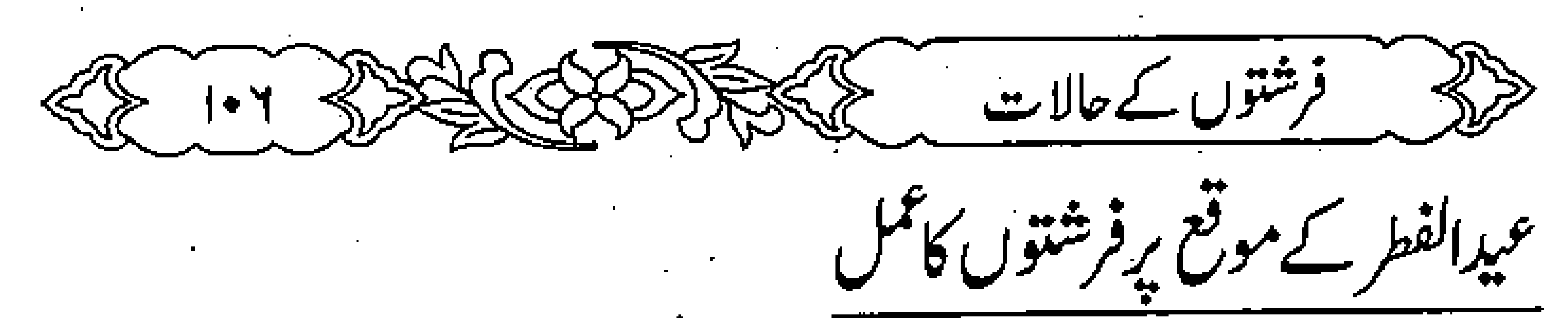
④ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اکثروا من الصلاة علی یوم الجمعة فانه یوم مشهود تشهده الملائکة وان احدالن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها قیل وبعد الموت قال وبعد الموت ان اللّٰه حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔''

'' جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی ایک بھی مجھ پر درود نہیں بھیجتا مگر جب اس سے فارغ ہوتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا: '' آپ کی وفات کے بعد بھی ہمارا درود آپ کو پہنچایا جائے گا۔؟'' ارشاد فرمایا: '' ہاں! موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے۔''

(فیض القدیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۸۷) (سنن ابی داؤد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۵۰ اور ۲۱۴) (سنن نسائی' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۵۴) (سنن دارمی' صفحہ نمبر ۱۹۵) (مستدرک امام حاکم' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۷۸) (سنن بیہقی' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۴۸) (نیل الاوطار' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۱۰ اور ۲۱۱) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۵۱۴)

(اس حدیث سے آپ ﷺ کی حیات بعد الوفات ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضور ﷺ کی زندگی تک تو درود شریف کے پہنچنے کا حضرات صحابہ کو یقین تھا لیکن آپ کی وفات کے بعد تردد تھا تو آپ ﷺ نے جواب میں اس شبہ کا دفعیہ فرمادیا کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اپنی وفات کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام قبر میں محفوظ رہتے ہیں۔)



عیدالفطر کے موقع پر فرشتوں کا عمل

حضرت اوس انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذاکان یوم الفطر وقفت الملائکة فی افواه الطرق فنادوا یامعشرالمسلمین اغدوا الی رب کریم یمن بالخیر ویثیب علیه الجزیل امرتم بقیام اللیل فقمتم وامرتم بصیام النهار فصمتم واطعتم ربکم فاقبضوا جوائزکم فاذا صلوا العید نادیٰ مناد من السماء ان ارجعوا الی منازلکم راشدین فقد غفرلکم ذنوبکم ویسمی ذٰلك الیوم فی السماء یوم الجوائز۔"

"جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے شروع راستوں میں کھڑے ہو کر ندا کرتے ہیں: "اے مسلمانو! اپنے رب کریم کی طرف جلدی سے نکلو وہ بہترین احسان کرنے والا ہے اور بہت بڑا اجر عطا کرنے والا ہے۔ تمہیں دن کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزہ رکھا، تم اپنے رب کی اطاعت کے انعامات وصول کرو۔" تو جب وہ عید کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو آسمان سے ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: "اب اپنے گھروں کو خوشی سے لوٹ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اس دن کا نام آسمان میں "یوم الجوائز" (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔"

(مسند حسن بن سفیان) (طبرانی کبیر، حدیث نمبر ۱۹۶) (مجمع الزوائد، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۰۱) (کنز العمال، حدیث نمبر ۲۴۰۲۷) (جمع الجوامع، حدیث نمبر ۲۴۶۴) (امالی الشجری، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۷)

فقراء مومنین پر فرشتوں کا ترس کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان الملائکة لتفرح بذهاب الشتاء رحمة لما یدخل علی فقراء المسلمین فیه من الشدة۔"

''مومنین فقراء کو سردی کی تکلیف ہوتی ہے تو فرشتے ان پر ترس کھاتے ہیں۔ جب سردی جاتی ہے تو فرشتے خوش ہوتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۲۳۷) (طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۱' صفحہ نمبر ۱۰۰)

فرشتے اور حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان الملائكة صلت على آدم فكبرت عليه اربعا۔''

'' حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا تھا اور ان کے جنازہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔''

(دار قطنی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۷۱) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۲) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۹۲۳) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۲۸۲) (تاریخ بغداد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۷۳) (ابن عدی' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۰۱۷ اور ۱۵۱۷)

(ہم جو نماز جنازہ پڑھتے ہیں اس میں بھی چار تکبیریں کہتے ہیں، مذکورہ حدیث ہماری دلیل ہے۔ آج کل ہمارے ملک میں جو لوگ جنازہ میں پانچ تکبیریں کہتے ہیں وہ اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں۔)

② حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

'' حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ انہوں نے مسجد خیف (جو کہ میدان عرفات کے قریب ہے) میں فرشتوں کی امامت کرتے ہوئے جنازہ پڑھایا۔''

محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اس سے دیگر فرشتوں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

روز قیامت فرشتوں کی تسبیح سننے والے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا کان یوم القیامۃ قال اللّٰہ عزوجل این الذین کانوا ینزھون اسماعھم وابصارھم عن مزامیر الشیطان میزوھم فیتمیزون فی کثب المسك والعنبر ثم یقول للملائکۃ اسمعوھم تسبیحی وتمجیدی فیسمعون باصوات لم یسمع السامعون بمثلھا قط۔"

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۵۳)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۴۱۱)(کنز العمال' حدیث نمبر ۴۰۶۶۵)

"جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:" وہ حضرات کہاں ہیں جو اپنے کان اور آنکھیں شیطان کے گانے باجے سے محفوظ رکھتے تھے؟ ان سب کو الگ کر دو۔" تو ایسے افراد کو کستوری اور عنبر کے ٹیلوں پر نمایاں کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا:" تم ان کو میری تسبیح وتحمید سناؤ۔" تو یہ نیک لوگ ایسی خوبصورت آوازوں میں تسبیحات وتحمیدات سنیں گے کہ ایسی آوازیں کبھی بھی سننے والوں نے نہیں سنی ہوں گی۔"

مساجد میں رہنے والوں کے ساتھ فرشتوں کا عمل

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للمساجد اوتادا والملائکۃ جلساؤھم فان غابوا افتقدو ھم وان مرضوا عادوھم وان کانوا فی حاجۃ اعانوھم۔"

"کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر کسی ضرورت میں پڑتے ہیں تو ان کی اعانت کرتے ہیں۔"

(کنز العمال' حدیث نمبر ۲۰۳۵۰)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۱۶)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۲)

④ حضرت عطاء خراسانی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان للمساجد اوتادا جلساؤھم الملائکۃ یتفقدونَھُمْ فان کانوا فی حاجۃ اعانوھم وان مرضوا عادوھم وان غابوا تفقدوھم وان حضروا قالوا اذکروا اللّٰہَ ذکرکم اللہ۔''

'' کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں ان کے ساتھ فرشتے بیٹھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں۔ اگر کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو یہ ان کی اعانت اور مدد کرتے ہیں۔ اگر بیمار ہوتے ہیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر مسجد میں حاضری سے رہ جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر موجود رہیں تو ان سے کہتے ہیں: '' تم اللہ کو یاد کرو اللہ تمہیں یاد کرے گا۔''

(مسند امام احمد' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۳۱۸) (مصنف عبدالرزاق' حدیث نمبر۲۰۵۸۵) (مجمع الزوائد' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۲۲) (ترغیب وترہیب' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۲۲۰) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۲۱۶) (جمع الجوامع' حدیث نمبر۷۰۴۴) (کنز العمال' حدیث نمبر۲۰۳۵۱)

تمام فرشتوں' انبیاء اور اولیاء کی دعا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انہ لم یدع ملک ولا نبی مرسل ولا عبد صالح الا کان من دعائہ: اللھم بعلمک علی الغیب و بقُدْرتک علی الخلق احینی ماعلمت الحیاۃ خیرا لی وتَوَفَّنِیْ اذا علمت الوفاۃ خیرا لی و اسالک خشیتک فی الغیب والشھادۃ وکلمۃ الحکم فی الغضب و الرضی والقصد فی الفقر والغنٰی واسالک نعیما لاینفد وقرۃ عین لا تنقطع وبرد العیش بعد الموت واسالک النظر الی وجھک



والشوق الی لقائك فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللھم زیّنا بزینة الایمان واجعلنا ھداة مھتدین۔"

(کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۱)

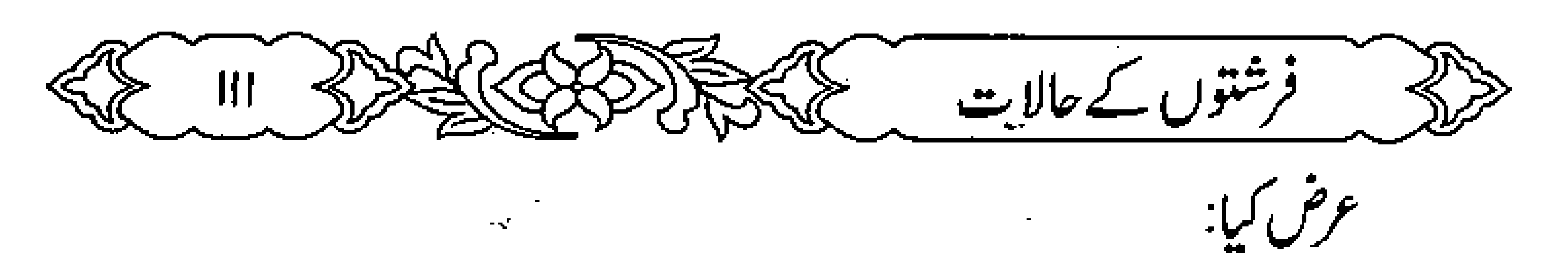
"کوئی فرشتہ نبی مرسل اور نیک بندہ ایسا نہیں جس نے یہ دعا نہ مانگی ہو:

"اللھم بعلمك علی الغیب ویقدرتك علی الخلق احیینی ماعلمت الحیاۃ خیرا لی وتوفیقی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی و اسا لك خشیتك فی الغیب والشھادۃ وکلمة الحکم فی الغضب و الرضی والقصد فی الفقر والغنی واسالك نعیما لاینفدوقرۃ عین لا تنقطع ویرد العیش بعدالموت واسالك النظر الی وجھك والشوق الی لقائك فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنة مضلة اللھم زیّنا بزینة الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین۔"

"اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے مطابق مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو اور اس وقت موت دینا جب میرے لیے وفات بہتر ہو۔ میں پوشیدہ اور ظاہری حالت میں تیرے خوف کا طلب گار ہوں۔ غصہ اور خوشی کے وقت دانائی کی بات؛ غربت اور تونگری کی حالتوں میں میانہ روی کو طلب کرتا ہوں۔ ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ ایسی ٹھنڈی آنکھ مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو۔ مرنے کے بعد اطمینان کی زندگی چاہتا ہوں۔ تجھ سے تیرے چہرۂ کریم کی طرف نظر رکھنے کا سوال کرتا ہوں۔ تجھ سے ملاقات کو شوق مانگتا ہوں جو ضرر پہنچانے والی حالت اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے خالی ہو۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہدایت یافتہ رہنما بنا۔"

فرشتے کے ذریعے دعا کی تلقین

① حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور



عرض کیا:

''میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک بولنے والے سے یہ دعا سنی ہے:

''اللهم لك الحمد كله ولك الملك كله وبيدك الخير كله واليك يرجع الامر كله علانيته وسره اهل ان تحمد انك على كل شيء قدير' اللهم اغفرلى جميع مامضٰى من ذنوبى واعصمنى فيما بقى من عمرى وارزقنى عملا زاكيا ترضٰى به عنّى۔''

''اے اللہ! تمام خوبیاں اور ساری حکومت تیرے ہی لیے ہے۔ تمام بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں اور تمام ظاہری اور پوشیدہ امور کو تو ہی جانتا ہے۔ تو ہی اس لائق ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے۔ تو ہر شے پر قدرت والا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے جتنے گناہ میری گزشتہ عمر میں سرزد ہوئے ان سب کو معاف کر دے اور میری جتنی عمر باقی ہے اس میں مجھے گناہوں سے محفوظ فرما اور مجھے پاکیزہ عمل کی توفیق عطا فرما جس کے سرانجام دینے سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''یہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے پروردگار کی تعریف سکھلانے کے لیے آیا تھا۔''

(کتاب الصلوۃ' از محمد بن نصر مروزی) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۳۹۶) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۹۶) (حاوی للفتاویٰ' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۵۶) (ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۴۱)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''میں مسجد میں داخل ہو کر ضرور نماز پڑھوں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی ایسی تعریفات بجالاؤں گا کہ ایسی تعریف کسی نے نہیں کی ہوگی۔''

پھر جب انہوں نے نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کے لیے بیٹھے تو ان کے پیچھے سے بلند آواز سے کسی نے یہ دعا پڑھی:

"اللھم لك الحمد كله ولك الملك كله وبيدك الخير كله واليك يرجع الامر كله علانيته وسره اهل ان تحمد انك على كل شیء قدير' اللھم اغفرلی جمیع مامضی من ذنوبی واعصمنی فیما بقی من عمری وارزقنی عملا زاكيًا ترضی به عنی۔"

"اے اللہ! تمام خوبیاں اور ساری حکومت تیرے ہی لیے ہے۔ تمام بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں اور تمام ظاہری اور پوشیدہ امور کو تو ہی جانتا ہے۔ تو ہی اس لائق ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے۔ تو ہر شے پر قدرت والا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے جتنے گناہ میری گزشتہ عمر میں سرزد ہوئے ان سب کو معاف کردے اور میری جتنی عمر باقی ہے اس میں مجھے گناہوں سے محفوظ فرما اور مجھے پاکیزہ عمل کی توفیق عطا فرما جس کے سرانجام دینے سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔"

تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا یہ واقعہ بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔"

فرشتوں کو بندوں پر رحمت کی اطلاع

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان العبد ليلتمس مرضاة الله عزوجل فلايزال كذلك فيقول الله ياجبريل ان عبدی فلانا يلتمس ان يرضينی الا وان رحمتی عليه فيقول جبريل رحمة الله على فلان ويقولها حملة العرش' ويقولها من حولهم حتى يقولها اهل السموات السبع ثم يهبط الى الارض۔"

"بندہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی جستجو کرتا ہے اور اسی میں لگا رہتا ہے تو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے جبرائیل! میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی جستجو میں ہے' سن لو! میں اس پر رحمت کرتا ہوں۔'' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام (دوسرے فرشتوں سے) فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کی فلاں بندے پر رحمت نازل ہورہی ہے۔'' تو یہی بات عرش بردار فرشتے بھی کہتے ہیں اور جوان کے آس پاس ہیں وہ بھی۔ یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں۔ پھر یہ بات زمین پر نازل ہوجاتی ہے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۷۹) (مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۲۳۷۹) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۶۳) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۸۷) (کنز العمال' حدیث نمبر ۵۸۵۸) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۵۶۹۸' ۲۰۲ اور ۲۷۲) (اتحافات السنیہ' صفحہ نمبر ۱۵۲)

بیت المقدس میں فرشتوں کا اجتماع

مشہور تابعی حضرت ابوالظاہریہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نیت سے آیا اور مسجد میں داخل ہوا۔ میں مسجد میں تھا کہ ایک اترنے والے کی آواز سنی جس کے دو پر بھی تھے' وہ اس حال میں میری طرف متوجہ ہوا کہ یہ کہہ رہا تھا:

''سبحان الدائم القائم سبحان الحی القیوم سبحان الملک القدوس سبحان رب الملائکۃ والروح سبحان اللہ وبحمدہ سبحان العلی الاعلی سبحانہ و تعالیٰ۔''

''پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہے، پاک ہے وہ ذات جو حیی اور قیوم ہے، پاک ہے وہ بادشاہِ قدوس، پاک ہے وہ پروردگار جو فرشتوں اور روح الامین کا رب ہے، پاک ہے اللہ اپنی حمد و ثنا کے ساتھ، پاک ہے وہ بلند و برتر ذات اپنی پاکیزگی اور بلندیٔ مرتبت کے ساتھ۔''

پھر ایک اور اترنے والا یہی پڑھتا ہوا میرے سامنے اترا۔ پھر ایک کے بعد دوسرا

اترنے لگا اور یہی پڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ مسجد بیت المقدس بھر گئی۔ ایک ان میں سے جو میرے قریب تھا مجھے پوچھنے لگا:

"تم آدمی ہو؟"

میں نے کہا:

"ہاں!"

اس نے کہا:

"تم گھبرانا مت یہ فرشتے ہیں۔"

میں نے کہا:

"میں تم سے اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے تمہیں اس تسبیح کے ادا کرنے کی توفیق بخشی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ تم میں سب سے پہلے نازل ہونے والا کون ہے؟"

ان میں سے ایک نے کہا:

"جبرائیل۔"

میں نے کہا:

"وہ کون ہے جو اس کے بعد اترا؟"

کہا گیا:

"میکائیل۔!"

"میں نے کہا:

"ان کے بعد کون اترے ہیں۔؟"

کہا گیا:

"فرشتے!"

میں نے کہا:



''میں تم سے اس ذات کا واسطہ سے پوچھتا ہوں جس نے تمہیں اس کی توفیق بخشی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ اس تسبیح کے پڑھنے والے کو کتنا ثواب اور اجر ملے گا؟''

بتایا گیا: ''جس نے اس کو روزانہ ایک مرتبہ ایک سال تک پڑھا وہ اس وقت تک فوت نہ ہوگا جب تک اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے گا۔''

(فضائل بیت المقدس، از ابوبکر واسطی) (فضائل المسجد الاقصیٰ)

(اس روایت کے بعد کا واقعہ ''اتحاف الاخصا'' میں اس طرح ہے کہ حضرت ابوالطاہر یہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا: ''سال تو بڑی مدت ہے، شاید میں ایک سال تک زندہ نہ رہوں میں نے ایک ہی دن میں سال کے ایام کے برابر یہ دعا پڑھ لی تو اس کی برکت سے میں نے جنت میں اپنا مقام اور ٹھکانا دیکھ لیا۔)

شب قدر اور ملائکہ کا طواف کعبۃ اللہ

① فرمان باری تعالیٰ: ''من کل امر سلام'' کی تفسیر میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''شب قدر میں فجر طلوع ہونے تک مساجد میں بیٹھنے والے حضرات اور اپنی جائے نماز پر بیٹھنے والی خواتین پر فرشتے سلام پیش کرتے ہیں۔''

② مشہور تابعی حضرت منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''شب قدر میں غروب آفتاب کے وقت فرشتے نازل ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک رہتے ہیں جو ہر مومن کے پاس سے گزرتے ہوئے کہتے ہیں:

''السلام علیك یامؤمن۔''

''اے مومن تم پر سلام ہو۔''

③ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب شب قدر ہوتی ہے تو فرشتے اپنے پروں کے بل اللہ تعالیٰ کی طرف

سے سلام اور رحمت لے کر کے زمین پر نماز مغرب سے لے کر نماز فجر تک رہتے ہیں۔"

④ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لیلة القدر لیلة سابعة او تاسعة وعشرین ان الملائکة تلك اللیلة فی الارض اکثر من عدد الحصا۔"

"شب قدر ستائیسویں یا انتیسویں (ماہ رمضان) کو ہوتی ہے۔اس رات زمین پر سنگریزوں سے بھی زیادہ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔"

(کنز العمال، حدیث نمبر ۲۴۰۵۰)(جامع الصغیر، حدیث نمبر ۷۷۲۶)

⑤ حضرت ابو یحییٰ بن ابی مرۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"میں نے ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو مجھے فرشتوں کی زیارت ہوئی۔وہ بھی فضا میں بیت اللہ شریف کے گرد طواف کر رہے تھے۔"

چاشت کی نماز فرشتوں کی نماز

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سالت ربی ان یکتب علی امتی سبحة الضحیٰ فقال تلك صلاة الملائکة من شاء صلاّها ومن شاء ترکها ومن صلاها فلایصلیها حتی ترتفع۔"

"میں نے اللہ جل شانہ سے عرض کیا کہ میری امت پر چاشت کی نماز فرض قرار دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:" یہ فرشتوں کی نماز ہے جو آدمی چاہے ادا کرے اور جو چاہے ترک کردے۔ جو اس کو ادا کرنا چاہے تو سورج چڑھنے کے بعد ادا کرے۔"

(کنز العمال، حدیث نمبر ۲۱۴۹۲)(مسند الفردوس، حدیث نمبر ۳۴۰۶، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۱۱)



تانبے کی بو سے ملائکہ کا نفور

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تانبے کے ایک بت کے پاس سے گزرے' اس کی پشت پر اپنے ہاتھ کی پشت ماری اور فرمایا:

''وہ نقصان اور خسارہ میں جا پڑا جس نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تیری عبادت کی۔''

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک فرشتے کی معیت میں تشریف لائے تو وہ فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس کو کیا ہوا؟ یہ کیوں دور ہو گیا۔؟''

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

''ہم تانبے کی بو کے متحمل نہیں ہیں' اس نے آپ سے تانبے کی بو پائی ہے اس لیے دور چلا گیا۔'' (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۷۴)

اولی اجنحۃ کی تفسیر

① فرمانِ الٰہی ''جاعل الملائکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنی وثلاث ورباع'' کی تفسیر میں مشہور مفسر حضرت قتادہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ان فرشتوں میں سے بعض کے دو پر ہیں' بعض کے (تین پر ہیں) اور بعض کے چار۔'' (مسند عبد بن حمید)

② اسی آیت کی تفسیر میں حضرت ابن جریج تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فرشتوں کے پروں کی تعداد دو سے تین اور بارہ تک ہے۔ موازین والوں کے پر دس دس ہیں اور فرشتوں کے پر روئیں دار ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام کے چھ پر ہیں، ایک مشرق میں ہے' ایک مغرب میں' دو ان کی آنکھوں پر اور دو ان کی پشت پر ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان دونوں کو لپیٹ کر لباس بنایا ہوا ہے۔'' (ابن المنذر)



باب : ۳

ہاروت وماروت کا بیان

قصہ ہاروت وماروت

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انّ آدم لما اهبطه الله الى الارض قالت الملائكة اى رب اتجعل فيهامن يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال ان انى اعلم مالا تعلمون۔ قالواربنا نحن اطوع لك من بنى آدم، قال الله تعالىٰ هَلُمُّوْا ملكين من الملائكة حتى نهبطهما الى الارض فننظر كيف يعملان فقالوا ربنا هاروت وماروت فاهبطا الى الارض فتمثلت لهما الزهرة امرأة من احسن البشرفجاء تهما فسألاها نفسها فقالت: لاوالله حتى تكلما بهذه الكلمة من الاشراك، قالالاوالله لانشرك بالله ابدا فذهبت عنهما ثم رجعت بصبى تحمله، فسألاها نفسها فقالت لاوالله حتى تقتلاهذاالصبى، قالالاوالله لانقتله ابدا، فذهبت ثم رجعت بقدح من خمر تحمله فسالاها نفسها، فقالت لاوالله حتى تشربا هذا الخمرفشربافسكرافوقعا عليها وقتلا الصبى، فلما افاقاقالت المرأة والله ما تركتما شيئا ابيتماه على الاقد فعلتماه حين

سکر تما' فخیرا عندذلك بین عذاب الدنیا والاخرة فاختارا عذاب الدنیا۔"

"اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرشتوں نے عرض کیا: "اے پروردگار! تو زمین میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اس میں فساد کریں گے اور خونریزیاں کریں گے۔ ہم برابر تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم نہیں جانتے۔" انہوں نے عرض کیا: 'اے ہمارے پروردگار! ہم تو انسانوں سے زیادہ تیرے تابع فرمان ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " تو پھر تم فرشتوں میں سے دو فرشتوں کو پیش کرو' ان کو زمین پر اتارا جائے گا' پھر دیکھوں گا کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں۔" انہوں نے عرض کیا: "اے ہمارے پروردگار! اس آزمائش کے لیے ہاروت علیہ السلام اور ماروت علیہ السلام موزوں ہیں کیونکہ یہ بہت پارسا ہیں۔" تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا تو ان کے لیے زہرہ (ستارہ) کو انسانوں سے زیادہ حسین بنا کر بھیج دیا گیا۔ جب یہ ان دونوں کے پاس آئی تو انہوں نے اس سے اس کا جسم طلب کیا (زنا کرنے کو کہا) تو اس نے کہا: "قسم بخدا! بالکل نہیں جب تک کہ تم شرکیہ کلمہ نہیں کہتے۔" انہوں نے کہا! "نہیں خدا کی قسم! ہم خدا کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے۔" تو وہ ان کے ہاں سے چلی گئی، پھر ایک بچے کو اٹھا کر ساتھ لے آئی۔ تب بھی انہوں نے اس سے اس کا جسم طلب کیا تو اس نے کہا: "بالکل نہیں قسم بخدا! یہاں تک کہ تم اس بچے کو قتل کر دو۔" انہوں نے کہا: "خدا کی قسم! ہم اس بچے کو کبھی قتل نہیں کریں گے۔" تب بھی وہ چلی گئی۔ پھر ایک پیالہ شراب کا اٹھا کر لوٹی تو بھی انہوں نے اس سے اس کا جسم طلب کیا تو بھی اس نے کہا: "بالکل نہیں خدا کی قسم! یہاں تک کہ تم اس

شراب کو پیو۔'' تو انہوں نے شراب پی تو نشہ میں پڑ گئے' اس عورت کے ساتھ زنا کیا اور بچے کو بھی قتل کر ڈالا پھر جب ہوش میں آئے تو اس عورت نے کہا: ''خدا کی قسم! تم نے کچھ نہیں چھوڑا جس کا تم نے میرے سامنے انکار کیا۔ وہ سب تم نے نشہ میں کر ڈالا ہے۔'' پھر ان دونوں کو سزا کے لیے دنیا اور آخرت کے عذاب میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے عذاب دنیا کو اختیار کر لیا۔''

(کتاب العقوبات' از امام ابن ابی الدنیا) (صحیح ابن حبان) (شعب الایمان' از امام بیہقی) (مسند امام احمد بن حنبل' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۳۴) (سنن بیہقی' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۵) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۶۸' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۱۳) (عمل الیوم واللیلہ' صفحہ نمبر ۶۵۱) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۰۲۴)

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''واشرفت الملائكة على الدنيا فرات بنى آدم يعصون فقالت يارب ماجهل هٰؤلاءِ ماقل معرفة هٰؤلاء بعظمتك!! فقال الله عزوجل لو كنتم فى مسلاخهم لعصيتمونى قالوا كيف يكون هذا ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال فاختاروامنكم ملكين فاختاروا هاروت وماروت' ثم اهبطا الى الارض وركبت فيهما شهوات بنى آدم ومثلت لهما امراة فماعصما حتى واقعا المعصية فقال الله اختاراعذاب الدنيا والاخرة فنظر احدهما الى صاحبه قال ماتقول فاختر قال اقول ان عذاب الدنيا ينقطع وان عذاب الآخرة لاينقطع' فاختاراعذاب الدنيا فهما اللذّان ذكرالله فى كتابه وماانزل على الملكين، الاية''

''فرشتوں نے دنیا میں جھانکا تو انسانوں کو دیکھا اور عرض کیا: ''اے پروردگار! یہ کتنے بڑے جاہل ہیں' ان کو تیری عظمت سے کتنی کم واقفیت ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم ان کے روپ میں ہوتے تو تم بھی میری نافرمانی کرتے۔'' انہوں نے عرض کیا: ''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے اور تیری تقدیس بیان

کرتے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر تم اپنے میں سے دو فرشتوں کو منتخب کرلو۔“ انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو انہیں زمین پر اتارا گیا‘ ان پر اولادِ آدم کی خواہشات سوار کر دی گئیں اور ان کے لیے ایک عورت کی صورت بنادی گئی تو وہ اپنی حفاظت نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو گئے‘ اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دنیا یا آخرت کا عذاب پسند کرلو تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور کہا: ”تو کیا کہتا ہے؟ جو کہے گا میں اسے پسند کرلوں گا۔“ تو اس نے کہا: ”میں کہتا ہوں کہ دنیا کا عذاب منقطع ہونے والا ہے اور آخرت کا عذاب منقطع ہونے والا نہیں۔“ تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو منتخب کرلیا۔ یہ وہی دو فرشتے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ”ومآانزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت“ میں فرمایا ہے۔

(شعب الایمان‘ جلد نمبر ۱‘ صفحہ نمبر ۱۱۳) (جامع کبیر‘ جلد نمبر ۲‘ صفحہ نمبر ۵۰۹) (کنز العمال‘ حدیث نمبر ۴۲۶۹) (تفسیر در منثور‘ جلد نمبر ۱‘ صفحہ نمبر ۹۷)

③ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”جب سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے زہرہ کو دیکھا۔ جب دیکھا تو کہا: ”(تمہیں) مرحبا نہ ہو!“ پھر بتلایا کہ فرشتوں میں سے وہ دو فرشتے ہاروت اور ماروت تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ انہیں زمین پر اتارا جائے۔ جب یہ زمین پر اتر گئے تو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے۔ جب شام آئی تو یہ کچھ ایسے کلمات پڑھتے جن سے آسمان کی طرف رجوع کر جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی حسین عورت کو ان کے قابو میں کر دیا‘ ان میں شہوت بھڑکا دی اور ان کے دلوں پر اس عورت کو سوار کر دیا۔ بس وہ اس کی محبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ اس عورت نے ان کے ساتھ ایک وقت طے کر دیا، جب وہ ان کے پاس وقت پر پہنچی تو کہا: ”مجھے وہ کلمہ سکھلا دو جس کی وجہ سے تم آسمان پر عروج کرتے ہو۔“ انہوں نے وہ

کلمہ سکھلا دیا تو جب اس نے وہ کلمہ پڑھا تو آسمان کی طرف چڑھ گئی' اس کی شکل مسخ کردی گئی اور اسے اس (ستارے زہرہ کی) شکل میں کر دیا گیا جسے تم دیکھتے ہو۔ جب ان ہاروت اور ماروت نے شام کی اور یہ کلمہ پڑھا تو اوپر کو نہ چڑھ سکے اس گناہ کی پاداش میں ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام بھیجا کہ اگر تم چاہو تو آخرت کا عذاب دے دوں اور اگر چاہو تو دنیا کا عذاب دے دوں تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم دنیا کا عذاب قبول کرتے ہیں۔ (المستدرک' لامام حاکم)

(۴) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''یہ زہرہ (ستارہ) جسے عربی ''زہرہ'' کہتے ہیں اور عجمی ''ناہید'' کہتے ہیں۔ دو فرشتے تھے جو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے۔ یہ زہرہ ان کے پاس آئی اور انہوں نے اسے دیکھا تو ان سے زہرہ نے کہا: ''تم مجھے نہیں بتلاتے جس کے ساتھ تم آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور جس کے ساتھ زمین کی طرف اترتے ہو؟'' تو انہوں نے بتایا کہ ہم اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ چڑھتے اور اترتے ہیں۔ تو اس نے کہا: ''تم مجھے اپنے پاس نہیں بلا سکتے یہاں تک کہ تم یہ کلمات مجھے سکھلا دو۔'' تو ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا: ''اسے یہ کلمات سکھلا دے۔'' تو اس نے کہا: ''خدا تعالیٰ کے عذاب کی سختی کو ہم کس طرح برداشت کریں گے؟'' دوسرے نے کہا: ''اس وقت ہم اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کی امید کریں گے۔'' اس نے اسے وہ کلمات سکھلا دیئے تو اس عورت نے وہ کلمات پڑھے اور آسمان کی طرف اڑ گئی جس سے آسمان میں ایک فرشتہ گھبرا گیا' اپنے سر کو جھکا دیا' بعد میں کبھی نہ بیٹھا اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو مسخ کر دیا تو وہ ستارہ بن گئی۔''

(مسند اسحاق بن راہویہ) (تفسیر عبد بن حمید) (کتاب العقوبات' از امام ابن ابی الدنیا) (تفسیر ابن جریر) (کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ) (المستدرک للحاکم)

⑤ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لعن اللہ الزھرۃ فانھا ھی التی فتنت الملکین ھاروت و ماروت۔"

"زہرہ (عورت) پر لعنت ہو یہ وہی ہے جس نے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو نافرمانی میں مبتلا کیا تھا۔"

(مسند ابن راھویہ) (تفسیر ابن مردویہ) (تذکرۃ الموضوعات، صفحہ نمبر ۱۱۰) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۹۷) (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۷۶۵۲)

⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آسمان دنیا کے فرشتوں نے زمین کی طرف جھانکا تو انہیں گناہوں میں مبتلا پایا تو عرض کیا:

"اے پروردگار! اہل زمین تو گناہوں میں مبتلا ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"تم میرے ساتھ ہو اس لیے گناہ نہیں کر سکتے ہو اور وہ مجھ سے پردہ میں ہیں اس لیے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

پھر ان سے فرمایا گیا:

"تم اپنوں سے تین فرشتوں کو منتخب کر لو۔"

انہوں نے اپنے اندر سے تین فرشتوں کو منتخب کیا تا کہ وہ زمین پر اتر جائیں، اہل زمین کے مابین فیصلے کریں اور ان میں انسانوں کی شہوت رکھ دی گئی لیکن انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو وہ شراب پئیں، نہ کسی کو قتل کریں، نہ زنا کریں اور نہ بت کو سجدہ کریں۔ ان میں سے ایک نے معذرت کر لی اور دو نے قبول کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا۔ ان کے پاس لوگوں میں سے حسین ترین عورت آئی جس کا نام "ناھید" تھا تو ان دونوں نے اس کی خواہش کی اور اس کے گھر چلے گئے۔ یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس کا ارادہ کیا تو اس نے ان کو کہا:

"اس وقت تک نہیں جب تک کہ تم میری یہ شراب نہیں پی لیتے، میرے پڑوسی کے بچے کو قتل نہیں کر دیتے اور میرے اس بت کو سجدہ نہیں کر دیتے۔"



انہوں نے جواب دیا:

''ہم سجدہ تو نہیں کریں گے۔''

پھر انہوں نے شراب پی پھر اس کے نشہ میں آ کر بچے کو قتل کیا پھر بت کو سجدہ کیا۔ تو آسمان والوں نے ان کو گناہ میں مبتلا ہوتے دیکھ لیا۔ اس عورت نے ان دونوں کو کہا:

''مجھے وہ کلمہ بتلاؤ جس کو تم پڑھ کر اڑتے ہوئے آسمان پر جاتے ہو۔''

انہوں نے اسے وہ کلمہ بتلا دیا تو وہ زمین سے اڑ گئی اور انگارے کی شکل میں مسخ کر دی گئی، یہی وہ زہرہ ہے۔ ان دونوں فرشتوں کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کو مبعوث فرمایا گیا تو انہوں نے ان دونوں کو دنیا یا آخرت کے عذاب سہنے میں اختیار دے دیا۔ انہوں نے دنیا کے عذاب کو پسند کر لیا۔ یہ دونوں سزا کے طور پر آسمان اور زمین کے درمیان لٹکے ہوئے ہیں۔'' (ابن ابی حاتم)

⑦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگ گناہوں اور انکار خدا میں مبتلا ہو گئے تو فرشتوں نے آسمان میں رہتے ہوئے کہا:

''اے اس جہان کے پروردگار! تو نے تو ان کو اپنی عبادت واطاعت کے لیے تخلیق کیا تھا مگر یہ تو گناہوں میں پڑ گئے اور کفر کرنے' زندوں کو قتل کرنے' مال حرام کھانے' زنا اور چوری کرنے اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گئے۔''

پھر فرشتے انسانوں کے لیے بددعا کرنے لگ گئے اور ان کا کوئی عذر قبول نہیں کرتے تھے۔ تو انہیں تنبیہ کی گئی کہ وہ پردہ میں ہیں ان کا یہ عذر قابل قبول ہے پھر انہیں کہا گیا:

''اگر تم یہ عذر قبول نہیں کرتے تو اپنے سے افضل ترین فرشتے منتخب کر لو' میں انہیں کچھ باتوں کا حکم دیتا ہوں اور کچھ باتوں سے منع کرتا ہوں۔''

تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا۔ انہیں زمین پر اتار دیا گیا اور ان کی اولاد آدم جیسی خواہشات بنا دی گئیں۔ انہیں حکم دیا کہ وہ صرف اسی خدا کی عبادت کریں گے' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور انہیں نفس حرام کے قتل' مال حرام کے کھانے' زنا' چوری اور شراب نوشی سے منع کیا گیا۔ یہ زمین میں ایک زمانہ تک لوگوں میں حق کے مطابق فیصلے کرتے رہے اور یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ اسی زمانہ میں ایک عورت تھی' اس کا حسن عورتوں میں اس طرح تھا جس طرح زہرہ (ستارے) کا سب ستاروں میں ہے۔ یہ دونوں فرشتے اس کے پاس پہنچے' اس کے ساتھ بات میں نرمی کی اور اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ تم میری باتیں مانو تو میں تمہاری بات مانوں گی۔ تم میرے دین پر چلو۔ جب انہوں نے اس کے دین کے بارے میں پوچھا تو اس نے اپنا ایک بت نکالا اور کہنے لگی: ''یہ ہے میں جس کی عبادت کرتی ہوں۔'' انہوں نے جواب دیا: ''ہمیں اس کی عبادت کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔'' پھر یہ فرشتے چلے گئے اور جب تک اللہ نے چاہا غائب رہے۔ اس کے بعد پھر اس کے پاس آئے اور اس کا ارادہ کیا تو بھی اس عورت نے ویسا ہی کیا، وہ پھر چلے گئے۔ اس کے بعد جب آئے تو اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے جب دیکھا کہ انہوں نے بت پرستی سے انکار کر دیا ہے تو کہنے لگی: ''اچھا! تو پھر ان تین باتوں میں سے کوئی سی پسند کر لو۔ اس بت کی عبادت کرو' اس آدمی کو قتل کر دو یا شراب پی لو۔'' انہوں نے کہا: ''یہ سب شرطیں پوری کرنے کی تو نہیں لیکن ان تینوں میں شراب نوشی کم گناہ ہے۔'' پس انہوں نے شراب پی تو عقل جاتی رہی پھر انہوں نے زنا کیا پھر انہیں خطرہ لگا کہ کہیں انسانوں کو ہمارے گناہ کی اطلاع نہ ہو جائے تو انہوں نے اس عورت کو قتل کر ڈالا پھر جب ان کا نشہ ہرن ہوا اور پتہ چلا کہ وہ کس گناہ میں ملوث ہوئے تو انہوں نے آسمان کی طرف عروج کا ارادہ کیا تو توفیق نہ ہوئی۔ ان کے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ آ گئی۔ فرشتوں اور ان کے درمیان سے پردہ ہٹا دیا گیا تو فرشتوں نے اس کو دیکھ

لیا جس میں وہ مبتلا ہوئے تھے۔ وہ ششدر رہ گئے اور پہچان ہوگئی کہ جو پردہ میں ہو اس میں خدا کا خوف بہت کم ہوتا ہے۔ اس کے بعد سب فرشتے مومنین کے لیے استغفار کرنے لگ گئے۔ ہاروت و ماروت کو کہا گیا کہ دنیا کا عذاب یا آخرت کا عذاب چن لو توانہوں نے سوچا کہ عذاب دنیا تو ختم ہونے اور مٹ جانے والا ہے لیکن عذاب آخرت کبھی ختم نہیں ہوگا توانہوں نے عذاب دنیا کو چن لیا۔ انہیں بابل میں قید کردیا گیا اور وہ اب تک عذاب میں مبتلا ہیں۔''

(ابن المنذر) (ابن ابی حاتم) (مستدرک للحاکم) (شعب الایمان از امام بیہقی)

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت سفر میں ملا۔ جب رات کا وقت آیا توانہوں نے اپنے غلام سے فرمایا:

''دیکھو! حمراء طلوع ہوگئی، اسے مرحبا نہ ہو اور نہ خوش آمدید ہو اور نہ ہی اسے اللہ تروتازگی بخشے۔ یہ دو فرشتوں کی ہم نشین تھی۔ فرشتوں نے کہا تھا: ''اے پروردگار! توبدکار انسانوں کو کیسے چھوڑ دیتا ہے جبکہ وہ ناجائز خون بہاتے' محرمات کی خلاف ورزی کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔؟'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں نے توامتحان لیا ہے پس اگر میں تمہارا بھی انہی کی طرح کا امتحان لے لوں تو تم بھی وہی کرو جو وہ کرتے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: ''نہیں! ایسا تو نہ ہوگا۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو پھر تم اپنے نیک ترین میں سے دو کو منتخب کرلو۔'' انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے فرمایا: ''میں تمہیں زمین میں اتار رہا ہوں اور تاکید کرتا ہوں کہ نہ تو تم شرک کروگے' نہ زنا کروگے اور نہ خیانت کروگے۔'' پھر انہیں زمین پر اتار دیا گیا اور ان پر جماع کی شہوت مسلط کردی گئی۔ ان کے لیے زہرہ کو حسین ترین عورت کی صورت میں اتارا گیا، پس جب وہ ان کے سامنے آئی توانہوں نے اس کے جسم کا ارادہ کیا۔ اس نے کہا: ''میں تو ایک ایسے دین پر ہوں کہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ میرے

پاس آئے سوائے اس کے کہ وہ بھی وہی دین اپنا لے۔'' انہوں نے پوچھا: ''تیرا کیا دین ہے۔؟'' اس نے کہا: '' میرا دین مجوسیت ہے۔'' انہوں نے کہا: '' یہ تو شرک ہے اور یہ ایسی شے ہے کہ ہم اس کا اقرار نہیں کر سکتے۔'' جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ عورت اتنے عرصہ تک دور رہی پھر ان کے سامنے آئی تو بھی انہوں نے اس سے اس کا نفس طلب کیا تو اس نے کہا: ''تم جو چاہتے ہو میں ناپسند کرتی ہوں کہ اس کی اطلاع میرے خاوند کو ہو جائے اور میں شرمندہ ہو جاؤں، پس اگر تم میرے لیے میرے دین کا اقرار کر لو اور یہ شرط بھی تسلیم کرو کہ تم مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف پرواز کرو گے تو میں تیار ہوں۔'' انہوں نے اس کے دین کا اقرار کیا اور جو چاہتے تھے وہ کیا۔ پھر وہ اس سمیت آسمان کی طرف پرواز کرنے لگے، پس جب وہ آسمان تک جا پہنچے تو وہ (زہرہ) ان سے اُچک لی گئی اور ان کے پر کاٹ دیئے گئے تو یہ خوفزدہ اور شرمندہ ہو کر روتے ہوئے زمین پر گر گئے۔ اس زمانہ میں زمین پر ایک نبی تھے جو دو جمعوں کے درمیان دعا کیا کرتے تھے۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو ان کی دعا پوری ہو جاتی تھی۔ انہوں نے کہا: '' ہم نبی کے پاس حاضر ہوں اور ان سے سوال کروائیں تا کہ وہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے کی اجازت طلب کریں۔'' وہ نبی کے پاس گئے تو اس نے فرمایا: '' اللہ تم پر رحم فرمائے زمین والا آسمان والوں کے لیے توبہ کیسے طلب کرے۔؟'' انہوں نے عرض کیا: '' ہم تو امتحان میں مبتلا ہو گئے۔'' اس نبی نے فرمایا: '' تم میرے پاس جمعہ کے روز آنا۔'' وہ اس کے پاس جمعہ کے روز آئے تو اس نے فرمایا: '' تمہارے متعلق میری کوئی دعا قبول نہیں ہوئی۔ تم میرے پاس دوسرے جمعہ کو آنا۔'' وہ دوسرے جمعہ کو آئے تو اس نبی علیہ السلام نے فرمایا: '' تم منتخب کر لو۔ تمہیں اختیار دیا گیا ہے۔ اگر تمہیں پسند ہو دنیا میں معافی ہو جائے اور

آخرت میں عذاب میں رہو اور اگر چاہو تو دنیا میں عذاب میں رہو اور آخرت میں اللہ کے حکم عذاب سے محفوظ رہو۔" ان میں سے ایک نے کہا: "دنیا کا بہت کم حصہ گزرا ہے اس لیے آخرت کے عذاب کو منتخب کرلیں۔" دوسرے نے کہا: "تم پر افسوس ہے! میں نے پہلے تمہاری بات مانی اب تم میری مانو۔" پھر انہوں نے دنیاوی عذاب کو منتخب کرلیا۔" (ابن ابی حاتم)

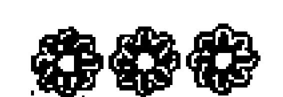
صحت

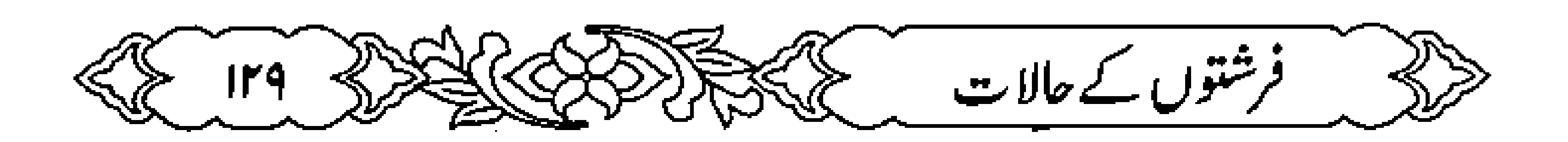
اس قصہ کے اور بھی بہت طرق ہیں جن کو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل جزء کی شکل میں جمع فرمایا ہے۔ اپنی کتاب "القول المسدد فی الذب عن مسند احمد" میں فرماتے ہیں:

"اس قصہ کا واقف کار کثرتِ طرقِ واردہ اور اکثر روایات کی قوتِ مخارج کی وجہ سے اس کے وقوع پر یقین کر ہی لے گا۔"

میں (جلال الدین سیوطی) بھی اس جزء کا واقف ہوں جسے انہوں نے جمع کیا ہے جس میں انہوں نے تقریباً انیس طریق (سندیں) ذکر کیے ہیں۔ میں نے بھی تفسیر میں اس کے طرق جمع کیے ہیں جو بیس سے زائد ہیں۔

(یہ قصہ مذکورہ روایات میں مختلف انداز میں وارد ہوا ہے۔ ان کا مجموعہ اپنی اپنی مختلف اسناد کے ساتھ مل کر اتنی حیثیت تو ثابت کرتا ہے کہ اس کا وقوع ہوا ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر اور علامہ سیوطی جیسے متبحر علماء کے اقوال اوپر گزرے ہیں لیکن حافظ ابن کثیر اور بہت سے مفسرین فرماتے ہیں: "چونکہ یہ واقعہ عصمت ملائکہ کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو قرآن کریم سے ثابت ہے اس لیے اس واقعہ کی کوئی حیثیت نہیں۔" یہ روایت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے مروی ہے۔ اس روایت کو ناقلین نے مرفوع کر کے روایت کردیا ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!





باب : ٤

کراماً کاتبین کا بیان

حافظین

فرمان باری تعالیٰ ہے:

''وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ماتفعلون۔''

''اور تم پر تمہارے سب اعمال کے یاد رکھنے والے جو ہمارے نزدیک معزز اور تمہارے اعمال کے لکھنے والے ہیں مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں اور لکھتے ہیں۔''

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اذیتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید مایلفظ من قول الالدیه رقیب عتید''

''جب دو لینے والے فرشتے انسان کے اعمال کو لے جاتے ہیں جو کہ دائیں اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں جو لفظ بھی بولا جاتا ہے اس پر ایک نگہبان ہوتا ہے۔

پانچ فرشتے

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں' ان میں سے ایک اس انسان کے داہنے رہتا ہے

جونیکیاں تحریر کرتا ہے اور ایک اس کے بائیں ہوتا ہے جو برائیاں لکھتا ہے۔
پس جو اس کے داہنے ہوتا ہے وہ تو اپنے ساتھی کی گواہی کے بغیر نیکی لکھ دیتا ہے' مگر جو اس کے بائیں ہوتا ہے وہ اپنے ساتھی کی گواہی کے بغیر کوئی برائی نہیں لکھتا۔ اگر وہ آدمی بیٹھتا ہے تو ایک اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوتا ہے۔ اگر وہ چلتا ہے تو ایک اس کے آگے ہوتا ہے' تو دوسرا اس کے پیچھے۔ اگر وہ سوتا ہے تو ایک ان میں سے اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب ہوتا ہے۔"

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"دن اور رات کے فرشتے جدا جدا ہیں۔ انسان کے ساتھ پانچ فرشتے مقرر کیے گئے ہیں۔ دو فرشتے رات کے اور دو فرشتے دن کے جو روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں اور پانچواں فرشتہ نہ تو رات کو جدا ہوتا ہے اور نہ دن کو جدا ہوتا ہے۔ (ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۱۹)

موت کے محافظ ملائکہ

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ "ویرسل علیکم حفظة" (سورۃ الانعام' آیت نمبر ۶۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وہ تیرے رزق' تیرے عمل اور تیری موت کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب ان کو پورا کرے گا تو اپنے رب کی طرف منتقل ہو جائے گا۔"

(ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۲۱) (تفسیر طبری' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۱۶) (تفسیر ابن ابی حاتم' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۵۳) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۶)

نماز فجر اور کراماً کاتبین

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"چاروں کراماً کاتبین صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ محافظ چار فرشتے ہیں۔

آدمی کے پاس دو فرشتے تو رات کو آتے ہیں اور دو دن کے وقت آتے ہیں۔ یہ چاروں فرشتے صبح کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ان قرآن الفجر کان مشھودا○''

(القرآن الکریم' سورۃ اسراء' آیت نمبر ۷۸)

''بے شک صبح کا قرآن پڑھنا پیش کیا جاتا ہے۔''

(کتاب السنہ' از ابن ابی زمنین)

نماز فجر و عصر کے وقت محافظ فرشتوں کا اجتماع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلاۃ الفجر وصلاۃ العصر ثم یعرج الذین یاتوافیکم فیسألھم ربھم وھواعلم کیف ترکتم عبادی؟ فیقولون ترکنا ھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون○''

''تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں۔ یہ فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری وہ اوپر کو چلے جاتے ہیں تو ان سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے جب کہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہوتا ہے:'' تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟'' وہ عرض کرتے ہیں:'' ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔''

(الصحیح المسلم' کتاب المساجد' باب نمبر ۳۷' حدیث نمبر ۲۱۰)(سنن نسائی' کتاب الصلوۃ' باب نمبر ۲۱)(مسند امام احمد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۸۶)(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۸۹۴۷)(تفسیر ابن جریر' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۱۱' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۲۹۳)



بوقت عصر رات کے فرشتوں کا نزول

حضرت امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں واضح بیان موجود ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نازل ہوتے ہیں جب لوگ عصر کی نماز میں ہوتے ہیں اور اسی وقت دن کے فرشتے اوپر جاتے ہیں اور یہ حدیث ان لوگوں کی بات کی مخالفت کر رہی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رات کے فرشتے سورج غروب ہونے کے بعد اترتے ہیں۔''

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ کی تفسیر میں ارباب تفسیر کے اقوال

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمان باری تعالیٰ ''له معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ فرشتے ہیں جو رات اور دن کو آتے جاتے رہتے ہیں اور انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔''

(ابن منذر)(ابن ابی حاتم)

② ''له معقبات'' کی تفسیر میں حضرت مجاہد فرماتے ہیں:

''اس سے محافظ فرشتے مراد ہیں۔''

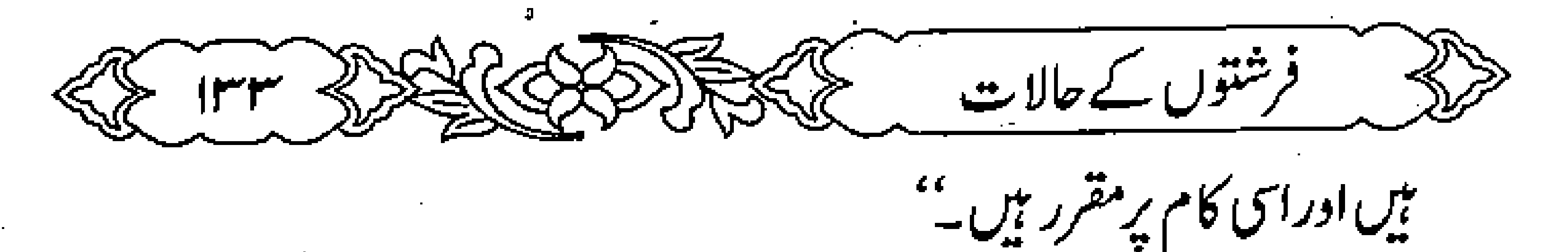
(ابن جریر)(ابن منذر)

③ حضرت مجاہد ہی ''له معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''فرشتے رات دن باری باری آتے رہتے ہیں۔ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس فرشتے عصر اور صبح کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔''

④ حضرت عطاء بن یسار تابعی رحمۃ اللہ علیہ ''له معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس سے مراد کراماً کاتبین ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے محافظ



ہیں اور اسی کام پر مقرر ہیں۔"

کون سی حالت کراماً کاتبین میں کہاں ہوتے ہیں

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آیت" من بین یدیه و من خلفه" کی تفسیر آیت قرآنی" عن الیمین وعن الشمال" کی طرح ہی ہے۔ یعنی نیکیاں اس کے سامنے ہوں گی اور گناہ اس کے پیچھے ہوں گے۔ جو انسان کے دائیں کندھے پر ہے وہ بائیں کی شہادت کے بغیر نیکیاں لکھتا ہے اور جو بائیں کندھے پر ہے وہ دائیں کی شہادت کے بغیر گناہ نہیں لکھتا۔ پس جب انسان چلتا ہے تو ان (کراماً کاتبین) میں سے ایک اس کے آگے ہوتا ہے اور ایک اس کے پیچھے۔ اگر وہ بیٹھتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے دائیں ہوتا ہے اور ایک اس کے بائیں۔ اگر وہ سوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب۔"

محافظ فرشتے

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ "یحفظونه له من امر الله" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

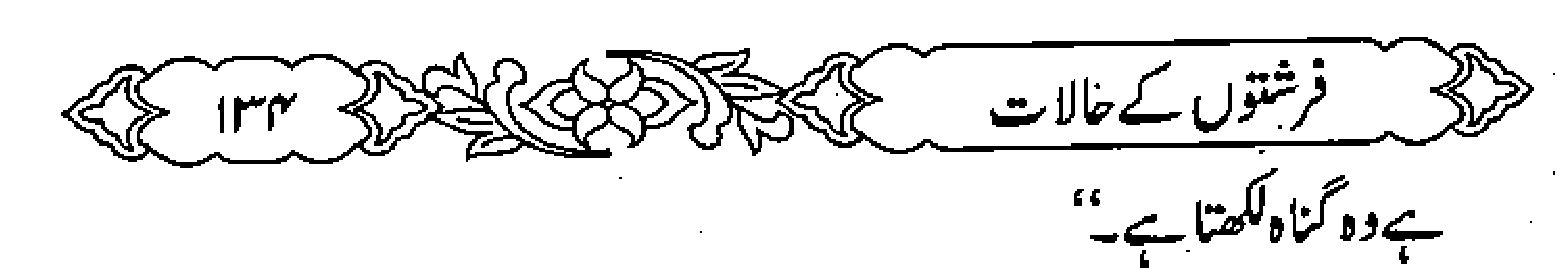
"فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(ابن منذر)

اچھائی اور برائی لکھنے والے ملائکہ

فرمان باری تعالیٰ: "اذیتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید" کی تفسیر میں حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں۔ ایک فرشتہ اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں۔ پس جو اس کے داہنے ہے اچھائی لکھتا ہے اور جو اس کے بائیں



ہے وہ گناہ لکھتا ہے۔"

کراماً کاتبین کے قلم اور سیاہی

① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ لطف الملکین الحافظین حتی اجلسھما علی الناجذین وجعل لسانہ قلمھما وریقہ مدادھما ○"

"اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے والے دونوں کراماً کاتبین فرشتوں کو لطیف بنایا ہے حتی کہ ان کو انسان کے دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے۔ اس کی زبان کو ان کا قلم اور اس کی لعاب کو ان کی سیاہی بنایا ہے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۴۹۵۰)(کنز العمال' حدیث نمبر ۳۸۹۸۱)(الدر المنثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۰۳)

② حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"انسان کی زبان فرشتے کا قلم اور اس کا لعاب اس کی سیاہی ہے۔"

(امام ابن ابی الدنیا فی الصمت)

گناہ لکھنے والے فرشتہ کا نام

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"گناہ لکھنے والے فرشتہ کا نام "عتید" ہے۔" (حلیہ ابو نعیم)

کون سے اعمال لکھے جاتے ہیں

① فرمان باری تعالیٰ "مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نیکی یا بدی کی جو بات بھی کوئی انسان کہتا ہے اسے لکھا جاتا ہے حتی کی اس کی یہ بات کہ "میں نے کھایا' پیا' گیا' آیا' دیکھا" بھی لکھا جاتا ہے۔ جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اس کا قول وعمل سب پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ نیکی

اور بدی سے متعلق ہوتا ہے اس کو برقرار رکھا جاتا ہے اور باقی سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے۔"

(ابن جریر)(ابن ابی حاتم)

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ : "مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"نیکی اور گناہ دونوں لکھے جاتے ہیں لیکن "اے غلام! گھوڑے پر زین کس دے۔اے غلام! مجھے پانی پلا دے وغیرہ" نہیں لکھے جاتے۔"

(ابن ابی شیبہ)(ابن منذر)(ابن ابی حاتم)(ابن مردویہ)

③ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس عمل پر کوئی اجر دیا جائے گا یا سزا دی جائے گی صرف وہی (نامہ اعمال میں) لکھا جاتا ہے۔"

(ابن منذر)

④ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یوحی الی الحفظة لاتکتبوا علی عبدی عندضجره شیئاً ○"

"اللہ تعالیٰ کراما کاتبین کی طرف وحی فرماتا ہے:"میرے بندہ کے اعمالنامہ میں غم واندوہ کے وقت کے کوئی اعمال نہ لکھو۔"

(دیلمی،جلد نمبر۵،صفحہ نمبر۲۶۲،حدیث نمبر۸۱۲۹) (زہرالفردوس،جلد نمبر ۴،صفحہ نمبر۱۷۱)

(کنزالعمال،حدیث نمبر۱۰۳۲۰)(اتحافات سنیہ،صفحہ نمبر۳۲۶)

(اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے وہ احوال جن میں انسان انتہائی اندوہناک حالات میں گھرا ہوتا ہے اس کے اعمال نہیں لکھے جاتے۔ایسی حالت میں اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعید نہیں کہ ایسی حالت کے نیک اعمال کو لکھا اور ان کا اجر دیا جائے۔)

⑤ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو کچھ بھی انسان بولتا ہے وہ سب اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ جب اپنی مرض میں کراہتا ہے تو وہ بھی لکھا جاتا ہے۔“

(ابن منذر)

⑥ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے:

”سب کچھ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کا کراہنا اور آہیں بھرنا بھی لکھا جاتا ہے۔“

(خطیب فی رواۃ مالک)

(مرض میں کراہنے کو حضرت فضیل بن عیاض اور امام احمد بن حنبل علیہما الرحمۃ نے ناپسند فرمایا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شکایت سمجھی جائے گی لیکن اس کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔)

حالت مرض میں بیمار کے اعمال

① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو مرض میں مبتلا فرماتا ہے تو انسان کے بائیں طرف والے فرشتہ سے فرماتا ہے: ”تو اس کے گناہ لکھنے سے اپنا قلم اٹھالے۔“ پھر دائیں طرف والے فرشتے سے فرماتا ہے: ”جو کچھ میرا بندہ (حالت صحت میں) نیک عمل کرتا تھا اب اس کے لیے اس سے بھی بہتر عمل لکھتا رہ۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ)(شعب الایمان بیہقی)

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اذا ابتلی العبدالمسلم ببلاء فی جسدہ قال اللہ للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہٗ غسلہ وطھرہ وان قبضہ غفرلہ ورحمہ ○“

''جس کسی مسلمان کے بدن میں کوئی تکلیف ڈالی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتا ہے: ''اس کے وہ تمام نیک اعمال لکھتا رہ جو یہ حالت صحت میں کرتا تھا اگرچہ اب اس میں کرنے کی ہمت نہیں ہے۔'' پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرماتا ہے تو اسے گناہوں سے پاک کر دیتا ہے اور اگر اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو اسے معاف فرما دیتا ہے اور اپنی رحمت عطا فرماتا ہے۔''

(مسند امام احمد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۴۸) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۰۴) (ترغیب و ترہیب' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۹۰) (کنز العمال' حدیث نمبر ۶۶۹۵) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۳۳)

③ حضرت عطا ابن یسار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اذا مرض العبد قال اللہ للکرام الکاتبین اکتبوا لعبدی مثل الذی کان یعمل حتی اقبضہ او اعافیہ ○''

''جب کوئی بندہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے: ''میرے بندہ کے لیے ویسے اعمال صالحہ لکھتے رہو جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے موت دے دوں یا صحت دے دوں۔''

④ حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اذا مرض العبد یقال لصاحب الشمال ارفع عنہ القلم ویقال لصاحب الیمین اکتب لہ احسن ما کان یعمل فانی اعلم بہ وانا قیدتہ''

(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۵۲۹) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۶۷) (کنز العمال' حدیث نمبر ۶۶۸۵) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۶۵۰)

''جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو بائیں طرف کے گناہ لکھنے والے فرشتے کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس سے اپنا قلم اٹھا لے اور دائیں طرف والے فرشتہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے اس سے بھی بہتر اعمال لکھتا رہ جو وہ حالت صحت

میں کیا کرتا تھا کیونکہ اس کی آنے والی حالت کو میں جانتا ہوں۔ میں نے ہی اسے اس حالت میں مبتلا کیا ہے جس میں وہ میری عبادت سے مجبوراً رہ گیا ہے۔"

⑤ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان العبداذا مرض اوحی اللہ الی الملئکۃ اناقیدت عبدی بقیدٍ من قیودی فان اقبضہ اغفرلہ وان اعافہ فحینئذٍ یقعد لا ذنب لہ"

"جب کوئی بندہ مرض شدید میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو وحی فرماتا ہے:"میں نے اپنے بندہ کو اپنی تکالیف میں سے ایک تکلیف میں مبتلا کیا ہے' اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو اسے معاف کردوں گا اور اگر عافیت دی تو جب یہ حالت صحت میں بیٹھے گا تو اس کے کوئی گناہ نہیں ہوں گے۔"

(مستدرک حاکم' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۳۱۳)(جمع الجوامع' حدیث نمبر۵۷۲۵)(الدارالمنثور' حدیث نمبر ۶۶۶۷)(الاتحاف السنیہ' صفحہ نمبر۵۳)(کنزالعمال' حدیث نمبر۶۶۶۷)

⑥ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان العبداذا اشتکی یقول اللہ للملئکۃ اکتبوالعبدی ماکان یعمل طلقا حتی یبدولی اقبضہ ام اطلقہ ○"

"جب کوئی نیک بندہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے:"میرے بندہ کے لیے وہ نیک اعمال لکھتے رہو جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں فیصلہ کروں کہ اس کی روح قبض کرنی ہے یا مہلت دینی ہے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر۵۷۲۴)(کنزالعمال' حدیث نمبر۶۷۰۸)(الاتحافات السنیہ' صفحہ نمبر۱۵۳)

⑦ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وماحدمن المسلمین یصاب ببلاء فی جسدہ الا امر اللہ الحفظۃ

الذین یحفظونہ فیقول اکتبوالعبدی کل یوم ولیلۃ مثل ماکان یعمل من الخیرمادام محبوسا فی و ثاقی ○"

"جب مسلمان کے جسم میں کوئی بیماری پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو جو انسان کی حفاظت کرتے ہیں حکم فرماتا ہے:" میرے بندہ کے لیے ہر روز اور ہر رات اتنے نیک کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک کہ یہ میری گرہ میں بندھا ہوا (بیمار) ہے۔"

(مسند امام احمد' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر ۱۹۴ اور ۱۹۸) (الدارمی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۳۱۶) (الاتحافات السنیہ' حدیث نمبر۲۶۶)

⑧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان العبد اذا مرض یقول الرب عبدی فی وثاقی فان کان نزل بہ المرض وھو فی اجتھادہ قال اکتبوا لہ من الاجر قدرما کان یعمل فی اجتھادہ وان کان نزل بہ المرض فی فترۃ منہ قال اکتبوالہ من الاجرما کان فی فترتہ ○"

"جب کوئی بندہ مریض ہوتا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:" میرا بندہ میری جکڑ میں ہے۔" جب اس کو مرض لاحق ہوئی اور یہ نیک اعمال کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے:" اس کے لیے اتنا ثواب لکھتے رہو جتنا وہ اپنی محنت سے عمل کرتا تھا۔" اگر اس کو اس حالت میں مرض لاحق ہوئی کہ وہ کوئی بھی نیک عمل نہیں کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:" اس کے لیے اس کا اجر لکھو جو وہ اپنی فرصت میں کر رہا تھا۔" (بیہقی شریف)

⑨ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ ہم نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے کیوں تبسم فرمایا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



"عجبت للمومن وجزعه من السقم ولويعلم مافی السقم احب ان یکون سقیما حتی یلقی اللہ ○"

"میں مومن سے اور اس کی بیماری میں گھبراہٹ سے حیران ہو رہا ہوں۔ اگر یہ بیماری کا ثواب واجر جان لے تو پسند کرے کہ وہ بیمار پڑ جائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔"

⑩ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائی پھر جھکالی۔ ہم نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"عجبت من ملکین من الملئکة نزلا الی الارض یلتمسان عبدا فی مصلاةٖ فلم یجداه فعرجا الی السماء الی ربهما فقالا یارب کنا نکتب لعبدك المومن فی یومه ولیلة من العمل کذاوکذا فوجدنا ه قد حبسته فی حبالتك فلم نکتب له شیئا فقال تبارك وتعالیٰ اکتبا لعبدی عمله فی یومه ولیلته ولاتنقصوه شیئا علی اجرما حبسته وله اجرما کان یعمل"

"میں فرشتوں میں سے ان دو فرشتوں پر حیران ہوں جو زمین پر نازل ہوئے اور ایک نیک آدمی کو اس کی جائے نماز پر تلاش کرتے رہے۔ جب اسے نہ پایا تو اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں آسمان پر چلے گئے اور عرض کیا:" اے ہمارے پروردگار! ہم فلاں مومن بندے کے رات دن کے ایسے ایسے اعمال لکھا کرتے تھے اب ہم نے اسے اس حالت میں پایا ہے کہ اسے آپ نے اپنی رسی (بیماری) میں جکڑ رکھا ہے اس لیے ہم نے اس کا کوئی عمل نہیں لکھا۔" اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:" میرے بندے کے لیے اس کے دن

رات کے عمل لکھتے رہو جو وہ اپنی حالت صحت میں کیا کرتا تھا اور میرے اس کو لاچار کر دینے سے اس کے اعمال صالحہ کے لکھنے میں اجر و ثواب کی کمی نہ کرو۔ اس کے لیے نیک اعمال کا وہی اجر ہے جو یہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا۔"

(کنز العمال' حدیث نمبر ۲۲۸۷ اور ۶۷۱۷)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۳۰۴' جلد نمبر ۲)(المطالب العالیہ' حدیث نمبر ۵۴۱۳)(اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر ۱۴۱' جلد نمبر ۹)(حلیہ ابونعیم' صفحہ نمبر ۲۶۶' جلد نمبر ۴)(الاحکام النبویہ' صفحہ نمبر ۱۳۱' جلد نمبر ۱)(ابوداؤد طیالسی' صفحہ نمبر ۴۶)(الطب النبوی' صفحہ نمبر ۱۴۳)

⑪ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لیس من عمل یوم الا وهو یختم علیه فاذا مرض العبد المومن قالت الملئکة یاربنا عبدك فلان قد حبسته فیقول الرب اختموا له علی مثل عمله حتی یبرا اویموت ○"

"روزانہ کوئی نیک عمل ایسا نہیں جس کو تمام کر کے اگر کوئی مومن سخت بیمار ہو جائے جس سے نیک اعمال کرنے کی ہمت نہ ہو تو فرشتے عرض کرتے ہیں: "اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کو نیک اعمال کرنے سے بے بس کر دیا ہے۔" تو اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے: "جس طرح کا اس نے نیک عمل کیا تھا تم اس کا اس روز کا عمل بھی اسی طرح کا تحریر کر دو۔ یہاں تک کہ یہ اپنی اس مرض سے نجات پالے یا اسے موت آ جائے۔"

(مستدرک حاکم' صفحہ نمبر ۳۰۹' جلد نمبر ۴)(مسند امام احمد' صفحہ نمبر ۱۴۶' جلد نمبر ۴)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۳۰۳' جلد نمبر ۲)(تفسیر ابن کثیر' صفحہ نمبر ۴۹' جلد نمبر ۵)(کنز العمال' حدیث نمبر ۶۶۶۶)(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۷' صفحہ نمبر ۲۸۴)

پوشیدہ نیک عمل کو فرشتے کا لکھنا

حضرت ابن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا:



''اللہ تعالیٰ کا جو ذکر انسان دل ہی دل میں کرتا ہے اسے فرشتے کس طرح لکھتے ہیں۔؟''

انہوں نے فرمایا:

''وہ اس کی خوشبو پا کر لکھتے ہیں۔''

(ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۲۲)

نامہ اعمال میں گناہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

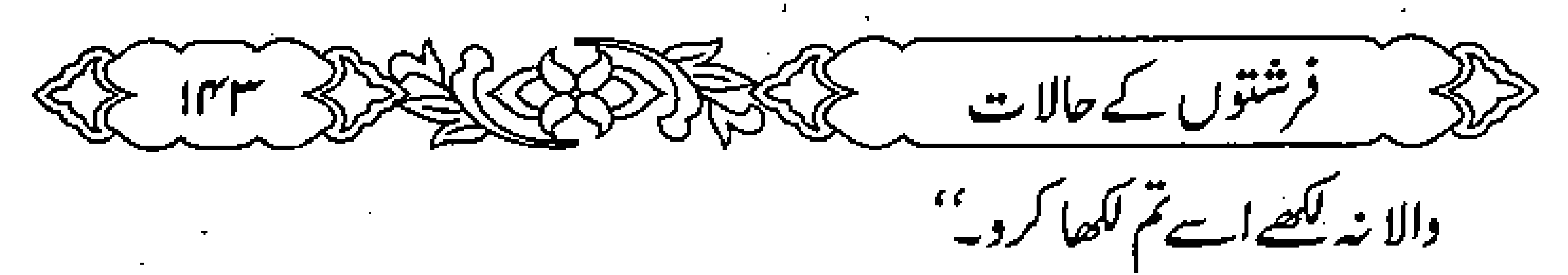
''نیکیاں لکھنے والا فرشتہ انسان کے داہنے طرف ہے جو اس کی نیکیاں تحریر کرتا ہے اور گناہ لکھنے والا اس کے بائیں ہے۔ جب انسان کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اسے داہنی طرف والا دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب انسان برائی کرتا ہے تو داہنی طرف والا بائیں والے کو کہتا ہے: ''اسے مہلت دے دے کہ یہ تسبیح پڑھ لے یا استغفار کرلے اور ان کی وجہ سے اس کا گناہ مٹ جاتا ہے۔'' لیکن جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اس کے نیک و بد سب اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں۔ نیکی اور بدی کے علاوہ کے سب اعمال مٹا دیئے جاتے ہیں پھر اس اعمال نامہ میں کو ''ام الکتاب'' پر پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ اعمال نامہ میں ہوتا ہے وہ سب ام الکتاب میں پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے۔''

(کتاب التوبہ' از امام ابن ابی الدنیا)

جو عمل دائیں طرف والا نہ لکھے

حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اچانک وہ گدھا اس سوار سمیت گر پڑا تو سوار نے کہا: ''تو برباد ہو۔'' دائیں طرف والے فرشتے نے کہا: ''یہ کوئی نیکی نہیں جسے میں لکھوں۔'' تو بائیں طرف والے نے کہا: ''یہ کوئی گناہ بھی نہیں ہے کہ میں لکھوں۔'' تو بائیں طرف والے کو حکم دیا گیا کہ جو کچھ دائیں طرف



والا نہ لکھے اسے تم لکھا کرو۔"

(ابن ابی شیبہ)(شعب الایمان ازامام بیہقی)

دن اور رات کے الگ الگ فرشتے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے دو محافظ رات کے لیے مقرر فرمائے ہیں اور وہ دن کے لیے جو انسان کے عمل کی حفاظت کرتے ہیں اور جب وہ عمل کر چکتا ہے تو اسے لکھ لیتے ہیں۔"

(ابن جریر)

گناہ لکھنے کا دستور

ارشاد باری تعالیٰ:" عن الیمین وعن الشمال قعید" کی تفسیر میں حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور یہ بائیں طرف والے کا امیر بھی ہے۔ اگر انسان گناہ کرے تو یہ کہتا ہے:"ٹھہر جاؤ۔" اگر انسان اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ لے تو اسے یہ گناہ لکھنے سے منع کر دیتا ہے اور اگر انسان گناہ نہ چھوڑے اور اس پر ڈٹا رہے تو وہ اس گناہ کو لکھوا دیتا ہے۔"

(ابن ابی الدنیا)

گناہ کب تک نہیں لکھا جاتا

① حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ایک مجلس میں ایک مذاکرہ ہوا جس میں حضرت مکحول اور حضرت ابن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہما بھی موجود تھے۔ اس مذاکرے میں بیان ہوا کہ جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو تین پہر تک اگر استغفار کر لے تو نہیں لکھا جاتا ورنہ لکھ دیا جاتا ہے۔"(تفسیر ابو الشیخ)

④ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان صاحب الشمال لیرفع ست ساعات عن العبد المسلم المخطئ فان ندم واستغفر اللہ تعالیٰ منها القاها والا کتبها واحدة"

"بائیں ہاتھ والا فرشتہ خطا کار مسلمان بندہ سے چھ پہر تک اپنا قلم روکے رکھتا ہے، اگر وہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلے تو وہ فرشتہ اس کا گناہ اس سے ہٹا دیتا ہے ورنہ صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔"

(طبرانی کبیر، جلد نمبر ۸، صفحہ نمبر ۲۱۸) (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۰۱۹۲) (جمع الجوامع، حدیث نمبر ۶۶۲۴) (حلیہ ابونعیم، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۱۲۴) (مجمع الزوائد، جلد نمبر ۱۰، صفحہ نمبر ۲۰۷) (فیض القدیر شرح جامع صغیر، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۵۶)

(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب بھی کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو زمین کی وہ جگہ رب تعالیٰ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ وہ اسے دھنسا دے اور آسمان کی وہ چھت بھی اجازت طلب کرتی ہے کہ اس پر اپنا ایک حصہ گرائے لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں سے فرماتا ہے: "ٹھہر جاؤ! اسے مہلت دے دو، تم نے اسے پیدا نہیں کیا! اگر تم نے اسے پیدا کیا ہوتا تو تم اس پر ضرور رحم کھاتے۔ میں اس کی استغفار اپنی رحمت یا اس کی کسی نیکی کی وجہ سے جو اس نے گناہ کے بعد کی یا اپنی عمر کے کسی حصہ میں کوئی نیکی کی جو مجھے پسند آئی مغفرت کرتا ہوں۔ تاکہ یہ نیک عمل کرے اور میں اس کے گناہ کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں۔ یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا: "ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا" "اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے"۔ سابقہ ایک روایت میں تین پہر کا ایک ذکر گزرا ہے اور اس روایت میں چھ پہر کا ذکر ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ مختلف اعتبارات سے رحمت فرماتا ہے۔)

③ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صاحب الیمین امیر علی صاحب الشمال فاذا عمل العبد حسنة



كتبت بعشر امثالها واذاعمل سيئة فاراد صاحب الشمال ان يكتبها قال صاحب اليمين امسك فيمسك ست ساعات او سبع ساعات فان استغفر الله تعالىٰ منها لم تكتب عليه شيئا وان لم يستغفر الله كتب عليه سيئة واحدة ○

''دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتہ کا سردار ہے۔ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو اس جیسی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ اسے لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں والا کہتا ہے: ''رک جاؤ!'' وہ چھ گھڑیاں یا سات گھڑیاں رک جاتا ہے، پس اگر وہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے اس کا استغفار کر لے تو وہ کچھ بھی نہیں لکھتا اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار نہ کرے تو اس کا ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔''

(کنزالعمال' حدیث نمبر۱۰۲۱۲)(فیض القدیر' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۱۹۰)(مجمع الزوائد' جلد نمبر۱۰' صفحہ نمبر۲۰۸)(طبرانی کبیر' جلد نمبر۷' صفحہ نمبر۲۲۵' جلد نمبر۸' صفحہ نمبر۲۹۶)(الفقیہ والمحققہ' صفحہ نمبر۳۶)

وقتِ نزاع اور کراماً کاتبین

حضرت فضل بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب انسان پر موت کی حالت طاری ہوتی ہے تو اس کے فرشتہ سے کہا جاتا ہے: ''اب ٹھہر جا! اس کا اعمال نامہ لپیٹ دے۔'' تو وہ کہتا ہے: ''نہیں! مجھے کیا معلوم شاید یہ کلمہ طیبہ لا الہ اللہ پڑھ لے اور میں اس کے لیے اسے لکھ دوں۔'' (ابن ابی الدنیا)

انسان کی وفات کا علم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے انسان کی موت کا جس کو علم ہوتا ہے وہ حافظ (انسان کی حفاظت کرنے والا فرشتہ) ہے کیونکہ وہی انسان کے اعمال کو اوپر لے جاتا



ہے اور وہی اس کا رزق لے کر زمین پر اترتا ہے۔ جب اس کا رزق اسے نہ ملے تو وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت آنے والی ہے۔" (ابن ابی الدنیا)

فرشتہ کو عمل کی قبولیت کا علم نہ ہونا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان الملك يرفع العمل للعبد يرى ان في يديه سرورا حتى ينتهي الى الميقات الذى وصف الله له فيضع العمل فيه فيناديه الجبار عزوجل من فوقه ارم بما معك في سجين۔ فيقول الملك مارفعت اليك الا حقا فيقول صدقت ارم بما معك في سجين"

"فرشتہ انسان کے عمل کو اٹھالے جاتا ہے اور اپنے ہاتھوں میں کچھ سرور بھی محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس مقام تک پہنچتا ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا ہے تو یہ اس عمل کو اس میں رکھ دیتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین ساتویں زمین سے بھی نیچے پھینک دے۔" تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: "اے اللہ! میں تو اسے تیری بارگاہ میں لایا ہوں۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین میں پھینک دے کیونکہ اس عمل کی حقیقت سے میں واقف ہوں تم واقف نہیں۔"

(ابن مردویہ) (الدر المنثور، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۳۲۵) (اتحاف السادۃ، جلد نمبر ۸، صفحہ نمبر ۲۶۲)

گناہ مٹا کر نیکیاں لکھنے والا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذانام ابن ادم قال الملك للشيطان اعطني صحيفتك فيعطيه اياها فما وجد في صحيفته من حسنة محابها عشر سيات في صحيفة الشيطان و كتبهن حسنات فاذا احدكم ان ينام فليكبر



ثلاثا و ثلاثین ویحمد اربعا وثلاثین تحمیدة ویسبح ثلاثا وثلاثین تسبیحة فتسلك مائة''

''جب کوئی انسان سوجاتا ہے تو کراماً کاتبین شیطان سے کہتے ہیں: ''اپنا صحیفہ ہمیں دے دے۔'' تو وہ دے دیتا ہے۔ نیکیاں لکھنے والا وہ فرشتہ اپنے صحیفہ میں جہاں ایک نیکی پاتا ہے تو اس کی جگہ شیطان کے صحیفہ سے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور ان کی جگہ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ ''اللہ اکبر'' ۳۳ مرتبہ ''الحمد للہ'' اور ۳۳ مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہہ لے۔ تو یہ سو نیکیاں ہو جائیں گی۔''

(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۳۶) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۱۲۱ اور ۱۲۲) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۳۶۸۱) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۱۳۰۷) (الدر المنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۸۰)

ثواب لکھنے والا فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

① حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''ایک آدمی نے ''الحمد للہ کثیرا'' کہا تو کراماً کاتب نے اس تعریف کو لکھنے سے زیادہ سمجھا یہاں تک کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے حکم فرمایا: ''اسے اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے ''کثیرا'' کہا۔'' (کتاب الزھد' از امام احمد)

(اسی طرح اگر کوئی آدمی: اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ حمداً کثیراً وسبحان اللہ بکرةً و اصیلاً'' پڑھے تو اس کے لیے بھی ثواب کے انبار لگ جائیں گے۔ (انشاء اللہ!)

② حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان عبدا من عباد اللہ قال یارب لك الحمد کماینبغی لجلال وجهك ولعظیم سلطانك فاعضلت بالملکین فلم یدریا کیف



یکتبانها فصعدا الی السماء فقالا یاربنا عبدك قال مقالة لاندری کیف نکتبها فقال الله وهو اعلم بما قال عبده ماذاقال عبدی قالا یارب انه قال یارب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك ولعظیم سلطانك فقال الله تبارك وتعالٰی اکتباها کما قال عبدی حتی یلقانی عبدی فاجزیه بها ○"

"اللہ تعالٰی کے بندوں میں سے ایک بندہ نے اس طرح اللہ تعالٰی کی تعریف کی:

"یارب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك لعظیم سلطانك ○"

"اے پروردگار! تیری تعریف اسی طرح ہو جس طرح تیرے چہرہ کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے مناسب ہے۔"

فرشتے مشکل میں پڑ گئے اور نہ سمجھ سکے کہ وہ اسے کس طرح سے لکھیں تو وہ آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: "اے ہمارے پروردگار! تیرے بندہ نے ایک ایسا جملہ کہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اس کا ثواب کس طرح سے لکھیں۔" اللہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا: "اس کلمہ کو اسی طرح لکھو جس طرح سے میرے بندہ نے کہا ہے یہاں تک کہ جب میرا بندہ مجھے ملے گا تو میں اسے اس کا انعام دوں گا۔"

(سنن ابن ماجۂ حدیث نمبر ۳۸۰۱) (طبرانی' جلد نمبر ۱۲' صفحہ نمبر ۴۴۴) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۳۲) (کنز العمال' حدیث نمبر ۵۱۲۷ اور ۶۴۴۱) (مسند الفردوس' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۳۹)

اعمالناموں کی اصلاح

① حضرت ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ فرشتے ہر شام عصر کے بعد پہلے آسمان میں اپنے اپنے لکھے ہوئے اعمال ناموں کے احوال بیان کرتے ہیں تو ایک فرشتہ (ایک کراماً کاتبین کو) کہتا ہے: "اس اعمالنامہ کو پھینک دے۔" اسی طرح

ایک اور فرشتہ بھی ندا کرتا ہے کہ اس اعمالنامہ کو پھینک دے۔ تو یہ اعمالنامے لکھنے والے فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! ہمارے متعلقہ افراد نے نیکی کی بات کہی تھی اور ہم ان کے محافظ تھے۔ انہوں نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ان لوگوں نے اس عمل میں میری رضا کا ارادہ نہیں کیا تھا جبکہ میں قبول نہیں کرتا مگر جس عمل میں میری رضا ملتی ہو اسی کو قبول کرتا ہوں۔'' جبکہ ایک اور فرشتہ کراماً کاتبین کو پکارتا ہے: ''فلاں ولد فلاں کے فلاں فلاں نیک اعمال لکھ۔'' تو وہ عرض کرتا ہے: ''اے پروردگار! اس نے تو یہ عمل نہیں کیا ہے۔ اس نے تو یہ عمل نہیں کیا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اس نے اس کی نیت تو کی تھی جس کا تجھے علم نہیں۔''

(زوائد کتاب الزہد امام عبداللہ بن احمد)

④ حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان الملائكة يصعدون بعمل العبد من عباد الله يكثرونه ويزكونه حتى ينتهوا به حيث شاء الله من سلطانه فيوحى الله اليهم انكم حفظة على عمل عبدى وانا رقيب على مافى نفسه ان عبدى هذالم حفظة على عمل عبدى وانا رقيب على مافى نفسه ان عبدى هذالم يخلص لى عمله اجعلوه فى سجين قال ويصعدون بعمل عبدمن عباد الله فيستقلونه ويحقرونه حتى ينتهوا به حيث شاء الله من سلطانه فيوحى الله اليهم انكم حفظة وانا رقيب على مافى نفسه فضاعفوه وله واجعلوه فى علّيين ○''

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لے کر فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اسے وہ بڑا پاکیزہ سمجھ رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لے کر وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: ''تم میرے بندہ کے عمل کے محافظ ہو اور جو کچھ اس

کے جی میں ہے میں اس کا نگران ہوں۔ میرے اس بندہ نے اپنا یہ عمل میرے لیے نہیں کیا اس کا یہ عمل سجین (یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام کا نام ہے) میں ڈال دو۔" یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لے کر چڑھتے ہیں جسے وہ ہلکا اور گھٹیا سمجھ رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں جہاں تک چاہتا ہے یہ فرشتے وہاں تک اسے لے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: "تم محافظ ہو اور جو کچھ اس کے جی میں ہے میں اس کا نگران ہوں۔ اس عمل کے کئی گنا کر دو اور اسے علیین (ساتوں آسمانوں سے اوپر نیک اعمال کا مقام) میں اس کے لیے رکھ دو۔"

(کتاب الزہد از امام ابن مبارک، صفحہ نمبر ۱۵۳) (کتاب الاخلاص از امام ابن ابی الدنیا) (الدر المنثور جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۱۴) (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ، صفحہ نمبر ۵۲) (الفقیہ و المتفقہ، صفحہ نمبر ۳۶)

جھوٹ بولنے والا اور فرشتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

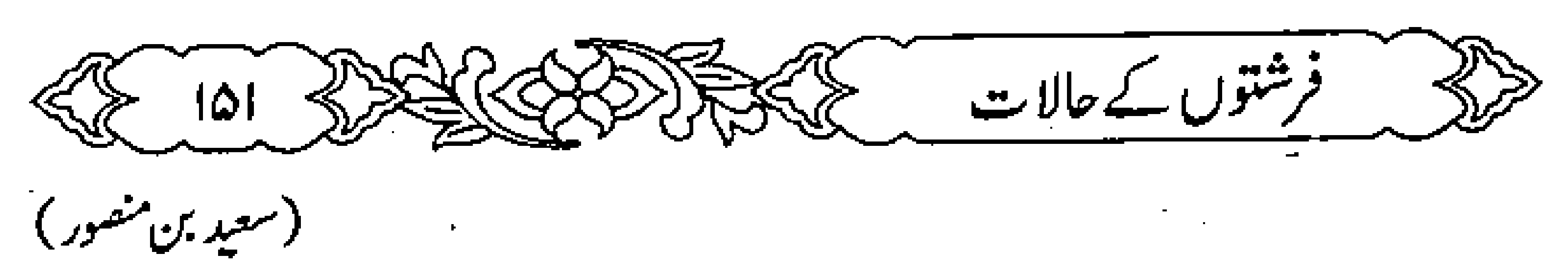
"اذا کذب العبد کذبۃ تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ"

"جب کوئی انسان ایک بار جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے ایک میل تک فرشتہ دور چلا جاتا ہے۔" (ترمذی حدیث ۱۹۷۲ء)

جوتے کہاں رکھے جائیں

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھو یا اپنے سامنے رکھو۔ اپنے جوتے داہنے نہ رکھو کیونکہ ایک فرشتہ تیرے داہنے ہے اور انہیں اپنے بائیں بھی نہ رکھو کیونکہ وہ جوتے تیرے بھائی مسلمان کے دائیں میں ہوں گے۔"



(سعید بن منصور)

دائیں طرف تھوکنا

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلایبزق امامه فانه یناجی اللہ تعالیٰ مادام فی مصلاۃ ولاعن یمینه فان عن یمینه ملکا ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمه۔''

''تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کررہا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے۔ نہ ہی وہ اپنی دائیں طرف تھوکے کیونکہ اس کے داہنے فرشتہ کراماً کاتبین ہے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنے بائیں یا قدموں کے نیچے تھوکے۔''

(مصنف عبدالرزاق' حدیث ۱۶۸۶)(کنزالعمال' حدیث نمبر۱۹۹۴۱)(جمع الجوامع' حدیث نمبر۲۳۰۱)

② حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاقام احدکم یصل فلا یبزقن بین یدیه ولا عن یمینه فان عن یمینه کاتب الحسنات ولکن یبزق عن یسارہ او خلف ظهرہ۔''

(ابن ابی شیبہ)

''تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتو اپنے سامنے اور اپنے داہنے میں نہ تھوکے کیونکہ اس کے داہنے نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے بائیں یا پشت پیچھے تھوکے۔''

③ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے جبکہ آپؐ کے دست مبارک میں کھجور کا خوشہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے خوشوں کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ میں بلغم کو دیکھا تو

اسے کھرچ دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''اے لوگو! جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے اور اس کے داہنے میں فرشتہ ہوتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے آئے اور اس کے سامنے تھوک دے؟ تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے میں بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں جانب تھوکے اور اگر تمہیں جلدی ہوتو اس طرح ہلکا یعنی اپنے کپڑے میں تھوک دے۔'' (ابن ابی شیبہ)

③ حضرت عبدالعزیز نے اپنے صاحبزادہ عبدالملک سے کہا جبکہ اس نے اپنے دائیں طرف تھوک دیا تھا اور وہ چل رہا تھا:

''تو نے اپنے ساتھی فرشتہ کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔ اپنے بائیں تھوکا کر۔''

(ابن عساکر)

مسجد میں کنکریاں الٹانا

① حضرت طلحہ بن مصرف تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مسجد میں کنکریاں الٹانا کراماً کاتبین کو تکلیف دیتا ہے۔''

(عبدالرزاق) (ابن ابی شیبہ)

② حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''نماز میں کنکریاں نہ الٹا کرو کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔''

استغفار کا فائدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حافظین یرفعان الی اللہ تعالیٰ ماحفظا فی یوم فیری فی اول الصحیفۃ و آخرھا استغفارا اِلاقال اللہ تعالیٰ: قد غفرت لعبدی مابین طرفی الصحیفۃ۔''

"کراماً کاتبین اپنے روزانہ کے اعمال محفوظ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جاتے مگر جب اعمالنامہ کے شروع اور اخیر میں استغفار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو کچھ اس اعمالنامہ کے درمیان گناہ ہیں میں نے وہ سب اپنے بندہ کو معاف کیے۔" (مسند بزار)

(جب کوئی آدمی نیند سے جاگنے کے بعد استغفار کر لے اور جب رات کو سونے لگے اس وقت بھی استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس استغفار کے دوران کے چھوٹے گناہ معاف فرما دیتا ہے جبکہ بڑے گناہ بغیر توبہ کیے معاف نہیں ہوتے' اس لیے ان سے توبہ کر لی جائے۔ جو گناہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ وابستہ ہیں ان کے معاف ہونے کی تین شرائط ہیں۔ ①: جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے توبہ کرنے کے وقت سے چھوڑ دے۔ ②: اس گناہ پر ندامت ظاہر کرے۔ ③: اس بات کا پختہ عہد کرے کہ دوبارہ یہ گناہ کبھی نہیں کرے گا۔ ان تین شرطوں میں کوئی ایک بھی نہ پائی گئی تو توبہ توبہ نہیں ہوتی۔ جو گناہ انسانوں کے متعلق ہیں ان کی توبہ کی چار شرائط ہیں۔ تین تو مذکورہ بالا اور چوتھی یہ کہ اپنے متعلقہ آدمی کے فرض سے سبق دوش ہو۔ مال ہو تو وہ لوٹائے' اگر تہمت وغیرہ ہے تو اس کی معافی مانگے اور اگر الزام گناہ لگایا ہے تو وہ معاف کرائے۔ (ریاض الصالحین' صفحہ نمبر ۱۳' باب التوبہ) جتنے گناہ سے توبہ کرے گا توبہ ہوگی سب کی کرے گا سب کی ہوگی' آدمی سے جو گناہ بھی ہو جائے اس سے فوراً توبہ کر لے کیونکہ زندگی موت کا کوئی پتہ نہیں۔)

حالت جماع میں پردہ کرنا ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا اتی احدکم اهله فلیستتر فانه اذا لم' یستتر استحیت الملائکة وخرجت وحضر الشیطان فاذا کان بینهما ولد کان للشیطان فیه نصیب"

''تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اسے چاہیے کہ پردہ کر لے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرے گا تو فرشتے حیا کرتے ہیں' اس کے گھر سے نکل جاتے ہیں اور شیطان آ دھمکتے ہیں۔ پس اگر ان دونوں کے لیے اس جماع کی وجہ سے کوئی اولاد لکھی ہے تو شیطان کا اس میں بھی ایک حصہ (اثرات شیطانی کا) شامل ہو جاتا ہے۔''

کراماً کاتبین سے حیا

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یستحی احدکم من ملکیه الذین معه کما یستحی من رجلین صالحین من جیرانه وهما معه بالیل والنهار۔''

(شعب الایمان وضعفہ)

''تم میں سے ہر ایک اپنے ان دونون فرشتوں سے حیا کرے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں جس طرح سے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے دو نیک انسانوں سے حیا کرتا ہے (اور ان کے سامنے کوئی غلط کام نہیں کرتا) اور یہ دونوں فرشتے تو حیا کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ رات اور دن ہر وقت آدمی کے ساتھ ہوتے ہیں۔''

② حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''الم انهكم عن التعری الم انهكم عن التعری ؟ ان معكم من لایفارقكم فی یوم ویقظةٍ الا حین یاتی احدكم اهله اوحین یاتی خلاءه الا فاستحیوهما الا فاكرموهما۔''

(بیہقی وضعفہ) (نصب الرایہ صفحہ نمبر ۱۴۴)

''کیا میں نے آپ لوگوں کو کپڑے ہٹانے سے منع نہیں کیا؟ کیا میں نے آپ لوگوں کو کپڑے ہٹانے سے منع نہیں کیا؟ تمہارے ساتھ وہ فرشتے ہیں

جو تم سے الگ نہیں ہوتے نہ نیند میں نہ بیداری میں۔ یاد رکھو! جب بھی تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے یا قضائے حاجت کو جائے تو ان دونوں فرشتوں سے حیاء کرے۔ خبردار! ان دونوں کی عزت کرو۔"

③ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"انسان فرشتے سے ننگ کھولنے میں دو جگہوں پر اجتناب کرے:" قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔"

(مصنف عبدالرزاق)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللّٰہ نہاکم عن التعری فاستحیو امن ملائکۃ اللّٰہ الذین معکم الکرام الکاتبین الذین لایفارقونکم الاعنداحدی ثلاث حاجات الغائط والجنابۃ والغسل۔"

(الدرالمنثور، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۳۲۳)

"اللہ تعالیٰ تمہیں کپڑے اتار دینے سے منع فرماتا ہے۔ اللہ کے ان فرشتوں سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ کراماً کاتبین ہیں جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت۔ قضائے حاجت کے وقت، جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت۔ کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت برہنہ ہوتا ہے۔"

⑤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ظہر کے وقت باہر نکلے تو ایک آدمی کو دیکھا جو وسیع میدان میں کپڑے اتار کر نہا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا:

"فاتقوا اللّٰہ واکرموا الکرام الکاتبین الذین معکم لیس یفارقونکم الا عنداحدی منزلتین حیث یکون الرجل علی خلائہ اویکون مع اھلہ انھم کرام کما سماھم اللّٰہ تعالیٰ فلیستتر احدکم عندذلک



بجرم حائط اوبعیرہ فانھم بجرم لاینظرون الیہ۔"

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کراماً کاتبین کی عزت کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں، تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے مگر دو مقام پر جبکہ آدمی قضائے حاجت میں ہوتا ہے یا اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ فرشتے عزت والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام بھی 'کراماً کاتبین' (عزت دار اعمال لکھنے والے) رکھا ہے۔ ضرورت کے وقت تم میں سے ہر ایک دیوار کے پاس یا اپنے اونٹ (سواری) کے پاس پردہ کر لے کیونکہ پردے میں یہ فرشتے اس کی طرف نہیں دیکھتے۔"

(الدرالمنثور، صفحہ نمبر ۳۲۳)(اتحاف السادۃ المتقین، صفحہ نمبر ۱۰، جلد نمبر ۹)(الفتاوی الحدیثیہ، صفحہ نمبر ۳۵)(اتحافات سنیہ، جلد نمبر ۹، صفحہ نمبر ۱۰)

⑥ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس نے اپنا ننگ کھولا اس سے فرشتہ الگ ہو جاتا ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ)

⑦ مشہور تابعی مفسر حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی قضائے حاجت کی حالت میں ہوتا ہے تو اس وقت اس کے پاس فرشتے کراماً کاتبین نہیں آتے۔"

(مصنف عبدالرزاق)(مصنف ابن ابی شیبہ)

فرشتوں کا مس

حضرت ابو صالح حنفی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی انسان حالت طہارت میں اپنے بستر پر لیٹتا ہے تو فرشتہ اس کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ)

کراماً کاتبین کا بوسہ دینا

مشہور محدث وفقیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب کوئی قرآن پاک کا اختتام کرتا ہے تو کراماً کاتبین فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے۔'' (المجالسہ امام دینوری)

کراماً کاتبین بعداز وفات مومن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللّٰہ وکل بعبدی المومن ملکین یکتبان عملہ فاذا مات قال الملکان الذان وکلا بہ قدمات فَائْذَنْ لنا انْ نصعد الی السماء فیقول اللہ سمائی مملوئۃٌ من مَلَائِکَتِی یسبحونی فیقولان افنقیم فی الارض؟ فیقول اللہ ارضی مملوءَۃٌ من خلقی یُسَبِّحُوْنی فیقولانِ فاین؟ فیقول قوما علی قبر عبدی فسبحانی واحمدانی وکبرانی وھلالانی واکتبا ذلک لعبدی الی یوم القیامۃ۔''

''اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو اپنے مومن بندے کے سپرد کر رکھا ہے جو اس کے اعمال (خیروشر) لکھتے رہتے ہیں۔ جب یہ انسان فوت ہو جاتا ہے تو یہ دونوں فرشتے جو مومن کے سپرد کیے گئے تھے کہتے ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! یہ شخص تو اب وفات پا چکا ہے ہمیں اجازت مرحمت فرما کہ ہم آسمان کی طرف رجوع کریں۔'' اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا آسمان میرے فرشتوں سے پر ہے۔ تم میری تسبیح بیان کرتے رہو۔'' وہ عرض کرتے ہیں: ''کیا ہم زمین پر ٹھہرے رہیں؟'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''زمین بھی میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے تم میری تسبیح پڑھتے رہو۔'' وہ عرض کرتے ہیں: ''ہم تسبیح کہاں پر بیان کریں؟'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم میرے اس بندے کی قبر پر رکے رہو اور میری تسبیح، تعریف، کبریائی اور کلمہ طیبہ کہتے رہو اور یہ سب کچھ

میرے اسی بندے کے لیے قیامت تک کے لیے لکھتے رہو (جس طرح کہ اس کی زندگی میں تم اس کے اعمال لکھا کرتے تھے۔)''

(ابوالشیخ' حدیث نمبر۵۰۳) (شعب الایمان' از امام بیہقی) (الموضوعات لابن جوزی' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۲۲۸) (لالی مصنوعہ' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۴۳۰) (تنزیہ الشریعہ' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۳۷۰ اور ۳۷۱)

(اس طرح کی ایک مرفوع روایت امام دارقطنی نے اپنی کتاب ''الافراد'' میں بھی روایت کی ہے جس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب کافر فوت ہوتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف عروج کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: ''یہاں کیوں آئے ہو؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''اے پروردگار! تو نے اپنے بندے کی روح قبض کرلی ہے اس لیے ہم یہاں لوٹ آئے۔'' اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: ''تم اس کافر کی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور قیامت تک اس پر لعنت بھیجو کیونکہ اس نے مجھے جھٹلایا تھا اور میرا منکر ہوا تھا۔ میں تمہاری اس لعنت کو عذاب بنا کر روز قیامت اس پر مسلط کروں گا۔'' (البیہقی تفرد بہ عثمان بن مطر وھو لیس بالقوی)

کراماً کاتبین کا نیک و بد مردوں سے خطاب

① مشہور تابعی حضرت وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ کوئی میت بھی جب فوت ہونے لگتی ہے تو اسے اس کے کراماً کاتبین تین نظر آتے ہیں۔ اگر تو اس آدمی نے ان کی ہم نشینی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزاری تھی تو یہ فرشتے اس کو مخاطب کرکے کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے تو ہمارا بہترین ہم نشین تھا' بہت سی نیک مجلسوں میں تو نے ہمیں ہم نشین بنایا' نیک اعمال ہمارے سامنے لایا اور نیک باتیں سنوائیں۔ اللہ تعالیٰ بہترین ہم نشین کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔'' اگر اس نے اچھی صحبت اختیار نہ کی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی نہیں تھی تو اس کی تعریف کی بجائے

یہ کہتے ہیں: ''تجھے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے۔ تو نے ہمیں اکثر بری مجالس میں بٹھایا' برے اعمال ہمارے سامنے پیش کئے اور گندی باتیں سنائیں۔ اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے۔'' بس اسی وقت جب یہ گناہگار یہ باتیں سنتا ہے تو اس کی آنکھیں ان کی طرف کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔''

(کتاب المحتضرین' از امام ابن ابی الدنیا)

② حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب کسی مومن انسان پر موت طاری ہوتی ہے تو وہ فرشتے جو اس کے ساتھ ایام زندگانی میں محافظ اور کراماً کاتبین کے طور پر رہتے تھے اس کے اہل خانہ کے آہ وفغاں کے وقت کہتے ہیں: ''ہمیں بھی موقع دو تا کہ ہم بھی اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف بیان کریں۔'' اس کے بعد وہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اور جزائے خیر عطا کرے تو اطاعت خداوندی میں چست تھا' اس کی نافرمانی میں سست تھا۔ اب تیری وفات کے بعد تیرا ذکر فرشتوں میں کرتے رہیں گے۔'' جب کسی بدکار پر موت طاری ہوتی ہے اور اس کے اہل خانہ روتے چلاتے ہیں تو اس کے متعلقہ دونوں کراماً کاتبین محافظین فرشتے کہتے ہیں: ''ہمیں بھی موقع دو کہ ہمیں اس کے متعلق جو علم ہے ہم اس کا اظہار کریں۔'' پھر وہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ تجھے گناہگار کی سی سزا دے تو خدا کی اطاعت شعاری میں سست تھا اور اس کی نافرمانی میں چست تھا۔'' اس آدمی کے مرنے کے بعد یہ دونوں آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔'' (ابن ابی الدنیا)

توبہ کرنے والے کے گناہوں کا تبین کو بھلا دیا جانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



''اذاتاب العبدانسی اللہ الحفظۃ ذنوبہ''

''جب کوئی مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کراماً کاتبین کو بھلا دیتا ہے۔''

(ابن عساکر' صفحہ نمبر ۲۸۶' جلد نمبر ۴) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۴۸۰) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۰۱۷۹) (فیض القدیر' صفحہ نمبر ۳۱۳' جلد نمبر ۱)

انسان کے منہ کی بدبو سے اذیت

① حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حبذاالمتحللون بالوضوء والمتحللون من الطعام اماتخليل الوضوء فالمضمضة والاستنشاق وبين الاصابع واما تخليل الطعام فمن الطعام لانه ليس اشد على الملكين من ان يريابين اسنان صاحبهما طعاما وهو قائم يصلي۔''

''مبارک ہوں وضو میں خلال کرنے والے! مبارک ہوں طعام میں خلال کرنے والے! وضو میں خلال کرنے کا معنی کلی کرنا' ناک میں پانی چڑھانا اور ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرنا ہے۔ طعام میں خلال یہ ہے کہ کوئی چیز کھانے کی دانتوں میں رہ جائے تو اس کو صاف کرنا کیونکہ یہ ان دونوں فرشتوں کو زیادہ تکلیف دہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے دانتوں میں کوئی چیز کھانے کی دیکھیں جب کہ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہو۔''

(الجامع الصغیر' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۷۲) (مسند الفردوس' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۳۸' حدیث نمبر ۲۷۰۴)

(کوئی چیز کھانے کی انسان کے دانتوں میں رہ جائے یا رہ کر بدبو پیدا کردے تو اس سے کراماً کاتبین کو اذیت ہوتی ہے اور یہ بات عام ہے چاہے نماز میں حالت ہو یا نماز سے باہر۔)

④ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نقوا افواهكم بالخلال فانها مجلس الملكين الكريمين الحافظين وان مدادهما الريق وقلمهما اللسان وليس عليها شيء اضر من بقايا الطعام بين الاسنان۔''

''اپنے منہ کو انگلیوں کے ذریعے (یا مسواک کے ذریعے) صاف رکھو کیونکہ یہ (منہ) دونوں کراماً کاتبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہیں۔ ان کی سیاہی انسان کی تھوک ہے اور ان کا قلم انسان کی زبان ہے۔ فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔''

بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونے والا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''من دخل الحمام بغير مئزر لعنه الملكان۔''

(الشیرازی فی الالقاب) (الجامع الصغیر مع فیض القدیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۲۴)

''جو آدمی حمام میں بغیر تہبند کے داخل ہوا اس پر کراماً کاتبین لعنت کرتے ہیں۔''

(اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی ایسی جگہ بغیر پردہ کے غسل کرنا جہاں سے وہ لوگ اس کا ننگ دیکھتے ہوں یا دیکھ سکیں جن کا اس کا ننگ دیکھنا حرام ہو تو ایسے شخص پر کراماً کاتبین لعنت کرتے ہیں (فیض القدیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۲۴) اگر کسی محفوظ جگہ پر بغیر تہبند کے بھی غسل کرے جہاں سے کوئی بھی اسے نہ دیکھ سکے تب بھی کراماً کاتبین کو اس ننگے آدمی سے حیا آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے' اس لیے حمام میں بھی کوئی ایسا کپڑا ضرور باندھ لینا چاہیے جس سے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ ڈھک جائے۔)

نیکی اور بدی کی نیت

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



"قال اللّٰہ تعالیٰ للملئکۃ اذاھمّ عبدی بحسنۃ فاکتبوھا واحدۃ فان عملھا فاکتبوھا عشرًا واذاھمّ عبدی بسیئۃ فلاتکتبوھا فان عملھا فاکتبوھا واحدۃ۔"

(کتاب المجالسۃ' از امام دینوری)

"اللہ تبارک وتعالیٰ کراماً کاتبین فرشتوں سے فرماتا ہے: "جب میرا بندہ کسی نیکی کا خیال کرے تو اس پر نیکی لکھ دیا کرو اور اگر وہ اس پر عمل بھی کر لے تو اس کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھ دیا کرو اور جب میرا کوئی بندہ کسی برائی کا خیال کرے تو اس کا گناہ نہ لکھا کرو اور اگر اس کا ارتکاب کر لے تو بس ایک گناہ لکھا کرو۔"

④ ایک آدمی نے امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا:

"اے ابو محمد! کیا کراماً کاتبین غیب جانتے ہیں (کہ ان کو نیکی بدی کی نیت کا علم ہو جاتا ہے؟)"

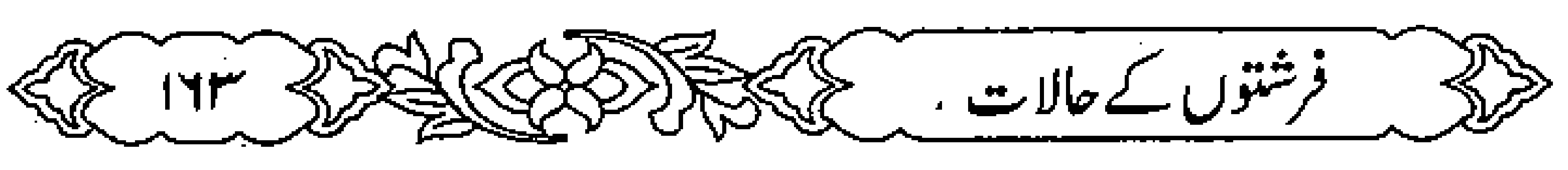
آپ نے فرمایا:

"کراماً کاتبین غیب نہیں جانتے لیکن جب کوئی انسان کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی ہے جس سے یہ جان لیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے بدبودار ہوا پھوٹتی ہے جس سے وہ جان لیتے ہیں کہ اس نے گناہ کا ارادہ کیا ہے۔"

ہر نیکی کے ساتھ پانچ فرشتوں کا ہونا

حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ہر انسان کے ساتھ پانچ فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک انسان کے دائیں' ایک بائیں' ایک پیچھے' ایک آگے اور ایک اوپر ہوتا ہے



جو اوپر سے یا فضا سے نازل ہونے والی بلا سے دفاع کرتا ہے۔"

(کتاب المجالسہ از امام دینوری)

داڑھوں کے درمیان

① حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمانِ باری تعالیٰ: **الالدیه رقیب عتید** کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اس سے مراد وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کی دو داڑھوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر انسان نے علم کی کوئی بات نہ سنی ہو تو اس کے لیے یہی بات بہت ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔"

② حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حبس الركعتين بعد المغرب مشقة على الملكين۔"

(کنز العمال، حدیث نمبر ۱۹۴۴۶)

"مغرب کے بعد کی دو رکعات (سنت) میں تاخیر کرنا کراماً کاتبین پر گراں گزرتا ہے۔"

بیس فرشتے

ایک مرتبہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ مجھے یہ بتلائیں کہ ہر انسان کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ملك على يمينك على حسناتك وهو امير على الذى على الشمال فاذا عملت حسنة كتبت عشرا واذا عملت سيئة قال

الذی علی الشمال للذی علی الیمین اکتب؟ قال لا لعله یستغفرالله ویتوب الیه، فاذا قال ثلاثا' قال نعم اراحناالله منه فبئس القرین ما اقل مراقبته للهتعالیٰ واقل استحیاءه منه یقول الله تعالیٰ (مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید) وملکان من بین یدیك ومن خلفك یقول الله تعالیٰ (له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امرالله) وملك قابض علی ناصیتك فاذا تواضعت للهرفعك واذاتجبرت علی الله قصمك' وملکان علی شفتیك لیس یحفظان علیك الا الصلوٰة علی محمدﷺ وملك قائم علی فیك لایدع ان تدخل الحیة فی فیك وملکان علی عینیك فهولاء عشرة املاك علی کل آدمی' ینزلون ملائکة اللیل علی ملائکة النهار لان ملائکة اللیل سوی ملائکة النهار' فهئولاء عشرون ملکا علی کل آدمی ○"

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۴۸)

"ایک فرشتہ تیرے دائیں میں ہے جو تیری نیکیوں پر مامور ہے اور یہ بائیں والے فرشتہ کا سردار ہے۔ جب تو کوئی اچھا عمل کرتا ہے تو تیرے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب تو کوئی گناہ کرتا ہے تو بائیں والا فرشتہ دائیں والے سے پوچھتا ہے کہ کیا میں اس کا یہ گناہ لکھ دوں؟ تو وہ کہتا ہے: "نہیں شاید یہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ پر استغفار کر لے اور توبہ کر لے۔" جب بائیں والا فرشتہ تین مرتبہ گناہ لکھنے کی اجازت مانگتا ہے تو دائیں والا کہتا ہے: "ہاں اب لکھ لو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں نجات پہنچائی ہے' یہ بہت ہی برا رفیق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کتنا ہی کم متوجہ ہوتا ہے' اس سے کتنا کم حیا کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس سے ایک تاک لگانے والا تیار موجود ہوتا ہے۔" اور دو فرشتے تیرے سامنے اور

پیچھے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کچھ فرشتے اس کے آگے اور کچھ اس کے پیچھے بحکم خدا بہت سی بلاؤں سے اس آدمی کی حفاظت کرتے ہیں۔'' ایک فرشتے نے تیری پیشانی کو تھاما ہوا ہے جب تو خدا کے لیے انکساری اختیار کرتا ہے تو وہ تجھے مرتبہ میں بلند کر دیتا ہے اور جب تو خدا کے سامنے تکبر کرتا ہے تو وہ تجھے تباہی میں ڈال دیتا ہے۔ دو فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں۔ وہ تجھ پر کسی چیز کی حفاظت نہیں کرتے بس وہ صرف محمد (ﷺ) پر انسان کے درود و سلام کی نگہداشت کرتے ہیں۔ جب یہ انسان حضور ﷺ پر درود بھیجے گا تو ہم اس کو وصول کر کے حضور ﷺ تک پہنچائیں گے۔ ایک فرشتہ تیرے منہ پر ہے جو سانپ اور دیگر جانوروں کو تیرے منہ میں نہیں گھسنے دیتا۔ دو فرشتے تیری آنکھوں پر مقرر ہیں۔ یہ ہر آدمی سے متعلق کل دس فرشتے ہوتے ہوئے۔ دن والے فرشتے پر رات والے فرشتے اترتے ہیں کیونکہ رات کے فرشتے دن والے فرشتوں سے الگ ہیں۔ یہ ہر آدمی سے متعلق بیس فرشتے ہوئے۔''

موت کے وقت محافظ فرشتے

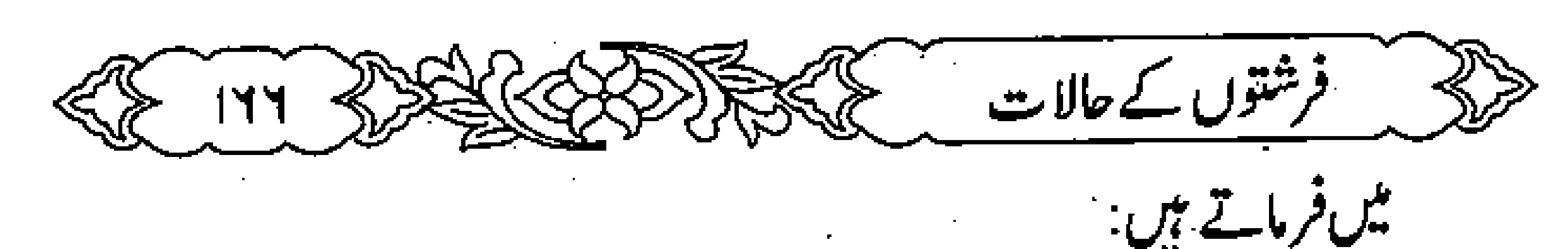
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمان باری تعالیٰ '' له معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ وہ فرشتے ہیں جو انسان کے سامنے' پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں اور جب موت آتی ہے تو یہ انسان سے دور ہٹ جاتے ہیں اور اس وقت اپنے متعلقہ انسان کی حفاظت نہیں کرتے۔

(مصنف عبدالرزاق)(ابن جریر)(ابن منذر)(ابن ابی حاتم)

محافظ فرشتے

① حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ''فرمان الٰہی '' یحفظونه من امر الله'' کی تفسیر



میں فرماتے ہیں:

"یہ محافظ فرشتے انسان کی جنات سے حفاظت فرماتے ہیں۔"

(ابن جریر)(ابن ابی حاتم)(ابوالشیخ)

② حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کوئی آدمی بھی ایسا نہیں مگر انسان کے ساتھ کوئی مؤکل فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں موذی جانوروں سے حفاظت کرتا ہے۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو انسان کو تکلیف پہنچانے کے درپے ہو مگر یہ فرشتہ اس کے پیچھے سے تنبیہ کرتا ہے جس سے وہ مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ ہاں! وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ تکلیف دینے کی اجازت دے تو وہ اسے لاحق ہو جاتی ہے۔"

(ابن جریر)

③ حضرت ابومجاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قبیلہ مراد کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

"قبیلہ مراد کے کچھ لوگ آپ کے قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان سے آپ کی حفاظت کروں۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس پر وارد ہونے والی مصیبتوں سے حفاظت کرتے ہیں لیکن جب موت یا کوئی اور مصیبت آنی مقدر ہوتی ہے تو یہ فرشتے اس مصیبت اور انسان کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔"

④ حضرت ابواسامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ ایسا ہوتا ہے جو اس سے ہر تکلیف دہ چیز کو دور کر دیتا ہے اور جو مصیبت مقدر ہو چکی ہو اس سے انسان کا دفاع نہیں کرتا۔"

(ابن جریر)

⑤ فرمان باری تعالیٰ: "لہ معقبات" کی تفسیر میں حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کوئی انسان بھی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ محافظ فرشتے ہوتے ہیں۔ دو فرشتے تو اس کے ساتھ دن میں ہوتے ہیں جب رات ہوتی ہے تو یہ آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور ان کے بعد انسان کے ساتھ دو فرشتے رات میں صبح تک رہتے ہیں۔ یہ انسان کے سامنے اور پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں جو مصیبت اس پر آنی نہیں ہوتی وہ اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔ جب کوئی مصیبت اس پر آنے لگتی ہے تو یہ اس کو اس سے ہٹا دیتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص دیوار کے پاس سے گزر جاتا ہے پھر دیوار گرتی ہے۔ جب کسی مصیبت کا وقت آن پہنچتا ہے تو یہ اس کے اور انسان کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حکم فرمایا ہے کہ یہ انسان کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں۔" (ابوالشیخ)

⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ "له معقبات" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"له معقبات من بين يديه رقباء ومن خلفه من امر الله يحفظونهٗ"

"کچھ فرشتے انسان کے آگے سے نگہبانی کرتے ہیں اور پیچھے سے بھی اور یہ صرف اللہ ہی کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(سعید بن منصور) (ابن جریر) (ابن منذر)

⑦ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

"ہر انسان کے ساتھ محافظ فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی نگہبانی میں لگے ہوتے ہیں۔ کوئی دیوار انسان پر نہیں گرتی، وہ کسی کنویں میں نہیں گرتا یا کوئی جانور اسے تکلیف نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ مصیبت اس پر لکھی ہوتی ہے۔ اس وقت محافظ فرشتے انسان سے دور ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے انسان کو وہ مصیبت پہنچ کر رہتی ہے۔"

(کتاب القدر' از امام ابوداؤد) (ابن ابی الدنیا) (الدر المنثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۴۸) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۵۶۲) (مکاید الشیطان' صفحہ نمبر ۹۶)

⑧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وکل بالمومن ستون وثلثمائة ملك يدفعون عنه مالم يقدر عليه من ذلك للبصر سبعة املاك يَذُبُّوْنَ عنه كما يذب عن قصعة العسل من الذباب فى اليوم الصائف مالوبدالكم لرأيتموه على كل سهل وجبل كلهم باسط يديه فاغر فاه ومالووكل العبدفيه الى نفسه طرفة عين لاختطفته الشياطين۔''

''مومن کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے ہوتے ہیں جو مصیبت انسان پر واقع ہونا نہیں لکھی ہوتی اس کو انسان سے دور کرتے رہتے ہیں۔ صرف آنکھ کے لیے سات فرشتے ہیں۔ یہ سب فرشتے انسان سے بلاؤں کو اس طرح ہٹاتے رہتے ہیں جس طرح گرمی کے دن شہد کے پیالہ سے مکھیوں کو ہٹایا جاتا ہے۔ اگر ان فرشتوں کو تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے تو تم ان کو ہر میدان اور ہر پہاڑ پر اپنے ہاتھوں کو کھولے ہوئے دیکھو، انہوں نے اپنا منہ بھی کھولا ہوا ہے اور اگر انسان کی مصیبتیں پلک جھپکنے کے وقت کے لیے اس کی ذات کے سپرد کر دی جائیں تو اس پر شیاطین جھپٹ پڑیں۔''

(الدر المنثور' صفحہ نمبر ۴۸) (احیاء العلوم' صفحہ نمبر ۳۸' جلد نمبر ۳) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۲۷۹) (اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر ۲۸۸' جلد نمبر ۷) (طبرانی کبیر' حدیث نمبر ۷۷۰۴) (مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۲۰۹' جلد نمبر ۷) (تخریج احیاء العلوم امام عراقی' صفحہ نمبر ۳۸' جلد نمبر ۳) (مکاید الشیطن' لابن ابی الدنیا' صفحہ نمبر ۹۶)

مومن وکافر کے بارے میں سوال

حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرشتے عرض کرتے ہیں:

''اے پروردگار تیرے مومن بندے کی یہ حالت ہے کہ دنیا اس سے کنارہ

کش رہتی ہے اور بلائیں گھیرے رہتی ہیں' ایسا کیوں ہے؟''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ان مصیبتوں اور تنگ دستی کا ثواب کھول کر دیکھو۔''

جب فرشتے ثواب کو ملاحظہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں:

''جو کچھ اس کو دنیا میں تکلیف پہنچی ہے یہ اسے کوئی نقصان دینے والی نہیں ہے۔''

اسی طرح فرشتے کہتے ہیں:

''اے اللہ! تیرا ایک بندہ کافر ہے جس سے مصیبت دور بھاگتی ہے اور دنیا اس کے لیے کشادہ رہتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ان سوال کرنے والے فرشتوں کو اس کافر کا عذاب دکھاؤ۔''

جب یہ اسے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں:

''اے پروردگار! جو کچھ اس کو دنیا میں عیش و آرام ملا وہ اس کو اس عذاب سے نجات نہیں دلا سکے گا۔'' (ابن ابی شیبہ)

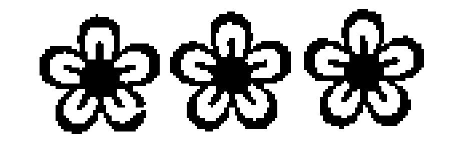
مومن اور کافر کا ٹھکانہ

حضرت نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک مومن اور ایک کافر مچھلی کے شکار کو چلے۔ جب کافر اپنا جال پھینکتا اور اپنے خدا کا نام لیتا تو اس کا جال مچھلیوں سے بھرا ہوا نکلتا لیکن مومن ڈالتا اور اللہ کا نام لیتا تو کچھ بھی حاصل نہ ہوتا۔ وہ سورج غروب ہونے تک شکار میں لگا رہا، بس اس سارے وقت میں ایک مچھلی ہاتھ لگی جسے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا لیکن اس نے ایسی حرکت کی کہ مچھلی پانی میں جا گری پس مومن اس حالت میں واپس لوٹا کہ اس کا جال مچھلیوں سے خالی تھا جبکہ کافر کا جال

بھرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کے فرشتہ سے فرمایا: "ادھر آ۔" پھر اس کو مومن کا ٹھکانہ جنت میں دکھلایا اور فرمایا: "جب میرا مومن بندہ اس مقام میں آجائے گا تو اسے اس کے بعد کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکے گی۔" اس کے بعد اس فرشتہ کو دوزخ میں اس کافر کا ٹھکانہ دکھایا تو پوچھا: "بتاؤ! جو کچھ اسے دنیا کا انعام اور عیش ملا ہے وہ اس کے دوزخ کے ٹھکانے سے نجات دلا سکتا ہے؟" فرشتے نے عرض کیا: "اے پروردگار! قسم بخدا کبھی نہیں۔!"

(کتاب الزہد از امام عبداللہ بن احمد بن حنبل)





باب : ۵

منکر نکیر کا بیان

منکر نکیر اور قبر میں سوالات

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

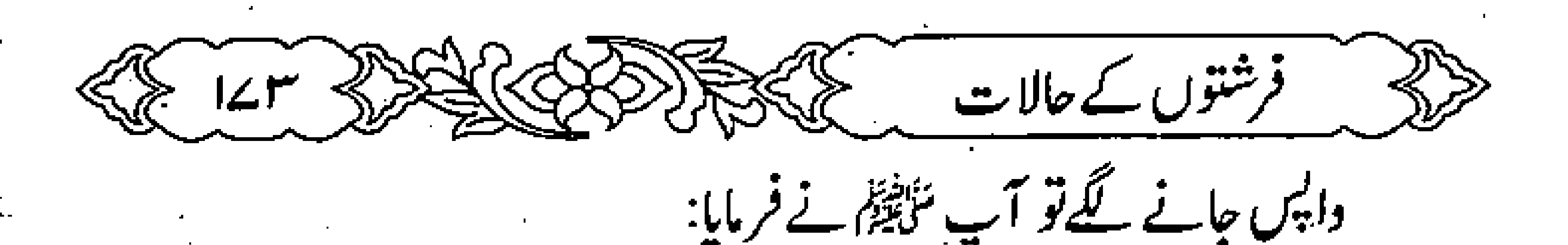
''اذاقبر المیت اتاہ ملکان ازرقان یقال لاحدھما منکروللاخر نکیر فیقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل فیقول ماکان یقول ھو عبد اللہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسخ لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ فیقال لہ نَم فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم فیقول نم کنوم العروس الذی لایوقظہ الا احب اھلہ الیہ حتی یبعثہُ اللہ من مضجعہ ذلک فان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون فقلت مثلہ لاادری' فیقولون قدعلمنا انک تقول ذلک فیقال للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلایزال فیھا معذباحتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک۔''

''جب میت قبر میں رکھ دی جاتی ہے تو اس کے پاس دو نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔وہ (مسلمان) میت کو کہتے ہیں: ''تو اس رجل (نبی کریم ﷺ) کے متعلق کیا کہتا ہے؟'' وہ وہی کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ یہ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول

ہیں۔وہ کہتے ہیں: ''ہم تمہارے نیک آثار جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔'' اس کے بعد اس کی قبر ستر ستر ہاتھ وسیع کردی جاتی ہے' اسے نور سے منور کردیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے: ''اب سو جایئے۔'' وہ کہتا ہے: ''میں اپنے متعلقین کے پاس لوٹنا چاہتا ہوں تاکہ انہیں اپنے انجام خیر کی اطلاع کروں۔'' ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: ''نہیں اب دنیا میں واپس نہیں جاسکتے۔اب تو سو جایئے جیسے دولہا سوتا ہے جسے کوئی نہیں جگاتا سوائے اس کے جو اس کے متعلقین میں سے زیادہ پسندیدہ ہو۔'' وہ وہیں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کے اس ٹھکانہ سے اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا۔ اگر وہ میت منافق کی ہو (تو تب بھی فرشتے اس سے نبی کریم ﷺ کے بارے میں سوال کرتے ہیں) تو وہ جواب دیتی ہے: ''میں نے لوگوں سے سنا تھا جو وہ کہا کرتے تھے میں بھی اسی طرح کہہ دیا کرتا تھا۔ میں آپ کے سوال کا جواب نہیں جانتا۔'' تو وہ کہتے ہیں: ''ہم بھی جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔'' پھر زمین کو کہا جاتا ہے: ''اس پر مل جا!'' تو وہ اس پر مل جاتی ہے اور اس کی پسلیاں توڑ دیتی ہے بس وہ اسی قبر میں یا اسی حالت میں عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے روز قیامت اٹھائے گا۔''

(عذاب القبر' از امام بیہقی) (موارد الظمان' حدیث نمبر ۷۸۰) (شرح السنۃ' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۴۱۶) (مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۱۳۰) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۳۱۸) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۵۰۰) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۸۲) (احیاء العلوم' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۹۱) (اتحاف السادہ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۴۱۳) (سنن ترمذی' حدیث نمبر ۱۰۷۱) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۸۷' ۲۹۵ اور ۲۹۶) (سنن ابی داؤد' حدیث نمبر ۴۷۵۳) (مستدرک حاکم' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۷ اور ۴۰)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ جب آپ ﷺ اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ



واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"وانه الان یسمع خفق نعالکم اتاه منکر و نکیر اعینهما مثل قُدُورِ النحاس وانیابهما مثل صیاصی البقر اصواتهما مثل الرعد فیجلسانه فیسالانِهِ ما کان یعبد ومن کان نبیه فان کان ممن یعبد الله قال کنت اعبد الله ونبی محمد ﷺ جاء نا بالبینات فامنا به و اتبعناه فیقال له علی الیقین حییت وعلیه مِتَّ وَعلیه تبعث' ثم یفتح له باب الی الجنة و یوسع له فی حفرته وان کان من اهل الشك قال لاادری سمعت الناس یقولون شیئا فقلته فیقال له علی الشك حییت وعلیه مت و علیه تبعث ثم یفتح له باب الی النار۔"

(معجم طبرانی اوسط)(ابن مردویہ)

"یہ اس وقت تمہارے جوتوں کی کھسکھساہٹ سن رہا ہے' اس کے پاس منکر اور نکیر آئے ہیں جن کی آنکھیں تانبے کی دیگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں۔ ان کی ڈاڑھیں بیل کے سینگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں اور ان کی آوازیں بادل کی گرج جیسی خطرناک ہیں۔ یہ اسے بٹھا لیتے اور سوال کرتے ہیں کہ وہ کس کی عبادت کرتا تھا اور اس کا نبی کون تھا؟ پس اگر تو وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اللہ کی عبادت کرتے تھے تو کہے گا: "میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں جو ہمارے پاس معجزات لے کر آئے۔ پس ہم آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی پیروی کی۔" اسے یقین کے لہجے میں کہا جائے گا: "تجھے خوش آمدید ہو! اسی حالت پر تجھے موت آئی اور تو اسی حالت پر زندہ کھڑا ہوگا۔" پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے۔ اگر وہ (مردہ) اہل شک' منافقین اور کافرین میں سے تھا تو کہے گا: "مجھے کچھ علم نہیں میں نے لوگوں سے سنا جو وہ کہتے تھے اور میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔" اسے شک کے

لہجہ میں کہا جائے گا: "تو نے اچھا کیا؟ اسی پر مرا، اب تو اسی حالت پر روز قیامت میں اٹھے گا۔" پھر اس کے لیے قبر سے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔"

(۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان ابن ادم لفی غفلة عما خلق الله ان اللہ عزوجل اذا اراد خلقه قال لملك اكتب رزقه اكتب اثره اكتب اجله اكتب شقيا ام سعيدا' ثم يرتفع ذلك الملك ويبعث الله ملكا فيحفظه حتى يدرك ثم يرتفع ذلك الملك ثم يوكل الله به ملكين يكتبان حسناته وسيئاته فاذاحضره الموت ارتفع ذلك الملكان وجاء ه ملك الموت ليقبض روحه فاذادخل قبره رد الروح فی جسده وجاء ه ملكاالقبر فامتحناه ثم يرتفعان فاذاقامت السّاعة انحطّ عليه ملك الحسنات و ملك السيئات فانشطا كتابًا معقودا فی عنقه ثم حضرا معه واحد سائق واخر شهيدثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قُدّامكم الامرًا عظيماماتقدرونه فاستعينوا باللہ العظيم۔"

"جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے انسان اس سے غفلت میں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتہ کو فرمایا: "اس کا رزق' اس کی اجل اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھ دے۔" اس کے لکھنے کے بعد یہ فرشتہ چلا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک اور فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے پھر یہ فرشتہ بھی چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کی نیکیاں اور برائیاں لکھتے ہیں پھر جب اسے موت پیش آتی ہے تو یہ دونوں فرشتے بھی چلے جاتے ہیں اور موت کا فرشتہ آجاتا ہے تا کہ اس کی روح قبض کرے۔ موت واقع ہونے

کے بعد جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تو اس کے جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس قبر کے دو فرشتے (منکر نکیر) آجاتے ہیں جو اس کا امتحان لیتے ہیں جب قیامت قائم ہوگی تو اس پر نیکیوں اور برائیوں کے دونوں فرشتے اتریں گے اور اس کا نامہ اعمال کھول کر اس کی گردن میں باندھ دیں گے۔ پھر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے۔ایک اس کا چلانے والا ہوگا اور ایک نگران ہوگا۔ بلاشبہ! تمہارے سامنے ایک بہت بڑا مرحلہ پیش آنے والا ہے جو تمہارے بس کا نہیں بس اللہ عظیم سے مدد مانگو۔ کیونکہ یہ نہایت مشکل مرحلہ بس اس کے فضل و احسان سے طے پا سکتا ہے۔ چنانچہ کسی بھی باہوش انسان کو اس میں غفلت نہیں کرنی چاہیے۔''

(ابن کثیر' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۳۸۲) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۱۷' صفحہ نمبر ۳۷۸)

حضرت عمر فاروق اور نکیرین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

''کیف انت یاعمر اذا انتهی بك الی الارض فحفرلك ثلاثة اذرع وشبرفی ذراعین وشبرثم اتاك منكر ونكیراسودان یجران أشعارهما كان اصواتهما الرعدالقاصف وكان اعینهما البرق الخاطف یحفران الارض بانیابهما فاجلساك فزعافتلتلاك و توهلاك قال یارسول الله وانایومئذ علی ماانا علیه ؟ قال نعم قال اكفیكهما باذن الله یارسول الله۔''

''اے عمر! تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے زمین میں دفن کیا جائے گا' تیرے لیے تین ہاتھ کا گڑھا کھودا جائے گا اور دو ہاتھ ایک بالشت ناپی جائے گی پھر دفن کے بعد تیرے پاس کالے سیاہ منکر اور نکیر آئیں گے جو اپنے بالوں کو

گھسیٹتے ہوں گے' ان کی آوازیں گویا کہ سخت کڑکڑانے والی گرج ہیں اور ان کی آنکھیں گویا کہ اندھا کر دینے والی بجلی ہیں' زمین (قبر) کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھے گھبراہٹ کی حالت میں بٹھا دیں گے؟'' انہوں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسولؐ! میں اس دن اسی ایمان کی حالت میں ہوں گا جس پر اب ہوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اسی حالت پر ہوگے۔'' عرض کیا: ''اے اللہ کے رسولؐ! میں اللہ کے حکم سے ان دونوں کو کافی ہو جاؤں گا!''

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۸۲) (البعث' از ابن ابی داؤد' حدیث نمبر۷) (الاعتقاد' از امام بیہقی' صفحہ نمبر۲۲۲ اور ۲۲۳) (عذاب القبر' از امام بیہقی' صفحہ نمبر۱۰۴) (کتاب القبور' از ابن ابی الدنیا) (اتحاف السادۃ' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۴۱۴) (الشریعہ' صفحہ نمبر۳۶۶) (مطالب العالیہ' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۴۶) (مسند امام احمد' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۲۷) (مواردا الظمان' حدیث نمبر۷۷۸) (کامل ابن عدی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۸۵۵)

نکیرین کا گرز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''کیف انت انا رایت منکرا ونکیرا قال وما منکر و نکیر قال فتانا القبر اصواتهما کالرعد القاصف و ابصارهما کالبرق الخاطف یطان فی اشعارهما و یحفران بانیابهما معهماعصا من حدید لواجتمع علیها اهل منی لم یقلوها۔''

''تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم منکر اور نکیر کو دیکھو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: ''یہ منکر اور نکیر کون ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ قبر میں امتحان لینے والے فرشتے ہیں۔ ان کی آوازیں کڑکتی گرج کی طرح ہیں' ان کی آنکھیں چندھیا دینے والی بجلی کی طرح چمکدار ہیں' یہ اپنے بالوں کو روندتے

آئیں گے، اپنے دانتوں سے قبر کو کھودیں گے اور اس میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے اگر اس کے گرد سب اہل منی جو لاکھوں کی تعداد میں دوران حج موجود ہوتے ہیں جمع ہو جائیں تو اسے نہ اٹھا سکیں۔"

(ابن ابی الدنیا)(اتحاف السادة، جلد نمبر ۱۰، صفحہ نمبر ۴۱۴)(حاوی للفتاوی، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۲۸)
(تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۸۲)

منکر نکیر کے سوال و جواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے متعلق ارشاد فرمایا:

"وانه ليسمع خفق نعالكم اذا وليتم مدبرين فتاتيه املاك ثلاثة ملكان من ملائكة الرحمة وملك من ملائكة العذاب ثم يصعد ملك العذاب فيقول احدهما لصاحبه ارفق بِوَلِيِّ الله فيقول من ربك فيقول الله فيقول مادينك قال ديني الاسلام فيقول من نبيك قال محمدٌ فيقولان ومايدريك قال قرات كتاب الله فامنت به و صَدَّقْتُ"

"یہ تمہارے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے۔ جب تم پشت کر کے لوٹتے ہو پس اس وقت اس کے پاس تین فرشتے آجاتے ہیں۔ دو تو رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور ایک عذاب کا فرشتہ ہوتا ہے۔ پھر عذاب کا فرشتہ اوپر کو چلا جاتا ہے، اس کے بعد ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے: "اللہ کے ولی کے ساتھ نرمی اختیار کر۔" تو وہ اس سے نرم لہجہ میں پوچھتا ہے: "آپ کا رب کون ہے؟" وہ جواب دیتا ہے: "میرا رب اللہ ہے۔" پھر وہ کہتا ہے: "آپ کا دین کیا ہے؟" تو وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ

پوچھتا ہے کہ آپ کا نبی کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: "میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں۔" وہ کہتے ہیں: "یہ تجھے کس نے بتلایا؟" وہ جواب دیتا ہے: "میں نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) پڑھی، پس میں اس پر ایمان لایا تھا اور اس کی تصدیق کی۔"

(مسند امام احمد، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۴۷) (ابن ابی شیبہ، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۳۷۸)

قبر کے فرشتے

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جو فرشتے قبر میں آتے ہیں ان کے نام منکر اور نکیر ہیں۔"

(معجم اوسط طبرانی)

② حضرت ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قبر میں امتحان لینے والے فرشتے تین ہیں:

"انکر، ناکور اور رومان۔"

③ حضرت ضمرہ ہی فرماتے ہیں:

"قبر میں امتحان لینے والے فرشتے چار ہیں:

"منکر، نکیر، ناکور اور ان کا سردار رومان۔"

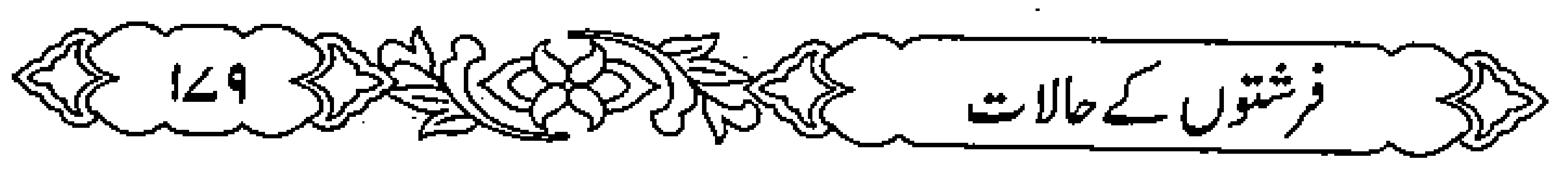
دن اور رات کے فرشتے

محمد بن عبداللہ اسدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عبدالصمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے آدمی کے جنازہ میں شریک ہوا۔ وہ ان کو تنبیہ کرتے تھے اور جلدی کر رہے تھے اور کہتے تھے:

"ہمیں شام ہونے سے پہلے راحت پہنچاؤ۔"

ہم نے ان سے کہا:

"اللہ آپ سے بھلا فرمائے۔ شام سے پہلے پہلے دفن کرنے کے متعلق آپ



کوئی حدیث روایت کرتے ہیں؟“

انہوں نے فرمایا:

”ہاں مجھے میرے باپ نے میرے دادا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ قبر میں دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم ہیں۔“





باب : ٦

حاملین عرش اور روح علیہم السلام کا بیان

قیامت کے روز حاملین عرش فرشتے

① اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"ویحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية۔" (الحاقۃ آیت نمبر ۱۷)

"اس روز آپ کے رب کا عرش آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔"

حضرت عباس بن عبدالمطلب مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"یہ فرشتے پہاڑی دنبوں کی شکل میں ہوں گے۔"

(عبد بن حمید) (دارمی)

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حاملین عرش کے سینگ ہیں جن کی بلندیاں ایسی ہیں جیسے نیزہ کی بلندی ہوتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاؤں کے ابھرے ہوئے تلوے سے لے کر ٹخنے تک پانچ سو سال چلنے کا فاصلہ ہے اس کے ناک کے سرے سے لے کر ہنسلی کی ہڈی تک پانچ سو سال چلنے کا سفر ہے اور اس کی ہنسلی کی ہڈی سے لے کر پستان تک پانچ سو سال کا سفر ہے۔"

(عثمان بن سعید، دارمی)

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُذن لي احدث عن ملك قدمرقت رجلاه الارض السابعة



والعرش علی مُنکبیه وھویقول سبحانك این کنت و این تکون۔"

" مجھے اجازت فرمائی گئی ہے کہ میں ایسے فرشتہ کی بات بتلاؤں جس کے پاؤں ساتویں زمین سے بھی گزر گئے ہیں اور عرش اس کے کندھوں پر ہے۔ وہ کہہ رہا ہے:

(داری)(ابو یعلی بسند صحیح)

" سبحانك این کنت و این تکون"

"اے اللہ! ہر طرح سے تیری ذات پاک ہے آپ جہاں تھے اور جہاں ہیں اور جہاں ہوں گے۔!"

④ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذن لی ان احدث عن ملكٍ من حملة العرش رجلاہ فی الارض السُّفلٰی وعلٰی قرنهٖ العرش وبین شحمة اذنه وعاتقه خفقان الطیر سبع مائة عامٍ یقول ذلك الملك سبحانك حیث کنت"

" مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتہ کے متعلق کچھ بتلاؤں جو عرش کے اٹھانے والوں میں شامل ہے۔ اس کے پاؤں سب سے نچلی زمین میں ہیں' اس کے سینگ پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال تک پرندہ کے اڑنے کے برابر سفر ہے۔ وہ فرشتہ کہہ رہا ہے:

"سبحانك حیث کنت"

"اے اللہ! تیری ذات ہر طرح سے پاک ہے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۷۶)(سنن ابی داؤد' حدیث نمبر ۴۷۲۷)(حلیۃ الاولیاء' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۵۸)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۸۰)(مطالب عالیہ' حدیث نمبر ۳۴۴۹)(تاریخ بغداد' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۱۹۵)(مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۵۷۲۸)(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۵۱۵۴)۔

۱۵۱۵۵اور ۱۵۱۵۸)(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر۲۶۴)(تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر۸' صفحہ نمبر۲۳۹)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۵' صفحہ نمبر۳۴۶)(بدایہ النہایہ' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۱۳اور ۴۳)(مجمع البحرین' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۱۰)(المنتقی من الاوسط' حدیث نمبر ۴۷)(فوائد ابن شاہین' حدیث نمبر۱۱۳)(تاریخ ابن عساکر' جلد نمبر۱۲' صفحہ نمبر۱۲اور ۲۳۲)(ابن عساکر' حدیث نمبر ۱۳۹)

⑤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"عرش اٹھانے والے فرشتوں کے گوشۂ چشم سے لے کر آنکھوں کے دوسرے کنارہ تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۷۸)(تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۴۱۴)(العلو' صفحہ نمبر۸۶)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۵' صفحہ نمبر۳۴۶)

⑥ حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حاملین عرش آٹھ ہیں۔ ان کے قدم ساتویں زمین میں پیوست ہیں اور ان کے سر ساتویں آسمان سے تجاوز کر گئے ہیں۔ ان کے سینگ ان کے قد برابر طویل ہیں اور انھی پر عرش قائم ہے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۷۹)(الرد علی بشر المریسی' از امام دارمی' صفحہ نمبر ۹۲)(حلیۃ الاولیاء' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر ۷۵)

⑦ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حاملین عرش کے قدم زمین کی جڑ میں ہیں۔ ان میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنی نگاہیں بلند کر سکیں۔"

(کتاب العظمۃ' ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۸۰)(کتاب العرش' از ابوجعفر ابن ابی شیبہ' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۱۱۱)

⑧ حضرت ہارون بن ریاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حاملین عرش آٹھ ہیں۔ آپس میں نرم آواز میں گفتگو کرتے ہیں۔ ان میں سے چار تو یہ کہتے ہیں:

"سبحانك وبحمدك على حلمك بعد علمك۔"

"اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے تو علم اور حلم میں یکتا ہے۔"

اور چار یہ کہتے ہیں:

"سبحانك وبحمدك على عفوك بعد قدرتك"

"اے اللہ! قدرت ہونے کے باوجود معاف کردینے پر تیری تعریف و حمد ہو۔"

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ، حدیث نمبر ۴۸۱) (شعب الایمان، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۹۱۱) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۳۴۶) (حلیہ ابونعیم، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۴۷) (تفسیر عبدالرزاق، صفحہ نمبر ۲۸۴) (کتاب العرش، از ابوجعفر بن ابی شیبہ، صفحہ نمبر ۱۱۰) (طبری، جلد نمبر ۱۹، صفحہ نمبر ۷)

⑨ حضرت ربیع فرمان باری تعالیٰ: "ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية" (اس روز تیرے رب کے عرش کو اٹھانے والے آٹھ ہوں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آٹھ فرشتے ہوں گے۔"

(عبد بن حمید)

⑩ حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يحمله اليوم اربعة ويوم القيامة ثمانية"

"آج عرش کو اٹھانے والے چار فرشتے ہیں اور روز قیامت آٹھ ہوں گے۔"

(طبری، جلد نمبر ۲۹، صفحہ نمبر ۳۷) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۲۶۱) (تفسیر قرطبی، جلد نمبر ۱۸، صفحہ نمبر ۲۶۶)

(آج سے مراد ہے کہ قیامت سے قبل عرش کو اٹھانے والوں کی تعداد چار ہے اور روز قیامت آٹھ ہو جائے گی۔)

⑪ حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حاملین عرش آٹھ فرشتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک فرشتہ کے چار منہ اور چار پر ہیں، دو پر اس کے چہرہ پر ہیں جو اسے عرش کی طرف دیکھنے سے روکتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لے تو ہیبت اور جلال عرش الٰہی سے چیخ نکل

جائے اور ہوش اڑ جائیں۔ دوسرے دو پر ایسے ہیں جن سے خود اڑتا ہے۔ ان کے قدم آخری زمین میں ہیں' عرش ان کے کندھوں پر ہے' ان میں سے ہر ایک کا ایک منہ بیل کا ہے' ایک شیر کا' ایک انسان کا' ایک گدھ کا۔ ان کی کوئی گفتگو نہیں بس یہ کہتے ہیں:

"قدوس اللہ القوی ملات عظمتہ السموات والارض"

"پاکیزہ اور بابرکت ہے اللہ تعالیٰ۔ وہ صاحب قوت ہے' اس کی عظمت نے آسمانوں اور زمین کو بھر رکھا ہے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۲۲۹) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۲۶۱)

⑫ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مخلوق کے آخر میں زمین کے نیچے ایک چٹان ہے' اس کے کناروں پر چار فرشتے ہیں' ان میں سے ہر ایک کے چار چہرے ہیں' ایک انسان کا، ایک شیر کا' ایک گدھ کا اور ایک بیل کا۔ یہ اس پر قائم ہیں' انہوں نے زمین اور آسمانوں کا احاطہ کر رکھا ہے اور ان کے سر عرش کے نیچے ہیں۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۱۹۵) (السنۃ' از عبداللہ بن امام احمد' صفحہ نمبر ۷۰ اور ۱۴۲) (الاسماء والصفات' صفحہ نمبر ۵۰۹) (تفسیر ابن ابی حاتم' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۹۴) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۰۹) (مختصر فتح الباری' جلد نمبر ۱۳' صفحہ نمبر ۴۱۱) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۲۸)

⑬ حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حاملین عرش اب چار ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو مزید چار کے ساتھ انہیں قوت بخشی جائے گی۔ ان میں سے ایک فرشتہ انسان کی شکل میں ہے جو اولاد آدم کے لیے ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے۔ ایک فرشتہ گدھ کی شکل میں ہے جو پرندوں کے لیے ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے۔ ایک فرشتہ بیل کی شکل میں ہے جو جانوروں کے لیے ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے۔ ایک فرشتہ شیر کی شکل میں ہے جو درندوں کے لیے ان کے رزق کی سفارش

کرتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک فرشتہ کے چار چہرے ہیں ایک انسان کا' ایک گدھ کا' ایک بیل کا اور ایک شیر کا۔ جب انہوں نے عرش کو اٹھایا تو عظمت خداوندی سے گھٹنوں کے بل گر پڑے۔ جب انہیں "لا حول ولا قوت الا باللہ" کی تلقین کی گئی تب جا کر اپنے پاؤں پر سیدھے کھڑے ہوئے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ)

⑭ حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان فی حملۃ العرش اربعۃ املاک ملک علی سید الصور وھوابن ادم وملک علی صورۃ سیدالسباع وھو الاسدوملک علی صورۃ الانعام وھو الثور فما زال غضبان منذ یوم عبدالعجل الی ساعتی ھذہ وملک علی صورۃ سید الطیر وھوالنسر۔"

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر ۳۳۸) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۳۴۶)

"حاملین عرش چار فرشتے ہیں۔ ایک فرشتہ اعلیٰ ترین شکل وصورت پر ہے اور یہ صورت انسان کی ہے۔ ایک فرشتہ درندوں کے سردار کی صورت میں ہے اور وہ سردار شیر ہے۔ ایک فرشتہ حلال جانوروں کے سردار کی شکل میں ہے اور یہ سردار بیل کی صورت کا ہے اور یہ اس دن سے اس وقت تک طیش میں ہے جب سے بچھڑے کی پوجا کی گئی۔ ایک فرشتہ پرندوں کے سردار کی صورت میں ہے اور وہ گدھ ہے۔"

⑮ حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"عرش اٹھانے والوں میں سے کسی کی صورت تو انسان جیسی ہے' کسی کی گدھ جیسی' کسی کی بیل جیسی اور کسی کی شیر جیسی۔"

(حیات الحیوان' از علامہ دمیری' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴' باب الالف' فی بیان الاسد)

⑯ حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''عرش برداروں میں سے سوائے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے کسی اور فرشتہ کا نام نہیں بتایا گیا اور میکائیل علیہ السلام عرش برداروں میں سے نہیں ہیں۔''

(حیات الحیوان' از علامہ دمیری' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۵۱)

⑰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو فرمایا:

''ماجمعکم''

''تم کیوں جمع ہو کر بیٹھے ہو؟

انہوں نے عرض کیا:

''اجتمعنا نذکر ربنا ونتفکر فی عظمتہ''

''ہم اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ اپنے رب کا ذکر کریں اور اس کی عظمت میں فکر کریں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لن تدرکوا التفکیر فی عظمتہ الا اخبرکم ببعض عظمۃ ربکم۔''

''تم خدا کی عظمت میں کسی خاص فکر تک نہیں پہنچ سکتے؟ کیا میں تمہیں تمہارے رب کی کچھ عظمت نہ بیان کروں؟

انہوں نے عرض کیا:

''ہاں! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بیان فرمائیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان ملکا من حملۃ العرش یقال لہ اسرافیل زاویۃ من زوایا العرش علی کاھلہ قدمرقت قدماہ فی الارض السابعۃ السفلی ومرق راسہ من السماء السّابعۃ العلیافی مثلہ من خلیقۃ ربکم۔''

''عرش برداروں میں ایک فرشتہ جس کا نام اسرافیل ہے۔ عرش کے کونوں میں سے ایک کونہ اس کے کندھے پر ہے۔ اس کے پاؤں نچلی ساتویں زمین سے

گزر گئے ہیں اور اس کا سر اوپر کے ساتویں آسمان سے گزر گیا ہے۔ تمہارے رب کی تخلیق میں اس طرح کی اور بہت سی مخلوقات ہیں۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۲۸۸ اور ۴۷۷) (حلیۃ الاولیاء' از ابونعیم' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۶۵) (اتحاف السادہ' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۳۲۰) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۳۴۷) (کشف الخفاء' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۱۴۷)

⑱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذادخل شھر رمضان امر اللّٰہ تعالٰی حملة العرش ان یکفوا عن التسبیح ویستغفروا الامة محمد و المومنین۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۷۶۷) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۳۷۱۶)

"جب ماہ رمضان شروع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش برداروں کو حکم فرماتا ہے کہ کہ اب تسبیح کرنے سے رک جاؤ اور امت محمدیہ اور مومنین کے لیے استغفار کرو۔"

⑲ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آسمان میں ایک فرشتہ ہے' اس کی آنکھیں کنکریوں کی تعداد کے برابر ہیں' اس کی کوئی آنکھ بھی ایسی نہیں مگر اس کے نیچے ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اور یہ سب زبانیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسی زبانوں میں تعریف کرتی ہیں جس کو اس کی ساتھ والی زبان نہیں سمجھ سکتی۔ عرش برداروں کے سینگ ہیں' ان کے کناروں اور سروں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور عرش ان کے اوپر ہے۔"

(الدینوری فی المجالسۃ)

⑳ فرمان باری تعالیٰ "وسع کرسیه السموات و الارض" (اللہ کی کرسی آسمانوں اور زمین سے وسیع ہے) کی تفسیر میں حضرت ابو مالک فرماتے ہیں:

"جو چٹان ساتویں زمین کے نیچے ہے اس کے کونوں پر چار فرشتے ہیں۔ ہر

فرشتہ کے چار چہرے ہیں' ایک چہرہ انسان کا ہے' ایک شیر کا' ایک بیل کا اور ایک گدھ کا۔ یہ سب اس چٹان کے اطراف پر قائم ہیں۔ انہوں نے آسمانوں اور زمین کو اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے۔ ان کے سر کرسی کے نیچے ہیں اور کرسی عرش کے نیچے ہے۔''

(الدینوری فی المجالسہ)

(۲۱) حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بوقت صبح عرش برداروں پر عرش ثقیل ہو جاتا ہے اور جب یہ تسبیح شروع کرتے ہیں تب ہلکا ہوتا ہے۔''

(الدینوری فی المجالسہ)

(۲۲) حضرت زیاد بن ابی حیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرش برداروں میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اس کی آنکھوں سے رونے کی وجہ سے نہروں کی مانند آنسو بہتے ہیں۔ اس کے بعد بھی جب یہ اپنا سر بلند کرتا ہے تو کہتا ہے:

''سبحانك ماانخشى حق خشيتك۔''

''اے اللہ! تیری ذات پاکیزہ ہے۔ ہم میں تیری خشیت اس طرح نہیں ہے جس طرح سے ہونی چاہیے۔''

(شعب الایمان' از امام بیہقی)

(۲۳) حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''العرش على ملك من لؤلؤة على صورة ديك رجلاه في تخوم الارض وجناحاه في المشرق وعنقه تحت العرش۔''

(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۳۴۶)

''عرش موتی کے بنے ہوئے مرغ کی شکل کے فرشتہ پر ہے۔ جس کے پاؤں زمین کی تہہ میں' پر مشرق میں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے۔''



۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''عرش برداروں کی ٹخنے اور قدم کے تلوے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ ملک الموت کا ایک قدم کا فاصلہ مشرق سے مغرب کے درمیان کے فاصلہ کے برابر ہے۔''

(الاسماء والصفات' از امام بیہقی)

۲۵ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''عرش بردار سب مائل ہیں۔''

پوچھا گیا:

''مائل ہونے کا مطلب کیا ہے؟''

انہوں نے جواب میں اپنا رخسار تھوڑا سا جھکا دیا۔'' (معنی یہ ہے کہ حاملین عرش جھکے ہوئے ہیں۔) (عبد بن حمید)

۲۶ حضرت میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنے سے اوپر عرش کو دیکھ سکیں۔''

(عبد بن حمید)

۲۷ حضرت میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''عرش برداروں کے پاؤں سب سے نچلی زمین میں ہیں اور ان کے سر عرش میں ہیں۔ یہ اسی حالت میں جھکے ہوئے ہیں اور اپنی نظر نہیں اٹھا سکتے۔ یہ ساتویں آسمان والوں سے زیادہ خوف الٰہی رکھتے ہیں' ساتویں آسمان والے اس سے نچلے آسمان والوں سے زیادہ خوف رکھتے ہیں اور جو اس سے نیچے ہیں وہ اپنے سے نیچے والوں سے زیادہ خوف الٰہی رکھتے ہیں۔''

۲۸ حضرت ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ فرشتے جو عرش بردار ہیں فارسی زبان بولتے ہیں۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ)

(یہ حدیث منکر ہے۔عرش بردار فرشتوں کے فارسی زبان بولنے کے متعلق کوئی روایت درست نہیں)

(۲۹) فرمان باری تعالیٰ:"ویحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية"(اور اس روز تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہوگا) کی تفسیر میں حضرت میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ان کے قدم زمین کی جڑ میں ہیں اور سر عرش کے پاس ہیں۔ان میں یہ قوت نہیں کہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنی نظر اٹھا سکیں۔"

(عبد بن حمید)(ابن المنذر)

(۳۰) فرمان باری تعالیٰ:"ویحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية"(اور اس روز تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہوگا)

کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ان فرشتوں کی آٹھ صفیں ہوں گی جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

(۳۱) حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں کہا:

"یہ آٹھ صفیں (صفیں یا جماعتیں) ہیں جن کی تعداد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔"

حضرت ضحاک ؒ ہی کا قول ہے:

"یہ آٹھ فرشتے ہیں جن کے سر ساتویں آسمان کے بعد عرش کے پاس ہیں اور ان کے قدم سب سے نچلی زمین میں ہیں۔ان کے ایسے سینگ ہیں جیسے پہاڑی دنبہ کے ہوتے ہیں۔ان کے سینگ کی جڑ سے لے کر کنارہ تک پانچ صدیوں کا فاصلہ ہے۔"



روح علیہ السلام

① : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"تتنزل الملئکة والروح فیھا."

(القرآن الکریم' پارہ نمبر 30' سورۃ القدر' آیت نمبر 4)

"اس شب قدر میں فرشتے اور روح القدس نازل ہوتے ہیں۔"

② اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"یوم یقوم الروح والملائکة صفا"

(القرآن الکریم' پارہ نمبر 30' سورۃ النباء' آیت نمبر 38)

"روز (قیامت) روح علیہ السلام اور باقی فرشتے اللہ کے ہاں صف بستہ خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔"

③ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"روح تخلیق کے اعتبار سے سب فرشتوں سے بڑا ہے۔"

(ابن جریر)(ابن المنذر)(ابن ابی حاتم)(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)(کتاب الاسماء و الصفات' از امام بیہقی)

④ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا دربان ہے۔ یہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں کھڑا ہوگا۔ یہ سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ اگر اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی وسیع ہو جائے۔ فرشتوں کی ساری مخلوق اس کی طرف دیکھتی ہے اور اس (کی عظمت) کی وجہ سے اپنی نظر اپنے سے بلند نہیں کرتی۔"

('کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۰۶ اور ۲۸۵)(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۰۹)

⑤ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار منہ ہیں' ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں' ہر زبان کی ستر ہزار لغتیں ہیں اور یہ ان سب لغات کے ساتھ اللہ کی تسبیح

بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو روز قیامت تک فرشتوں کے ساتھ اڑتا رہے گا۔“

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۰۸)(الاسماء والصفات' از امام بیہقی' صفحہ نمبر ۴۶۲)
(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۰۰)(کتاب ضداد' از ابن الانباری' صفحہ نمبر ۴۲۳)

(جب ستر ہزار منہ کو ستر ہزار زبانوں سے ضرب دیں تو 4900000000 (چار ارب نوے کروڑ) بنتے ہیں۔ جب ان کو ستر ہزار لغتوں کے ساتھ ضرب دیں تو 343000000000000 (چونتیس پدم تیس کھرب) لغتیں بنتی ہیں جن میں حضرت روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے۔)

⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”روح ایک فرشتہ ہے۔ اس کے دس ہزار پر ہیں اور ان میں سے دو پروں میں مشرق و مغرب کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ اس کے ہزار منہ ہیں' ہر منہ میں ہزار زبانیں' دو آنکھیں اور دو ہونٹ ہیں جو روز قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتے ہیں۔

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۰۹)(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۰۰)

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کے پر پانچ ہزار زمینوں کی مسافت کے برابر فاصلہ رکھتے ہیں اور خود کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہزار منہ' دس لاکھ زبانیں' بیس لاکھ آنکھیں اور بیس لاکھ ہونٹ ہیں جو قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے رہیں گے۔)

⑦ حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”روح فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے دس ہزار پر ہیں' اس کے درمیان مشرق مغرب کا فاصلہ ہے' اس کے ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ہزار زبانیں اور دو ہزار ہونٹ ہیں۔ یہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں گے۔“

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۰۵)(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۰۹)

⑧ حضرت مقاتل بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''روح سب فرشتوں سے اشرف اور رب تعالیٰ کا مقرب ترین فرشتہ ہے۔ یہ صاحب الوحی ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۴۱۶)(تفسیر الماوردی' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۳۸۸)(زاد المسیر' جلد نمبر۹' صفحہ نمبر۱۳)(تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۱۹' صفحہ نمبر۱۸۷)(تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۴۶۵)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۵' صفحہ نمبر۳۰۹)

(اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ روح سے مراد حضرت جبرائیل ہیں کیونکہ عام طور پر یہی وحی لاتے رہے ہیں۔)

⑨ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''روح علیہ السلام چوتھے آسمان میں ہیں اور یہ روح علیہ السلام آسمان' پہاڑوں اور سب فرشتوں سے بڑے فرشتے ہیں۔ ہر روز بارہ ہزار تسبیحات پڑھتے ہیں۔ ان کی ہر تسبیح سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ یہ روح علیہ السلام روز قیامت مکمل ایک صف کی شکل میں حاضر ہوگا۔'' (ابن جریر)

(حافظ ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں فرماتے ہیں ''ھذاقول غریب جدا'')

⑩ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں: ''سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح'' (فرشتوں اور روح کا رب پاکیزہ اور مقدس ہے۔) پڑھا کرتے تھے۔''

(سنن ابی دوؤ' کتاب استفتاح الصلوۃ' باب نمبر۱۵۱' حدیث نمبر۸۷۱)(سنن نسائی' کتاب الافتتاح' باب نمبر۹۸۰' حدیث نمبر۱۶۱)(سنن بیہقی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۸۷اور ۱۰۹۔ جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر۱۳۱)(احیاء العلوم' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۳۲۸)(تفسیر قرطبی' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۲۷۷)(اتحافات سعیہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر۷۵۔ جلد نمبر۵' صفحہ نمبر۶۴' ۹۶ اور ۱۷۱)

⑪ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت روح علیہ السلام انسان کی شکل پر پیدا کیے گئے ہیں۔''

عبدالرزاق سورۃ نبامیکروفلم نمبر۲۲۶۳' مدینہ یونیورسٹی' عبد بن حمید' ابن جریر (۳۰۔۲۲)' ابن منذر' ابن ابی حاتم' ابوالشیخ (حدیث نمبر۴۱۲)' الاسماء والصفات بیہقی ص ۴۶۳ (منہ) درمنثور ۶۔۳۰۹' زادالمسیر ۹۔۱۲)

⑫ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''روح مخلوق خدا کی ایسی قسم ہے جو کھاتے پیتے ہیں' ان کے ہاتھ پاؤں اور سر ہیں اور یہ فرشتے نہیں ہیں۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۴۲۱ اور ۴۲۳) (تفسیر طبری' جلد نمبر۳۰' صفحہ نمبر۶۲)

(ابوالشیخ میں مذکورہ روایت کے الفاظ تین طریق سے مروی ہیں جن کو حضرت مصنف نے یکجا بیان کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روح فرشتوں کے علاوہ کسی اور مخلوق خدا کا نام ہے کیونکہ فرشتے کھانے پینے سے مبرا ہیں۔)

⑬ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''روح فرشتوں سے خلقت میں بڑا ہے اور کوئی فرشتہ (آسمان سے) نازل نہیں ہوتا مگر روح علیہ السلام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔''

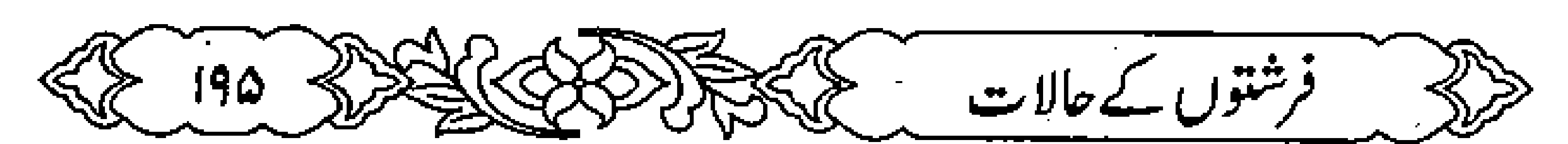
(عبد بن حمید) (ابن المنذر)

(اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ روح فرشتوں سے علاوہ ایک مخلوق ہے اور یہ فرشتوں کی طرح تعداد میں بہت ہیں کہ ہر اترنے والے فرشتے کے ساتھ ایک روح علیہ السلام ہوتا ہے۔)

⑭ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جو انسان کی صورت میں ہے اور کوئی فرشتہ نہیں اترتا مگر ایک روح علیہ السلام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۴۲۴) (تفسیر طبری' جلد نمبر۱۴' صفحہ نمبر۷۷) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۱۱۰) (تفسیر الماوردی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۳۸۳)



⑮ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"والروح جند من جنود اللہ لیسوا بملائکۃ لهم رؤوس وأيدی وأرجل ثم قرأ (یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا) قال: هؤلاء جند وهؤلاء جند۔"

"روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، یہ فرشتے نہیں ہیں، ان کے سر، ہاتھ اور پاؤں بھی ہیں۔"

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

"یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا○"

"جس روز روح علیہ السلام اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔" اور فرمایا:

"یہ روح بھی لشکر ہے اور یہ فرشتے بھی لشکر ہیں۔"

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ، حدیث نمبر ۴۱۰) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۳۰۹) (زاد المسیر، جلد نمبر ۹، صفحہ نمبر ۱۲) (تفسیر قرطبی، جلد نمبر ۱۹، صفحہ نمبر ۱۸۷) (تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۲۶۵)

⑯ حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"روح ایک مخلوق ہے جو انسانوں کے مشابہ ہے لیکن انسان نہیں ہیں۔ ان کے ہاتھ بھی ہیں اور پاؤں بھی۔"

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ، حدیث نمبر ۴۱۳) (الاسماء والصفات، از امام بیہقی، ص ۴۶۲) (تفسیر طبری، جلد نمبر ۳۰، صفحہ نمبر ۲۳) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۳۰۹) (تفسیر الماوردی، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۸۸) (تفسیر قرطبی، جلد نمبر ۱۹، صفحہ نمبر ۱۸۷) (تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۴۶۵)

⑰ حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جن، انسان، فرشتے اور شیطان (سب مل کر) روح کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔"

(کتاب العظمۃ از ابوالشیخ، حدیث نمبر ۴۰۷) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۳۰۹)

⑱ فرمان باری تعالیٰ: "یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا" کی تفسیر میں امام

شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہ دونوں روح اور فرشتے روزقیامت رب العالمین کے (عرش کے) دائیں بائیں ہوں گے۔ ایک طرف روح صف بستہ ہوں گے اوردوسری طرف فرشتے۔''

(ابن ابی حاتم)(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۴۱۵)(تفسیر ابن جریر' جلد نمبر۳۰' صفحہ نمبر۲۰۴)(زادالمسیر' جلد نمبر۹' صفحہ نمبر۱۳)

(اس روایت سے بھی فرشتوں کے ساتھ ساتھ روح علیہم السلام کی کثرت تعداد معلوم ہوتی ہے۔تبھی تو یہ فرشتوں کے مقابلہ میں دوسری جانب میں موجود ہوں گے۔

⑲ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''انسان اور جنات دس جزء ہیں' انسان جنات کا ایک جزء ہیں اور جنات انسانوں سے نو جزء زیادہ ہیں۔ ملائکہ اور جنات دس جزء ہیں' جنات فرشتوں کے مقابلہ میں ایک جزء ہیں اور فرشتے جنات سے نو جزء زائد ہیں۔ فرشتے اور روح دس جزء ہیں' فرشتے روح کے مقابلہ میں ایک جزء ہیں اور روح فرشتوں سے نو جزء زیادہ ہیں۔ روح کروبیون کے مقابلہ میں ایک جزء ہیں اور کروبیون روح سے نو جزء زائد ہیں۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۴۲۰)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۲۰۰)(تاریخ ابن عساکر' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۱)(تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر۸' صفحہ نمبر۲۴۰)(مستدرک' از امام حاکم' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۴۹۰)

⑳ حضرت ابن ابی نجیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''روح علیہم السلام فرشتوں کے محافظ ہیں۔'' (ابن ابی حاتم)

㉑ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''روح ملائکہ میں سے ایک مخلوق ہے۔ ملائکہ ان کو نہیں دیکھتے جس طرح تم انسان فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔ (کتاب الاضداد' از ابن الانباری)



باب : ۷

چار مشہور اور سردار فرشتوں کا بیان

مدبرین امور دنیا

عبدالرحمٰن ابن سابط تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''معاملاتِ دنیا کا انتظام کرنے والے فرشتے چار ہیں:

① حضرت جبرائیل علیہ السلام

② حضرت میکائیل علیہ السلام

③ حضرت ملک الموت علیہ السلام

④ حضرت اسرافیل علیہ السلام

پس جبرائیل علیہ السلام ہواؤں اور لشکروں کے سرکردہ ہیں۔ میکائیل علیہ السلام بارش اور نباتات کے سرکردہ ہیں۔ ملک الموت علیہ السلام ارواح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام مذکورہ (تینوں فرشتوں) کو ان کے امور اور انتظامات کی اطلاع فرماتے ہیں۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' جلد نمبر 3' صفحہ نمبر 808)(شعب الایمان' از امام بیہقی' جلد نمبر 1' صفحہ نمبر 48)(تفسیر در منثور' جلد نمبر 6' صفحہ نمبر 311)

ام الکتاب اور چار فرشتے:

حضرت ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب ''اُمّ الکتاب'' میں موجود ہے۔ تین

فرشتوں کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اس کی نگرانی کریں۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کتاب سپرد کی گئی ہے کہ وہ اسے رسولوں تک لے جائیں اور ان کو اللہ کے عذاب کے معاملات بھی سپرد کیے گئے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو (اپنے دشمنوں کے خلاف) جنگ میں مدد پر مقرر فرما دیتا ہے۔ حفاظت' بارش اور زمین کے نباتات حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد ہیں۔ ملک الموت علیہ السلام کے سپرد ارواح قبض کرنا ہے۔ پس جب دنیا ختم ہو گی تو لوگوں کے اعمال ناموں کو جمع کیا جائے گا اور ''اُمُّ الکتاب'' کے ساتھ تقابل کیا جائے گا تو یہ ''مدبرین دنیا'' (چار فرشتے) ان اعمال ناموں کو ''ام الکتاب'' کے موافق پائیں گے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر 462) (تفسیر در منثور' جلد نمبر 6' صفحہ نمبر 13) (زاد المسیر' جلد نمبر 9' صفحہ نمبر 17)

جبرائیل و اسرافیل علیہما السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام سرگوشی فرما رہے تھے کہ اچانک آسمان کا اُفق پھٹا تو جبرائیل علیہ السلام سکڑ گئے' ان کا بعض جسم بعض میں داخل ہونے لگ گیا اور وہ زمین کے ساتھ مل گئے۔ پس اچانک ایک فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر نمودار ہوا اور عرض کیا:

''اے محمد! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور اختیار دیتا ہے کہ آپ صاحبِ حکومت نبی بنیں یا عبادت گزار بندہ بنیں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا کہ پستی اختیار کی جائے۔ پس میں نے پہچانا کہ یہ مجھے نصیحت کر رہے ہیں، پس میں نے کہا:

''میں عبادت گزار نبی بننا چاہتا ہوں۔'' پس وہ فرشتہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ پھر میں نے کہا: ''اے جبرائیلؑ! میں تم سے اس کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے تیرا حال دیکھا تو سوال سے رک گیا۔ اے جبرائیلؑ! یہ کون تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: ''یہ اسرافیل علیہ السلام تھے۔ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرمایا ہے تب سے یہ اللہ کے حضور صف بستہ کھڑے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے کبھی نظر نہیں اٹھائی۔ ان کے اور رب تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں، کوئی نور بھی ایسا نہیں مگر جب یہ (اسرافیل علیہ السلام) اس کے قریب جائیں تو جل جائیں۔ لوح محفوظ ان کے سامنے ہے جب اللہ تعالیٰ آسمان میں یا زمین میں کسی شے کا حکم دیتا ہے تو لوح محفوظ بلند ہو جاتی ہے پس یہ اپنی پیشانی کو حرکت دیتے اور اس میں نظر کرتے ہیں، اگر تو وہ حکم میرے متعلق ہو تو یہ مجھے حکم دیتے ہیں۔'' میں نے کہا: ''اے جبرائیلؑ! تو کس کام پر مقرر ہے۔؟'' انہوں نے عرض کیا: ''ہواؤں اور لشکروں پر۔'' میں نے کہا: ''میکائیلؑ کس کام پر مامور ہے۔؟'' انہوں نے عرض کیا: ''نباتات اور بارش پر۔'' میں نے کہا: ''ملک الموت علیہ السلام کس کام پر مقرر ہے۔؟'' انہوں نے عرض کیا: ''روحوں کے قبض کرنے پر۔ میں نے نہیں گمان کیا اسرافیل علیہ السلام کے اترنے کے متعلق مگر قیامت کے قائم ہونے کا اور آپ نے جو میرا حال دیکھا ہے یہ قیامت کے قائم ہونے کے خوف سے تھا کہ شاید حضرت اسرافیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیامت قائم ہونے کی اطلاع دینے کے لیے نازل ہوئے ہیں۔''

(شعب الایمان، 47/1)(کتاب العرش، از ابو جعفر)(ابن ابی شیبہ، 1/116۔1/117)(طبرانی کبیر، 379/11)(کتاب العظمۃ، از ابو الشیخ، حدیث نمبر 291)

مقرب فرشتے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



”ان اقرب الخلق من اللہ جبرئیل ومیکائیل و اسرافیل وانھم من اللہ لمسیرۃ خمسین الف سنۃ جبرائیل عن یمینہٖ و میکائیل عن الاخری و اسرافیل بینھما۔“

”مخلوق میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب جبرائیل علیہ السلام‘ میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کے فاصلہ پر ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام اللہ (کے عرش) کی دائیں طرف‘ میکائیل علیہ السلام بائیں طرف اور اسرافیل علیہ السلام ان دونوں کے درمیان ہیں۔“

(تفسیر درمنثور‘ 94/1)(کتاب العظمۃ‘ از ابو الشیخ‘ حدیث نمبر 275)(المنذر‘ 10/1)

سب سے پہلے زندہ ہونے والے:

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں:

”چار فرشتے جبرائیل‘ میکائیل‘ اسرافیل اور ملک الموت علیہم السلام وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا‘ ساری مخلوقات کے بعد موت دے گا اور ان کو سب سے پہلے زندہ فرمائے گا۔ یہ وہ (چار) فرشتے ہیں جو معاملات کے مدبر اور ان کے تقسیم کرنے والے ہیں۔“

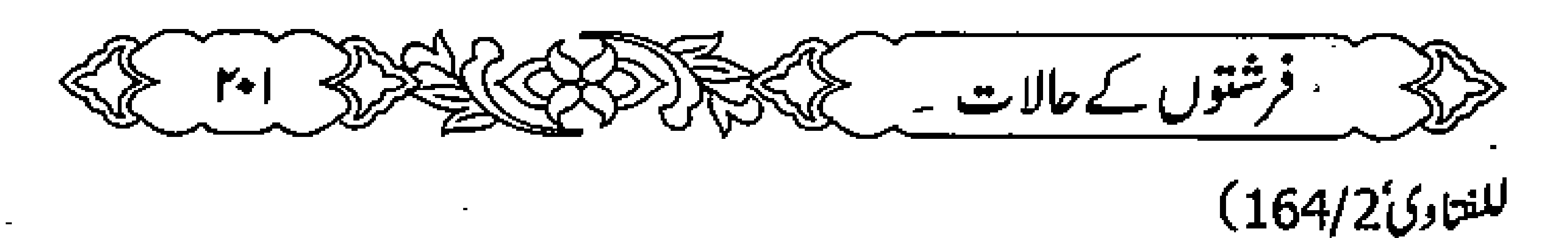
(کتاب العظمۃ‘ از ابو الشیخ)

ذمہ داریاں:

خالد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے امین ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام ان اعمال ناموں کو وصول کرتے ہیں جو لوگوں کے اعمال سے (آسمان کی طرف) بلند ہوتے ہیں اور حضرت اسرافیل علیہ السلام بطور دربان ہیں۔“

(کتاب العظمۃ‘ از ابو الشیخ‘ حدیث نمبر 379/292)(تفسیر در منثور‘ 94/1)(حاوی)



للفتاوی 164/2)

اللہ کے ہاں عظمت والے:

حضرت عکرمہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا:

''اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون سے فرشتے ہیں۔؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے علم نہیں ہے۔''

پس آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے جبرائیل! کون سی مخلوق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہے؟''

انہوں نے عرض کیا:

''مجھے بھی علم نہیں ہے۔''

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ پھر اتر آئے اور عرض کیا:

''جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت علیہم السلام مخلوق میں زیادہ عظمت والے ہیں۔ پس جبرائیل علیہ السلام جنگوں اور رسولوں کے وزیر ہیں۔ میکائیل ہر گرنے والے بارش کے قطرہ اور اگنے اور گرنے والے پتے کے نگران ہیں۔ ملک الموت علیہ السلام دریاؤں اور خشکی میں رہنے والے ہر بندے کی روح کو قبض کرنے کے نگران ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ اور ان (تینوں مذکورہ فرشتوں) کے مابین اللہ کے ''امین'' ہیں۔''

(کتاب العظمۃ، از ابو الشیخ، حدیث نمبر 380)(تفسیر در منثور، 93/1)(حاوی للفتاوی، 164/2)

دوزخ سے بچاؤ:

حضرت ابو الملیح رحمۃ اللہ علیہ کے والد روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی دو رکعت نماز پڑھی اور نماز بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پڑھی۔ پس نبی کریم

ﷺ نے دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھیں۔ میں نے آپ ﷺ کو تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا:

"اللھم رب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و محمد اعوذ بک من النار۔"

"اے اللہ! جبرائیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام' اسرافیل علیہ السلام اور محمد کے پروردگار! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں دوزخ سے بچاؤ گا۔"

(مجمع الزوائد' 219/2' 104/10' 110)(کنزالعمال' 3574' 3621' 3668' 3768' 42954)(الصحیح المسلم' باب صلوٰۃ المسافرین' صفحہ نمبر 200)(سنن نسائی' 213/3' 278/8)(سنن ترمذی' حدیث نمبر 342' 2420)(سنن ابی داؤد' کتاب استفتاح الصلوٰۃ' باب نمبر 6)(سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر 1357)(مسند امام احمد' 61/6' 156)(مستدرک حاکم' 622/3)(سنن بیہقی' 3/5)(کشف الخفاء' 1/29)(مطالب العالیہ' حدیث نمبر 3402)(اخلاق النبوۃ' صفحہ نمبر 180)(تفسیر ابن کثیر' 1/366۔ 4/7)(اتحاف السادۃ المتقین' 166/5)(الکلم الطیب' صفحہ نمبر 83)(ابن خزیمہ' حدیث نمبر 1153)(مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر 1212)(الاسماء والصفات' حدیث نمبر 83)(تفسیر درمنثور' 94/1 اور 265۔ 330/5)(بدایہ والنہایہ' 1/46)(ابن سنی' حدیث نمبر 101)(طبرانی کبیر' 163/1)(الاذکار' حدیث نمبر 40)(جمع الجوامع' حدیث نمبر 9279)(شرح السنۃ' 71/4)

آپ ﷺ نے یہ دعا تین مرتبہ فرمائی۔"

(اس حدیث میں حضور ﷺ نے دوزخ سے پناہ عظیم فرشتوں اور اپنے وسیلہ سے طلب فرمائی ہے۔)

رفاقت کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوئی اور آپ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ پس میں آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ہاتھ پھیرنے لگی اور شفاء کے لیے دعا کرتی رہی۔ جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا:

"نہیں (یہ دعا نہ کر) بلکہ اللہ تعالیٰ سے جبرائیل' میکائیل' اسرافیل علیہم السلام کے ساتھ بہترین رفاقت کی دعا کر۔" (کتاب الزہد' از امام احمد)

①

حضرت جبرائیل علیہ السلام

نام:

① حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جبرائیل علیہ السلام کا نام عبداللہ ہے۔ میکائیل علیہ السلام کا نام عبید اللہ ہے۔ اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ ہر شے جو ''اِیل'' کے ساتھ منسلک ہو وہ اللہ عزوجل کی عبادت کرنے والی ہے۔''

(کتاب العظمۃ' ازابو الشیخ' حدیث نمبر 382)(تفسیر ابن جریر' 437/1)(' تفسیر ابن ابی حاتم' 65/1)(فتح الباری' 165/1)

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جبرائیل علیہ السلام کا نام عبداللہ اور میکائیل علیہ السلام کا نام عبیداللہ ہے۔ ہر وہ اسم جس میں ''اِیل'' ہو اس سے مراد ہوتا ہے کہ وہ اللہ کا عبادت گزار ہے۔''

(ابن جریر)

(حضرت اسرافیل علیہ السلام کو ان کے پروں کی کثرت کی وجہ سے بھی اسرافیل کہا جاتا ہے' حضرت میکائیل علیہ السلام چونکہ بارش اور نباتات کے نگران ہیں' ان کو ناپتے اور وزن کرتے ہیں اس لیے ان کو میکائیل کہتے ہیں۔)

③ حضرت عبدالعزیز بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ملائکہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام ''خادم رب عزوجل'' (اللہ عزوجل

کا خادم) ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر 351)(تفسیر ابن ابی حاتم' 1/66)(تفسیر در منثور' 92/1)(حاوی للفتاوی' 124/6)

آسمان والوں کے پیشوا:

① حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں کے پیشوا ہیں۔''

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر 359)(تفسیر در منثور' 92/1)

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الا اخبر کم بافضل الملائکۃ جبریل''

''کیا میں تمہیں سب فرشتوں سے افضل فرشتے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ افضل الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔''

(مجمع الزوائد' 140/3' 198/8)(تفسیر در منثور' 92/1)(کنز العمال 353/43)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو دیکھا:

① حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو سبز لباس میں دیکھا کہ انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیان کے حصہ کو پُر کر رکھا تھا۔''

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رایت جبریل منهبطا قد ملا ما بین الخافقین علیه ثیاب سندس معلق بها اللولؤ والیاقوت۔''

(مسند امام احمد' 120/6)(کنز العمال' حدیث نمبر 15167 اور 15168)(تفسیر در منثور' 92/1)(مجمع الزوائد' 257/8)(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر 343)(طبقات المحدثین' صفحہ نمبر 101 اور 100)

''میں نے جبرائیل علیہ السلام کو نازل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔انہوں نے آسمان کے دونوں کناروں کو بھرا ہوا تھا' ان پر نہایت نفیس اور باریک کپڑے تھے جس کے ساتھ لولو اور یاقوت جڑے ہوئے تھے۔''

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا:

''میں چاہتا ہوں کہ تمہیں تمہاری اصل صورت میں دیکھوں؟''

انہوں نے عرض کیا:

''آپؐ اس کو پسند فرماتے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں!''

تو انہوں نے عرض کیا:

''فلاں تاریخ' فلاں رات کے وقت مقام بقیع غرقد میں مجھ سے ملاقات فرمائیں۔''

پس آپ ﷺ ان کو حسب وعدہ ملنے گئے تو انہوں نے اپنے پروں میں سے ایک پر کو پھیلایا تو اس نے آسمان کا افق بھر دیا یہاں تک کہ آسمان کی کوئی شے نظر نہ آتی تھی۔'' (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

④ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ: ''ولقد راٰه نزلة اُخرٰی'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو پاؤں لٹکائے ہوئے دیکھا۔ان پر ایک بڑا موتی تھا جیسے سبزے پر بارش کا قطرہ ہوتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر 348)(اخبار اصبہان' از ابو نعیم' 1 / 98)(تفسیر در منثور' 125/6)

⑤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ورقہ انصاری رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے نبی ﷺ! جو آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے ہیں وہ کس صورت میں آتے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ میرے پاس آسمان سے آتا ہے' اس کے دونوں پر موتی کے ہیں اور اس کے پاؤں کے تلوے سبز ہیں۔'' (طبرانی)

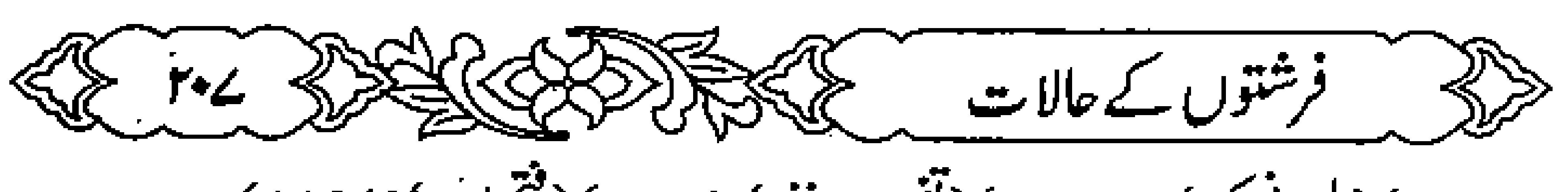
⑥ حضرت شریح بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ آسمان کی طرف معراج کے موقع پر تشریف لے گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی اصل صورت میں دیکھا۔ ان کے پر زبرجد' بڑے موتی اور یاقوت کے قیمتی موتیوں سے جڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے یہ خیال ہوا کہ اس کی آنکھوں کے درمیانی حصہ نے افق آسمان کو پُر کر رکھا ہے۔ اور اس سے قبل میں نے اسے مختلف صورتوں میں دیکھا تھا۔ جبکہ میں نے اسے اکثر طور پر دحیہ کلبی (مشہور صحابی رضی اللہ عنہ) کی شکل میں دیکھا ہے اور کبھی کبھی میں نے اسے اس طرح دیکھا ہے جس طرح کوئی آدمی اپنے دوست کو چھلنی کے پیچھے دیکھتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ حدیث نمبر 356)(دلائل النبوۃ' از ابو نعیم' 177/1)(تفسیر در منثور' 124/6)

⑦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو دفعہ کے علاوہ کبھی نہیں دیکھا۔ پہلی مرتبہ تو اس وقت دیکھا جب آپ ﷺ نے ان سے خود کو دکھلانے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے اپنے آپ کو دکھلایا کہ افق کو پر کیے ہوئے تھے اور دوسری دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس معراج کی رات میں دیکھا۔''

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر 364)(مسند امام احمد' 407/1)(تفسیر ابن کثیر'



247/4)(طبرانی کبیر' 377/10)(تفسیر در منثور' 122/6)(فتح القدیر' 110/5)

⑧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ما بین منکبی جبریل مسیرة خمسمائة عام للطائر السریع الطیران۔"

(تفسیر در منثور' 92/1)(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر 375)

"حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار پرندہ کے پانچ سو سال کے سفر کے برابر ہے۔"

⑨ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جبریل له ستمائة جناح من لولو قد نشرها مثل ریش الطراویس"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر 374)

"حضرت جبرائیل علیہ السلام کے لؤلؤ (موتی) کے چھ سو پر ہیں جن کو انہوں نے پھیلایا تھا جیسے مور اپنے پروں کو پھیلاتے ہیں۔"

⑩ عمار بن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جبرائیل علیہ السلام کی اصلی صورت میں زیارت کرا دیجئے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تیرے اندر اس کی طاقت نہیں ہے کہ تو اسے دیکھ سکے۔"

عرض کیا:

"آپ مجھے اس کی زیارت کرا ہی دیجئے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اچھا! بیٹھ جاؤ۔"

پس جب جبرائیل علیہ السلام آسمان سے آ کر کعبہ میں موجود ایک لکڑی پر بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اپنی نظر اٹھاؤ اور دیکھ لو۔''

پس حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھائی' جبرائیل کے قدموں کو دیکھا جو گہرے سبز زبرجد کی مانند تھے اور اس کو دیکھ کر بے ہوش ہو کر گر گئے۔''

(۱۱) ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے مطالبہ فرمایا کہ آپ اپنی اصل صورت دکھلائیں تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

''آپ میں دیکھنے کی تاب نہیں ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میری خواہش ہے کہ آپ ایسا کریں۔''

پس ایک چاندنی رات میں حضور نبی کریم ﷺ اپنی جائے نماز کی طرف تشریف لائے تو جبرائیل علیہ السلام بھی اپنی اصلی صورت میں آ گئے۔ جب آپ نے ان کو دیکھا تو بے ہوش ہو گئے پھر جب آپ کو ہوش آیا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو سہارا دیا ہوا تھا۔ اپنا ایک ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھا ہوا تھا اور دوسرا آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے مخلوق میں سے کسی چیز کو اس طرح نہیں دیکھا۔''

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

''آپ اسرافیل (فرشتہ) کو دیکھ لیں تو آپ کی کیا حالت ہوگی؟ اس کے تو بارہ پر ہیں' ان میں سے ایک پر مشرق میں ہے تو دوسرا مغرب میں۔ اللہ کا عرش اس کے کندھے پر ہے۔ یہ اللہ کی عظمت کے سبب کسی کسی وقت اتنا دبلا ہو جاتا ہے کہ ممولہ (چڑیا سے چھوٹے جانور) کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے



عظیم الجثہ ہونے کی وجہ سے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہے۔"

(کتاب الزہد از امام ابن المبارک)

⑫ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان جبريل لياتيني كما ياتي الرجل صاحبهٗ في ثبات ببعض مكفوفة باللؤلؤ والياقوت رأسه كالجبل وشعره كالمرجان ولونه كالثلج احلى الجبين براق الثنايا عليه وشاحان من درمنظوم وجناحاه اخضران ورجلا معموستان في الخضرة وصورتهُ التي صور عليها تملا مابين الافقين وقد قال ...... ان ارال في صورتك يا روح الله فتحول لهٗ فسدَّ مابين الافقين"

(تفسیر در منثور ۱/۹۳)

"جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس طرح آتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے دوست کے پاس آتا ہے۔انہوں نے موتیوں اور یاقوت سے پرویا ہوا سفید لباس پہنا ہوتا ہے' ان کا سر بٹی ہوئی رسی کی مانند ہے' ان کے بال مرجان کی طرح ہیں' ان کا رنگ برف کی طرح (سفید) ہے' پیشانی چمکدار اور اگلے دانت چمکیلے ہیں۔ ان پر دولڑیاں موتیوں سے پروئی ہوئی ہیں' اس کے دونوں پر سبز ہیں اور پاؤں سبزہ میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اس کی اصل صورت جس میں وہ پیدا کیا گیا ہے وہ (آسمان کے) دونوں افق کو بھر دیتی ہے۔حضرت نبی کریم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا کہ اے روح اللہ میں تمہیں تمہاری اصلی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں تو انھوں نے اپنی شکل تبدیل کی تو دونوں آسمانوں کے افقوں کا درمیانی فاصلہ بھر دیا۔"

⑬ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خلق الله جمجمة جبريل على قدر الغوطة۔"

(کنز العمال حدیث نمبر ۱۵۱۶۶)

"اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی کھوپڑی کو غوطہ (غُوطہ غین کے پیش کے ساتھ ہے۔ یہ ایک شہر کا نام ہے جو دمشق کے قریب واقع ہے۔) کے برابر (بڑا) بنایا ہے۔"

⑭ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ماشئت ان اری جبریل علیه السلام متعلقا باستار الکعبة وهو یقول یاواحد یا ماجد لاتزل عنی نعمة انعمت بها علی الا رأیته۔"

(کنز العمال حدیث نمبر ۱۵۰۶۳ اور ۲۴۳۳)

"میں نے جب چاہا کہ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھوں تو میں نے انہیں کعبہ کے پردوں سے لپٹے ہوئے دیکھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے: "یاواجد ایاماجد! لاتزل عنی انعمت بها علی" "اے واجد! اے ماجد! (یعنی اے اللہ!) تو نے جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہے انہیں مجھ پر ہمیشہ قائم رکھ۔" میں نے اکثر انہیں اسی حال میں دیکھا۔"

⑮ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انزل الله جبریل علیه السلام فی احسن ماکان یاتینی فی صورة فقال ان الله یقرئك السلام یا محمد ویقول لك انی قد اوحیت الی الدنیا ان غرری وتکدری وتضیقی وتشددی علی اولیائی کی یحبوالقائی وتسهلی وتوسعی وتطیبی لاعدائی حتی یکرهو القائی فانی قدخلقتها سجنا لاولیائی وجنة لاعدائی۔"

(شعب الایمان از امام بیہقی) (جمع الجوامع حدیث نمبر ۴۵۲۱) (کنز العمال حدیث نمبر ۶۱۱۰)

"جس صورت میں جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آیا کرتے تھے اس سے بھی حسین صورت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے پاس بھیجا۔ پس جبرائیل



علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف وحی کی ہے کہ تو میرے دوستوں کے لیے کڑوی، بدمزہ، تنگ اور سخت ہو جا! تاکہ وہ میری ملاقات کو پسند کریں اور میرے دشمنوں کے لیے آسان، کشادہ اور دل پسند ہو جا تاکہ وہ میری ملاقات کو ناپسند کریں۔ میں نے اس دنیا کو اپنے اولیاء کے لیے جیل اور دشمنوں کے لیے راحت بنایا ہے۔"

سیدنا جبرائیل جنوبی ہوا میں ہیں

حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جبرائیل علیہ السلام جنوبی ہوا میں ہیں۔"

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ، حدیث نمبر ۸۶۵)

حضرت جبرائیل کی صورت:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کے دو (بڑے بڑے) پر ہیں اور اس پر موتیوں سے پروئی ہوئی ایک پٹی ہے۔ اگلے دانت چمکدار ہیں، پیشانی منور ہے، سر کے بال گھنگریالے ہیں اور سر مرجان کی طرح ہے۔ مرجان برف کی طرح سفید موتی ہے اور ان کے دونوں قدم سبزی مائل ہیں۔" (ابن جریر)

دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ:

حضرت وہیب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے جبرائیل علیہ السلام کی صورت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا:

"ان کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار پرندے کے سات سو سال کے سفر کے برابر ہے۔"

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ، حدیث نمبر ۳۷۳ (تفسیر در منثور ۱/۹۲)



جبرائیل اور دیدار باری تعالیٰ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

"کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے؟"

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

"ان بینی وبینه لسبعین حجابا من نار ونور لو رایت ادناها لاحترقت۔"

(اتحاف السادہ 137/5)(تفسیر در منثور 93/1)

"میرے اور اللہ تعالیٰ (کے عرش) کے درمیان آگ اور نور کے ستر پردے ہیں۔ اگر میں ان پردوں میں سے اپنے نزدیک والے پردہ کو بھی دیکھوں تو جل جاؤں۔"

نرم وسخت:

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان فی السماء ملکین احدهما یامر بالشدّة والاخر یامر باللّین وکل مصیب جبریل ومیکائیل' ونبیان احدهما یامر باللین والاخر یامر بالشدة وکل مصیب وذکر ابراهیم ونوحا ولی صاحبان احدهما یامر باللین والاخر بالشدة وکل مصیب وذکر ابابکر وعمر۔"

(مجمع الزوائد' جلد نمبر۹' صفحہ نمبر۵۱)(تفسیر در منثور' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۹۴)

"آسمان میں دو فرشتے ہیں جن میں سے ایک سختی کا معاملہ کرتا ہے' دوسرا نرمی کا اور دونوں حق پر ہیں۔ پہلے جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے میکائیل علیہ السلام۔ دو نبی ہیں جن میں سے ایک نرمی کا معاملہ فرماتے ہیں' دوسرے سختی کا



اور دونوں حق پر ہیں۔ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے حضرت نوح علیہ السلام۔ میرے بھی دو دوست ہیں ان میں سے ایک نرمی کا معاملہ کرتا ہے دوسرا سختی کا اور یہ دونوں بھی حق پر ہیں۔ پہلے ابوبکرؓ ہیں اور دوسرے عمر فاروقؓ۔

جبرائیل علیہ السلام کا حسن کلام:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری آدمی کی بیمار پرسی فرمائی۔ جب آپؐ اس کے گھر کے قریب پہنچے تو اسے اندر سے گفتگو کرتے سنا، جب اس نے سے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی اور اندر داخل ہوئے تو کسی کو نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

''میں نے تجھے کسی سے باتیں کرتے ہوئے سنا ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسولؐ! میرے پاس ایک ایسا آدمی آیا ہے کہ آپؐ کے بعد میں نے کسی آدمی کو اتنا اچھی مجلس والا نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ بہترین بات کرنے والا دیکھا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ جبرائیلؑ تھے (پھر آپؐ نے اس انصاری صحابی کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا) تم میں تو ایسے آدمی بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر (کسی کام کے ہونے نہ ہونے کے متعلق) قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی قسم سے بری (قسم پوری کر کے) کر دے۔''

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کام:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا:

''مجھے میرا پروردگار کسی کام کے لیے روانہ فرماتا ہے کہ میں اسے سرانجام

دوں تو اللہ کے حکم کو دیکھتا ہوں کہ وہ ادائیگی میں مجھ سے سبقت لے جاتا ہے۔" (حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم)

جنبی کے پاس:

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا:
"اے اللہ کے رسول! کیا جنبی آدمی (جس پر غسل فرض ہو) سو سکتا ہے؟"
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میں پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ وضو (ضرور) کر لے۔ مجھے ڈر ہے کہ اس کی موت آئے اور جبرائیل علیہ السلام (جنابت کی وجہ سے) اس کے پاس نہ جائیں۔" (حاوی للفتاوی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۴)

اللہ کے مقرب:

① حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"مقرب ترین فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پھر میکائیل علیہ السلام ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کسی بندے کا اس کے نیک عمل کی وجہ سے ذکر کرتا ہے تو فرماتا ہے: "فلاں بن فلاں نے میری فرمانبرداری میں ایسا ایسا عمل کیا ہے اس پر میری رحمتیں ہوں۔" پھر میکائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں: "ہمارے رب نے کیا فرمایا؟" تو وہ بتاتے ہیں کہ فلاں ولد فلاں اپنے نیک عمل کی وجہ سے یاد کیا گیا ہے۔ پھر اس پر اپنی رحمتیں بھیجی ہیں۔ اللہ کی اس پر رحمتیں ہوں۔ پھر آسمان والوں میں سے جو میکائیل علیہ السلام کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: "ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟" میکائیل علیہ السلام کہتے ہیں: "فلاں بن فلاں اپنے نیک عمل کی وجہ سے یاد کیا گیا ہے۔ پھر اس پر رحمتیں بھیجی گئی ہیں۔ اللہ کی اس پر رحمتیں ہوں۔" پس یہ بات بدستور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اترتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ زمین تک

آپہنچتی ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے برے عمل کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے فلاں ولد فلاں نے میری نافرمانی میں ایسا عمل کیا ہے اس پر میری لعنت ہو۔'' پھر میکائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ فلاں ولد فلاں اپنے برے عمل کی وجہ سے یاد کیا گیا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر بدستور یہ بات ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اترتی رہتی ہے یہاں تک کہ زمین پر آجاتی ہے۔

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۶۱ اور ۴۸۷) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۹۴)

(۴) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے جبرائیل! مجھے یقین ہے کہ تمہارے نزدیک میری بڑی شان ہے۔''

انہوں نے عرض کیا: ''بے شک! مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ سے زیادہ محبوب کسی نبی کی طرف کبھی نہیں بھیجا گیا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں چاہتا ہوں کہ اگر تمہارے بس میں ہے تو تم وہاں (اللہ کے ہاں) کی میری شان بتلاؤ۔''

انہوں نے عرض کیا:

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اپنے پروردگار کے ایک دفعہ اتنا قریب ہوا ہوں کہ اس طرح سے کبھی قریب نہیں ہوا۔ میرے اس قریب ہونے کا اندازہ پانچ صدیوں کے سفر کے برابر ہے۔ ساری مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب حضرت اسرافیل ہیں اور ان کے قرب کا اندازہ ستر سال ہے' ان کے درمیان بھی ستر نور ہیں اور ان میں سب سے قریبی نور آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے۔ تو مجھے اس کے بعد والے

حالات کا علم کیسے ہوسکتا ہے۔ بس میرے سامنے ایک لوح کر دی جاتی ہے اور میں بلایا اور مبعوث کیا جاتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۳۰۵)

(اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نزدیک حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کو باقی انبیاء سے زیادہ محبوب ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کا مرتبہ اتنا بڑا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مقرب ترین فرشتہ ہونے کے باوجود آپ ﷺ کا مقام معلوم کرنے تک رسائی نہیں رکھتے۔)

دعاؤں کے نگران:

① حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ان جبریل موکل بحاجات العباد فاذا دعا المومن قال اللہ یا جبریل اَحْبِسُ حاجۃ عبدی فانی اُحبہ واحب صوتہ واذادعاالکافرقال اللہ یاجبریل اقض حاجۃ عبدی فانی ابغضہ وابغض صوتہ۔''

(شعیب الایمان' از امام بیہقی) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۹۲)

''جبرائیل علیہ السلام بندوں کی ضروریات کے کفیل ہیں۔ جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' اے جبرائیل! میرے بندے کی ضرورت کو روک لے کیونکہ میں اسے بھی پسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی پسند کرتا ہوں۔'' جب کوئی کافر پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' اے جبرائیل! میرے بندے کی ضرورت پوری کر دے کیونکہ میں اس سے بھی نفرت کرتا ہوں اور اس کی آواز سے بھی نفرت کرتا ہوں۔''

(جن مومنوں کی دعائیں بار بار کرنے سے بھی پوری نہیں ہوتیں تو وہ اس حدیث

سے اپنے دل کو مطمئن فرمائیں کیونکہ مومن کی دعا کا دیر میں قبول ہونا مومن کی قبولیت کی دلیل ہے اور مومن کا دربارالٰہی میں قبول ہوجانا ہی بڑی کامیابی ہے۔ کافر کی ضرورت اللہ تعالیٰ اس لیے بھی جلدی پوری کردیتا ہے کہ اسے آخرت میں سب نعمتوں سے محروم کردیا جائے گا۔)

(۲) حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو لوگوں کی ضروریات پر مقرر فرمایا ہے۔ پس جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے جبرائیل! اس کی ضرورت کو روک لے کیونکہ میں اس کی پکار کو پسند کرتا ہوں۔'' جب کوئی کافر پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے جبرائیل! اس کی ضرورت پوری کردے کیونکہ میں اس کی پکار کو پسند نہیں کرتا۔''

(بیہقی)(ابن ابی شیبہ)

(۳) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اے جبرائیل! میرا بندہ مجھ سے جو مٹھاس محسوس کرتا ہے اس کو اس کے دل سے مٹادے۔'' پس مومن بندہ اپنے نفس میں جس کا طلب گار تھا اس کے لیے مزید محنت اور طلب کرتا ہے۔ اس پر ایسی مصیبت ٹوٹتی ہے کہ اس جیسی کبھی نہیں آئی ہوتی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں دیکھتا ہے تو فرماتا ہے: ''اے جبرائیل! تو نے جو مٹادیا ہے وہ میرے بندے کے دل میں لوٹا دے میں نے اس کا امتحان کرلیا اور اسے سچا پایا اور میں اس کے لیے اپنی طرف سے (انعامات) کے ڈھیر لگادونگا۔''

(نوادرالاصول از امام ترمذی)

خوف الٰہی:

(۱) حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو فرمایا: "تمہیں کیا چیز رلاتی ہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں بے انصافی نہیں کرتا۔؟" انہوں نے عرض کیا: "اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے عذاب سے بے خوف نہیں ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہاں ایسا ہی ہے۔ تم اسی حالت میں قائم رہو کیونکہ میرے عذاب سے جو کوئی بے خوف ہوتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔"

(کتاب العظمۃ، از ابو الشیخ، حدیث نمبر ۳۸۳) (تفسیر در منثور، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۹۳)

(۲) ابو عمران جُونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس روتے ہوئے حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اے جبرائیل! آپ کو کون سی چیز رلاتی ہے؟"

انہوں نے عرض کیا:

"کیوں نہیں۔ میں کیوں نہ روؤں۔؟ قسم بخدا! جب سے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا ہے میری آنکھ اس خوف سے خشک نہیں ہوئی کہ کہیں میں اس کی نافرمانی نہ کر بیٹھوں اور اللہ تعالیٰ مجھے اس میں داخل کر دے۔"

(کتاب الزہد، از امام احمد)

(۳) حضرت رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا:

"تو جب بھی میرے پاس آیا ہے تیری آنکھیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں؟"

انہوں نے عرض کیا:

"جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے میں کبھی نہیں ہنسا۔" (کتاب الزہد، از امام احمد)

جبرائیل کی شکل میں بروز قیامت کون سے صحابیؓ ہوں گے؟

"حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کا ایک گنجا، بھینگا، کوتاہ گردن،

ٹیڑھے پاؤں والا' چھوٹے کانوں والا' بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا' دبلا پتلا' قدم کے اگلے حصہ کا قریب والا اور ایڑیوں کی دوری والا آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! مجھے بتلائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے؟''

جب آپ ﷺ نے اسے دین کے احکامات بتائے تو اس نے کہا:

''میں اللہ کے ساتھ معاہدہ کرتا ہوں کہ اس کے فریضہ میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا (نفل نہیں پڑھوں گا فقط فرض پر اکتفا کروں گا اور اسے حسن کے ساتھ ادا کروں گا)!''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''کیوں؟ (تو نفلی عبادت کیوں نہیں کرے گا؟)''

اس نے عرض کیا:

''اس لیے کہ اس نے مجھے پیدا کیا اور میری شکل کو بگاڑ دیا۔ (اس لیے میں فقط فرض ادا کروں گا نفل نماز کی مجھ میں طاقت نہیں کیونکہ میں صحیح طرح تو کھڑا بھی نہیں ہوسکتا۔)''

یہ بات کہنے کے بعد وہ جانے لگا تو آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''اے محمد ﷺ! وہ ناراضگی کا اظہار کرنے والا آدمی کہاں ہے جس نے اپنے مہربان پروردگار پر ناراضگی دکھلائی ہے؟ اللہ نے اس کی اس ناز بھری ناراضگی کو قبول کیا ہے۔ آپ اس سے فرمائیں کہ وہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے جبرائیل کی صورت میں زندہ فرمائے؟''

پس نبی کریم ﷺ نے اس آدمی سے یہ بات کہی تو وہ کہنے لگا:

''ہاں! اے رسول اللہ ﷺ! میں راضی ہوں۔ بس اب تو میں اللہ سے معاہدہ



کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم پر اپنی خوشنودی سے جو جو حکم بھی فرمائے گا میں پیروی کروں گا۔!'' (ابن عساکر)

وحی لاتے وقت حضرت جبرائیل کے ساتھ چار فرشتوں کا ہونا:

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ: ''اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فانه یسلك من بین یدیه ومن خلفه رصدا'' ('' اس (وحی لانے والے فرشتہ حضرت جبرائیل وغیرہ) کے آگے پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے۔'') کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''جبرائیل علیہ السلام جب بھی کوئی وحی لے کر نازل ہوئے تو ان کے ساتھ چار محافظ فرشتے ہوا کرتے تھے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۳۵۷) (تفسیر طبری' جلد نمبر ۲۹' صفحہ نمبر ۱۲۳) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۴۳۳)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے آسمانی وزیر ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل علیہ السلام میرے آسمانی وزیر ہیں۔''

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۹۴) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۲۶۷۹ اور ۳۶۱۴۸) (جامع کبیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۲۸۶ اور ۴۷۴)

موت کب اور کیسے:

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے آیت مبارکہ: ''ونفخ فی الصور فصعق من فی السماوات ومن فی الارض الا ماشاء اللہ'' (''اور روز قیامت صور میں پھونک ماری جائے گی جس سے تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اُڑ جائیں گے پھر زندہ تو مرجائیں گے اور مردوں کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی مگر جس کے بارے میں خدا چاہے وہ اسے بے ہوشی اور موت سے

محفوظ رکھے گا) کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون حضرات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں صور کے اثر سے مستثنیٰ فرمایا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جبرائیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام' ملک الموت علیہ السلام' اسرافیل علیہ السلام اور عرش کو اٹھانے والے (فرشتے) صور کے اثر سے مستثنیٰ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کی روحیں قبض فرمائے گا تو ملک الموت سے فرمائے گا: ''کون باقی بچے ہیں؟'' وہ عرض کریں گے: ''اے میرے پروردگار! تو پاک ہے' بلند ہے' ذوالجلال والاکرام ہے' جبرائیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام' اسرافیل علیہ السلام اور ملک الموت زندہ ہیں۔'' تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا:'' اسرافیل علیہ السلام کی جان قبض کرلے۔'' تو وہ اسرافیلؑ کی جان قبض کرلیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرمائے گا:''اب کون بچے ہیں؟'' وہ عرض کریں گے:'' اے میرے پروردگار! تو پاک اور بابرکت ہے' بلند ہے' ذوالجلال والاکرام ہیں! اب جبرائیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام اور ملک الموت باقی ہیں۔'' تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا:'' میکائیلؑ کی روح بھی قبض کرلے۔'' وہ میکائیل علیہ السلام کی روح بھی قبض کریں تو میکائیل علیہ السلام بلند ٹیلے کی طرح گر پڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرمائے گا:''اب کون باقی ہے؟'' وہ عرض کریں گے:'' جبرائیلؑ اور (میں) موت کا فرشتہ۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' اے موت کے فرشتے تو بھی مرجا۔''تو وہ بھی مرجائیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ فرمائے گا:'' اے جبرائیلؑ! باقی کون بچا ہے۔'' وہ عرض کریں گے:'' اے اللہ! تو ہمیشہ رہنے والا اور باقی ہے۔ میں فقط جبرائیلؑ بچا ہوں اور مرنے والا ہوں۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا:''اس کی موت بھی ضروری ہے۔'' جبرائیل علیہ السلام بھی سجدہ میں گرجائیں گے جس سے وہ اپنے پروں سمیت بے

دم ہو جائیں گے۔ جبرائیل علیہ السلام کو میکائیل علیہ السلام پر اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے ٹیلہ کی (چھوٹے ٹیلے پر) ہوتی ہے۔"

① حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے۔ وہ آیت: "نفخ فی الصور" کی تفسیر میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ تین ہوں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور موت کا فرشتہ۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبکہ اس کی ذات بڑی عالم ہے: "اے موت کے فرشتے! باقی کون بچا ہے؟" وہ عرض کرے گا: "تیری باقی رہنے والی کریم ذات، تیرا بندہ جبرائیل، میکائیل اور موت کا فرشتہ باقی بچے ہیں۔" اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میکائیل کی روح نکال لے۔" اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب کہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے: "اے ملک الموت! کون باقی رہا ہے؟" وہ عرض کریں گے: "اے اللہ! تیری ذات باقی ہے اور تیرا بندہ جبرائیل بھی اور ملک الموت بھی۔" اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "جبرائیل کی روح بھی نکال لے۔" پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب کہ وہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے: "اے ملک الموت! کون باقی بچ گیا ہے؟" وہ عرض کریں گے: "اے اللہ! تیری باقی رہنے والی کریم ذات جسے کبھی فنا نہیں اور تیرا بندہ ملک الموت باقی ہے جب کہ یہ بھی مرنے والا ہے۔" اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "تو بھی مر جا۔" اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میں نے خلق کی ابتدا کی تھی پھر میں ہی اس کو دوبارہ لوٹاؤں گا۔"

(بیہقی فی البعث) (کتاب التحبیر فی علم التفسیر، از علامہ جلال الدین سیوطی، صفحہ نمبر ۴۴۵)

سب سے پہلے حساب جبرائیل سے:

حضرت عطا بن السائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:



''سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حساب ہوگا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ کے امانتدار تھے۔'' (ابن ابی حاتم)

میزان کے نگران:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''روز قیامت ترازوئے حساب کے نگران حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں گے۔'' (ابن جریر)

❀❀❀



۲

حضرت میکائیل علیہ السلام

اسم مبارک:

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت میکائیل علیہ السلام کا نام ''عبیداللہ'' ہے۔'' (ابن المنذر)

کبھی مسکرائے ہی نہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا:

''مالی لم ار میکائیل ضاحکا قط۔''

''کیا بات ہے کہ میں نے میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟''

انہوں نے عرض کیا:

''ماضحك میکائیل منذ خلقت النار''

''جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔''

(مسند امام احمد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۲۴) (الشریعۃ' از امام آجری' صفحہ نمبر ۳۳۵) (کتاب الزہد' از امام احمد' صفحہ نمبر ۶۹) (بدایہ و النہایہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۶) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۳۸۴) (فتح الباری' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۰۷) (احیاء العلوم' تخریج از عراقی' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۵۷) (کتاب الخائفین' از امام ابن ابی الدنیا) (جامع صغیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۴۶) (فیض القدیر' جلد نمبر

۵، صفحہ نمبر ۲۵۲) (مجمع الزوائد، جلد نمبر ۹، صفحہ نمبر ۳۸۵)

جبرائیل سے بھی بڑے:

حضرت زید بن رفیع تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسواک فرمارہے تھے۔ آپ ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو مسواک دینے لگے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

"بڑے (میکائیل علیہ السلام) کو دیں۔!" (نوادرالاصول، از امام ترمذی)

(اس حدیث سے دو چیزیں ثابت ہوئی ہیں۔ پہلی تو یہ کہ حضرت میکائیل علیہ السلام جسم میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے بڑے ہیں اور دوسری یہ کہ حضرت میکائیل علیہ السلام عمر میں بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام سے بڑے ہیں۔)

آسمانی وزیر

① حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

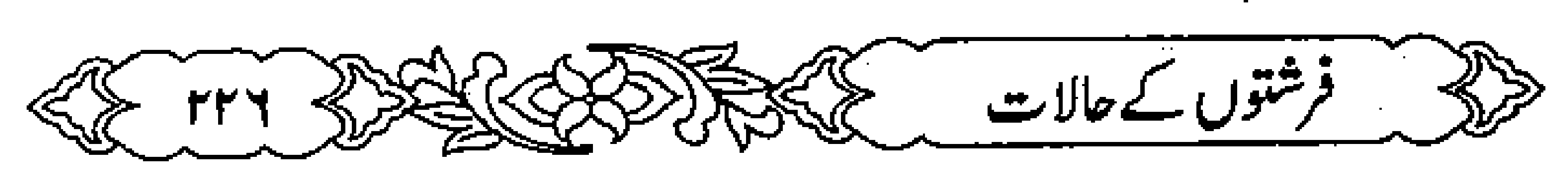
"وزیرای من اهل السماء جبریل ومیکائیل ومن اهل الارض ابوبکر وعمر۔

(تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۹۴) (کنزالعمال، حدیث نمبر ۳۲۶۷۹ اور ۳۶۱۴۸) (جامع کبیر، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۲۸۶ اور ۴۷۴) (مستدرک حاکم، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۶۵)

"آسمان والوں میں میرے دو وزیر حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔"

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ ایّدنی باربعة وزراء اثنین من اهل السماء جبریل ومیکائیل



واثنين من اهل الارض ابی بکر و عمر۔"

"اللہ تعالیٰ نے چار وزراء سے میری تائید اور مدد فرمائی ہے۔ دو آسمان والوں سے ہیں' جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام اور دو زمین والوں میں سے ہیں' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔"

بیت المعمور کے امام:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"موذن اهل السماوات جبريل وامامهم ميكائيل يؤمّ بهم عند البيت المعمور فتجتمع ملائكة السماوات فيطوفون بالبيت المعمور و تصلی وتستغفر فيجعل الله ثوابهم واستغفارهم وتسبيحهم لامة محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(تنزیہ الشریعۃ' از ابن عراق' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۴۷)

"اہل آسمان کے مؤذن حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور ان کے امام حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں جو انہیں بیت المعمور کے نزدیک امامت کراتے ہیں۔ پس آسمانوں کے فرشتے جمع ہوتے اور بیت المعمور کا طواف کرتے' نماز پڑھتے اور استغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس استغفار اور تسبیح کا ثواب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا فرماتا ہے۔"

شراب نوشی کی وعید:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ مجھے میکائیل علیہ السلام نے حدیث بیان کی ہے۔" میکائیل علیہ السلام نے کہا: "میں (بھی) اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مجھے اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ سے یہ بات نقل کی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

"شرابی بت پرست کی طرح ہے۔"



③

حضرت اسرافیل علیہ السلام

اسرافیل کا اسم:

① حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حضرت اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالرحمٰن ہے۔''

② حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام عبداللہ ہے' حضرت میکائیل علیہ السلام کا نام عبیداللہ ہے اور حضرت اسرافیل کا نام عبدالرحمٰن ہے۔''

اللہ کے مقرب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے کہا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس فرشتہ کے متعلق بتلائیں جو خدا کے زیادہ قریب ہے۔؟''

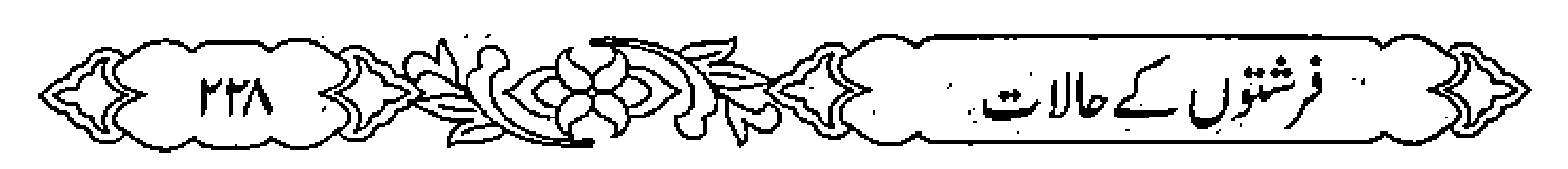
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو فرشتہ اس کے قریب ہے وہ اسرافیل علیہ السلام ہے' پھر جبرائیل علیہ السلام ہے' پھر میکائیل علیہ السلام ہے پھر موت کا فرشتہ ہے۔''

(طبرانی)(حلیۃ ابونعیم)(ابن مردویہ)

دائیں اور بائیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



''اسرافیل صاحب الصور وجبریل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ۔''

(تفسیر درمنثور ا'حدیث نمبر ۹۴) (کتاب البعث' از امام بیہقی)

''اسرافیل صور پھونکنے والے ہیں' ان کے داہنے میں جبرائیل علیہ السلام ہیں اور بائیں میں میکائیل علیہ السلام ہیں۔''

اسرافیل کا وجود:

① حضرت ابوبکر ہذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب کوئی شے نہیں ہے۔ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان سات پردے ہیں۔ ان کا ایک پر مشرق میں ہے' دوسرا پر مغرب میں' تیسرا ساتویں زمین میں اور ایک پر ان کے سر کے پاس ہے۔ انہوں نے اپنا سر اپنے پروں کے درمیان جھکایا ہوا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے تو جن لوحوں پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قریب آجاتی ہیں تو اسرافیل علیہ السلام ان کو ملاحظہ فرمالیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں۔ پس جو فرشتہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز سنتا ہے تو (امر وقوع قیامت یا عظمت خداوندی کی وجہ سے) اس کی چیخ نکل جاتی ہے۔''

② حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ ان کے چار پر ہیں۔ ایک پر مشرق میں ہے' ایک مغرب میں' تیسرے سے انہوں نے اپنے آپ کو ڈھانپا ہوا ہے اور چوتھا ان کے اور لوح محفوظ کے درمیان ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی حکم کی وحی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوح محفوظ

اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی کو آ ٹکراتی ہے تو وہ اپنا سر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اس میں حکم لکھا ہوتا ہے۔ پس وہ جرائیل علیہ السلام کو پکارتے ہیں تو وہ لبیک کہتے ہیں۔ وہ بتاتے ہے کہ آپ کو ایسا ایسا حکم فرمایا گیا ہے۔ پس جرائیل علیہ السلام ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر نہیں اترتے مگر وہاں کے فرشتے خوف قیامت سے (کہ شاید قیامت آنے کا حکم دیا گیا ہے) گھبرا جاتے ہیں یہاں تک کہ جرائیل علیہ السلام بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق نازل ہوا ہے۔اس کے بعد وہ کسی نبی پر نازل ہو کر وحی پیش کرتے ہیں۔''

(السنۃ از امام ابن ابی زمنین)

③ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ان ملكا من حملة العرش يقال له اسرافيل زاوية من زوايا العرش على كاهله قد مرقت قدماه من الارض السابعة السفلىٰ ومرق راسه من السماء السابعة العلياء۔''

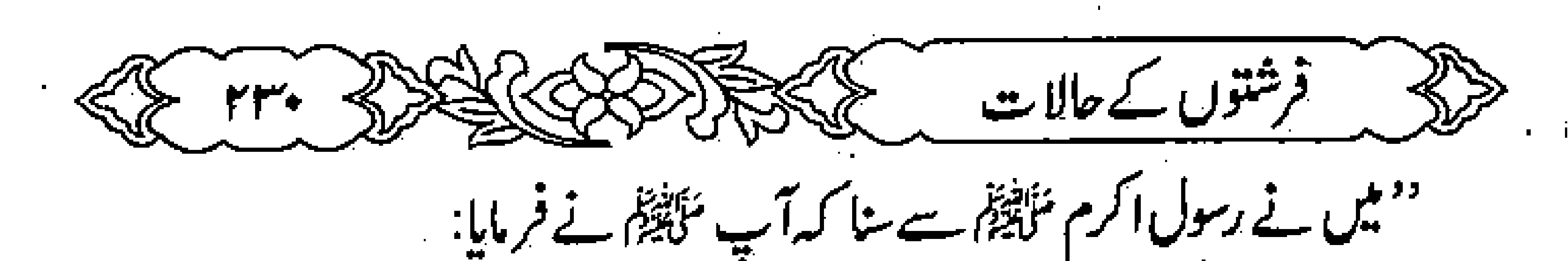
(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۷۷) (الحلیہ' از ابونعیم' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۶۶) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۳۴۷)

''عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں ایک فرشتہ اسرافیلؑ ہے۔عرش (الٰہی) کے کونوں میں سے ایک کونہ اس کے کندھے پر ہے۔اس کے پاؤں ساتویں زمین سے بھی نیچے چلے گئے ہیں اور اس کا سر اوپر کے ساتویں آسمان سے تجاوز کر گیا ہے۔

④ حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا:

'' آپؓ نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو کچھ فرماتے سنا ہے؟''

انہوں نے فرمایا:



''میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''له اربعة اجنحم منها جناحان احدهما بالمشرق والآخرُ بالمغرب واللوح بين عينيه فاذا اراد الله ان يكتب الوحي ينقربين جبهته۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۳۸۵ اور ۲۹۰)

''اس کے چار پر ہیں' ان میں سے دو پر ایسے ہیں کہ ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ لوح محفوظ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ وحی تحریر فرمائے تو اسے اس کی پیشانی کے درمیان کندہ کر دیتا ہے۔''

⑤ حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھا جبکہ ان کے پاس حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے جب انہوں نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں:

''مجھے اسرافیل کے متعلق بتلاؤ۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''آپ تو جانتی ہیں!''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں:

''تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس کے باوجود ہمیں بتلاؤ۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

''اس کے چار پر ہیں۔ دو ہوا میں ہیں' ایک پر کا اس نے لباس بنایا ہوا ہے اور ایک اس کی پشت پر ہے۔ قلم اس کے کان پر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ وحی نازل کرتا ہے تو قلم لکھتا ہے اور فرشتے اور اسرافیل اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام کے نچلے حصہ کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے اپنا ایک گھٹنا ٹکایا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا کیا ہوا ہے۔ صور اُن کے منہ میں ہے۔ صور کی کمر

نرم ہے اس کا ایک کنارہ اسرافیل علیہ السلام کی طرف ہے۔ جب اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے اور اسرافیل علیہ السلام ملاحظہ کرتے ہیں تو اپنے پروں کو لپیٹ لیتے ہیں تاکہ صور پھونک دیں (لیکن چونکہ صور پھونکنے کا حکم نہیں ملتا اس لیے صور نہیں پھونکتے)''

پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں:

''میں نے بھی اسی طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔''

(الطبرانی فی المعجم الاوسط) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

حضرت اسرافیل علیہ السلام اور صور:

① حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے صور کو شیشہ کی طرح صاف سفید موتی سے پیدا فرمایا اور عرش کو حکم فرمایا کہ صور لے لے تو اس نے لے لیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کن'' (ہو جا) تو اسرافیل علیہ السلام وجود میں آ گئے تب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ صور اٹھا لیں تو اس نے اٹھا لیا۔ اس میں ہر پیدا شدہ روح اور ہر سانس لینے والے نفس کی تعداد کے برابر سوراخ ہیں۔ دو روحیں (اس کے) ایک سوراخ سے نہیں نکل سکتیں۔ صور کے درمیان میں آسمان اور زمین کی گولائی کے برابر سوراخ ہے اور اسرافیل علیہ السلام نے اس سوراخ پر اپنا منہ رکھا ہوا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا: میں نے تجھے صور کے سپرد کیا ہے پس تو پھونکنے اور چیخنے پر مقرر ہے۔'' تب اسرافیل علیہ السلام عرش کے سامنے داخل ہوئے اور اپنا داہناں پاؤں عرش کے نیچے رکھا اور بایاں پاؤں آگے کیا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا تب سے انہوں نے پلک بھی نہیں جھپکائی کیونکہ وہ اس انتظار میں ہیں جس کا انہیں حکم فرمایا گیا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۳۸۹) (فتح الباری' جلد نمبر ۱۱' صفحہ نمبر ۳۶۷)

(جس صور کے سوراخ پر حضرت اسرافیل علیہ السلام کا منہ مبارک ہے وہ سوراخ آسمان اور زمین کی گولائی کے برابر ہے اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ خود حضرت اسرافیل علیہ السلام کا اپنا جسم کتنا بڑا ہوگا۔)

(۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیف انعم وصاحب الصور قدالتقم القرن وحق جبهته و اَصْغٰی سمعه ینتظر متٰی یومر به فینفخ۔"

"میں کس طرح آسودہ حال ہو جاؤں جبکہ صور والے نے سینگ کو منہ میں لیا ہوا ہے' اپنے ماتھے پر بل ڈال دیا ہے' اپنے کان متوجہ کر دیئے ہیں اور انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم دیا جاتا ہے تاکہ وہ پھونک مارے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

"فما نقول یارسول اللّٰہ"

"اے رسول اللہ! تو پھر ہم کیا کہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قولوا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل علی اللّٰہ توکلنا۔"

"تم کہو: "ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔ ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔"

(بیہقی فی البعث (حلیۃ الاولیاء' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۰۵) (تاریخ بغداد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۶۳) (مستدرک للحاکم' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۵۵۹) (سنن ترمذی' حدیث نمبر ۲۴۳۱ اور ۳۲۴۳) (مسند احمد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۲۵' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۳۷۴) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۱۳۱' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۳۳۰) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۹۷۴۳) (طبرانی' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۲۲' جلد نمبر ۱۲' صفحہ نمبر ۱۲۸) (شرح السنۃ' جلد نمبر ۱۵' صفحہ نمبر ۱۰۳) (معجم صغیر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۴) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۳۵۲) (کتاب الزہد از ابن مبارک' صفحہ نمبر ۵۵۷) (موارد الظمآن' حدیث

نمبر۲۵۶۹)(طبرانی صغیر' جلد نمبرا' صفحہ نمبر۲۴)(نہایۂ ازابن کثیر' جلد نمبرا' صفحہ نمبرا۱۷)(کتاب العظمۃ' ازابوشیخ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر۸۵۱)(المغنی عن حمل الاسفار' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر ۴۹۶)(بدایہ والنہایہ' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر۴۵)(ابن عدی' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر۸۹۱)(ابن ماجۂ جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر۴۲۷)(مسند حمیدی' حدیث نمبر ۷۵۴)(مستدرک حاکم' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر۵۵۹)(الکنیٰ دولابی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر۵۰)(ابویعلیٰ' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۳۴۰)(الاحسان بترتیب ابن حبان' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۹۵)

③ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان طرف صاحب الصور مذوکل به مستعدینظرحول العرشِ مخافة ان یومر بالصیحة قبل ان یرتد الیه طرفةُ کانّ عینیه کوکبان دریان''

(مستدرک حاکم' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۵۵۹)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۲۲)(جمع الجوامع' حدیث نمبر۶۶۴۲)(کنزالعمال' حدیث نمبر۳۸۹۰۹)

''بلاشبہ حضرت اسرافیل علیہ السلام جب سے صور پھونکنے پر مقرر ہوئے ہیں تب سے تیار ہیں۔ عرش کے اردگرد اس خوف سے نظر کر رہے ہیں کہ انہیں نظر جھپکنے سے قبل چیخ مارنے کا حکم نہ دے دیا جائے۔ اس کی دونوں آنکھیں گویا کہ چمکدار ستارے ہیں۔''

④ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مازال صاحباالصور ممسکین بالصور ینتظر ان متٰی یومران۔''

(ابن ابی حاتم)

''صور پھونکنے والے دونوں فرشتے صور کو تھامے انتظار میں ہیں کہ انہیں (صور پھونکنے کا) حکم کب ملے گا۔''

(یہ حدیث مشہور احادیث کے خلاف ہے اور ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں۔)

لوح محفوظ اور عرش:

حضرت عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا اور ان کے پاس حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''اے کعب! ہمیں اسرافیل علیہ السلام کے متعلق کوئی بات بتلاؤ۔''

انہوں نے عرض کیا:

''ام المومنین! اسرافیل علیہ السلام اللہ کا ایسا فرشتہ ہے کہ اس سے زیادہ اللہ کے قریب کوئی شے نہیں ہے۔ اس کا ایک پر مشرق میں ہے' ایک مغرب میں اور ایک اس کے کندھے پر اور عرش بھی اس کے کندھے پر ہے۔''

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''میں نے بھی اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لوح محفوظ اس کی پیشانی پر ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی حکم کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے لوح محفوظ میں کندہ کر دیتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

کبھی نہیں ہنستے:

حضرت مطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قلت لجبریل یاجبریل مالی لاأری اسرافیل یضحك ولم یاتنی احد من الملائکة الا رائیته یضحك؟ قال جبریل ما رأینا ذلك الملك ضاحکا منذ خلقت النار۔''

(شعب الایمان' از امام بیہقی) (کنز العمال' صفحہ نمبر ۵۸۹۵)

''میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا: ''اے جبرائیل علیہ السلام! میں نے اسرافیل علیہ السلام کو ہنستے نہیں دیکھا جبکہ میرے پاس کوئی فرشتہ نہیں آتا لیکن میں اسے ہنستا ہوا (یعنی خوش) دیکھتا ہوں۔'' جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''ہم نے اس فرشتہ کو تب سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے۔''

زمین پر اترنے کی آواز:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گرنے کی آواز سنی تو فرمایا:

''اے جبرائیل علیہ السلام! کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟''

انہوں نے عرض کیا:

''نہیں! یہ اسرافیل علیہ السلام ہیں جو زمین پر اترے ہیں۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۳۹۸)

تسبیح کی آواز:

① امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

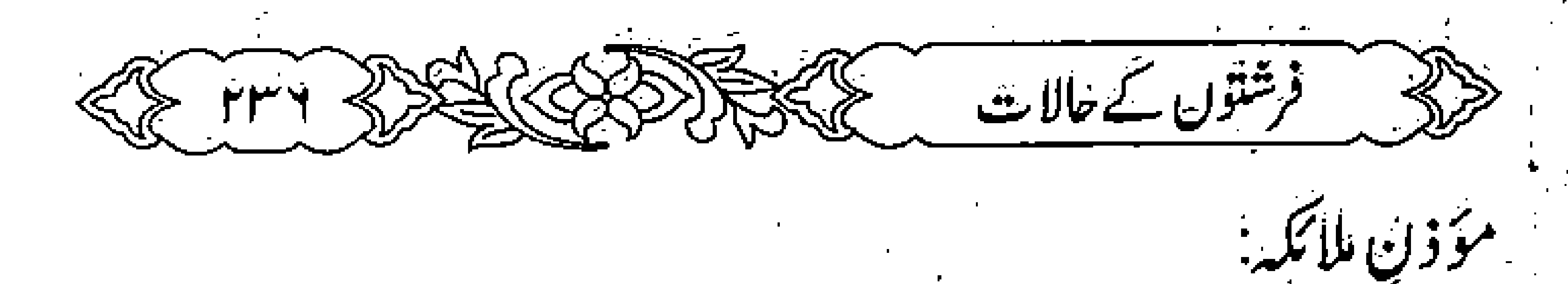
''جب حضرت اسرافیل علیہ السلام تسبیح کہتے ہیں تو آسمان کا ہر فرشتہ ان کی (خوش الحانی کی وجہ سے) تسبیح سننے کے لیے اپنی نماز روک دیتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۳۹۹)

② امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں حضرت اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ خوش آواز کوئی نہیں ہے۔ جب وہ تسبیح شروع کرتے ہیں تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اپنی نمازیں اور تسبیحات روک دیتے ہیں۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۰۰)



مؤذنِ ملائکہ:

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام آسمان والوں کے مؤذن ہیں۔ یہ بارہ گھڑی دن میں اور بارہ گھڑی رات میں اذان دیتے ہیں۔ ہر گھڑی میں دو اذانیں ہوتی ہیں۔ ان کی اذان کو سات آسمانوں اور سات زمینوں والے سنتے ہیں مگر جنات اور انسان نہیں سنتے۔ پھر ان میں سے ایک بڑا فرشتہ آگے بڑھ کر ان کی امامت کراتا ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام بیت المعمور میں فرشتوں کی امامت کراتے ہیں۔" (کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر ۴۰۱)

روز قیامت:

ابن ابی جبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے روز قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام کو پکارا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

"کیا تو نے میرا عہد (پیغام) پہنچایا تھا؟"

وہ عرض کریں گے:

"جی ہاں! میرے پروردگار میں نے اسے جبرائیل علیہ السلام تک پہنچا دیا تھا۔"

پھر جبرائیل علیہ السلام کو پکارا جائے گا اور کہا جائے گا:

"کیا تجھے میرا عہد اسرافیل علیہ السلام نے پہنچا دیا تھا؟"

وہ عرض کریں گے:

"جی ہاں! میرے پروردگار!"

تو اسرافیل علیہ السلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا جائے گا:

"اے جبرائیل علیہ السلام! تو نے میرے عہد کے ساتھ کیا کیا؟"

وہ عرض کریں گے:

''اے میرے پروردگار! میں نے اسے رسولوں علیہم السلام تک پہنچا دیا تھا۔''

پھر رسولوں علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا جائے گا:

''کیا جبرائیل علیہ السلام! نے آپ تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟''

تو وہ عرض کریں گے:

''جی ہاں!۔''

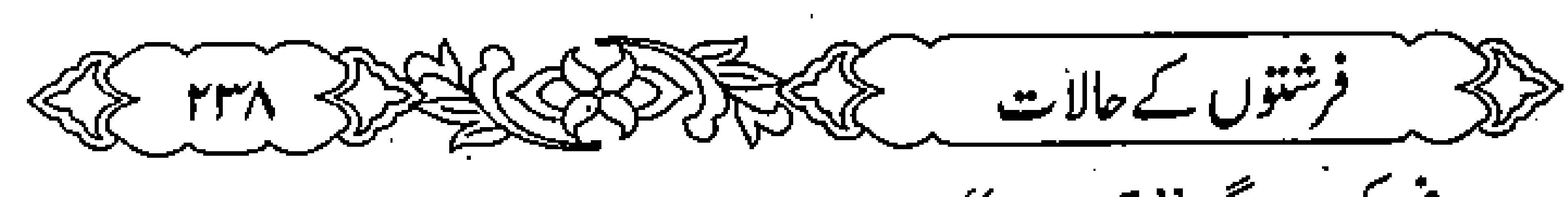
تو جبرائیل علیہ السلام کو بھی آزاد کر دیا جائے گا۔''

(کتاب الزہد از امام ابن مبارک)

لوح محفوظ کے حق میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کی شہادت:

حضرت ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب لوح ہے جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی شے کا ارادہ فرماتا ہے تو لوح میں لکھ دیتا ہے۔ یہ لوح اسرافیل علیہ السلام کے ماتھے کو آ کر ٹکراتی ہے جبکہ اسرافیل علیہ السلام نے عظمت خداوندی سے اپنا سر اپنے پر سے چھپایا ہوتا ہے اور وہ اپنی نظر نہیں اٹھاتے۔ پس اس میں نظر کرتے ہیں۔ اگر تو یہ حکم آسمان والوں سے متعلق ہوتا ہے تو اسے میکائیل علیہ السلام کے سپرد کرتے ہیں اور اگر زمین والوں سے متعلق ہوتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سپرد کرتے ہیں۔ پس سب سے پہلے روز قیامت جس کا حساب ہوگا وہ لوح ہوگی۔ جب اسے بلایا جائے گا تو اس کے سب جوڑ کانپتے ہوں گے۔ اسے کہا جائے گا: ''کیا تو نے (میرے احکام) پہنچا دیئے تھے؟'' وہ عرض کرے گی: ''جی ہاں۔'' تو کہا جائے گا: ''تیرے حق میں کون گواہی دے گا۔؟'' وہ عرض کرے گی: '' اسرافیل۔'' تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ ان کے بھی سب جوڑ کانپتے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: ''کیا تجھے لوح نے (میرے احکام) پہنچا دیئے تھے؟'' وہ



عرض کریں گے: "جی ہاں۔"

تو لوح یہ دعا پڑھے گی:

"الحمدللہ الذی نجانی من سوء العذاب۔"

"سب تعریفات اس اللہ کی ہیں جس نے مجھے برے عذاب سے نجات عطا فرمائی۔"

پھر اسی طرح سے سوال ہوتا چلا جائے گا۔" (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ)

سب سے پہلے سجدہ کیا:

حضرت ضمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا تھا' اسی کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو ان کی پیشانی پر تحریر کرایا۔"

(ابن ابی حاتم) (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۱۰۳۰) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۱' حدیث نمبر ۵۰) (بدایہ والنہایہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۸۰)

فیصلہ کرنے والے:

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ جماعتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

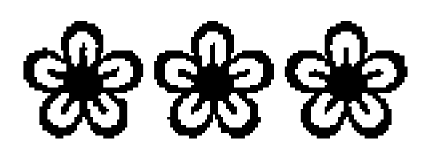
"اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ نیکیاں اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں اور برائیاں بندوں کی طرف سے۔ عمر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ نیکیاں اور برائیاں (سب) اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ ایک جماعت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کر رہی ہے اور ایک جماعت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں تمہارے درمیان جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے درمیان اسرافیل علیہ السلام جیسے فیصلہ کی طرح فیصلہ کروں گا وہ یہ کہ میکائیل

نے ابوبکرؓ جیسی بات کہی تھی اور جبرائیلؑ نے عمرؓ جیسی پس جبرائیل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''ہم تو ایسے ہیں کہ جب آسمان والوں میں اختلاف ہوتا ہے تو زمین والوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اسرافیلؑ کے پاس اس کا فیصلہ لے جائیں۔'' وہ اپنا فیصلہ ان کے پاس لے گئے تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ کیا کہ حقیقت تقدیر اچھی ہو یا بری، میٹھی ہو یا کڑوی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکرؓ! اگر اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا کہ نافرمانی نہ ہو تو ابلیس کو پیدا نہ فرماتا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔''

(طبرانی فی الاوسط)(بیہقی فی الاسماء والصفات)





(۴)

حضرت عزرائیل علیہ السلام

سختی:

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے ارادہ کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرے تو حاملین عرش میں سے ایک فرشتہ کو زمین سے خاک لینے کے لیے بھیجا۔ جب وہ خاک اٹھانے کے لیے جھکا تو زمین نے کہا:

"میں تجھ سے اس ذات کے وسیلہ سے سوال کرتی ہوں جس نے تجھے بھیجا ہے! تو آج مجھ سے خاک نہ اٹھا جو کل دوزخ کا حصہ بنے۔"

اس فرشتہ نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر جب وہ رب کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جس کے متعلق میں نے تجھے حکم دیا تھا اس کے لانے سے تجھے کس چیز سے روکا ہے؟"

اس نے عرض کیا:

"اس نے مجھے تیری ذات کا واسطہ دیا تو میں اس سے ڈر گیا کہ جس نے تیرے وسیلہ سے سوال کیا ہے کہ میں اسے مایوس کردوں؟ کسی اور کو روانہ کردیا جائے۔"

چنانچہ حاملین عرش میں سے ایک اور فرشتے کو بھیجا گیا۔ زمین نے ان سے بھی

یہی کہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سب حاملین عرش کو باری باری روانہ کیا۔ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا تو زمین نے ان سے بھی ویسا ہی کہا تو انہوں نے جواب دیا:

''جس نے مجھے بھیجا ہے وہ پیروی کے لیے تجھ سے زیادہ مستحق ہے۔''

ملک الموت نے پشت زمین سے پاکیزہ اور پلید ہر قسم کی خاک اٹھالی اور اسے رب تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس (پاکیزہ) خاک پر جنت کا پانی ڈالا تو وہ سڑے ہوئے گارے سے بجتی ہوئی مٹی بن گئی۔ اسی سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔'' (سعید بن منصور) (ابن ابی حاتم)

(۲) حضرت ابو مالک' حضرت ابن عباس' حضرت ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف اس کی خاک لانے کے لیے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا تو زمین نے کہا:

''میں آپ سے اللہ کی پناہ لیتی ہوں کہ تو مجھ سے لے کر کم کرے۔''

وہ لوٹ گئے اور کچھ نہ لیا اور کہا:

''اے میرے پروردگار! اس نے تیرے ساتھ پناہ مانگی تو میں نے اسے پناہ دے دی۔''

پھر اسی طرح میکائیل علیہ السلام کو بھیجا۔ پھر ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا تو زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی تو انہوں نے کہا:

''میں بھی اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں خالی لوٹ جاؤں اور اس کا حکم پورا نہ کروں۔''

پھر انہوں نے زمین سے مٹی اٹھالی۔''

(ابن جریر) (الاسماء والصفات' از امام بیہقی) (ابن عساکر)

شراب کا عادی:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ مجھے میکائیل علیہ السلام نے حدیث بیان کی ہے۔'' میکائیل علیہ السلام نے کہا: ''میں (بھی) اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مجھے عزرائیل علیہ السلام نے حدیث بیان کی۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم! میں اللہ کے لیے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''مدمن خمر کعابد وثن''

''شراب کا عادی بت پرست کی طرح ہے۔''

(حلیۃ الاولیاء' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۰۴) (لسان المیزان' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۶۴۶) (کنز العمال' حدیث نمبر ۶۰' ۱۳۰۱۱ اور ۱۳۶۹۸) (جامع کبیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۸۰) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۳۳۰۲) (اتحاف السادہ' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۱۵۲) (کامل' از ابن عدی' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۲۲۳۴) (سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر ۳۳۷۵) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲) (نصب الرایہ' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۹۸) (مغنی عن حمل الاسفار' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۳۳) (علل متناہیہ' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۸۲) (کشف الخفاء' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۸۰) (تذکرۃ الموضوعات' از ابن قیسرانی' حدیث نمبر ۷۰۷)

ملک الموت اور حضرت ابراہیم:

① حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک خوبصورت آدمی آ داخل ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

''اے اللہ کے بندے تجھے میرے گھر میں کس نے داخل کیا؟''

تو اس نے عرض کیا:

''مجھے اس گھر میں اس (گھر) کے پروردگار نے داخل کیا۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

''اس کا پروردگار تو اس کا بڑا حقدار ہے پر تو کون ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''میں موت کا فرشتہ ہوں۔''



حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

''تو نے مجھے اپنی بہت سی خصوصیات کا ذکر کیا ہوا ہے جو میں نے (کبھی) نہیں دیکھیں۔''

اس نے عرض کیا:

''آپ اپنا رخ مبارک ادھر کریں۔''

انہوں نے اپنا رخ مبارک ادھر کیا پھر تو اس کی کچھ آنکھیں آگے میں تھیں اور کچھ پیچھے میں اور اس کا ایک ایک بال گویا کہ اٹھے ہوئے انسان کی مانند تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس (صورت) سے پناہ مانگی اور فرمایا:

''اپنی پہلی صورت میں لوٹ آ۔''

ملک الموت نے عرض کیا:

''اے ابراہیم! جب اللہ تعالیٰ مجھے ایسے آدمی کی طرف بھیجتا ہے جس کی ملاقات اس کو پسند ہو تو مجھے اسی صورت میں بھیجتا ہے جسے آپ نے پہلے دیکھا ہے۔'' (ذکر الموت' از امام ابن ابی الدنیا)

۲ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر میں ایک آدمی کو دیکھا تو کہا:

''کون ہو؟''

اس نے عرض کیا:

''ملک الموت۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

''اگر تم سچے ہو تو اس کی نشانی دکھلاؤ۔''

ملک الموت نے عرض کیا:

''اپنا چہرہ ہٹائیں۔''

جب آپ نے اپنا چہرہ ہٹایا پھر ملک الموت کی طرف نظر کی تو اسے اس صورت میں دیکھا جس میں مومنین کی روحیں قبض کرتا ہے۔ اس میں ایسا نور اور تابنا کی دیکھی کہ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کے بعد ملک الموت نے کہا:

''اپنا چہرہ ہٹایئے!''

انہوں نے چہرہ ہٹایا پھر دیکھا تو ایسی صورت نظر آئی جس میں کافروں اور گناہگاروں کی ارواح قبض کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایسا رعب چھایا کہ ان کا جوڑ جوڑ کانپ اٹھا اور پیٹ زمین سے جا لگا قریب تھا کہ روح نکل جاتی۔''

(ابن ابی الدنیا)

④ حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تو حضرت ملک الموت علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے درخواست کی کہ اسے اجازت ہو تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی خوشخبری سنائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو اجازت دی تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور اس کی بشارت سنائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

''الحمد للہ!

پھر فرمایا:

''اے ملک الموت! مجھے دکھا تو کفار کی روحیں کس حالت میں قبض کرتا ہے۔''

انہوں نے عرض کیا:

''اے ابراہیم! آپ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔''

فرمایا:

''نہیں!''

عرض کیا:

"تو پھر چہرہ ادھر کریں۔"

انہوں نے اپنا چہرہ ہٹا دیا پھر جب دیکھا تو وہ ایک سیاہ فام آدمی کی شکل میں تھے۔ ان کا سر آسمان سے باتیں کر رہا تھا' ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور ان کے جسم کا کوئی بال نہیں تھا مگر وہ بھی ایک ایسے آدمی کی شکل میں تھا کہ اس کے منہ سے اور کانوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر غشی طاری ہوگئی۔ جب افاقہ ہوا تو ملک الموت پہلی صورت میں آ چکے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

"اے ملک الموت! کسی بھی کافر کو کوئی مصیبت اور غم نہ پہنچے بس تیری صورت ہی نظر آ جائے تو اس کے گناہوں کی سزا کے لیے یہی کافی ہے۔ اب تو مجھے یہ دِکھا کہ تو مومنین کی روحیں کس حالت میں قبض کرتا ہے؟"

انہوں نے عرض کیا:

"اپنا چہرہ ہٹائیں۔"

انہوں نے چہرہ ہٹایا پھر جو دیکھا تو وہ ایک نوجوان آدمی کی شکل میں تھے جو سفید لباس میں انسانوں میں خوبصورت ترین اور پاکیزہ خوشبو کا مالک ہو۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

"اے ملک الموت! اگر کوئی مومن اپنی موت کے وقت کوئی آنکھوں کی ٹھنڈک اور عزت نہ دیکھے بس تیری یہ صورت ہی دیکھ لے تو اس کی اطاعت شعاری کے انعام میں یہی کافی ہے۔" (ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت)

④ اشعث بن اسلم الکوفی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام کو طلب کیا جن کا اسم گرام عزرائیل علیہ السلام ہے۔ دو آنکھیں ان کے چہرہ میں ہیں اور دو گدی میں۔ پھر فرمایا:

"اے ملک الموت! جب ایک آدمی مشرق میں ہوتا ہے اور ایک مغرب میں

یا کسی زمین میں وبا پھیل جاتی ہے یا جنگ واقع ہو جاتی ہے تو تو کیا کرتا ہے؟"

انہوں نے عرض کیا:

"میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی ان دونوں انگلیوں کے درمیان ارواح کو طلب کر لیتا ہوں۔"

عزرائیل علیہ السلام کے لیے زمین کو کشادہ کر کے تھال کی مانند کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ جہاں سے چاہتے ہیں روح نکال لیتے ہیں۔"

(ابن ابی الدنیا) (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۴۳) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۷۳)

⑤ حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ملک الموت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا:

"آپ کے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ آپ کی روح کو سب سے آسان حالت میں قبض کروں جس میں میں نے کسی مومن کی روح کو قبض کیا ہو۔"

فرمایا:

"میں تجھ سے اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تمہیں بھیجا ہے تم اس کے پاس میری وجہ سے واپس لوٹ جاؤ۔"

تو وہ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:

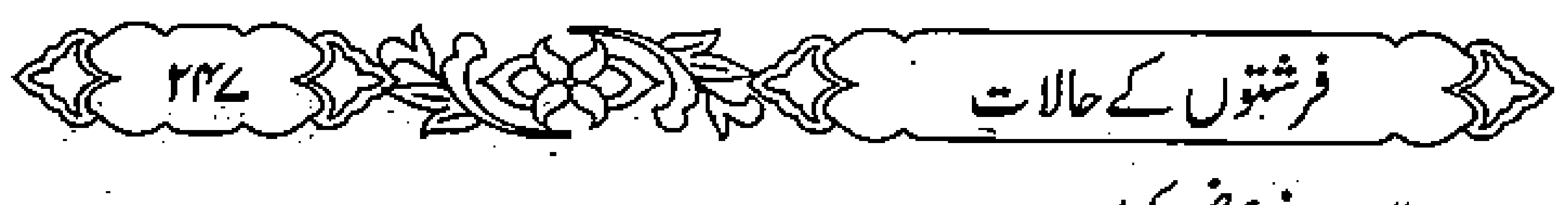
"آپ کا دوست سوال کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے آپ کے پاس لوٹ آؤں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ان کے پاس جا اور کہہ تیرا رب فرماتا ہے کہ دوست اپنے دوست سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔"

وہ ان کے پاس آئے اور یہ بات بتلائی تو انہوں نے فرمایا:

"جس کا تمہیں حکم ہے اسے کر گزر۔"



اس نے عرض کیا:

''آپ نے کبھی شراب پی ہے۔؟''

فرمایا:

''نہیں تو۔''

انہوں نے ان کے منہ کی خوشبو سونگھی اور اسی حالت میں ان کی روح قبض کر لی۔''

(کتاب العظمۃ' ازابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۴۸)(حلیۃ الاولیاء' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر ۲۷۹)(تاریخ طبری' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر ۴۸)(تذکرۃ القرطبی' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر ۸۹)

حضرت موسیٰ اور عزرائیل:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان ملك الموت كان ياتى الناس عيانا فَأَتٰى موسٰى فلطمه ففقاعينه فَأَتٰى ربه فقال يارب عبدك موسٰى فقاعينى ولولا كرامته عليك لشققت عليه قال له اذهب الى عبدى فقل له فليضع يده على جلد ثورٍ فله بكل شعرة وارت يده سنة فاتاه فقال مابعد هذا۔ قال الموت، قال فالان فشمه شَمَّةً فقبض روحه وردالله عليه عينه فكان بعد ياتى الناس فى خفية۔''

''حضرت ملک الموت لوگوں کے سامنے (روح قبض کرنے) آجاتے تھے (اسی طرح) وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی آگئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ رسید کر دیا جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا:'' اے پروردگار! آپ کے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ پھوڑ دی اگر وہ آپ کے نزدیک صاحب اکرام نہ ہوتے تو میں بھی بدلہ چکا دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا:'' تو میرے بندے کے پاس

جا اور اسے کہہ وہ اپنا ہاتھ ایک بیل کے چمڑے پر رکھ دے' جتنے بالوں کو اس کا ہاتھ چھپالے گا اتنے سال اس کو موت نہیں آئے گی۔'' عزرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور وہ سب کچھ عرض کر دیا تو انہوں نے فرمایا: ''اس کے بعد کیا ہوگا؟'' عرض کیا: ''موت ہوگی۔'' فرمایا: ''پھر تو ابھی قبض کر لو۔'' تو اس نے ایک دم ان کو سونگھا اور ان کی روح قبض کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ بھی درست کر دی بس اس کے بعد سے وہ لوگوں کے پاس چھپ کر آتے ہیں۔''

(مستدرک حاکم' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۵۷۸) (جمع الجوامع' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۷) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۳۸۳) (اتحافات سنیہ' صفحہ نمبر ۱۷۸) (تاریخ کبیر' از بخاری' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۲۴)

عزرائیل اور ادریس علیہما السلام:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ اسے حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس اتار دے۔ اللہ تعالیٰ نے اتار دیا تو وہ ان کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اسے فرمایا:

''تیرے اور ملک الموت کے درمیان کوئی تعلق ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''وہ فرشتوں میں میرا بھائی ہے۔''

فرمایا:

''کیا تو اس کی قوت رکھتا ہے کہ اس کے پاس سے کسی چیز کا فائدہ پہنچائے؟''

اس نے عرض کیا:

''اگر یہ مراد ہو کہ وہ کسی شے (موت) کو مقدم یا مؤخر کر دے تو ایسی بات تو نہیں لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ آپ کے ساتھ موت کے وقت نرمی

اختیار کرے۔ آپ میرے پروں کے درمیان سوار ہو جایئے۔!''

حضرت ادریس علیہ السلام سوار ہو گئے تو وہ سب سے اوپر والے آسمان تک پرواز کر گیا۔ جب وہ ملک الموت سے ملا تو حضرت ادریس علیہ السلام اس کے پروں پر سوار تھے تو ان سے ملک الموت نے عرض کیا:

''مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔''

فرمایا:

''میں تیری ضرورت کو جانتا ہوں تم میرے ساتھ ادریس علیہ السلام کے متعلق گفتگو کرو، ان کا نام مٹ چکا ہے اور زندگی ختم ہو چکی ہے۔ بس آدھی پلک جھپکنے کے بقدر باقی ہے۔''

حضرت ادریس علیہ السلام فرشتہ کے پروں کے درمیان وفات پا گئے۔''

(ابن ابی حاتم)

عزرائیل اور داؤد علیہ السلام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کان داوٗد علیه السلام فیه غیرة شدیدة فکان اذا خرج اغلقت الابواب فلم یدخل علی اهله احد حتی یرجع فخرج ذات یوم ورجع فاذافی الدار رجل قائمٌ فقال له من انت قال اناالذی لااهاب الملوك ولا یمنع منی الحجاب، قال داوٗد انت اذاواللّٰه ملك الموت مرحبا بامر اللّٰه فزمل داوٗد مکانه فقبضت نفسه۔''

''حضرت داؤد علیہ السلام میں غیرت بہت زیادہ تھی۔ یہ جب گھر سے باہر نکلتے تو دروازے بند کر دیئے جاتے تھے پھر کوئی بھی ان کے لوٹنے تک گھر میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ پس وہ ایک روز گئے اور واپس آئے تو ایک آدمی کو گھر میں کھڑا پایا تو اسے فرمایا:'' تم کون ہو؟'' اس نے جواب دیا:'' میں وہ

ہوں کہ بادشاہوں سے بھی نہیں ڈرتا اور مجھے پردے بھی نہیں روک سکتے۔''

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا:'' پھر تو اللہ کی قسم !تم ملک الموت ہو۔ اللہ کے حکم کے ساتھ خوش آمدید ہو۔'' پھر داؤد علیہ السلام کمرے میں چلے گئے اور ان کی روح قبض کر لی گئی۔''

(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۰۶) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۲۳۲۷) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۹) (اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۲۶۴) (بدایہ والنہایہ' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۷) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۱۹)

حضرت سلیمان اور عزرائیل علیہما السلام

حضرت داؤد بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ تم ان کے پاس ہر روز ایک بار حاضری دو' ان سے ان کی ضرورت معلوم کرو اور ان سے علیحدہ نہ ہو جب تک کہ ان کی ضرورت کو پورا نہ کر دو۔ وہ ان کے پاس ایک آدمی کی صورت میں حاضر ہوتے اور سوال کرتے کہ آپ کیسے ہیں؟ پھر عرض کرتے :

''اے اللہ کے رسول! آپ کی کوئی ضرورت ہے؟''

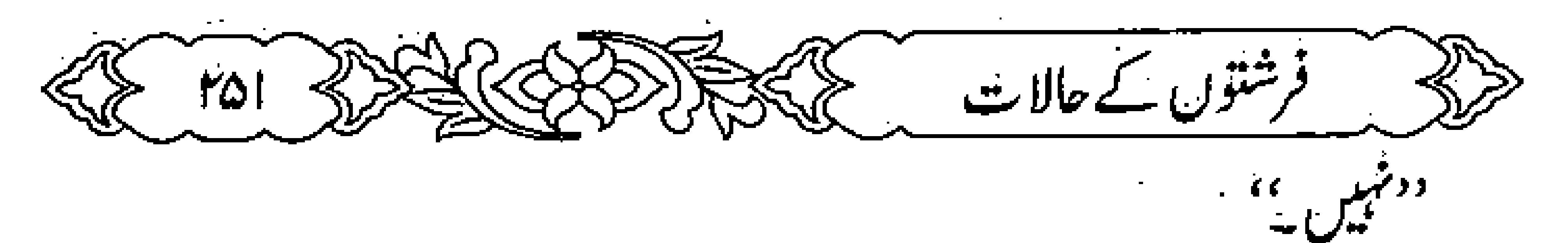
اگر وہ فرماتے :

''ہے۔''

تو وہ اس وقت تک علیحدہ نہ ہوتے جب تک کہ اسے پورا نہ کر دیتے اور اگر وہ فرماتے کہ کوئی ضرورت نہیں تو وہ کل تک کے لیے چلے جاتے۔ ایک روز ان کے پاس حاضر ہوئے جبکہ ان کے ہاں ایک بوڑھا بھی بیٹھا ہوا تھا' جو اٹھا اور جاتے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلام کیا تو ملک الموت نے عرض کیا:

''اے رسول اللہ! آپ کی کوئی ضرورت ہے؟''

انہوں نے فرمایا:



''نہیں۔''

پھر ملک الموت نے بوڑھے کو گھور کر دیکھا تو وہ بیچارہ خوف سے کانپ گیا۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام تو چلے گئے لیکن وہ کھڑا ہوا اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے خدا واسطے کا سوال کیا کہ ہوا کو حکم دیں کہ مجھے اٹھا کر ہندوستان کے دور دراز علاقہ میں پہنچا دے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے اسے اٹھایا اور ہندوستان چھوڑ دیا۔ پھر جب ملک الموت حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بوڑھے کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے بیان کیا:

''کل میری طرف اس کا نامۂ موت نازل ہوا تھا کہ میں اس کی روح عرض ہند کے آخری مقامات میں کل طلوع فجر کے وقت قبض کروں لیکن جب میں یہاں اترا تھا تو اسے اپنے وہم وگمان کے خلاف آپ کے ہاں پایا تو میں تعجب کرنے اور اسے دیکھنے لگا کہ عجیب بات ہے، میرا خیال درست کیوں نہیں پھر جب میں آج طلوع فجر کے وقت اس پر اترا تو اسے عرض ہند کے آخری مکامات میں کانپتے پایا تو میں نے اس کی روح قبض کرلی۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۴۰)

(۲) حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں حاضر ہوئے تو ان کے اہل مجلس میں سے ایک آدمی پر اپنی نگاہ ٹکائے رکھی۔ جب وہ چلے گئے تو اس آدمی نے پوچھا:

''اے سلیمان علیہ السلام! یہ کون تھے؟''

آپ نے فرمایا:

''یہ ملک الموت تھے۔''

اس آدمی نے عرض کیا:

''میں نے انہیں ایسے دیکھا ہے کہ جیسے وہ مجھے طلب کرتے ہیں۔''

فرمایا:

"پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

عرض کیا:

"میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ہوا پر سوار کردیں جو مجھے ہندوستان پہنچادے۔"

آپ نے ہوا کو طلب فرمایا اور اسے اس پر سوار کیا تو اس نے اسے ہندوستان پہنچادیا۔اس کے بعد حضرت ملک الموت حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:

"آپ میرے ہم نشیں پر کیوں نظر ٹکائے ہوئے تھے؟"

انہوں نے بیان کیا کہ میں اس بات پر تعجب کر رہا تھا کہ مجھے تو اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنے کا حکم ملا ہے مگر یہ یہاں کیسے بیٹھا ہے؟"

(ابن ابی شیبہ)

ملک الموت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس مرض میں حاضر ہوئے جس میں آپ کا انتقال ہوا تھا تو انہوں نے آنے کی اجازت طلب کی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔انہوں نے کہا:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

"واپس ہوجا! ہم تم سے بے توجہ ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابوالحسن! (یہ حضرت علی کی کنیت ہے) تو جانتا ہے یہ کون ہیں؟ یہ ملک الموت ہیں، انہیں احترام سے آنے دو۔"

جب وہ تشریف لا چکے تو عرض کیا:

''آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جبرائیل کہاں ہیں؟''

عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

''وہ میرے قریب نہیں ہیں۔ابھی حاضر ہونے کو ہیں۔''

پس جب ملک الموت جانے لگے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور ملک الموت سے فرمایا جو ابھی دروازہ میں ہی تھے:

''اے ملک الموت! آپ کو کس ضرورت نے باہر کیا؟

انہوں نے کہا:

''حضرت محمد ﷺ آپ کو طلب فرماتے ہیں۔''

پھر جب یہ دونوں بیٹھ گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

''اے ابوالقاسم !(یہ حضور ﷺ کی کنیت ہے) آپؐ پر سلام ہو! یہ آپ کی اور میری جدائی کی گھڑی ہے۔''

(۲) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی وفات کے روز نازل ہوئے اور عرض کیا:

''آپؐ اپنے آپؐ کو کیسا پاتے ہیں؟''

ارشاد فرمایا:

''میں اپنے آپؐ کو غمزدہ اور رنجیدہ پاتا ہوں۔''

پھر عزرائیل علیہ السلام نے دروازہ سے آنے کی اجازت طلب کی تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

''اے محمد ﷺ! یہ ملک الموت ہیں۔آپ سے اجازت طلب کر رہے ہیں،

انہوں نے آپؐ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ ہی آپؐ کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کریں گے۔"

ارشاد فرمایا:

"انہیں اجازت دے دیں۔"

تو انہوں نے اجازت دے دی۔ وہ آگے بڑھے اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے ہاں بھیجا ہے اور حکم فرمایا ہے کہ آپؐ کی فرمانبرداری کروں۔ اگر آپؐ مجھے حکم فرمائیں کہ آپؐ کی روح قبض کروں تو قبض کروں گا اور اگر آپ ناپسند فرمائیں تو نہیں کروں گا۔"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے ملک الموت! کیا ایسا کرلو گے؟"

عرض کیا:

"جی ہاں! میں اسی کا حکم دیا گیا ہوں۔"

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا:

"اللہ تعالیٰ آپؐ سے ملاقات کا مشتاق ہے۔"

آپ ﷺ نے ملک الموت کو ارشاد فرمایا:

"جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے انجام دے دو۔"

(طبرانی کبیر، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۳۹) (اتحاف السادہ، جلد نمبر ۱۰، صفحہ نمبر ۲۹۵ اور ۲۹۶) (جامع کبیر، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۴۷) (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۸۸۲) (بدائع المنن، حدیث نمبر ۱۸۲۰) (مجمع الزوائد، جلد نمبر ۹، صفحہ نمبر ۳۵)

موت کا علم:

① حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ملک الموت علیہ

السلام حضرت سلیمان ابن داوٗد علیہما السلام کے پاس حاضر ہوئے اور یہ ان کے دوست بھی تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے انہیں فرمایا:

''تمہیں کیا ہے کہ تم ایک گھرانہ پر آتے ہو اور ان کی روحیں نکال لیتے ہو جبکہ ان کے پہلو میں کچھ گھر والوں کو چھوڑ دیتے ہو۔ ان میں سے کسی کی روح قبض نہیں کرتے ہو؟''

انہوں نے عرض کیا:

''مجھے کوئی علم نہیں ان میں سے میں جن کی ارواح کو قبض کرتا ہوں یہ تو اس حکم کے تابع ہے کہ میں عرش کے نیچے ہوتا ہوں بس مجھے ایک پروانہ عطاء کیا جاتا ہے جس میں مرنے والوں کے نام ہوتے ہیں۔'' (ابن ابی شیبہ)

④ حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام نے ملک الموت سے فرمایا:

''جب تو ارادہ کرے گا کہ میری روح قبض کرے تو مجھے اس (حالت) کی پہچان تو کرادے۔''

انہوں نے عرض کیا:

''میں اس کے متعلق آپ سے زیادہ علم نہیں رکھتا، یہ تو پروانے ہیں جو میری طرف بھیجے جاتے ہیں جن میں مرنے والوں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔''

③ حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ فلاں انسان کی اجل کب آئے گی یہاں تک کہ اسے اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا جائے۔''

(کتاب الزہد از امام احمد) (ابن ابی الدنیا)

④ حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت کو حکم دیا جاتا ہے کہ فلاں روح فلاں وقت اور فلاں دن میں قبض کرلے۔''

(ذکر الموت از ابن ابی الدنیا)

⑤ فرمانِ الٰہی: ”وھوالذی یتوفاکم باللیل“ (وہ ذات جو تمہیں رات کوموت دیتی ہے) کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جانداروں کو ان کی نیند کے وقت موت دے دی جاتی ہے۔ کوئی نیند بھی ایسی نہیں مگر اللہ تعالیٰ اس میں سب روحوں کو موت دے دیتا ہے۔ پھر ہر نفس سے اس کے مالک سے دن (بیداری کے اعمال) کے متعلق سوال فرماتا ہے۔ پھر ملک الموت کو بلاتا اور فرماتا ہے: ”اس (کی روح) کو قبض کر لے۔ اس (کی روح) کو قبض کر لے۔“

⑥ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب ماہ شعبان کی درمیانی رات ہوتی ہے تو ملک الموت کی طرف ایک صحیفہ بھیجا جاتا ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس صحیفہ میں جو لوگ درج ہیں ان کو اس سال میں ان کے اپنے اپنے موت کے وقت پر موت دے دے۔ لیکن آدمی راحت کے سامان تیار کرتا ہے، بیویوں سے نکاح کرتا ہے، محل تیار کرتا ہے جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔“

(ذکر الموت، از ابن ابی الدنیا)

⑦ حضرت غفرہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جن لوگوں نے مرنا ہوتا ہے ان کے نام ملک الموت کے لیے ایک شب قدر سے دوسری شب قدر تک لکھ دیئے جاتے ہیں اس (پروانہ موت کے ملتے وقت ملک الموت) اس آدمی کو عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے اور پودے لگانے میں (مصروف) پاتا ہے جبکہ اس کا نام مردوں میں (لکھا جا چکا) ہوتا ہے۔“ (ابن جریر)

⑧ حضرت راشد بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”فی لیلۃ النصف من شعبان یوحی اللہ الی ملک الموت بقبض کل



نفس یرید قبضھافی تلك السنة۔"

"نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ملک الموت کی طرف ہر اس نفس کی موت کی وحی فرماتا ہے جس کے قبض کرنے کا اس سال میں ارادہ فرماتا ہے۔"

(الدینوری فی المجالسۃ)(کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۱۷۶)(اتحاف السادۃ جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۲۸۲)(تفسیر درمنثور جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۲۶)

⑨ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پورے شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں رمضان المبارک سے جاملاتے تھے۔ کسی بھی مہینہ میں بھی پورے تیس روز روزے نہیں رکھا کرتے تھے سوائے شعبان کے۔ میں نے عرض کیا:

"اے رسول اللہ ﷺ! شعبان آپؐ کے نزدیک روزہ رکھنے میں زیادہ پسندیدہ ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں! عائشہ رضی اللہ عنہا! کیونکہ اس میں ملک الموت کے لیے ان لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں جن پر موت نے وارد ہونا ہوتا ہے۔ تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا نام روزہ داری کی حالت میں لکھا جائے۔

ملک الموت کی روحوں پر کڑی نگاہ:

① حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لورایتم الاجل ومیسرہ لابغضتم الامل وغرورہ ومامن اھل بیت الاوملك الموت یتعاھدھم فی کل یوم مرتین فمن وجدہ قد انقضی اجلہٗ قبض روحہ فاذا بکی اھلہ وجزعوا قال لم تبکون ولم تجزعون فواللہ ما نقصت لکم عمرا ولا حبست لکم رزقاً مالی ذنب وان لی فیکم لعودۃ ثم عودۃ ثم عودۃ حتی لاابقی منکم



احدا" (کنز العمال، حدیث نمبر ۴۲۱۴۳)

"اگر تم موت اور اس کا فیصلہ جان لو تو امید اور اس کے دھوکہ سے نفرت کرو۔ کوئی بھی گھر والے ایسے نہیں مگر ہر روز ملک الموت ان کو تنبیہ کرتا ہے۔ جب کسی کی عمر پوری ہوتی دیکھتا ہے تو اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ پھر جب اس کے رشتہ دار روتے پیٹتے ہیں تو وہ کہتا ہے: "تم کیوں روتے پیٹتے ہو قسم بخدا! نہ تو میں نے تمہاری عمر سے کچھ کم کیا ہے نہ تمہارے رزق سے۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں نے تم میں لوٹنا ہے، پھر لوٹنا ہے، پھر لوٹنا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔"

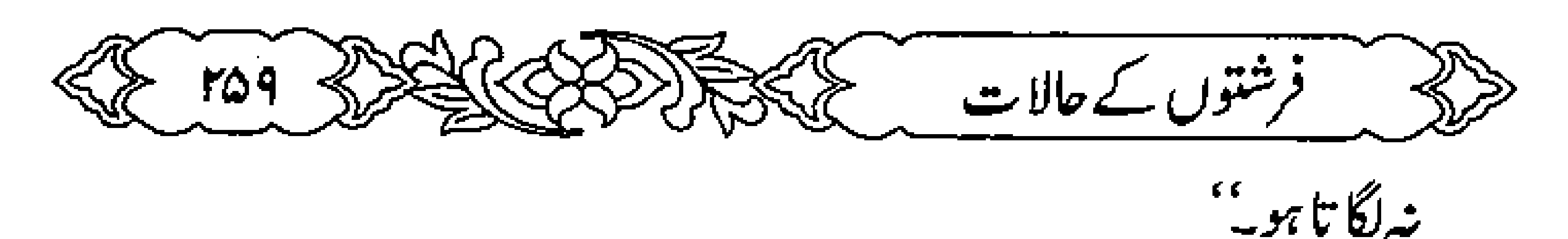
② حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کوئی دن ایسا نہیں مگر ملک الموت ہر گھر میں تین مرتبہ جھانکتا ہے۔ ان میں سے جس کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنا رزق ختم کر چکا اور اپنی عمر پوری کر چکا ہے اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ جب اس کے عزیز و اقارب رونا دھونا شروع کرتے ہیں تو ملک الموت چوکھٹ کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر کہتا ہے: "میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا۔ میں تو اس پر مقرر ہوں۔ قسم بخدا! میں نے تمہارا رزق نہیں کھایا، تمہاری عمر ختم نہیں کی اور نہ ہی تمہاری موت میں وقت آنے سے پہل کی ہے۔ میں نے تو تم میں لوٹنا ہے، پھر لوٹنا ہے، پھر لوٹنا ہے۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑوں گا۔" قسم بخدا! اگر یہ رونے والے اس کے مقام کو دیکھ لیں اور ملک الموت کی بات سن لیں تو میت کو بھول جائیں اور اپنے آپ پر رونا شروع کر دیں۔"

(ذکر الموت، از ابن ابی الدنیا) (کتاب العظمۃ، از ابو الشیخ، حدیث نمبر ۴۴۱) (التذکرۃ فی احوال الموتی، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۹۱)

③ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"زمین کی پشت پر کوئی گھر ایسا نہیں جس میں ملک الموت روزانہ دو دفعہ چکر



نہ لگاتا ہو۔''

(مصنف عبدالرزاق)(کتاب الزہد از امام احمد)(کتاب العظمۃ از ابوالشیخ حدیث نمبر ۴۶۷)(تفسیر طبری جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۱۸)(تفسیر در منثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۶۱)

④ حضرت عبدالاعلی التیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی انسان ایسا نہیں جس سے ملک الموت روزانہ دو مرتبہ مصافحہ نہ کرتے ہوں۔''

(ابن ابی شیبہ)(کتاب الزہد از امام عبداللہ ابن امام احمد)(کتاب العظمۃ از ابوالشیخ حدیث نمبر ۴۶۷)(تاریخ طبری جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۱۸)(تفسیر در منثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۶)

⑤ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ملک الموت روزانہ پانچ مرتبہ گھروں میں آتا اور ہر انسان کے چہرہ پر بیک نظر توجہ کرتا ہے۔ یہ جو لوگوں کو اچانک خوف کی حالت پیش آتی ہے اسی وجہ سے آتی ہے۔ اچانک خوف سے مراد جسم کی کپکپی ہے (جو انسان پر بے اختیار ظاہر ہوتی ہے۔)''

(ذکر الموت از ابن ابی الدنیا)(کتاب العظمۃ از ابوالشیخ حدیث نمبر ۴۴۵)

⑥ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس میں کوئی رہائش پذیر ہو لیکن ملک الموت اس کے دروازہ پر روزانہ سات مرتبہ دیکھتا ہے کہ اس میں کوئی ایسا تو نہیں ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے موت کا حکم فرمایا ہے۔'' (ابن ابی حاتم)

(سدرۃ المنتہیٰ پر ہی ملک الموت کی ہر گھر کے باشندگان کی زندگی اور موت پر نگاہ رہتی ہے۔)

⑦ حضرت عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی بھی گھر والے ایسے نہیں مگر ان سے ملک الموت روزانہ پانچ بار مصافحہ کرتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایسا تو نہیں جس کی (روح) قبض کرنے کا حکم



دیا گیا ہو۔" (سعید بن منصور) (کتاب الزہد از امام احمد)

⑧ حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"رات اور دن کی چوبیس گھڑیاں ہیں ان میں سے کسی جاندار پر ایسی گھڑی نہیں آتی مگر ملک الموت اس پر متوجہ ہوتا ہے۔ اگر تو اس کی روح کے قبض کرنے کا حکم ملتا ہے تو قبض کر لیتا ہے ورنہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔" (ابونعیم)

⑨ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان ملك الموت لينظرفي وجود العباد كل يوم سبعين نظرة فاذا ضحك العبدالذي بعث اليه يقول ياعجبا بُعِثْتُ اليه لاقبض روحه وهويضحك۔"

"ملک الموت انسانوں کے چہروں پر روزانہ ستر دفعہ دیکھتا ہے۔ جب وہ آدمی ہنستا ہے جس کی طرف ملک الموت بھیجا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے:" تعجب ہے میں اس کی طرف اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اس کی روح قبض کروں اور وہ ہنسنے میں لگا ہے۔

(تاریخ ابن نجار) (کنز العمال، حدیث نمبر ۴۲۱۸۵) (تنزیہ الشریعۃ، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۷۵) (تذکرۃ الموضوعات، صفحہ نمبر ۲۱۴)

قبض ارواح پر قدرت:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ وہ دو نفس جن کی موت ایک لحظہ میں آنا متفق ہو اور ان میں ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں تو ملک الموت ان دونوں پر روح قبض کرنے کی قدرت کیسے رکھتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اہل مشرق و مغرب، اندھیرے و فضا، سمندروں اور وادیوں پر ملک الموت کی قدرت اس آدمی کی طرح ہے جس کے سامنے دستر خوان رکھا ہوا ور وہ ان

میں سے جہاں سے چاہے تناول کر لے۔"

(ابن ابی حاتم' ابوالشیخ (منہ) ۴۳۲' درمنثور ۵۔۲ ۱۷' ابن ابی الدنیا کتاب ذکر الموت)

② حضرت زہیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! ملک الموت تو ایک ہے اور دو لشکر مشرق اور مغرب کے درمیان جنگ لڑتے ہیں (اور ان میں بہت سے مارے جاتے ہیں) اسی وقت میں ناقص بچے اور ہلاک ہونے والے (بھی روئے زمین پر بہت ہوتے) ہیں (تو یہ اکیلا ملک الموت سب کی جان قبض کرنے کی قدرت کیسے رکھتا ہے؟)"

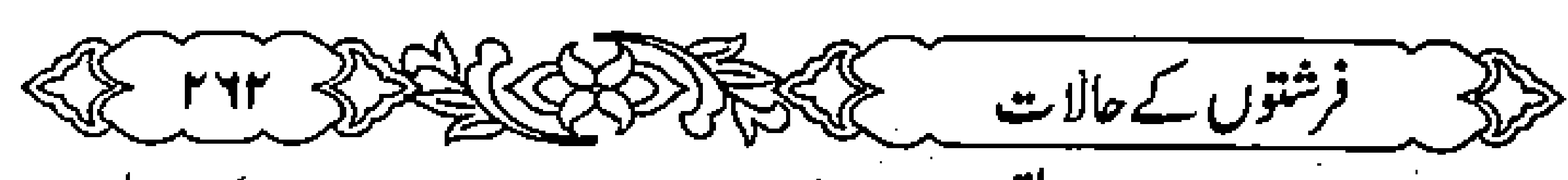
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ عزوجل نے ملک الموت کو اتنی قوت بخشی ہے کہ اس کے لیے زمین کو ایک پلیٹ کی مانند کر دیا ہے جو تم میں سے کسی ایک کے سامنے ہو۔ تو کیا اس سے کوئی چیز (دیکھنے' استعمال کرنے یا تصرف کرنے سے) چوک جائے گی؟ (یعنی نہیں چوک سکتی تو اسی طرح ملک الموت پوری زمین والوں پر قدرت رکھتا ہے۔)" (ابن ابی حاتم)

③ حضرت ابوالمثنیٰ حمصی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"دنیا کی سخت و نرم ہر مخلوق ملک الموت کی رانوں کے درمیان ہے۔ اس کے ساتھ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے موجود ہوتے ہیں تو یہ ارواح کو قبض کر لیتا ہے اور نیک روحیں رحمت کے فرشتوں کو دے دیتا ہے اور بدکار روحیں عذاب کے فرشتوں کو دے دیتا ہے۔ جب گھمسان کی جنگ ہوتی ہے اور تلوار بجلی کی طرح (تیزی سے کشت و خون کر رہی) ہوتی ہے تو ملک الموت پکارتا ہے تو مرنے والوں کی سب روحیں اس کے پاس آتی رہتی ہیں۔"

(ابن ابی الدنیا) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۷۰)



④ حضرت ابوالقیس الازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملک الموت سے پوچھا گیا:

"آپ روحیں کس طرح قبض کرتے ہیں؟"

انہوں نے فرمایا:

"میں ان کو بلاتا ہوں تو وہ (خودبخود یا میرے ماتحت روحیں قبض کرنے والے فرشتوں کے روح قبض کرنے سے) میرے پاس آجاتی ہیں۔"

(مجالسۃ از امام دینوری)

⑤ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

"اے ملک الموت! کوئی بھی سانس لینے والا نفس ایسا نہیں مگر تم اس کی روح قبض کرتے ہو؟"

عرض کیا:

"ہاں! قبض کرتا ہوں۔"

آپ نے فرمایا:

"کس طرح جبکہ تم میرے پاس بیٹھے ہو اور روحیں زمین کے اطراف میں ہیں؟"

عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

"اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے تابع کردیا ہے اور یہ میرے لیے ایک طشت (تھال) کی مانند ہے جو تم میں سے کسی ایک کے سامنے رکھ دیا جائے اور وہ اس کے اطراف میں جہاں سے چاہے کھالے۔ دنیا میرے لیے اسی طرح ہے۔" (ذکر الموت از ابن ابی الدنیا)

معاونین:

① حضرت ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے ملک الموت کے متعلق سوال

کیا گیا کہ کیا وہ اکیلے ارواح کو قبض کرنے والے ہیں یا ان کے ساتھ اس کام میں معاونین بھی شامل ہیں؟'' انہوں نے فرمایا:

''ملک الموت تو قبض ارواح کا ذمہ دار ہے اور اس کام پر اس کے معاونین بھی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ملک الموت ان کا سربراہ ہے اور اس کا ہر قدم مشرق سے مغرب میں پڑتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۳۱)(تفسیر طبری' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۱۷ اور ۲۱۸)

(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۶)

② اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''توفته رسلنا'' کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''یہ فرشتوں میں سے ملک الموت کے معاون ہیں جو موت واقع کرتے ہیں۔''

(ابن جریر' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۱۶)(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۵۶)

③ فرمان باری تعالیٰ: ''توفته رسلنا'' کی تفسیر میں حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ارواح قبض کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان سے ملک الموت ان روحوں کو وصول کر لیتا ہے۔''

(ابن جریر' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۱۷)(ابن ابی حاتم' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۵۴)(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر ۴۵۴)(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۶)

④ فرمان باری تعالیٰ: ''توفته رسلنا'' کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ملک الموت کے کچھ فرستادہ فرشتے ہیں جو ارواح قبض کرنے پر مامور ہیں یہ ارواح قبض کرنے کے بعد ملک الموت کے سپرد کر دیتے ہیں۔''

(ابن جریر' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۱۷)(ابوالشیخ فی العظمۃ' صفحہ نمبر ۴۵۳)

⑤ حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ملک الموت بیٹھا ہوا ہے' پوری دنیا اس کے گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ لوح جس میں اولاد آدم علیہ السلام کی موت کے اوقات لکھے ہوئے ہیں اس کے ہاتھوں میں ہے۔اس کے سامنے موت کے فرشتے حالت قیام میں ہیں اور یہ موت کی لوح دیکھتا ہے اور پلک تک نہیں جھپکاتا۔ پس جب کسی بندے کی موت آنے پر مرنے والے کے پاس پہنچتا ہے تو ان فرشتوں کو کہتا ہے:

''اس کی روح کو قبض کرلو۔''

(ابن ابی الدنیا) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۴۴) (الحلیہ' از ابونعیم' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۶۱)

⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ملک الموت جو تمام زندوں کو موت دیتا ہے وہ سب زمین والوں پر اس طرح مسلط ہے جس طرح تم میں سے ہر ایک اپنی ہتھیلی پر مسلط (غالب) ہوتا ہے۔اس (ملک الموت) کے ساتھ رحمت کے فرشتوں میں سے کچھ فرشتے ہوتے ہیں یا عذاب کے فرشتوں میں سے کچھ فرشتے ہوتے ہیں۔ جب کسی پاکیزہ نفس کو وفات دیتا ہے تو اس کی طرف رحمت کے فرشتے بھیجتا ہے اور جب کسی پلید نفس کو وفات دیتا ہے تو اس (کی روح نکالنے کے لیے) عذاب کے فرشتے بھیجتا ہے۔''

⑦ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ملک الموت کے لیے زمین ایک طشت کی مانند بنادی گئی ہے۔وہ جہاں سے چاہے روح نکال لے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے معاون مقرر کیے ہیں جو نفوس کو موت دیتے ہیں پھر ملک الموت ان سے مردہ روحوں کو وصول کرلیتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوشیخ' حدیث نمبر ۴۴۳) (تاریخ طبری' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۱۷)

⑧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

"ان اللّٰہ عزوجل وکل ملک الموت بقبض الارواح الا شھداء البحر فانه یتولّٰی قبض ارواحھم"

"اللہ عزوجل نے ملک الموت کو سب ارواح کے قبض کرنے پر مقرر فرمایا ہے سوائے سمندر میں شہید ہونے والوں کی ارواح کے۔ ان کی ارواح اللہ تعالیٰ خود قبض فرماتا ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۲۷۷۸)(تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۷۳)

جنات، شیاطین، جانوروں اور پرندوں کی ارواح:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ملک الموت کے سپرد انسانوں کی ارواح قبض کرنا ہے۔ جنات کے لیے اور فرشتہ مقرر ہے۔ شیاطین کے لیے اور پرندوں، درندوں، مچھلیوں اور چیونٹیوں کے لیے اور۔ یہ چار فرشتے ہیں۔ سب فرشتے پہلی چیخ (صور پھونکنے) کے وقت فوت ہو جائیں گے۔ ان کی ارواح قبض کرنے والا بھی ملک الموت ہے۔ پھر یہ بھی وفات پائے گا لیکن سمندر میں شہید ہونے والوں کی ارواح کو قبض کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اسے ان کے اکرام کی وجہ سے ملک الموت کے سپرد نہیں کیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں حج کے لیے سمندر میں سوار ہوئے تھے۔"

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اجال البھائم وخشاش الارض کلھافی التسبیح فاذا انقضی تسبیحھا قبض اللّٰہ ارواحھا ولیس الی ملک الموت من ذلک شیء۔"

"جانوروں اور زمین کے کیڑوں مکوڑوں سب کی عمر تسبیح میں ہوتی ہے، جب

بھی کسی کی تسبیح پوری ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے' ملک الموت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔"

(جمع الجوامع' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۵)(موضوعات' از امام ابن جوزی' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۲۲۲)(لالی مصنوعہ' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۲۲۵)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۱۸۴)(فوائد مجموعہ' صفحہ نمبر۱۲۷)(لسان المیزان' جلد نمبر۶' صفحہ نمبر۸۰۷)(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۹۲۱)(ضعفاء للعقیلی' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر۳۲۱)(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۱۲۱۰)(حاوی للفتاوی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۲۱)

(یہ روایت ولید بن موسیٰ دمشقی کی وجہ سے منکر ہے۔)

④ حضرت سلیمان معمر الکلابی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حاضر ہوا تو ان سے ایک آدمی نے مچھروں کے متعلق سوال کیا کہ کیا ان کی ارواح بھی ملک الموت قبض کرتے ہیں؟ تو وہ بہت دیر تک خاموش رہے پھر فرمایا:

"کیا وہ سانس لیتا ہے؟"

اس نے عرض کیا:

"ہاں!"

فرمایا:

"تو ملک الموت ہی ان کی ارواح قبض کرتا ہے اور ان کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ وفات دیتا ہے۔" (خطیب فی رواۃ مالک)

ملک الموت اور مومن:

① حضرت حارث بن خزرج رحمۃ اللہ علیہ کے باپ ابوالخزرج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا کہ ملک الموت ایک انصاری نوجوان کے سر کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ ؐ نے فرمایا:

"اے ملک الموت! میرے صحابی پر نرمی کرنا کیونکہ یہ مومن ہے۔"

ملک الموت علیہ السلام نے عرض کیا: "آپ اپنے نفس کو خوش اور آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیں

کیونکہ میں ہر مومن پر نرم ہوں۔ اے محمدؐ! آپؐ جان لیں میں جب کسی انسان کی روح قبض کرتا ہوں اور کوئی رونے والا دھاڑیں مارتا ہے تو میں گھر میں رک جاتا ہوں اور میرے ساتھ مردہ کی روح بھی ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں: ''اے رونے والے! یہ کیا ہے۔؟ قسم بخدا! ہم نے اس پر کوئی ظلم نہیں کیا' نہ ہی پہلے موت دی ہے اور نہ ہی اس کے مقدر میں سبقت کی ہے۔ اس کی روح قبض کرنے میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر تو تم اللہ کے کیے پر راضی ہو جاؤ تو اجر پاؤ اور اگر غصہ کا اظہار کرو تو گناہگار ٹھہرو اور تکلیف اٹھاؤ۔ ہم نے تمہارے پاس آنا ہے' بار بار آنا ہے' تم اپنی فکر کرو۔ کوئی بھی بالوں کے گھر والے اور مٹی کے گھر والے ایسے نہیں اور نہ ہی چھوٹے گناہگار اور بڑے گناہگار ایسے ہیں مگر میں تو ان سب سے رات دن ملاقات کرتا ہوں یہاں تک کہ میں ان کے چھوٹے اور بڑے سے بھی۔ ان کو زیادہ پہچانتا ہوں۔ قسم بخدا! اگر میں کسی مچھر کی روح بھی قبض کرنے کا ارادہ کروں تو مجھے اس پر بھی قدرت نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے قبض کرنے کی مجھے اجازت فرمائے۔''

② حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت لوگوں سے نماز کے اوقات میں مصافحہ کرتے ہیں پھر جب بوقت موت حاضر ہوتا ہے تو اگر وہ محافظین نماز میں سے تھا تو فرشتہ اس کے قریب ہو جاتا ہے' شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اس کے لیے یہ فرشتہ ایسی خطرناک حالت میں ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی تلقین کرتا ہے۔''

(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۶۱) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۶۳) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۲۶) (جامع کبیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۸۵) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۸۱۰) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۷۳)

③ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاجاء ملك الموت الی ولی الله تعالٰی سَلَّمَ علیه وسلامه علیه ان یقول السلام علیك یاولی اللهقم فاخرج من دارك التی خربتها الی دارك التی عمرتها واذا لم یکن ولیا للهقال له قم فاخرج من دارك التی عمرتها الی دارك التی خربتها۔''

''جب ملک الموت اللہ تعالٰی کے کسی ولی کے پاس آتے ہیں تو اسے سلام کہتے ہیں۔سلام کے الفاظ یہ ہوتے ہیں:''السلام علیک یا ولی اللہ'' (اے اللہ کے ولی! آپ پر سلام ہو) اپنے جس گھر کو آپ نے خراب کیا ہے اس سے اپنے اس گھر (جنت) کی طرف نکلیں جسے آباد کیا ہے۔'' جب وہ ایسے آدمی کے پاس جاتا ہے جو اللہ کا ولی نہیں ہوتا تو اسے فرماتا ہے:''اٹھ اپنے اس گھر سے نکل جسے تو نے تعمیر کیا ہے اپنے اس گھر (آخرت) کی طرف جسے تو نے خراب کیا ہے۔''

④ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب اللہ عزوجل مومن کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو حضرت ملک الموت سے فرماتا ہے:'' اسے میری طرف سے سلام کہو۔'' جب عزرائیل علیہ السلام اس کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں:'' آپ کو آپ کا رب سلام فرماتا ہے۔''

(ابوالقاسم ابن مندہ فی کتاب الاہوال والایمان بالسوال)

⑤ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں تو کہتے ہیں:

''آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے۔!''

⑥ حضرت محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب مومن آدمی کی روح نکلتی ہے تو اس کے پاس ملک الموت آتا اور کہتا

ہے: ”اے اللہ کے ولی! آپ پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے۔“ پھر وہ اس آیت: ”الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم“ (جو فرشتے موت دیتے ہیں وہ پاک ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: ”تم پر سلام ہو“) کے ساتھ مومن کی روح قبض کرتا ہے۔“

(ابن ابی شیبہ) (ابن ابی الدنیا) (ابن ابی حاتم) (شعب الایمان از امام بیہقی)

⑦ ابو سعید حسن بن واعظ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر نورانی خط کے ساتھ ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ کو ظاہر کرتا ہے پھر اسے حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی ہتھیلی کو مومن کی وفات کے وقت کھولے اور اسے یہ کتاب دکھائے۔ پس جب اسے عارف (ربانی) کی روح دیکھتی ہے تو اس کی طرف پلک جھپکنے سے بھی جلدی پرواز کر جاتی ہے۔“ (المشیخۃ البغدادیۃ للسلفی)

طریقہ قبض ارواح:

① امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت عزرائیل علیہ السلام لوگوں کے سامنے آجاتے تھے تو وہ ایک بار ایک آدمی کے پاس آئے اور فرمایا: ”اپنی ضرورت پوری کر لے میں تیری روح قبض کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس نے بددعا دی، تب سے اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل فرمائی اور موت کو خفیہ رکھا گیا۔“

② حضرت جابر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملک الموت بغیر تکلیف کے ارواح کو قبض کرتے تھے تو لوگوں نے انہیں لعنت ملامت شروع کر دی۔ انہوں نے رب تعالیٰ کے سامنے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے بیماریاں مقرر کر دیں۔ لوگ ملک الموت علیہ السلام کو بھول گئے اور یہ کہا جانے لگا کہ فلاں فلاں مرض سے وفات پا گیا۔“

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۴۴۷)(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۷۲)

③ حضرت حکم بن ابان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا:

"جب ملک الموت اندھے کے پاس اس کی روح قبض کرنے جاتا ہے تو کیا وہ اسے دیکھتا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"ہاں! دیکھتا ہے۔"

(ذکر الموت' از امام ابن ابی الدنیا)

④ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کوئی مرض ایسی نہیں جو کسی بندے کو لاحق ہوتی ہے مگر ملک الموت کا قاصد اس کے پاس ہوتا ہے حتی کہ جب آدمی بیماری میں آخری حالت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت آتا ہے اور کہتا ہے: "تیرے پاس قاصد کے بعد (ایک اور) قاصد آیا ہے تو اس سے تھکن محسوس نہ کر۔ اب تو تیرے پاس وہ قاصد آیا ہے جو تیرا تعلق دنیا سے ختم کر دے گا۔"

⑤ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب کو پہنچتا ہے، جب دنیا میں کسی بندے کی عمر پوری ہوتی ہے تو ملک الموت اس کے سر پر یہ نیزہ مارتا اور کہتا ہے: "اب موت کا لشکر تیری ملاقات کرے گا۔"

(یہ روایت منکر ہے۔)

⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان لملك الموت حربة مسمومة طرف لها بالمشرق وطرف لها بالمغرب يقطع بها عرق الحياة۔"

"ملک الموت کے پاس ایک زہر آلود برچھی ہے جس کا ایک سرا مشرق میں

اور دوسرا مغرب میں ہے۔ یہ اس کے ساتھ رگ زندگی کاٹ دیتا ہے۔"

(اتحاف السادہ، جلد نمبر ۱۰، صفحہ نمبر ۲۸۳) (تنزیہ الشریعہ، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۹۵) (فوائد مجموعہ، حدیث نمبر ۲۶۵) (تذکرۃ الموضوعات، صفحہ نمبر ۲۱۴) ("یہ روایت موضوع ہے")

⑦ حضرت زہیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ملک الموت آسمان اور زمین کے درمیان سیڑھی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا فرشتوں میں ایک قاصد بھی ہے۔ پس جب سانس ہنسلی کے درمیانی گڑھے میں ہوتا ہے تو ملک الموت اسے اپنی سیڑھی پر سے دیکھ لیتے ہیں اور اپنی نظر اس پر مرکوز کرتے ہیں تو یہ نظر مرنے والے کی آخری حالت ہوتی ہے۔"

(ابن ابی حاتم)

وفاتِ عزرائیل علیہ السلام:

① حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

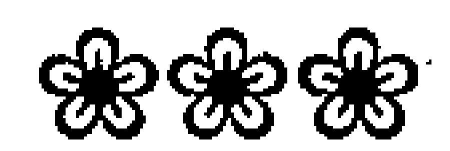
"مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سب سے آخر میں ملک الموت پر موت آئے گی۔ اسے حکم ہوگا: "اے ملک الموت! مرجا۔" تو اس حکم کے بعد وہ ایک ایسی چیخ مارے گا کہ اگر اسے سب آسمانوں اور زمین والے سن لیں تو گھبراہٹ سے مرجائیں۔ اس کے بعد اس پر موت واقع ہوجائے گی۔"

(ذکر الموت، از امام ابن ابی الدنیا)

② حضرت زیاد نمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"باقی مخلوقات سے زیادہ ملک الموت پر موت سخت ہے۔"

(ذکر الموت، از امام ابن ابی الدنیا)





باب : ۸

فرشتوں کے بارے میں اہم مسائل

کھانا پینا اور نکاح:

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

"تمام امت کا اتفاق ہے کہ فرشتے نہ تو کھاتے ہیں' نہ پیتے ہیں اور نہ نکاح کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جنات کھاتے بھی ہیں' پیتے بھی ہیں' نکاح بھی کرتے ہیں اور نسل کشی بھی کرتے ہیں۔"

سونا اور آرام:

مجھ (جلال الدین سیوطی) سے سوال کیا گیا:

"فرشتے سوتے ہیں یا نہیں؟"

میں نے جواب دیا:

"میں نے اس میں کوئی منقول حل نہیں دیکھا لیکن فرمان خداوندی: "یسبحون اللیل والنهار لایفترون (وہ رات دن تسبیح ادا کرتے ہیں وقفہ نہیں کرتے) سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہیں سوتے۔ پھر میں نے یہی جواب امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں منقول دیکھا۔"

اجسام نہایت لطیف:

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی تہائی کو پر کررکھا ہے‘ ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی دو تہائیوں کو پر کر رکھا ہے اور ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے ساری کائنات کو پر کررکھا ہے۔ جب اس فرشتہ نے ساری کائنات کو پر رکھا ہے تو باقی دو فرشتے کہاں ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ لطائف آپس میں نہیں ٹکراتے۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ ایک کمرہ میں ایک دیا روشن کیا جاتا ہے تو اس کی روشنی اس کمرے کو پر کردیتی ہے جب اس میں اور دیئے روشن کئے جاتے ہیں تو ان کی روشنی آپس میں نہیں ٹکراتی۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر‘ جلد نمبر ا‘ صفحہ نمبر ۱۰۵)

فرشتے اور جنت:

حضرت امام صفار رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا:

”کیا فرشتے بھی جنت میں ہوں گے۔؟“

انہوں نے فرمایا:

” ہاں یہ وہاں توحید الٰہی بیان کرتے ہوں گے‘ بعض عرش کے گرد اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہوں گے اور بعض اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو سلام پیش کریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبر تم فنعم عقبی الدار۔“

”فرشتے ان کے پاس جنت میں ہر سمت کے دروازہ سے آتے ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے کہ تم ہر آفت اور خطرہ سے صحیح سلامت رہو گے بدولت اس کے کہ تم دین حق پر مضبوط رہے تھے سو اس جہان میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے۔“



شکل تبدیل کرنے کا اختیار:

① حضرت قاضی ابو یعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جنات کو اپنی شکل تبدیل کرنے اور مختلف صورتوں میں منتقل ہونے کی قدرت نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ کلمات اور کسی قسم کے اعمال سکھلائے ہوں ان میں سے جب کوئی یہ عمل کرے یا کوئی کلام پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل کر دیتا ہو۔ اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ جنات صورت تبدیل کرنے اور خیالات کا القاء کرنے میں اس معنی میں قادر ہیں کہ جب وہ اسی مخصوص بات کو بولیں یا عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس صورت سے دوسری صورت میں بطور عادت منتقل کر دے لیکن جنات کا خود بخود اپنے آپ کو دوسری شکل میں بدلنا محال ہے کیونکہ ان کا ایک صورت سے دوسری صورت میں منتقل ہونا ان کی نفس تخلیق کے خلاف ہے اور اس میں اجزاء میں تفریق بھی ہے۔ جب اصل بنیاد اور تخلیق ہی بگڑ گئی تو حیات باطل ہوگئی اور من جملہ فعل کو وقوع اور اپنی ذوات کی کیفیت نقل محال ہوگئی۔ فرشتوں کا مختلف شکلیں اختیار کرنا بھی اسی طرح سے ہے (جس طرح کا قول جنات کے بارے میں مذکور ہوا)۔ یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں آتے تھے یہ اسی بات پر محمول ہے جو ہم نے ذکر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے قول پر ان کو قدرت بخشی ہے جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرما دیتا ہے۔“

② امام الحرمین ابن الجوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انسان کی شکل

میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے لیے اس چیز کو ان کی خلقت سے زائد کر دیا ہوگا بعد میں اعادہ کر دیا گیا ہوگا۔"

③ حضرت شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اگر کہا جائے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں آئے اس وقت ان کی روح کہاں تھی؟ کیا اس جسم میں تھی جو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے مشابہ تھا یا اس جسم میں تھی جس کے چھ سو پر ہیں؟ پس اگر جسم اعظم میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام نہ تو روح کے اعتبار سے آئے تھے اور نہ ہی جسم کے اعتبار سے۔ اگر حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے مشابہ جسم میں تھی تو کیا وہ جسم جس کے چھ سو پر ہیں اس پر موت آگئی تھی جس طرح سے باقی اجسام ارواح کے علیحدہ ہونے سے فوت ہو جاتے ہیں یا نہیں؟ یا روح حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے مشابہ جسم میں رہی اور بڑا جسم خالی ہونے کے باوجود زندہ رہا؟" میں شیخ عزیز الدین کہتا ہوں: "روح کا جسم اول سے منتقل ہونا اس کی موت کو لازم نہیں کیونکہ ارواح کی علیحدگی سے اجسام کی موت عقلاً واجب نہیں ہے اور ارواح بنی آدم میں عادت اللہ اس طرح سے جاری ہے کہ بدن (خروج روح سے) زندہ رہتا ہے اس کے معارف اور طاعات میں کچھ کمی نہیں ہوتی اور دوسرے جسم کی طرف روح کا انتقال شہداء کی ارواح کی طرح ہے جو سبز پرندوں کے گھونسلوں میں رہتی ہیں۔"

④ شیخ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الفیض البخاری علی صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

"یہ بات جائز ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصل صورت میں آتے ہوں مگر یہ کہ سمٹ کر ایک انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہوں اور جب اس

حالت سے باہر ہوں تو اپنی اصلی شکل میں لوٹ جاتے ہوں اس کی مثال روئی ہے جب بکھری ہوئی کو جمع کیا جائے کیونکہ بکھری ہوئی حالت میں روئی کی صورت بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کی ذات بگڑتی نہیں یہ مثال سمجھانے کے لیے قریب الفہم ہے۔''

⑤ علامہ علاء الدین قونوی شارح الحاوی اپنی کتاب ''الاعلام بالمام الارواح بعد الموت علی الاجسام'' میں فرماتے ہیں:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں اور حضرت مریم علیہا السلام کے پاس کامل انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے تھے۔ یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو حالت حیات میں ان کی ذات کے لیے خاصیت ملکیت قدسیہ اور قوت عطا فرمائی ہو جس سے اپنے بدن سے دوسرے متعین بدن میں پہلے بدن میں تصرف کے باوجود تصرف کی قدرت ہو جیسا کہ حضرات ابدال کے متعلق کہا گیا ہے۔ ان کا نام ابدال اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ ایک جگہ سے رحلت کرتے ہیں اور اس جگہ اول میں ایک شکل میں مقیم بھی رہتے ہیں جو ان کی اصلی شکل کے علاوہ اور اس سے مبدل ہوتی ہے۔ حضرات صوفیائے کرام نے عالم اجساد اور عالم ارواح کے درمیان ایک اور جہان ثابت کیا ہے (جیسا کہ حجۃ اللہ البالغہ کی ابتدا میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کو دلائل سے بھی ثابت فرمایا ہے) اور اس جہان کا نام ''عالم مثال'' رکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جہان عالم اجساد سے لطیف اور عالم ارواح سے کثیف ہے اور اسی پر ارواح کے تجسم اور مختلف صورتوں میں عالم مثال میں ظاہر ہونے کی بنیاد رکھی ہے۔ اس بنیاد کی خوشبو قرآن پاک میں (فتمثل لها بشرا سويا) میں پائی جاتی ہے۔ روحِ واحد حضرت جبرائیل علیہ السلام کی روح کی طرح اپنے اصلی جسم سے

متعلق ہے اور جسم مثالی میں ظاہر ہے اور اسی سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بعض ائمہ کے حوالے سے مشہور ہے کہ بعض اکابر نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے جسم کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ ان کا پہلا جسم جو افق کو اپنے پروں سے پر کرتا تھا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اصلی صورت میں دیکھا تھا وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر ہونے کے وقت کہاں گیا تھا؟ بعض اکابر نے اس کے جواب میں تکلف اختیار فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بعض جسم بعض میں سمٹ گیا ہو۔ یہاں تک کہ اس کا حجم چھوٹا ہو کر کے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں آ گیا ہو۔ اس کے بعد اسی پہلی حالت میں لوٹ آئے اور پھول گئے ہوں۔ جو بات حضرات صوفیہ کرام نے فرمائی ہے وہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا جسم اصلی تو اپنی حالت میں بغیر تبدیلی کے رہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک اور جثہ تیار کیا ہو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی روح دونوں میں بیک وقت متصرف ہوئی ہو۔

⑥ علامہ شمس الدین ابن قیم ''کتاب الروح'' میں فرماتے ہیں:

''روح کی حالت بدن کی حالت سے کچھ دوسری طرح کی ہے۔ روح بلند ترین مقامات پر ہونے کے باوجود بدن کے میت کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور جب کوئی مسلمان اس صاحب روح پر سلام کہتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتی ہے حالانکہ وہ وہاں پر اپنے مقام میں ہوتی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا ان میں سے دو پروں نے افق کو بھر رکھا تھا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھے اور ان کے گھٹنوں پر اپنے گھٹنے اور ان کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے۔ مخلصین کے دل ایمان کے اعتبار سے وسیع ہیں کہ یہ ممکنات میں سے ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت

ﷺ کے اتنا قریب ضرور بیٹھے ہیں حالانکہ وہ آسمان میں اپنے مقام پر تھے۔
ایک حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دیدار کے متعلق ہے کہ ”میں نے اپنا سر اٹھایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان اور زمین کے درمیان اپنے قدموں سے صف آراء کہہ رہے تھے: ”اے محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں جبرائیل علیہ السلام ہوں۔“ پھر فرمایا: ”میں اس وقت جس طرف بھی نظر ڈالتا تو جبرائیل علیہ السلام کو ہی دیکھتا تھا۔“

یہاں پر غائب کا حاضر پر غلط قیاس کرنا سامنے آتا ہے اور یہ اعتقاد کیا جاتا ہے کہ روح اجسام سے متعلقہ ایک قسم ہے جو ایک جگہ مستقل ہے اور اس کا اپنے جسم کے علاوہ کسی جگہ ہونا ممکن نہیں حالانکہ یہ بات غلط محض ہے۔

⑦ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”محکم“ میں فرماتے ہیں:

”جب کوئی فرشتہ کوئی شکل بدلتا ہے تو جس صورت میں چاہے آسکتا ہے۔ اس پر صورت کا حکم لگایا جائے گا‘ اس پر اس کے احکام جاری ہوں گے اور جب بات کرے گا تو جو اس صورت کے لائق ہوگی وہی کہے گا۔ اس کی پاکیزگی باقی رہے گی اور اپنی روحانیت سے بھی خالی نہ ہوگا۔“

انسان جب کوئی شکل کسی وظیفہ یا جادو یا کرامت کے طور پر تبدیل کرے گا تو جس صورت میں چاہے ظاہر ہوگا اس پر صورت کا حکم نہ لگایا جائے گا۔ اس صورت میں جو بات کرے گا جس زبان میں چاہے کر سکے گا اور یہ اپنی حقیقت انسانیت پر باقی رہے گا کیونکہ یہ اپنی صورت سے تبدیل ہوا ہے۔

جب جن کوئی صورت اختیار کرتا ہے وہ اپنی حقیقت سمیت اس میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس پر صورت کا حکم لگایا جاتا ہے اور اسی پر احکام کا اجرا ہوتا ہے لیکن جب اس صورت کو قتل کیا جائے تو جن اس صورت سمیت مر جاتا ہے۔“



عزرائیل علیہ السلام اور قیامت:

ائمہ احناف میں کے امام صفار رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جس طرح دیگر فرشتوں کو میدان قیامت میں جمع کیا جائے گا تو ملک الموت کو بھی جمع کیا جائے گا۔؟ انہوں نے فرمایا:

"ہاں! ان سے کہا جائے گا جنت میں سلامتی اور موت اور زوال سے امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور یہ اس میں پہلی موت کے بعد دوسری موت نہیں پائیں گے۔

مقام اعراف اور فرشتے:

① فرمان باری تعالیٰ:

"وعلی الاعراف رجال" ("اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے۔") کی تفسیر میں حضرت ابومجلز تابعی مفسر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ لوگ فرشتے ہوں گے۔"

عرض کیا گیا:

"اے ابومجلز! اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: "رجال (انسان) ہیں" اور آپ فرماتے ہیں: "فرشتے ہیں؟"

آپ نے فرمایا:

"یہاں رجال سے مراد مذکر ہونا ہے اور فرشتے مذکر ہیں مؤنث نہیں ہیں۔"

② امام حلیمی تونوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مختصر المنہاج" میں فرماتے ہیں:

"کہا گیا ہے کہ مقام اعراف پر رہنے والے فرشتے ہوں گے جو جنتیوں سے محبت اور دوزخیوں سے نفرت کرتے ہوں گے۔"

یہ بات دو وجہ سے بعید ہے ایک تو یہ کہ فرمان خداوندی میں ہے:

"وعلی الاعراف رجال۔"



''اور مقام اعراف پر آدمی ہوں گے۔''

''رجال'' عقلمند مذکروں کا نام ہے جبکہ فرشتے نہ تو مذکروں کی طرف تقسیم ہو سکتے ہیں نہ مؤنثوں کی طرف۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بھی جنت میں داخل ہونے کی طمع کرتے ہیں۔ فرشتوں کو جنت سے حجاب نہیں ہوگا اور حجاب ہو بھی کیوں؟ کہ طمع کرنے والے اور اس کی طمع کے درمیان پردہ بھی عذاب دینا ہے جبکہ اس دن کسی فرشتے پر عذاب نہیں ہوگا۔''

فرشتے اور دیدار باری تعالیٰ:

① حضرت امام صفار رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا:

''کیا فرشتے اپنے رب تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔؟''

انہوں نے فرمایا:

''میرے شہید والد کا اعتماد اس صورت پر ہے کہ سوائے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھے گا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اپنے پروردگار کو ایک مرتبہ دیکھیں گے اس کے بعد کبھی نہیں دیکھیں گے۔''

سوال کیا گیا:

''جب وہ موحد ہیں تو اپنے پروردگار کو کیسے نہیں دیکھیں گے؟''

فرمایا:

''یہ دیدار اللہ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں اپنا فضل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''

میں کہتا ہوں احناف کے ائمہ میں سے حضرت ابوالحسن ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''ارجوزہ'' میں بھی اسی طرح ذکر کیا ہے اور ہمارے شوافع ائمہ میں سے شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسے ہی ذکر فرمایا ہے۔

④ زیادہ راجح قول یہ ہے کہ سب فرشتے اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونگے۔ امام اہل سنت والجماعت شیخ ابوالحسن اشعری نے اپنی کتاب ''الابانۃ فی اصول الدیانۃ'' میں اسی کی صراحت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

''جنت کی سب سے افضل لذت جناب باری تعالیٰ کا دیدار ہے' پھر آنحضرت ﷺ کا دیدار ہے۔ اسی لیے اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء مرسلین' ملائکہ مقربین' جماعت مومنین اور صدیقین حضرات کو اپنی زیارت سے محروم نہیں فرمایا۔

③ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں کے لیے دیدار باری تعالیٰ کا باب قائم کر کے حدیث ذکر کی ہے۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کا موقوف اثر بھی روایت کیا ہے جو باب جامع اخبار ملائکہ میں شروع میں مذکور ہے اور اس اثر کے لیے مرفوع ہونے کا حکم ہے کیونکہ یہ بات مدرک بالقیاس نہیں۔ وہ متاخرین حضرات جنہوں نے فرشتوں کے متعلق حضرت باری تعالیٰ کی زیارت کو تسلیم کیا ہے شمس الدین ابن قیم اور قاضی القضاۃ حضرت جلال الدین بلقینی ہیں اور یہی زیارت کا قول بلاشبہ زیادہ راجح ہے۔

جنات اور فرشتے:

علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب المنہاج'' میں' امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ''شعب الایمان'' میں اور علامہ قونوی رحمۃ اللہ علیہ ''الابہتاج'' میں فرماتے ہیں:

'' بعض حضرات فرماتے ہیں کہ بولنے والے عقلمند دو فریق ہیں۔ انسان اور جنات۔ پھر ان میں سے ہر ایک کے دو فریق ہیں اخیار اور اشرار۔ پس انسانوں میں سے اخیار رسول اور نبی ہیں اور دوسرے نیک حضرات بھی اور انسانوں کے اشرار فاجر ہیں' ان میں سے بعض کافر ہیں بعض کافر نہیں ہیں۔ جنات میں جو اخیار ہیں وہ فرشتے ہیں، ان میں سے رسول بھی ہیں اور غیر رسول بھی اور ان کے اشرار شیاطین ہیں۔ یہ قسم اس کا احتمال رکھتی ہے کہ جنات میں سے کچھ آسمان کے ساکنین ہیں جو ملاءِ اعلیٰ کہلاتے ہیں' ان کو ان

کی رسالت کی صلاحیت کی وجہ سے فرشتے کہا جاتا ہے اور ان میں سے کچھ زمین پر رہنے والے ہیں ان کو بالاطلاق جن کہا جاتا ہے جو نیک و بد پر تقسیم ہوتے ہیں۔"

ابلیس بھی فرشتوں میں سے تھا۔ فرشتوں سے اس کے استثناء کرنے کی وجہ سے۔ لیکن جب اس نے نافرمانی کی تو ملعون ہوا' زمین کی طرف اتارا گیا اور جنات میں شامل ہو گیا۔ پس وہ اس انسان کی طرح ہے جو گناہ کرتا ہے تو فاسق بنتا ہے اور اسلام چھوڑتا ہے تو کافر ہوتا ہے بعد اس کے کہ اس کا سابقہ نام مسلمان تھا یا مومن۔

جو یہ کہتا ہے کہ فرشتے اخیار جنات ہیں وہ اس ارشاد خداوندی سے استدلال کرتا ہے:

"وجعلوا بینه وبین الجنة نسبا۔"

اس سے مراد کفار کی بات ہے جو وہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ فرشتے دراصل جنات ہیں نیز اس لیے بھی کہ انسان ظاہر ہیں' جن مخفی ہیں اور فرشتے بھی مخفی ہیں اس لیے فرشتوں پر بھی جن کا اطلاق درست ہے۔ نیز جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا:

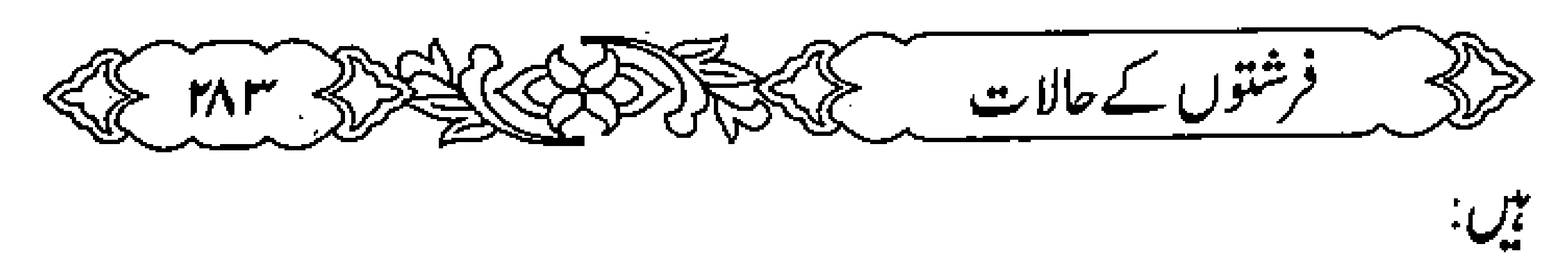
"خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار۔"

"انسان کو بجتی ہوئی پکی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو شعلہ زن آگ سے پیدا کیا۔"

اگر فرشتے کوئی تیسری مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس اشرف الخلائق کا ذکر بھی کبھی نہ چھوڑتا اور اپنی قدرت پیدائش کی وصف میں اس کو چھوڑ کر کم درجہ والوں کا ذکر نہ کرتا۔"

(یہ مذہب درست نہیں نہ اس کے دلائل درست ہیں۔)

جو حضرات مذکورہ قول کے مخالف ہیں اور صحیح مذہب کے حامل ہیں وہ فرماتے



ہیں:

''باشندگان زمین انسان اور جنات پر تقسیم ہوتے ہیں، جو اس حد سے خارج ہوگا نہ تو اس کو انسان کا نام دیا جائے گا نہ جن کا۔ وہ دلائل جو فرشتوں کے جنات نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہیں ایک یہ فرمان خداوندی ہے:

''الا ابلیس کان من الجن۔''

''مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا وہ جنات میں سے تھا۔''

یہ آیت وضاحت کر رہی ہے کہ ملائکہ الگ جنس ہے، جن الگ جنس ہے اور یہ الگ الگ دو فریق ہیں۔ اور

''خلق الانسان''

والی آیت میں فرشتوں کا ذکر اس لیے نہیں فرمایا کیونکہ کسی مقدم مخلوق سے پیدا نہیں کیا بلکہ ان کو ''کونوا'' کے حکم سے پیدا فرمایا تو وہ پیدا ہو گئے جیسا کہ اس اصل کے لیے اللہ تعالیٰ نے ''کن'' کا حکم فرمایا جس سے جن کو پیدا فرمایا یا جس سے انسان کو پیدا فرمایا یعنی مٹی، پانی، آگ اور ہوا کو تو وہ پیدا ہو گئیں۔ حضرات ملائکہ کرام اختراع کے اعتبار سے جنات اور انسانوں کی اصل کی طرح ہیں نہ کہ خود انسان اور جن کی طرح، اسی لیے ان کو جنات اور انسانوں کی پیدائش کے ساتھ ذکر نہیں فرمایا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس تمام گفتگو سے زیادہ واضح مسلم شریف کی حدیث ہے جس میں وضاحت ہے کہ فرشتے جنات کے علاوہ ایک اور مخلوق ہیں:

''خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف لکم۔''

''فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں، جنات شعلہ زن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اور انسان اس سے پیدا کیا گیا جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

بیان فرمایا ہے(یعنی مٹی)۔"

پس اس حدیث میں جنات اور فرشتوں کو الگ الگ ذکر کیا گیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جس نور سے فرشتے پیدا کیے گئے وہ آگ کا نور نہیں ہے۔

امام حلیمی، امام بیہقی اور امام قونوی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں:

"ایک دلیل جو جنات اور فرشتوں میں فرق ظاہر کرتی ہے یہ فرمان خداوندی بھی ہے:

"ویوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للملائکۃ أھؤلآء ایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک انت ولیّنا من دونھم بل کانوا یعبدون الجنّ۔"

(سورۃ سبا، آیت نمبر 41 اور 40)

"اور جس روز ہم ان سب کو میدان قیامت میں جمع فرمائیں گے پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ فرشتے عرض کریں گے کہ آپ (شریک سے) پاک ہیں ہمارا تو محض آپ سے تعلق ہے نہ کہ ان سے بلکہ یہ لوگ شیاطین و جنات کو پوجا کرتے تھے۔"

فرشتوں کا ایمان:

امام ابواسحاق اسماعیل الصفار بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو احناف کے بڑے ائمہ میں سے ہیں ان سے فرشتوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا وہ توحید میں مختار ہیں یا مجبور ہیں؟ اور کیا ان سے کفر کا صدور ہوسکتا ہے؟ تو انہوں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی بات جواب میں ارشاد فرمائی کہ وہ ایمان میں مجبور ہیں اور ان سے کفر کا صدور نہیں ہوسکتا۔

اکثر ائمہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحب اختیار بنایا ہے، وہ اپنے رب کو جانتے ہیں، اس کی دلیل یہ فرمان خداوندی ہے:



"ومن يقل منهم انی اله من دونه فذلك نجزيه جهنم وقال لايعصون اللہ ماامرهم ويفعلون مايؤمرون۔"

(القرآن المجید' سورۃ التحریم' آیت نمبر ۶)

"ان میں سے جس فرشتہ نے بالفرض یوں کہا کہ (نعوذ باللہ) خدا کے علاوہ میں معبود ہوں تو ہم اس کو دوزخ کی سزا دیں گے۔ وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے، وہی کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

پس اگر فرشتے مجبور ہوتے اور ان سے کفر متصور نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ "فذلك نجزيه جهنم" (کہ اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا) نہ فرماتا۔ کیونکہ سزا گناہ کے بدلہ میں ہوتی ہے اور اگر وہ توحید اور اطاعت میں صاحب اختیار نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کی تعریف میں یہ نہ فرماتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

امام سیوطی کہتے ہیں کہ مذکورہ قول میں امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے استدلال فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان سے بہتر کوئی نہیں۔"

عرض کیا گیا:

"اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرشتے بھی نہیں؟"

فرمایا:

"فرشتے سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔"

(بیہقی فی شعب الایمان' کتاب الاعتقاد) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۴۶۲۱)

فرشتے معصوم عن الخطاء:

① حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فرشتے اونچے درجہ کے مومن ہیں اور مسلمانوں کے تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ فرشتوں میں جو رسول (پیغامبر) ہیں وہ عصمت کے معاملہ میں نبیوں کی طرح ہیں۔ نبیوں کی عصمت پر ہم اپنی کتاب الشفاء میں بحث کر چکے ہیں۔"

② فرشتے انبیاء اور ان کے حقوق کے معاملہ میں ان انبیاء کی طرح ہیں جو اپنے امتیوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ ہاں وہ فرشتے جو پیغامبر نہیں ہیں ان کی عصمت کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ تمام فرشتوں کو بلا لحاظ پیغامبر مانتے ہیں۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشادات ہیں:

"لایعصون اللہ ما امرھم ویفعلون مایومرون"

(سورۂ تحریم' آیت نمبر ۶)

"وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور جن باتوں کا انہیں حکم دیا جاتا ہے ان کو انجام دیتے ہیں۔"

دوسری جگہ فرمایا:

"وما منا الالہ مقام معلوم وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون۔"

(سورۂ صافات' آیت نمبر ۱۶۴ تا ۱۶۶)

"اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا مقام معلوم نہ ہو اور بے شک ہم صف بستہ ہیں اور تسبیح پڑھنے والے ہیں۔"

"ومن عندہ لا یستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون۔"

(سورۂ انبیاء' آیت نمبر ۱۹ اور ۲۰)

"اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں یعنی فرشتے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے تکبر کی وجہ سے منہ نہیں موڑتے اور نہ تھکتے ہیں۔ رات دن اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اس میں سستی نہیں کرتے۔"

''ان الذین عندربك لایستکبرون عن عبادته۔''

(سورۃ اعراف' آیت نمبر ۱۹ اور ۲۰)

''جولوگ فرشتے تیرے رب کے پاس ہیں بر بنائے تکبر اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منہ نہیں موڑتے۔''

''کرام بررۃ'' (سورۃ عبس' آیت نمبر ۱۶)

''وہ فرشتے عزت والے نیکو کار ہیں۔''

اس طرح کے منقول دلائل سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے معصوم ہیں۔

③ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ یہ آیتیں خصوصیت کے ساتھ ان فرشتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو پیغام لاتے ہیں' ملائکہ مقربین میں سے ہیں اور وہ ہاروت ماروت اور ابلیس کے قصوں سے احتجاج کرتے ہیں۔

④ حق یہ ہے کہ تمام فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں' ان کے مراتب گناہوں سے بہت بلند ہیں جن سے ان کا رتبہ کم ہو اور وہ اپنے منصب جلیل سے گر جائیں۔

ہاروت ماروت کے واقعہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں آنحضرت ﷺ سے نہ تو کوئی صحیح روایت مروی ہے نہ ضعیف اور ابلیس کے قصہ کے متعلق یہ عرض ہے کہ اکثر علمائے اسلام اس کے فرشتوں سے ہونے کی نفی کرتے اور کہتے ہیں کہ وہ ابوالجنات ہے جس طرح سے حضرت آدم ابوالبشر ہیں۔''

(کتاب الشفا' از قاضی عیاض' مترجم صفحہ نمبر ۳۰۷)

⑤ علامہ صفوی ارموی فرماتے ہیں کہ تمام فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں اس کی دلیل کئی وجوہ سے ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی تعریف میں فرماتا ہے:

''ویفعلون مایومرون۔''

''وھم بامرہ یعملون۔''

''وہ وہی کام بجالاتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔''

یہ دونوں ارشادات امور کے بجالانے اور منہیات کو چھوڑنے پر مشتمل ہیں کیونکہ نہی نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے اور اس لیے بھی کہ یہ تعریف کے مقام میں بیان کیا گیا ہے جو ان دونوں کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

''یسبحون اللیل والنهار لایفترون۔''

''یہ فرشتے رات دن اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اس میں وقفہ نہیں کرتے۔''

یہ ارشاد عبادات میں مشغولیت کے مبالغۂ کامل کا اظہار کر رہا ہے جو ان کی عصمت کی دلیل ہے اور یہاں مطلوب بھی یہی ہے۔

ملائکہ اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''جاعل الملائکة رسلا۔''

''اللہ نے فرشتوں سے رسول بنائے ہیں۔''

رسول معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی تعظیم کے متعلق ارشاد کرتے ہوئے فرماتا ہے:

''اللہ اعلم حیث یجعل رسالته''

''اللہ خوب جانتا ہے کہ رسالت کی ذمہ داری کسے سونپی جائے۔''

یہ ارشاد ان کی تعظیم میں کامل مبالغہ کا اظہار کر رہا ہے پس معلوم ہوا کہ حضرات ملائکہ کرام لوگوں سے زیادہ متقی ہیں۔

مخالف نے ہاروت ماروت کے قصہ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ابلیس کے قصہ سے احتجاج پکڑا ہے اور ان کا حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق میں ''اتجعل فیها من یفسد فیها'' (''کیا اے اللہ تو اس زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو اس میں فساد برپا

کرے گا۔'') سے اعتراض کرنے سے بھی استدلال کیا ہے۔

اس کا اجمالی طریقہ پر تو یہ جواب ہے کہ تم نے یہ سب کچھ جو بیان کیا ہے قریب اور بعید دونوں صورتوں کا احتمال رکھتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں عصمت نہیں رکھتا اور یہ جواب ہاروت ماروت کے قصہ میں بہت خوب ہے پہلے جواب سے جو اسی عنوان کے تحت گزر چکا ہے کیونکہ اس قصہ کی احادیث صحیح ہونے کے باوجود صریح اور ظاہر نصوص کے خلاف ہیں لہٰذا یہ درایتاً ضعیف اور نا قابل استدلال ہوں گی۔''

(رسالہ امام صفوی ارموی)

⑥ امام قرافی فرماتے ہیں:

''جس نے ہاروت ماروت کے متعلق یہ عقیدہ رکھا کہ وہ ہندوستان میں ہیں ان کو زہرہ کے ساتھ گناہ کرنے پر سزا دی جارہی ہے تو وہ کافر ہے۔ فرشتے تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور خواص ہیں۔ ان کی تعظیم، توقیر اور تنزیہ ہر اس بات سے واجب ہے جو ان کی عظمت مقام میں خلل انداز ہو۔ جو ایسا نہ کرے گا اس کی گردن مارنا حکومت اسلام کے ذمہ واجب ہے۔''

⑦ علامہ بلقینی فرماتے ہیں:

''صفت نبوت اور صفت ملکیت کے لیے عصمت لازم ہے، ان کے علاوہ کے لیے جائز ہے۔ جس کے لیے عصمت لازم ہو جائے تو اس سے نہ تو کبیرہ گناہ سرزد ہوتا ہے نہ صغیرہ۔ اس لیے ہم فرشتوں کی عصمت کا اعتقاد رکھتے ہیں چاہے وہ مرسل ہوں یا غیر مرسل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''لایعصون اللہ ما امرھم ویفعلون مایؤمرون۔''

''وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، وہ وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے۔''

اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں۔''

ابلیس فرشتوں میں سے نہیں تھا بلکہ جنات میں سے تھا۔ اسی لیے اپنے رب کے

حکم کی نافرمانی کی تھی۔ اگر یہ فرشتہ ہوتا تو نافرمان نہ بنتا۔ ہاروت ماروت کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے جس سے فرشتوں کے گناہگار ہونے پر استدلال کیا جاسکے۔"
(امام بیہقی' کتاب منہج الاصلین)

⑧ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"ہاروت ماروت جن تھے فرشتے نہیں تھے۔"

اگر ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات درست ہو تو ان کے گناہ کے قصہ سے کسی قسم کے جواب دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ جیسے ابلیس فرشتوں سے نہیں تھا بلکہ جنات میں سے ایک جن تھا اور اس کے گناہ کرنے سے فرشتوں کی عصمت پر حرف نہیں آیا۔ (کتاب الجامع من المحلی لابن حزم)

⑨: امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ جو اعتقادات میں حنفیہ کے امام ہیں جس طرح شیخ ابوالحسن اشعری شافعیہ کے امام ہیں وہ (امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ) اپنی عبارت میں یہ عقیدہ بیان فرماتے ہیں:

"ثم ان الملائکۃ کلھم معصومون خلقوا للطاعۃ الاھاروت وماروت۔"

(السیف المشہور عن شرح عقیدۃ الامام ابی منصور علامہ قاضی تاج الدین سبکی)

"تمام فرشتے معصوم ہیں۔ عبادت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں' مگر ہاروت وماروت (یعنی یہ ہاروت ماروت نہ تو معصوم ہیں اور نہ صرف عبادت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں)"

اس عقیدہ کی قاضی تاج الدین سبکی نے ایک باریک جلد میں شرح لکھی ہے جس کا نام "السیف المشہور عن شرح عقیدہ الامام ابی منصور" رکھا ہے۔"

فرشتوں اور انسانوں کے مابین فضیلت:

اس مسئلہ میں تین صورتیں ہیں:

① ملائکہ اور انبیاء کے مابین فضیلت

② خاص فرشتوں اور اولیائے بنی آدم کے مابین فضیلت

③ اولیائے بشر اور عام فرشتوں کے مابین فضیلت

① انبیاء کرام اور ملائکہ کرام کے مابین فضیلت کے بارے میں تین اقوال ہیں:

ا۔ حضرات انبیائے کرام افضل ہیں اکثر اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الاربعین" اور "المحصل" میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔

۲۔ فرشتے افضل ہیں یہ معتزلہ کا مذہب ہے۔ اہلسنت کے ائمہ میں سے استاد ابواسحاق اسفرائنی، قاضی ابوبکر باقلانی" حاکم، حلیمی، امام فخرالدین نے معالم میں اور ابوشامہ نے بھی اسی کو اختیار فرمایا ہے۔

۳۔ اس میں توقف ہے۔ اسی کو امام کیا ہراسی اور امام غزالی نے اختیار فرمایا ہے۔

یہ سب اختلاف رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اور ملائکہ کرام میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ بلا اختلاف تمام حضرات کے نزدیک افضل الخلق ہیں۔ نہ تو ان پر کسی مقرب فرشتہ کو فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی اور کو۔ شیخ تاج الدین ابن سبکی نے منع الموانع میں، شیخ سراج الدین بلقینی نے منہج الاصلین میں اور شیخ بدرالدین زرکشی نے شرح جمع الجوامع میں اسی طرح ذکر فرمایا ہے۔ شیخ بدرالدین نے فرمایا کہ ائمہ اہلسنت نے آپ ﷺ کو مستثنیٰ فرمایا ہے اور امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

② " حضرات انبیائے کرام کے علاوہ خاص فرشتوں اور اولیائے بنی آدم میں کس کو فضیلت حاصل ہے؟ اس صورت میں ہم کسی کا اختلاف نہیں پاتے کہ خاص فرشتے افضل ہیں۔ شیخ سعدالدین تفتازانی نے شرح عقائد میں اس پر اجماع نقل فرمایا ہے لیکن حضرات حنابلہ کے ایک گروہ کو دیکھا ہے جو اولیائے بنی آدم کو خاص فرشتوں پر

فضیلت دیتے ہیں جبکہ ان کے ائمہ میں سے ابن عقیل نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ اس طرح کی بات میں حضرات ملائکہ پر بڑی قباحت لازم آتی ہے۔

③ اولیائے بشر اور عام فرشتوں کے بارے میں افضلیت کے بارے میں دو مذہب ہیں۔ ایک یہ کہ تمام فرشتے اولیائے بشر سے افضل ہیں۔ ابن سبکی نے جمع الجوامع اور منظومہ میں اسی پر فیصلہ کیا ہے۔ علامہ بلقینی نے منہج میں ذکر کیا ہے کہ یہ اکثر علماء کا مذہب ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اولیائے بشر اولیائے ملائکہ سے افضل ہیں۔ اسی پر احناف کے ائمہ میں سے امام صفار نے "کتاب الاسئلہ" میں قطعی فیصلہ فرمایا ہے اور علامہ نسفی حنفی نے بھی نسفیہ میں (یہی فیصلہ کیا) اور علامہ بلقینی نے کہا ہے کہ یہی ائمہ احناف کا مختار مذہب ہے اور بعض مسئلہ میں ان کی طرف میلان بھی کیا کہ اولیائے بشر میں کچھ ایسے بھی ہیں جو عوام فرشتوں سے افضل ہیں۔"

فرشتوں پر انبیائے کرام کی فضیلت:

① حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہیں اور مسجود ساجد سے افضل ہوتا ہے۔

اگر یہ اعتراض کریں کہ سجدہ تو اللہ تعالیٰ کو کیا گیا تھا حضرت آدم علیہ السلام تو قبلہ تھے۔ سجدہ تو حضرت آدم علیہ السلام کو کیا گیا تھا مگر یہ سجدہ تواضع اور استقبال کے طور پر ہوگا۔ سجدہ زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے لیکن ہم اس کو غایت تواضع تسلیم نہیں کرتے کیونکہ یہ عرف پر محمول ہے اور عرفی معاملات اختلاف زمانہ سے مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس وقت کسی کو سلام کرنے کا طریقہ زمین پر پیشانی رکھ کر ہو لیکن کامل کا غیر کامل کو سلام کرنا ایک عادی امر ہے (تو ان فرشتوں نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو صرف مروجہ طریقہ پر سجدہ کر کے سلام کیا ہوگا۔)

ان تینوں اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ سجدہ مسجود کے منصب کے اضافہ کے لیے نہ تھا تو ابلیس نے یہ کیوں کہا تھا "ارایتک ھذا الذی کرمت علی" (میں

دیکھتا ہوں آپ نے اس کو مجھ پر فضیلت بخشی ہے۔) اس کے علاوہ تو کوئی وجہ نہ تھی جس نے شیطان کو سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ پس معلوم ہوا کہ یہ سجدہ مسجود کے مرتبہ کو ساجد کے مرتبہ پر ترجیح دے رہا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے زیادہ عالم تھے اور زیادہ عالم افضل ہوتا ہے۔ زیادہ عالم ہونے کی دلیل یہ فرمان خداوندی ہے:

"وعلم ادم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھٰؤلاء ان کنتم صادقین قالوالاعلم لنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم" (سورۃ بقرہ)

" اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو سب چیزوں کے نام سکھلائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا: "مجھے ان چیزوں کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: "ہمیں علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھلایا بلاشبہ تو ہی خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

بڑے عالم کے افضل ہونے کی دلیل یہ آیت قرآنی ہے:

" ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون۔"

"کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہیں۔"

انسان کی عبادت بہت مشقت والی ہے اور مشقت والی عبادت افضل ہے۔ کیونکہ انسان میں شہوت، حرص، غضب اور خواہش موجود ہیں جو اطاعت میں بہت بڑی کاوٹ ہیں جو فرشتوں میں نہیں۔ تو ان صفات کی موجودگی میں (انسان کا) عبادت کرنا بڑا مشکل ہے (لہٰذا جس کی عبادت مشکل ہے وہ غیر مشکل عبادت والے سے افضل ہوا)

فرمان باری تعالیٰ ہے:

" لایسبقونہ بالقول۔"



''وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔''

جبکہ تکالیف شرعیہ کچھ تو نصوص پر مبنی ہیں اور کچھ استنباط پر جیسا کہ ارشاد ہے:

'' فاعتبروا یااولی الابصار۔''

اور ارشاد ہے:

'' لعلمه الذین یستنبطونه منهم۔''

''تو جانتے وہ لوگ جو ان میں سے صاحب استنباط ہیں۔''

پس کسی چیز کی معرفت اجتہاد اور استنباط سے حاصل کرنا نص پر عمل کرنے سے بہت مشکل ہے۔

انسان وسوسہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جبکہ یہ آفت فرشتوں پر نہیں ہے۔ نیز جہان کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہ موجود ہو اور جناب محمد ﷺ حضرات انبیائے بنی اسرائیل کے وقت میں موجود نہ تھے (اس لیے آپ پر ان انبیائے بشر کے شبہات اکثر ہیں من جملہ شبہات قویہ میں سے ایک حوادثات ارضیہ کا اتصالات فلکیہ اور مناسبات کوکبیہ کے ساتھ ربط ہے جبکہ ملائکہ کو اس قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ یہ آسمانوں کے رہنے والے ہیں، ان کے احوال کا مشاہدہ کرنے والے ہیں وہ لازمی طور پر جانتے ہیں کہ سموات نہ تو زندہ ہیں اور نہ بولتے ہیں بلکہ یہ تدبیر کے محتاج ہیں جس طرح سے زمینیں تدبیر کی محتاج ہیں۔

پس ان سب وجوہات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انسان کی عبادت بہت اشق ہے اور اشق کا افضل ہونا نص اور قیاس سے ثابت ہے نص تو یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

'' افضل العبادات احمزها۔''

''سب سے افضل عبادت زیادہ مشقت والی ہے۔''

اور آنجناب ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:



"اجرکِ علی قدر نصبکِ"

"تیرا اجر وثواب تیری محنت کے حساب سے ہے۔"

قیاس یہ ہے کہ آسان اور مشکل عبادتیں اگر ثواب میں برابر ہو جائیں تو قدر مشقت زائد فائدہ سے خالی ہو اور فائدہ سے خالی محنت اٹھانا بالکل ممنوع ہے۔ اس کا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ محنت والی طاعتیں عمل میں نہ آئیں گی۔ تو جب یہ صورت نہ ہو تو ہم نے یہ جان لیا کہ زیادہ مشقت والا کام زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت عمران علیہم السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے اور جہان کا اطلاق تمام ماسوی اللہ پر ہوتا ہے اور آل سے خود انسان کی ذات مراد ہے تو معلوم ہوا کہ یہ آیت حضرات انبیائے کرام کی باقی تمام مخلوقات پر فضیلت بیان فرما رہی ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ اس سے حضرات انبیائے کرام کی فضیلت کا ثابت کرنا مشکل ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے:

"انی فضلتکم علی العلمین"

اس میں تمام انبیائے بنی اسرائیل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فضیلت ثابت ہوگی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک آیت میں تخصیص کا تحمل باقی آیات میں تحمل کو واجب نہیں کرتا۔

فرمان خداوندی ہے:

"ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران۔"

اس سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی لیکن فرشتے اس وقت بھی موجود تھے جب انبیاء بنی اسرائیل موجود تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے پس فرق ظاہر ہو گیا۔

فرشتوں میں عقل ہے اپنی ضروریات اور خواہشات نہیں۔ جانوروں میں اپنی ضروریات کی خواہشات ہیں عقل نہیں۔ اور انسان میں اپنی ضروریات کی خواہش بھی

ہے اور عقل بھی۔ پھر اگر عقل پر شہوت اور ضروریات غالب ہو جائیں تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اولیك كالانعام بل هم اضل۔"

"یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی برے ہیں۔"

اسی قیاس کے مطابق اگر کسی کی عقل اس کی شہوت اور خواہشات پر حاوی ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ فرشتہ سے افضل ہو۔

فرشتوں کو گالی دینا:

① امام سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی فرشتہ کو سب وشتم کرے اسے قتل کر دیا جائے۔"

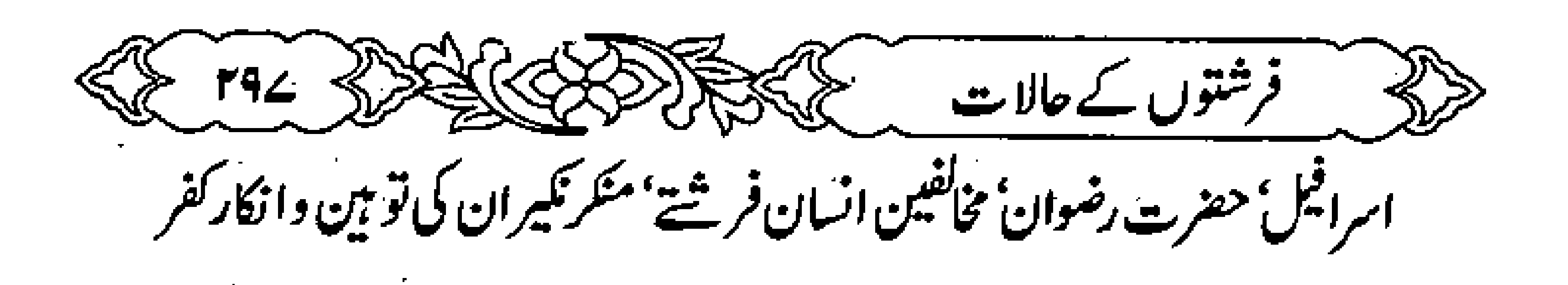
(کتاب الشفا، از قاضی عیاض)

② حضرت ابوالحسن قابسی فرماتے ہیں:

"جو آدمی دوسرے کے بارے میں یہ کہے کہ اس کا چہرہ مالک (داروغہ دوزخ) کی طرح غصہ آلود ہے، اگر معلوم ہو کہ اس نے اس بات سے فرشتہ کی مذمت کا ارادہ لیا تھا تو اسے قتل کر ڈالا جائے۔"

③ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ مذکورہ حکم اس فرشتہ کے بارے میں ہے جس پر اس نے اعتراض کیا جو واقعتاً فرشتوں میں سے ہو یا ان مخصوص ملائکہ میں سے ہو جن کی ہم نے تحقیق کر دی ہے کہ وہ فرشتوں میں سے ہیں جس کے فرشتہ کی صراحت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائی ہو یا اس کا علم ہمیں یقینی طور پر خبر متواتر کے ذریعہ سے پہنچا ہو۔ جو فرشتہ مشہور ہے اور اس پر قطعی اجماع وارد ہے جیسے حضرت جبرائیل حضرت میکائیل، حضرت مالک، جنت وجہنم کے داروغے زبانیہ (دوزخ کے فرشتے)، حاملین عرش خداوندی، حضرت عزرائیل حضرت



اسرافیل، حضرت رضوان، مخالفین انسان فرشتے، منکر نکیر ان کی توہین وانکار کفر ہے۔

جبکہ وہ فرشتے جن کی تعیین احادیث (قطعیہ) سے ثابت نہیں ہے اور نہ اس پر فرشتہ ہونے کا اجماع ہوا ہے جیسا کہ ہاروت ماروت لیکن ان کے فرشتوں سے انکار کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر تو کوئی اہل علم میں سے کلام کرتا ہے تو پھر تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ علماء نے اختلاف کیا ہے اور اگر کوئی عوام الناس میں سے ہے تو اسے اس قسم کی باتوں میں غور وخوض سے منع کیا جائے گا اگر دوبارہ کرے تو تادیب کی جائے کیونکہ ان کو اس طرح کے مسائل میں کلام کرنے کا حق نہیں ہے۔

(کتاب الشفاء از قاضی عیاض)

④ امام قرافی فرماتے ہیں:

کہ ہر مکلف کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم کرنا واجب ہے اسی طرح تمام فرشتوں کی بھی۔ جس نے ان کی شان میں کمی کی اس نے کفر کیا۔ چاہے اشارہ کرکے یا واضح طور پر۔ پس جس نے کسی کو مضبوط پکڑ والا دیکھ کر یوں کہا کہ یہ داروغہ جہنم (حضرت مالک علیہ السلام) سے بھی زیادہ سخت دل ہے یا اس آدمی کے متعلق جس کو بھیانک شکل میں دیکھا یہ کہا کہ یہ منکر نکیر علیہما السلام سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو وہ کافر ہوگا جبکہ اس نے اس بات میں وحشت اور سخت دلی کو عیب کے انداز میں ذکر کیا ہو۔''

⑤ میں (جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں کہ جو کچھ اس مسئلہ میں اور گزشتہ مسئلہ میں دلائل قطعیہ بیان کئے گئے ہیں یہ فرشتوں کی صحابہ اور اولیاء بشر پر فضیلت کے دلائل ہیں۔ کیونکہ علماء کرام اور اولیاء کرام کے حق میں گستاخی کروالے کا قتل جائز نہیں۔

(حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ اقوال سے حضرات ملائکہ کرام کا صحابہ واولیاء پر فضیلت کا استدلال کرنا محل نظر ہے کیونکہ حضرات ملائکہ کرام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے ان کی شان میں عیب لگانا ان دلائل قطعیہ (قرآن واجماع اور متواترات) کا انکار ہے۔ اس لیے یہ

عیب لگانے والا کافر ہوگا چونکہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت نہیں، اس لیے ان کی شان میں عیب لگانے والا کافر نہ ہوگا لیکن جو شخص مطلقاً تمام صحابہ کو یا جن کے ایمان کی شہادت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے ان کو کافر کہے گا یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے گا وہ تمام اہل سنت کے نزدیک کافر اور مرتد ہوگا۔ اس کی سزا بھی قتل ہوگی۔ بہرحال عصمت کی قطعیت اور عدم قطعیت سے فضیلت کی قطعیت ثابت نہیں ہوتی۔ فضیلت کا معیار امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے ان دلائل میں گزر چکا ہے جو انہوں نے ملائکہ پر انبیاء کرام کی فضیلت کے ضمن میں بیان کیے ہیں۔)

جبرائیل اور اسرافیل علیہما السلام کے مابین فضیلت:

مجھ سے سوال کیا گیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں یا حضرت اسرافیل علیہ السلام؟

میں اس کے متعلق کسی عالم کی نقل پر مطلع نہیں ہوا اور روایات باہم متعارض ہیں۔

① طبرانی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث میں ہے:

"الا اخبر کم بافضل الملائکۃ جبریل۔"

"کیا میں تمہیں یہ نہ بتلاؤں کہ فرشتوں میں سے افضل حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔"

(کنز العمال، جلد نمبر ۱۲، حدیث نمبر ۳۵۳۴۳) (مجمع الزوائد، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۴۰۔ جلد نمبر ۸، صفحہ نمبر ۱۹۸) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۹۲)

② حضرت وھب کا فرمان ہے:

"فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نزدیک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں پھر حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔"

یہ دونوں روایات دلالت کرتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں۔

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

"ان اقرب الخلق من اللہ اسرافیل۔"

''سب مخلوق میں اللہ کے قریب ترین حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔''

④ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی کی مرفوع حدیث ہے:

''اسرافیل صاحب الصور وجبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره۔''

''حضرت اسرافیل علیہ السلام صور والے ہیں ان کے دائیں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور ان کے بائیں میں حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔''

⑤ ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

''اسرافیل ملك الله لیس دونه شیء۔''

حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کا فرشتہ ہے اس سے زیادہ مقرب کوئی شے نہیں۔''

⑥ حضرت کعب احبار کا ارشاد ہے:

''فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ مقرب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔''

⑦ حضرت ابوبکر ہذلی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کوئی شے بھی حضرت اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ مقرب نہیں۔''

⑧ حضرت ابوجبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث مع سند ہے:

''سب سے پہلے جس کو روز قیامت بلایا جائے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔''

⑨ حضرت ابن سابطہ کا قول ہے:

''دنیا کا نظام چار فرشتے چلاتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت میکائیل علیہ السلام' حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ حضرت اسرافیل ان تین فرشتوں پر احکام خداوندی کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔''

⑩ حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

''واما اسرافیل فامین الله بینه وبینهم○''

''حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے امیں ہیں ان (حضرت جبرائیل' میکائیل اور ملک الموت) کے درمیان۔''

⑪ حضرت خالد بن ابی عمران کا قول ہے:

''حضرت اسرافیل علیہ السلام دربان خداوندی کے مرتبہ پر فائز ہیں۔''

یہ سب احادیث وروایات اور جو ان کے مشابہ ہیں سب حضرت اسرافیل علیہ السلام کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

فرشتوں کے نام بیت الخلاء میں لے کر جانا:

امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' قضائے حاجت کی جگہ اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ رکھے جس میں کوئی عظمت والا اسم مبارک ہو۔''

علامہ اسنوی فرماتے ہیں:

''مذکورہ عبارت میں تمام انبیاء اور فرشتوں کے اسماء مبارکہ داخل ہیں۔''

علامہ زرکشی نے ''الخادم'' میں یہ اضافہ فرمایا ہے:

''یہ حکم تب ہے کہ جب ان انبیاء اور ملائکہ کی رسالت دلائل قطعیہ سے ثابت ہو بخلاف ولی کے اسم کے اس کو قضائے حاجت کے وقت آدمی اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے۔''

میں (علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں:

''یہ بھی ان دلائل میں سے ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اور وہ اشارہ فرشتوں کا صحابہ اور اولیاء پر افضل ہونا ہے۔

روحانیون:

① حضرات ملائکہ کرام کا ایک نام ''روحانیون'' را کے زبر اور پیش کے ساتھ۔ پیش کے ساتھ تو اس لیے کہ یہ روحیں ہیں نہ تو ان کے ساتھ پانی ہے نہ آگ نہ

مٹی۔ جو لوگ یہ بات کہتے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ روح جوہر ہے جو اعراض کی محتاج نہیں' یہ بھی جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ارواح کو جمع کر کے جسم عطا فرمائے اور ان سے والی مخلوق تیار کرے جو بولنے والی اور عاقل ہو تو ان کی روح تو اختراعی ہوگی لیکن اس کے بعد اس کا جسم اور اس کے ساتھ نطق اور عقل کا لزوم حادث ہوگا۔ یہ بھی جائز ہے کہ فرشتوں کے اجسام جیسا کہ آج تک ہیں سب اختراعی ہوں جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اختراعی تھی۔

اگر روح کی را پر زبر پڑھی جائے تو پھر معنی یہ ہوگا کہ وہ عمارات اور سائبانوں میں محصور نہیں ہیں بلکہ وہ کشادہ جگہوں اور وسیع وعریض زمینوں میں رہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ رحمت کے فرشتوں کو روحانیون کہتے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کو کروبیون کہتے ہیں۔ کروبیون کرب سے مشتق ہے۔

(۲) کروبیون سردار فرشتوں کو کہتے ہیں جن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ مقرب فرشتے ہیں اور کروبیون کرب سے مشتق ہے جبکہ وہ قرب کے معنی میں ہو۔

(کتاب الفائق)

(۳) حضرات ابوالخطاب ابن دحیہ سے کروبیون کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کروبیون کا لفظ لغت میں آتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا:

"کروبیون راء کی تخفیف کے ساتھ ہے۔ یہ فرشتوں کے سردار ہیں اور مقربان بارگاہ خدا بھی ہیں۔ کروبیون کرب سے مشتق ہے جبکہ وہ قرب کے معنی میں ہو۔ ابوعلی بغدادی نے یہ مصرعہ کہا ہے:

"کروبية منهم رکوع وسجد"

"کوئی کروبی رکوع مین ہے تو کوئی سجدہ میں ہے۔"

(تذکرۃ الشیخ تاج الدین ابن مکتوم)

(۴) اس لفظ میں تین مبالغے ہیں:

۱۔ جب کرب کو کاد کی جگہ استعمال کیا جائے تو یہ قرب سے ابلغ ہوتا ہے جیسے کوئی کہے ''کربت الشمس ان تغرب'' یہاں ''کادت'' سے زیادہ ابلغ ہے۔

۲۔ یہ فعول کے وزن پر ہے جو کہ مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ اس میں یاء کا اضافہ ہے جو مبالغہ کو اور بڑھا دیتی ہے جیسے ''احمری'' بہت ہی زیادہ سرخ۔

⑥ کروبیون راء کی تخفیف کے ساتھ ہے، مراد اس سے بڑے درجہ کے فرشتے ہیں۔ (قاموس)

صیغہ صلوٰۃ:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''معتبر علماء کرام کا اجماع ہے کہ تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ کرام کے لیے مستقلاً صلوٰۃ (یعنی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صلی اللہ علیہ وسلم) کا استعمال جائز اور مستحب ہے۔ لیکن ان کے علاوہ دیگر حضرات کے لیے اکثر علماء کے نزدیک یہ ''صلویۃ'' ابتداء درست نہیں۔ اس لیے حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جائے گا اور اس ممانعت میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ہمارے بعض فقہاء اس کو حرام قرار دیتے ہیں جبکہ صحیح مسلک وہ ہے جس پر اکثر فقہاء ہیں کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ (کتاب الاذکار از امام نووی)

فرشتے مکلّف ہیں:

① شیخ عزالدین ابن جماعۃ فرماتے ہیں:

''مکلفین کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو پیدائش کے وقت سے مکلّف بنائی گئی وہ فرشتے' آدم' حضرت حواء (علیہم السلام) ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو اول پیدائش سے قطعاً مکلّف نہیں ہیں اور یہ اولاد آدم ہیں۔ ایک قسم جس میں نزاع ہے جبکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اول پیدائش سے مکلّف ہیں اور یہ

جنات ہیں۔" (شرح بدء الامالی' از شیخ عزالدین بن جماعۃ)

② کتب حنابلہ میں سے کثیر الفوائد "کتاب الفروع" میں ہے۔ ابو حامد اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ جنات تکلیف اور عبادات کے لحاظ سے انسانوں کی طرح ہیں اور علماء کے مذاہب فرشتوں کو تکلیف' وعدہ اور وعید سے خارج کرنے کے متعلق ہیں۔ (کتاب الفروع' فقہ حنبلی)

خالی جگہ میں اپنے ستر کھولنے کے متعلق فرشتوں اور جنات سے پردہ کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

فقہائے حنابلہ کا ظاہر مذہب جنات سے پردہ کرنے کا ہے کیونکہ وہ مکلف اور اجنبی ہیں' اسی طرح فرشتے بھی باوجود عدم تکلیف کے' کیونکہ آدمی تو اپنے ستر کی حفاظت کرنے کا مکلف ہے۔

• ابو حامد کے ظاہر کلام سے مراد حضرات ملائکہ کرام کو اس تکلیف سے خارج کرنا ہے جس کے ہم مکلف قرار دیئے گئے ہیں نہ کہ مطلق تکلیف کا حکم لگایا ہے جو فرشتوں' انسانوں اور جنات سب کو شامل ہو۔ ورنہ فرشتے تو قطعی طور پر مکلف ہیں ہی جیسا کہ ابن جماعہ کے کلام میں سابق میں گزر چکا ہے۔

فرشتوں کے مکلف ہونے کے یہ دلائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"لایعصون اللہ ماامرھم وھم یفعلون مایومرون۔"

"وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، وہ وہی کرتے ہیں جس کے وہ مکلف ہیں۔"

اور ارشاد فرمایا:

"لایسبقونہ بالقول وھم بامرہٖ یعملون"

"فرشتے اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اللہ کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔"

کئی احادیث میں مختلف الفاظ سے گزر چکا ہے کہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے تو کہیں گے:

''اے اللہ! تیری ذات پاکیزہ ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا۔''

اور چونکہ عبادت بغیر تکلیف کے نہیں ہوتی اس لیے معلوم ہوا کہ فرشتے بھی مکلّف ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ فرشتوں کے نبی:

رسول اللہ ﷺ کے فرشتوں کی طرف مبعوث ہونے کے متعلق حضرات علمائے کرام کے دو مذہب ہیں۔

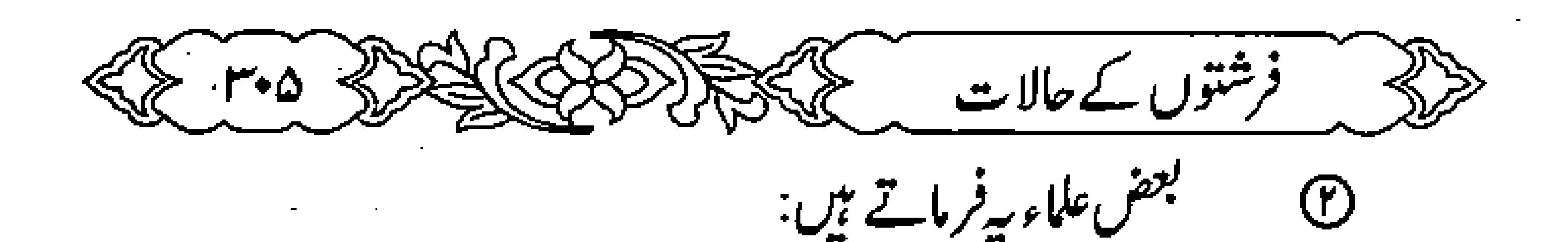
پہلا مذہب: رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی طرف مبعوث نہیں کیے گئے۔ شوافع میں سے امام حلیمی، بیہقی نے اور محمود بن حمزہ کرمانی نے اپنی کتاب العجائب والغرائب میں اسی کا فیصلہ کیا ہے۔ برہان نسفی اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفاسیر میں اس پر اجماع نقل فرمایا ہے اور متاخرین میں سے حافظ زین العابدین عراقی نے النکت علی ابن الصلاح میں اور شیخ جلال الدین محلی نے شرح جمع الجوامع میں مذکورہ مذہب پر قطعی فیصلہ ظاہر کیا ہے۔

دوسرا مذہب: رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس مذہب کو قاضی شرف الدین بارزی اور شیخ تقی الدین سبکی نے راجح قرار دیا ہے اور یہی مذہب مختار ہے۔ اس مسئلہ میں میری ایک تالیف ہے جس کا نام ''تزیین الارائک فی ارسال النبی الی الملائک'' ہے۔

فرشتوں کی صحابیت:

① حافظ ابن حجر عسقلانی الاصابہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''فرشتوں کا شرف صحابیت میں داخل ہونا محل نظر ہے۔''



۲ بعض علماء یہ فرماتے ہیں:

''فرشتوں کا شرف صحابیت میں داخل ہونا اس بات پر مبنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف مبعوث بھی ہیں یا نہیں؟ امام رازی نے تفسیر اسرار التنزیل تفسیر کبیر میں اس پر اجماع نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث نہیں کیے گئے جبکہ ہم اس مسئلہ میں ان کے اجماع کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ شیخ تقی الدین سبکی نے اس بات کو راجح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ فرشتوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے ہیں۔ بہت سے دلائل سے استدلال بھی کیا ہے جن کی شرح طوالت کی طالب ہے۔ جبکہ شرف صحابیت کے حصول کی بنیاد اس بات پر رکھنا کہ حضور ﷺ فرشتوں کی طرف مبعوث بھی ہوں اور یہ بات واضح طور پر قابل غور ہے۔

(مجمع بحار الانوار، جلد نمبر۳، صفحہ نمبر ۲۹۲) (الباعث الحثیث فی اختصار علوم الحدیث، از ابن کثیر، صفحہ نمبر ۹۴) (تدریب الراوی، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۰۹) (حاشیہ تدریب الراوی، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۱۰)

رسول اللہ ﷺ کی فرشتوں کے لیے رسالت:

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اصل ایمان میں فرشتے رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے تابع ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ کی رسالت کو فرشتوں کے حق میں کہا جائے تو ان کے حق میں شریعت محمدیہ کی تمام تکالیف لازم نہیں ہیں بلکہ وہ تمام احکام کے تابع بھی ہو سکتے ہیں اور ان کی طرف آپ ﷺ کی مخصوص قسم کی رسالت کا بھی احتمال ہے۔''

(احناف کے نزدیک یہ بات مسلمہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی طرف بھی رسول بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں۔) (شامی، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۲۸)

حضرت آدم علیہ السلام کی فرشتوں کے لیے رسالت:

علامہ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:



"حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کی طرف اس قسم کا رسول بنایا گیا تھا کہ وہ ان اسماء کا علم بتلائیں جو ان کو سکھلائے گئے تھے۔"

ملائکہ اور نماز باجماعت:

حضرت علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جس طرح انسانوں کے ساتھ جماعت درست ہے اسی طرح اکیلا آدمی اگر جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے یا اپنے ذمہ سے وجوب جماعت اتارنا چاہے تو فرشتوں کے مقتدی ہونے کی نیت سے اذان واقامت کہے اور نماز کی امامت کرے تو اس سے بھی جماعت حاصل ہو جاتی ہے۔"

علامہ سبکی فرماتے ہیں:

"یہ بات میں نے اپنی تحقیق سے کہی تھی بعد میں میں نے اس کو اپنے شافعی المذہب حضرات میں سے ایک کے فتاویٰ الحناطی میں منقول بھی دیکھا کہ جو آدمی کسی میدان میں اذان اور تکبیر کے ساتھ اکیلے نماز ادا کرے پھر وہ قسم اٹھائے کہ اس نے جماعت سے نماز ادا کی تو کیا اس کی قسم ٹوٹے گی یا باقی رہے گی؟

جواب یہ دیا کہ اس کی قسم درست ہے اس پر کوئی کفارہ نہیں کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من اذن واقام فی فضاء من الارض وصل وحده صلت الملائكة خلفه صفوفا۔"

"جس آدمی نے اذان اور اقامت بیابان میں کہیں اور اکیلے نماز پڑھی تو اس کے پیچھے فرشتے صف باندھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔"

پس اگر کوئی اس معنی کے حساب سے حلف اٹھائے تو اس کا حلف نہیں ٹوٹے گا۔"

امام سبکی فرماتے ہیں:

''مذکورہ بات کی بنا اس پر ہے کہ اس نے جماعت کو عذر کی بنا پر ترک کیا ہو تو ہم کہتے ہیں کہ جماعت فرض عین ہے تو کیا ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی قضا بھی واجب ہے جس طرح فاقد الطہورین (پانی اور تیمّم نہ پانے والے) کی نماز واجب الاعادہ ہے۔ پس اگر تو اسی طرح سے ہے تو فرشتوں کی نماز کے بارے میں اگر ہم یہی کہیں کہ ان کی نماز انسانوں کی نماز کی طرح ہے تو ان سے جماعت منعقد ہوجائے گی اور کہا جائے گا کہ وہ سقوط قضا میں کفایت کرے گی۔''

کتب حنابلہ سے کتاب الفروع میں ہے کہ نوادر میں ہے کہ جماعت اور جمعہ فرشتوں اور مسلمان جنات کے ساتھ بھی منعقد ہوجاتا ہے اور وہ زمانۂ نبوت میں موجود تھے۔ ہمارے مذہب کے امام ابوالبقاء رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس طرح مذکور ہے کہ یہ دونوں (صاحب نوادر اور ابوالبقاء) یہی فرماتے ہیں۔ یہاں جمعہ میں وہ مراد ہے جس پر جمعہ واجب ہو جیسا کہ ابوحامد کے مذکورہ کلام سے ظاہر ہے کیونکہ مذہب یہ ہے کہ جمعہ ایسے آدمی سے منعقد نہیں ہوتا جس پر لازمی نہ ہو جیسے مسافر اور بچہ تو یہاں بھی بطریق اولی نہیں ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے حدیث سلمان فارسیؓ کو مرفوعاً اور اثر سعید بن المسیب کو ذکر کیا جو پہلے ذکر کئے جاچکے ہیں۔''

(حضرت سلمان فارسی کی حدیث سنن نسائی شریف میں اس طرح سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور وضو کرتا ہو اور اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرے پھر نماز کے لیے اذان دے اور اقامت کہے اور نماز پڑھے تو اللہ کے لشکروں (فرشتوں) میں سے ایک لشکر اس کے پیچھے صف باندھتا ہے جو اس کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتا ہے اور اس کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتا ہے۔ محدث عبدالرزاق اور محدث ابن ابی شیبہ نے اپنی اپنی مصنف میں مذکورہ حدیث جن الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: ''جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور نماز کا وقت آجائے تو یہ وضو کرلے پس اگر پانی نہ پائے تو تیمم کرلے پھر اگر اس نے اقامت کہی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اگر اذان بھی کہی اور اقامت بھی تو اس کے پیچھے اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر نماز ادا کرتا ہے جس کے

دونوں کنارے نہیں دیکھے جاسکتے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے مرفوع بھی روایت کیا ہے اور حضرت سلمان سے موقوف بھی اور موقوف کو مرفوع پر ترجیح دی ہے'۔ اس روایت کو محدث ابونعیم نے حلیہ میں حضرت کعب احبار کے کلام سے روایت کیا ہے۔ اثر حضرت سعید بن المسیب کو امام مالک نے موطا میں حضرت یحیٰی بن سعید کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے: ''جو آدمی بیابان میں نماز پڑھے تو اس کے دائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے بائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے۔ اور اگر اس نے اذان دی اور اقامت کہی تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو حضرت لیث بن سعد نے حضرت یحیٰی بن سعید کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل کے کلام سے اس کو نقل کرتے تھے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ معاذ بن جبل کے کلام سے اس کو نقل کرتے تھے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ یہی صحیح ہے۔)

سلام کے وقت فرشتوں کی نیت:

① امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نماز پڑھنے والا اگر امام ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ پہلے سلام کے وقت دائیں طرف کے فرشتے' مسلمان جنات اور انسانوں کے سلام کی نیت کرے اور دوسرے سلام کے وقت اپنے بائیں طرف کے حضرات ملائکہ' مسلمان جنات اور انسان کی نیت کرے۔ مقتدی بھی ایسی ہی نیت کرے لیکن منفرد اکیلی نماز ادا کرنے والا دونوں طرف سلام کہتے وقت اپنے دونوں طرف کے فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔''

② حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نماز ظہر سے قبل بھی چار رکعات سنتیں پڑھتے تھے اور اس کے بعد بھی چار رکعات سنتیں پڑھتے تھے اور نماز عصر سے قبل چار رکعت سنت پڑھا کرتے تھے۔ ہر دوگانہ کے بعد ملائکہ مقربین' انبیاء کرام اور ان کے مومنین متبعین پر سلام کہتے تھے۔''



(یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے تخریج کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔)

قرآن کی فضیلت:

حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حدیث میں یہ بات وارد ہوئی ہے کہ حضرات ملائکہ کرام کو قرآن پاک کی فضیلت عطا نہیں فرمائی گئی یہ حضرات انسانوں سے قرآن پاک سننے کے حریص ہیں۔" (فتاویٰ ابن صلاح)

ہر وقت طواف کعبہ

① امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حدیث مبارک میں وارد ہے کہ اس بیت اللہ سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ افراد اس کا حج کریں گے۔ اگر اس تعداد سے کم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو فرشتوں سے پورا کر دیتا ہے۔"

② حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب سے کعبہ کو پیدا کیا گیا ہے تب سے وہ کسی جن یا انسان یا فرشتے کے طواف سے خالی نہیں رہا۔"

(احکام مساجد از امام زرکشی)

قبلہ کی طرف پشت اور پیٹھ:

① شیخ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پشت کرے لیکن یہ عمارت میں جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اس لیے بھی کہ صحراء میں فرشتے یا جنات بیٹھتے اور نماز پڑھتے ہیں تو یہ قضائے حاجت کرنے والا ان کی طرف اپنا ننگ ظاہر کرتا ہے جبکہ عمارت (بیت الخلاء) میں ایسی بات نہیں۔"

② امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

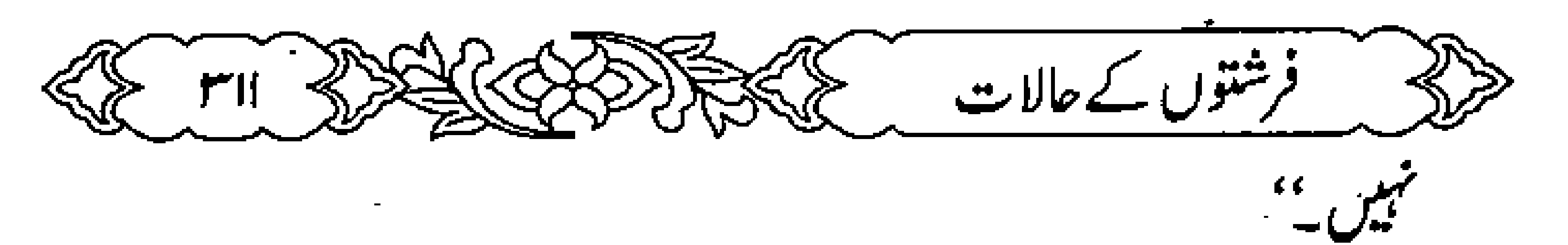
"صحراء میں قبلہ کی طرف پشت کرنے کی ممانعت اس لیے وارد ہوئی ہے جیسا کہ ہمارے حضرات فقہائے شافعیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ صحراء کسی نمازی فرشتہ جن اور انسان سے خالی نہیں ہوتا تو بسا اوقات اس نمازی کی نظر قضائے حاجت کرنے والے کے ننگ پڑ جاتی ہے لیکن عمارتوں اور قضائے حاجت کے مقامات میں داخل نہیں ہوتے مگر شیاطین تو جو آدمی عمارتوں سے خارج میں نماز ادا کرتا ہے اس کے اور نماز کے درمیان عمارت حائل ہو جاتی ہے جب کہ سامنے کوئی دیوار ہو تب۔

④ میں (جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں کہ امام بیہقی حضرت عیسیٰ الخیاط سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا:

"میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اختلاف میں حیران ہوں۔ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں اپنی بہن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا اور اچانک قریب سے مڑا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب خانہ کو قبلہ رخ دیکھا۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی ایک جب قضائے حاجت کو جائے تو نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ اس کی طرف پشت کرے۔"

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

"دونوں حضرات (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے درست فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحرا پر محمول ہے۔ کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے بندے فرشتے اور جنات میدانوں میں نماز ادا کرتے ہیں اس لیے کوئی ان کی طرف پیشاب کرتے وقت منہ بھی نہ کرے اور پشت بھی نہ کرے۔ لیکن یہ بیت الخلاء تو تعمیر شدہ کمرہ ہے اس کے لیے قبلہ کا اعتبار



نہیں۔"

(اہل سنت والجماعت احناف کے نزدیک میدان اور عمارتوں وغیرہ ہر جگہ میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا درست نہیں اس کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث ہے جس میں قضائے حاجت کے موقع پر قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اگر بیت الخلاء کی دیوار کو پیشاب کرنے والے اور بیت اللہ شریف کے درمیان پردہ تسلیم کیا جائے اور کعبہ کی حرمت میں کوئی فرق نہ آئے تو حضرات شافع کو چاہیے کہ وہ جہاں نمازی کے سامنے دیوار حائل ہو وہاں نماز ادا نہ کیا کریں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث کے متعلق محدثین احناف فرماتے ہیں: "یہ روایت ممانعت سے قبل کی ہے یا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی عذر ہوگا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم سے دوسرے بعض احکام کی طرح مستثنیٰ ہوں گے۔ عمارات کے اندر اور میدانوں وغیرہ میں قبلہ کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کی ممانعت قبلہ کے احترام کی وجہ سے بھی ہے۔)

فرشتوں کا میت کو دیا ہوا غسل:

ائمہ حنابلہ میں سے صاحب الفروع فرماتے ہیں:

"اکثر ائمہ حنابلہ کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ فرشتوں کا دیا ہوا غسل میت کے لیے کافی نہیں ہے۔ کتاب الاختصار میں ہے:" اگر ان کے غسل دینے کا علم ہو جائے تو کافی ہے اور میت کو دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔" تعلیق القاضی میں بھی اسی طرح سے ہے۔ انہوں نے اس کی دلیل فرشتوں کے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اور حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دینے سے لی ہے۔ جب کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو دوبارہ غسل دینے کا حکم نہیں کیا۔ اس لیے بھی کہ جب حضرت سعد ابن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس کے سردار فوت ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف جانے میں جلدی فرمائی۔ جب ان سے عرض کیا گیا تو فرمایا:

"اس لیے کہ فرشتے ہم سے پہلے ان کو غسل دینے میں سبقت نہ لے جائیں جیسا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دینے میں سبقت لے گئے۔"

''آپ ﷺ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ اگر فرشتے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دینے میں سبقت نہ کرتے تو حضور ﷺ ان کو ضرور غسل دیتے لیکن ان کا غسل دینا انسانوں کے غسل دینے کے قائم مقام ہوگیا۔ کیونکہ اگر فرشتوں کے غسل دے چکنے کے بعد غسل دینا ممکن ہوتا تو آپ ﷺ اتنی سعی نہ کرتے۔''

(فقہ حنفیہ کے مطابق فرشتوں کا میت کو غسل دینا کافی ہے۔ تفصیل کے لیے علامہ شامی کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔ شامی، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۰۰)

فرشتوں کا حساب:

علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قونوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سوال جواب، حساب کتاب، جنت اور دوزخ میں داخل ہونے میں جنات انسانوں کی طرح ہیں۔ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جنت میں ان کے درمیان ایسی میل جول نہ ہو جو ان کے پڑوس کا تقاضا کرتی ہے۔ بلکہ وہ جنت میں بھی ایسے ہوں جس طرح دنیا میں الگ الگ تھے اور یہی ان کی نعمتوں کے لائق ہے۔ کیونکہ باہمی اضداد کا پڑوس اور ایک دوسرے سے میل جول میں وحشت اور بدمزگی ہے، وہ چیز جو ان دونوں میں باہمی تضاد کو مقتضی ہے جنات کا آگ سے پیدا ہونا ہے اور انسانوں کا پانی اور مٹی سے لیکن فرشتوں کے متعلق زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے کیونکہ فرشتے ہی تو اعمال کو لکھتے ہیں۔ اس طرح سے تو ہر فرشتہ دوسرے کا محتاج ہوگا۔ اس لیے ان کا حساب بھی نہیں ہوگا کیونکہ ان کے گناہ نہیں ہیں اور یہ سب اس کمترین انسان کے درجہ میں بھی نہیں ہیں جس سے کم از کم حساب لیا جائے لیکن انعام و اکرام کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان کا انعام تکلیف شرعی کو دور کرنا ہے کیونکہ یہ کھانے، پینے اور نکاح کرنے والی مخلوق

سے نہیں ہیں کہ ان کو جنت میں انسانوں کے درجات تک پہنچایا جائے۔ یہ بھی محتمل ہے کہ ان سے تکلیف ہٹانے کے بعد کوئی اور انعام بھی دیا جائے جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہو جس تک ہماری عقلیں رسائی نہ رکھتی ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا' کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل سے اس کا خیال تک نہیں گزرا۔''

فرشتوں کا آسمان کو لپیٹنا:

① علامہ حلیمی اور علامہ قونوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' آسمانوں کے لپیٹنے میں احتمال ہے کہ جب آسمان پھٹیں گے اور ان میں شگاف پڑیں گے تو ان کو مضبوط کر کے فرشتے لپیٹ دیں گے' جس طرح سے طے شدہ فیصلہ کے مکتوب کو بکھرنے سے حفاظت کرنے کے لیے مبالغہ کے طور پر لپیٹا جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ''بیمینہ'' (اپنے داہنے ہاتھ میں) ارشاد فرمایا اور داہنے ہاتھ سے قوت کی طرف اشارہ ہے جس سے لپیٹنے کی مضبوطی کی مثال بیان فرمائی ہے، جب بھی کوئی آسمان لپیٹا جائے گا اس آسمان پر رہنے والے فرشتے زمین پر اتر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

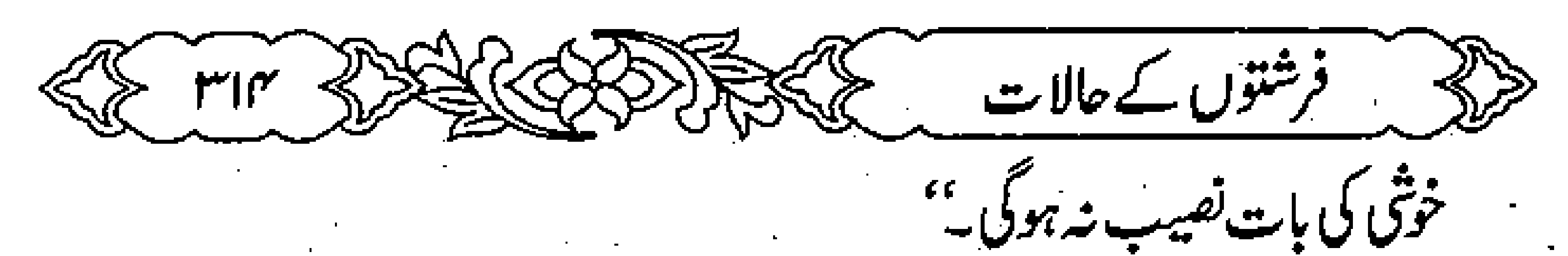
''ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائکۃ تنزیلا۔''

''اور جس روز آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور اس بدلی کے ساتھ آسمان سے فرشتے زمین پر بکثرت اتارے جائیں گے۔''

اس روز انسان بھی فرشتوں کو دیکھتے ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''یوم یرون الملائکۃ لابشریٰ یومئذ للمجرمین۔''

''اس روز یہ کافر لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے جس میں ان کے مجرموں کو کوئی



خوشی کی بات نصیب نہ ہوگی۔"

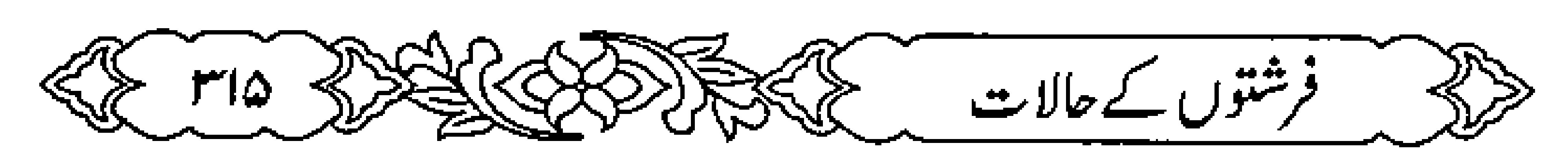
(۲) حضرت حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

"جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دیا جائے گا اور اس کی کشادگی میں اتنا اور اتنا (یعنی بہت) اضافہ کر دیا جائے گا۔ سب مخلوق جنات اور انسانوں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ آسمان دنیا اپنے باسیوں سے پھٹ کر زمین کے سامنے سے ٹوٹ جائے گا اور صرف اس آسمان والے فرشتے ساری زمین کے رہنے والے جنات جو انسانوں سے کئی گنا زیادہ ہیں تو جب یہ فرشتے زمین پر اتریں گے تو یہ جنات اور انسان ان سے گھبرا جائیں گے پھر دوسرا آسمان شق کیا جائے گا اور صرف اس آسمان والے آسمان دنیا کے فرشتوں اور زمین کے تمام جنات اور انسانوں سے کئی گناہ زائد ہیں۔ پھر اسی طرح ایک ایک (آسمان) شق کیا جائے گا۔ جب بھی کوئی آسمان اپنے متعلقین سے ہٹے گا تو وہ اپنے نچلے آسمانوں والوں سے اور زمین والوں سے کئی گنا زائد ہوں گے یہاں تک کہ ساتواں آسمان شق کیا جائے گا تو اس ساتویں آسمان والے چھ آسمانوں اور سب زمین والوں سے کئی گنا زائد ہوں گے۔"

جہاں فرشتے نہیں آتے وہاں کے اعمال:

علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قونوی فرماتے ہیں:

بعض بے دینوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ملائکہ اعمال کیسے لکھتے اور روحیں کیسے قبض کرتے ہیں؟ جبکہ تم نے روایت کیا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو اور نہ ہی اس جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں کتا یا گھنٹی ہو اور تم یہ بھی پڑھتے ہو۔



''قل يتوفاكم ملك الموت الذی وكل بكم''

(سورہ سجدہ' آیت نمبر ۱۱)

''آپ فرما دیجئے کہ تمہاری جان موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے جو تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔''

تو ہونا تو یہ چاہیے کہ وہ آدمی نہ مرے جس کے پاس کتا یا تصویر یا گھنٹی ہو اور نہ ہی اس کے اعمال لکھے جائیں۔ جب کوئی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے تو کیا کراماً کاتبین اس کے ساتھ ہوتے ہیں یا نہیں اور وہ کہاں بیٹھتے ہیں اور کس شے پر بیٹھتے ہیں اور کس چیز سے لکھتے ہیں؟

یہ حدیث اس بات پر محمول ہے کہ یہ فرشتے اس گھر میں صاحب گھر کے اکرام' دعا اور برکت کے طور پر داخل نہیں ہوتے جس میں ان مذکورہ اشیاء میں سے کوئی شے ہو۔ یہ اس کی ممانعت نہیں کرتی کہ فرشتے کتابت اعمال اور قبض ارواح کے لیے داخل نہیں ہوسکتے اور نہ ہی یہ بات ہمارے درمیان قابل تسلیم ہے۔ کیونکہ صاحب گھر کا بگاڑ نیک لوگوں کے دخول سے تو مانع ہوسکتا ہے جو اس کے دوست ہیں اور اس میں آکر پریشان ہوں لیکن وہ لوگ جو اس کے مخالف بگاڑ پیدا کرنے والے اور کوئی حق واجب وصول کرنے والے ہوں ان کو یہ صورتیں نہیں روک سکتیں۔ کہتے میں دو وجہیں ہیں جو حضرات اخیار کو ان کے اختیار سے مانع ہیں۔ ایک تو یہ ظالم درندہ ہوتا ہے دوسرے نجس ہوتا ہے اور اس سے بے خوفی نہیں ہوتی کہ وہ برتن کو پلید کردے یا بستر کو یا کھانے کو کہ اس کے مالک کو اس کا علم نہ ہویا ہوجائے۔ مصور اپنی تصویر سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے، اسی وجہ سے مصور لوگ روز قیامت سخت ترین عذاب میں ہوں گے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ حضرات ملائکہ کرام ایسی اشیاء کی صحبت پر صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ خائف ہوتے ہیں اسی لیے وہ ایسے گھر سے واپس ہوجاتے ہیں جس میں تصویر ہو۔ گھنٹی کے متعلق کہا گیا ہے کہ جنات اس کا میلان رکھتے ہیں اور اس کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ اونٹ میں جنات کی مشابہت

ہے اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ "یہ اونٹ جنات سے پیدا کئے گئے ہیں"۔ اسی وجہ سے یہ بہت سے اوقات میں بلاسبب ظاہری بھاگنے لگتے ہیں۔ ان کے اس بھاگنے کو اس بات پر محمول کیا جاتا ہے کہ شیاطین ان سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں جس کے سبب یہ بھاگنے لگتے ہیں۔ پس ان پر گھنٹیوں کا لٹکانا شیاطین کو دعوت دینے کی طرح اور ان کے سبب حاضری کی تاکید ہے تو جس نے اپنے لیے خدا تعالیٰ کے دشمنوں کو بلانے کی ترجیح دی یا جن یا کتے کو سفر میں اپنی حفاظت کرنے کا اعتقاد رکھا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں اور دوستوں کو متعین نہ کرے لیکن یہ امور کتابت اعمال سے متعلق فرشتوں کو منع نہیں کرتے بلکہ یہ حالت اطاعت کی بجائے حالت معصیت میں زیادہ اولیٰ ہے۔

رہا حضرات کراماً کاتبین کا بیت الخلاء میں داخل ہونے کا سوال تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں علم نہیں اور ہمارا عدم علم ہمارے دین میں عیب نہیں لگاتا۔ مجمل جواب یہ ہے کہ یہ دخول کے پابند ہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس صورت میں ان پر اکرام فرمایا اور ان کو داخلی حالات کی اطلاع فرمائی ہو اور وہ اس کو ایسی ہی حالت میں کتابت کریں۔ واللہ اعلم!

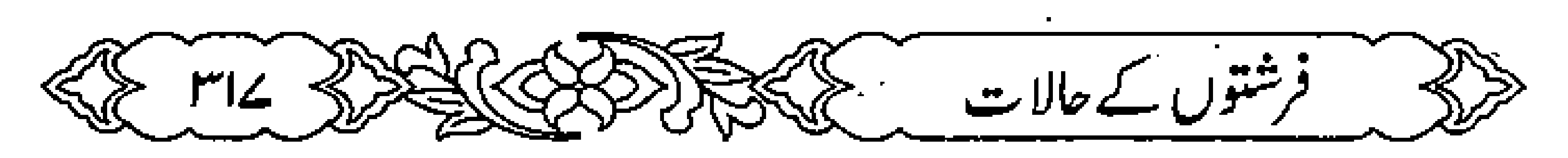
رہا کراماً کاتبین کے بیٹھنے کا مقام تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"عن الیمین وعن الشمال قعید"

"وہ داہنے اور بائیں ہوتے ہیں۔"

یہ بھی متحمل ہے کہ حقیقی طور پر بیٹھنا مراد ہو یا بیٹھنے کو استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہو۔ اس بارے میں ان کے حال کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔

یہ سوال کہ یہ لکھتے ہیں اور کس شے پر لکھتے ہیں تو ہمیں اس کا بھی علم نہیں اتنا ضرور ہے کہ وہ ایسی شے پر لکھتے ہیں جو لپیٹنے اور پھیلانے کا احتمال رکھتی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:



"وتخرج له يوم القيامة كتابا يلقاه منشورا۔"
"ہم اس کے سامنے روز قیامت ایسی کتاب پیش کریں جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔"

وہ ذات جس نے ان کو پیدا کیا اور دوسروں کو بھی وہ اس سے عاجز نہیں کہ ان کے لکھنے کے لیے اوراق چمڑے اور ان چیزوں کے علاوہ کوئی شے پیدا فرمادے جس پر لوگ لکھا کرتے ہیں یا تو وہ ایسے قلم سے لکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ان دنیاوی قلموں کے علاوہ پیدا کیا ہے اور وہ یا تو سیاہی سے لکھتے ہیں یا بغیر سیاہی کے لکھتے ہیں اس کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

حدیث مبارکہ:

"لاتدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولاصورة"("جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔") کے متعلق امام خطابی (معالم السنن میں) فرماتے ہیں:

"اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں محافظین مراد نہیں ہیں کیونکہ وہ انسان سے علیحدہ نہیں ہوتے۔"

کراماً کاتبین کے بیت الخلاء میں جانے کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت گزر چکی ہے:

"ان معكم من لايفارقكم في يوم ويقظه الا حين ياتي احدكم اهله اوحين ياتي خلاءهٗ۔"
"تمہارے ساتھ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو تم سے نیند اور بیداری کی حالتوں میں بھی علیحدہ نہیں ہوتے مگر جس وقت تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے یا قضائے حاجت کے لیے جاتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے:

''استحیوا من ملائکۃ اللہ الذین معکم الکرام الکاتبین الذین لایفارقونکم الا عنداحدی ثلاث حاجات: الغائط والجنابۃ والغسل۔''

''تم حضرات ملائکہ سے حیاء کیا کرو۔تمہارے ساتھ کراماً کاتبین ہوتے ہیں جوتم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین مواقع پر۔قضائے حاجت کے وقت، جنابت کے وقت اور غسل کے وقت۔''

(مستدرک للحاکم' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۳۵)(تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۳۶۶)(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۱۰)(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۲۳)

حضرت مجاہد کا قول ہے:

''فرشتہ انسان سے دوجگہ الگ ہوتا ہے: قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔''

حضرت عطاء کا قول ہے:

''جب تو قضائے حاجت میں ہوتو فرشتے پاس نہیں ہوتے۔''

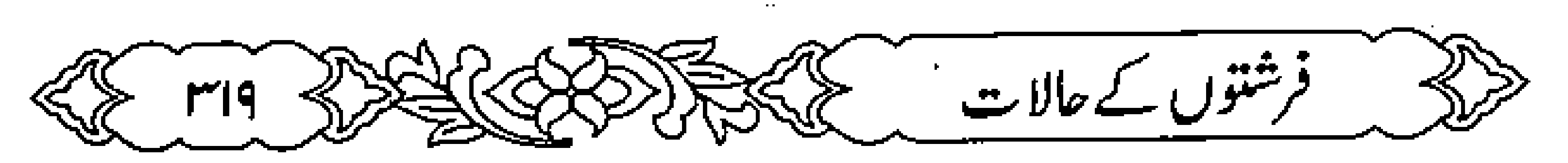
ان دونوں آثار کا حکم مرفوع کا ہے۔یہ صریح بات ہے کہ کراماً کاتبین بیت الخلاء میں داخل نہیں ہوتے اور کتب حنفیہ میں سے مقدمہ ابواللیث میں لکھا ہے:

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنی چادر بچھا دیتے اور فرماتے: ''اے محافظ فرشتو! یہاں اس پر تشریف رکھو کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کیا ہے کہ میں بیت الخلاء میں کوئی بات نہیں کروں گا۔''

مجھے اس کا استحضار نہیں ہے کہ اس روایت کو کس محدث نے ذکر فرمایا ہے۔

رہا کراماً کاتبین کے بیٹھنے کا مقام اور کس شے سے لکھتے ہیں تو حدیث شریف میں ہے:

''ان اللہ تعالیٰ لطف الملکین الحافظین حتی اجلسھما علی



الناجذین وجعل لسانه قلمهما وریقه مدادهما''

''اللہ تعالیٰ نے دونوں محافظ فرشتے کراماً کاتبین کو لطیف بنایا ہے حتیٰ کہ ان کو انسان کی دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے۔ اس کی زبان کو ان کا قلم اور اس کی لعاب کو ان کی سیاہی بنایا ہے۔

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۶' صفحہ نمبر۱۰۳)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۴۹۵۰)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۳۸۹۸۱)

ایک اور حدیث میں ہے:

''نقوا افواهکم بلخلال فانهامجلس الملکین الکریمین الحافظین وان مدادهما الریق وقلمهما اللسان۔''

اپنے مونہوں کو خلال (مسواک) سے صاف رکھو کیونکہ یہ باعزت محافظ فرشتوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ انسان کا لعاب ان کی سیاہی ہے اور انسان کی زبان ان کا قلم ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

''دو فرشتے انسان کی ڈاڑھوں کے درمیان رہتے ہیں۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

''انسان کی زبان فرشتے کا قلم ہے اور اس کا لعاب اس کی سیاہی ہے۔''

اس موقوف کا حکم بھی مرفوع کا ہے۔

اگر کوئی تاویل کرے کہ زبان کا ان کی قلم ہونے سے مراد زبان کا سبب کتابت ہونا ہے' اس لیے یہ ان کا آلہ ہوئی کیونکہ یہ وہی کچھ لکھتے ہیں جو وہ بولتی ہے۔

اس کا جواب دو طرح سے ہے:

۱۔ کتابت صرف اقوال سے موصوف نہیں کیونکہ یہ افعال' اعتقادات اور نیتیں بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ یہ تاویل زبان کے متعلق بہت بعید طور پر آسکتی ہے لیکن لعاب کے ان کی



سیاہی بننے پر لاگو نہیں ہو سکتی جیسا کہ ظاہر ہے۔

رہا یہ مسئلہ کہ فرشتے کس شے پر لکھتے ہیں تو اس کے متعلق کوئی حدیث یا اثر وارد نہیں ہوا لیکن امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کتاب ''الدرۃ الفاخرہ فی کشف علوم الآخرۃ'' میں ہے کہ مومن کا اعمالنامہ زعفران کے پتے کا ہوگا اور کافر کا اعمالنامہ بیری کے پتے کا ہوگا۔ واللہ اعلم!

منکر نکیر (نکیرین) کا تمام اموات کو خطاب:

① علامہ قرطبی تذکرہ میں فرماتے ہیں:

''سوال کیا گیا ہے کہ منکر اور نکیر تمام اموات کو دور دراز مقامات پر بیک وقت کس طرح سے خطاب کرتے ہیں؟

تو جواب یہ ہے کہ ان کا عظیم جثہ اسی کا تقاضا کرتا ہے پس یہ ایک ہی خطاب سے ایک ہی مرتبہ ایک جہت میں بہت سی مخلوق سے مخاطب ہو جاتے ہیں جس سے ہر مخاطب یہ خیال کرتا ہے کہ صرف اسے خطاب کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو باقی اموات کے جواب سننے کی قوت نہیں دیتا۔

(التذکرہ فی احوال القبور امور الآخرۃ' از قرطبی' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۱۳۱)

② علامہ حلیمی کتاب المنہاج میں فرماتے ہیں:

''وہ بات جو قرین قیاس ہے وہ یہ ہے کہ سوال کرنے والے فرشتوں کی جماعت بہت زیادہ ہے۔ ان میں سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نکیر ہے۔ ان میں سے ہر میت کی طرف دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جس طرح کہ اعمال کی کتابت کے ذمہ دار دو فرشتے ہوتے ہیں۔''

(مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کا باب نمبر 5 ملاحظہ فرمائیں)

ملائکہ کی زیارت:

① فرشتوں کی زیارت اب بھی ممکن ہے اور یہ ایک ایسا شرف ہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المنقذ من الضلال'' میں' ان کے شاگرد قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''قانون التاویل'' میں' امام قرطبی نے ''تذکرہ'' میں اور دیگر حضرات نے اپنی اپنی کتب میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کے سامنے بھی یہ واقعہ پیش آچکا ہے۔ میں نے اس کے متعلق اپنی کتاب ''تنویر الحلک فی امکان رویۃ النبی والملک'' میں اس بارے میں تفصیلاً لکھا ہے۔

(۲) امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی تو مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لم یرہ خلق الا عمی الا ان یکون نبیاولك ان تجعل ذلك فی آخر عمرك'' (تفسیر در منثور)

''کوئی مخلوق اس کو نہیں دیکھتی مگر اندھی ہوجاتی ہے۔ ہاں اگر نبی ہو (تو وہ محفوظ رہتا ہے) تیرے لیے یہ ہے کہ اپنی آخری عمر میں ایسا ہی (آنکھوں سے محروم) کر دیا جائے گا۔''

حالانکہ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایک جماعت کو حاصل ہوئی جیسے حضرت ابن عباس' حضرت عائشہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک کثیر جماعت نے بھی دیکھا۔ جبکہ وہ ایمان' اسلام اور احسان کے متعلق سوال کرنے کے لیے تشریف لائے لیکن ان کو یہ حالت لاحق نہ ہوئی۔ پس اس حدیث کا ظاہری مطلب تو یہ ہے کہ جو آدمی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بطور شرف کے تنہا دیکھے گا وہی مراد ہوگا۔ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال کے لیے تشریف لانے کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا عموم میں داخل ہے۔ کوئی دوسرے سے ممتاز نہیں ہوسکتا۔

(یا پھر اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کے علاوہ جس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل

میں دیکھا وہ آنکھوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو اصلی شکل میں دیکھا ہوگا اس لیے ان کو یہ فرمایا گیا اور یہ بات مدنظر رہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی آخری عمر میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق نابینا ہو گئے تھے۔ رہے دوسرے صحابہ تو انہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی حالت میں نہیں دیکھا اس لیے وہ اپنی آخری عمر میں آنکھوں سے محروم نہیں ہوئے۔)

فرشتے اور صور کا اثر:

مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا فرشتے پہلا صور پھونکتے وقت مریں گے اور دوسرے نفخہ کے وقت زندہ ہوں گے۔؟

میں نے جواب دیا کہ ”ہاں! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ۔“

”اور قیامت کے دن صور میں پھونک ماری جائے گی جس سے تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے۔ (زندہ تو مر جائیں گے اور مردوں کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی) مگر جس کو خدا چاہے وہ اس بے ہوشی اور موت سے محفوظ رہے گا۔“

حضرت ملک الموت علیہ السلام کے ذکر میں حدیث گزر چکی ہے کہ جن فرشتوں پر صور پھونکنے سے موت طاری نہ ہوگی وہ حاملین عرش، حضرت جبرائیل، حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل اور حضرت ملک الموت علیہم السلام ہیں۔ یہ اس (نفخۂ اولی) کے بعد وفات پائیں گے۔

حضرت وہب سے ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ چار فرشتے (حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، ملک الموت علیہم السلام) سب سے پہلے پیدا کئے گئے، سب سے آخر میں وفات پائیں گے اور سب سے پہلے زندہ کئے جائیں گے۔“

حدیث صور میں جس کو امام ابو یعلی نے ”مسند“ میں امام ابو الشیخ نے ”کتاب

العظمۃ'' میں اور امام بیہقی نے ''البعث'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ثم یامر اللّٰہ اسرافیل فینفخ نفخۃ الصعق فیصعق اھل السمٰوٰت والارض الا من شاء اللّٰہ فیقول ملك الموت قد مات اھل السماء والارض الا من شئت فیقول اللّٰہ وھو اعلم فمن بقی ؟ فیقول ای رب بقیت انت الحی الذی لا تموت وبقیت حملۃ العرش وبقی جبریل ومیکائیل وبقیت انا' فیقول اللّٰہ: فلیمت جبریل ومیکائیل فیموتان ثم یاتی ملك الموت الی الجبار فیقول قد مات جبریل ومیکائیل فیقول اللّٰہ فلتمت حملۃ العرش' فیموتون ویامراللّٰہ العرش فیقبض الصور من اسرافیل ثم یاتی ملك الموت الی الجبار' فیقول : رب قد مات حملۃ عرشك فیقول وھم اعلم فمن بقی، فیقول بقیت انت الحی الذی لا تموت وبقیت انا فیقول اللّٰہ انت خلق من خَلقِیْ خلقتك لما رأیت فمت فیموت' الی ان قال ثم یامراللّٰہ السماءَ ان تمطر اربعین یوما ثم یامراللّٰہ الاجسادان تنبت حتی اذا تکاملت اجسادھُم فکانت کما کانت اللّٰہ تعالٰی لتحیٰ حملۃ عرشی فیحیون ویامراللّٰہ اسرافیل فیاخذ الصور فیضعہٗ علی فیہ ثم یقول لیحیٰ جبریل ومیکائیل فیحییان ثم یدعواللّٰہ بالارواح فیلقیھا فی الصور ثم یامر اللّٰہ اسرافیل ان ینفخ نفخۃ البعث فینفخ فتخرج الارواح کانھا النحل فیقول اللّٰہ وعزتی وجلالی لیرجعن کل زوح الی جسدہ فتدخل الارواح فی الاجساد الحدیث۔''

''پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل کو حکم فرمائے گا تو وہ پہلی مرتبہ پھونک مارے گا

جس سے تمام آسمانوں اور زمین والے چیخ پڑیں گے (اور ان کی موت وارد ہوجائے گی) مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا اس حالت سے مستثنیٰ کر لے گا۔ پس حضرت ملک الموت عرض کریں گے: ”تمام آسمانوں اور زمین والے مر چکے ہیں مگر تو نے جن کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں: ”اب کون بچا ہے؟“ وہ عرض کریں گے: ”اے پروردگار! تو باقی ہیں زندہ رہنے والا ہے جس پر موت نہیں آئے گی، حاملین عرش بھی زندہ ہیں، جبرائیل اور میکائیل بھی زندہ ہیں اور میں بھی زندہ ہوں۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”جبرائیل اور میکائیل بھی فوت ہوجائیں۔“ تو وہ بھی فوت ہوجائیں گے۔ پھر ملک الموت اللہ جبار کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا: ”جبرائیل اور میکائیل بھی مر چکے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”اب عرش کو اٹھانے والے بھی مرجائیں۔“ تو وہ بھی مرجائیں گے پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دے گا تو وہ حضرت اسرافیل سے صور لے لے گا۔ پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: ”اے پروردگار! عرش بردار بھی مر چکے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ فرمائیں گا حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ ”اب کون بچا ہے؟“ وہ عرض کرے گا: ”تو باقی ہے تو حی وقیوم ہے کہ تجھے کبھی موت نہیں آئے گی اور میں زندہ ہوں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”تو میری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، میں نے تجھے پیدا کیا جب چاہا تو بھی مرجا۔“ تو وہ بھی مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ تو چالیس دن تک برستا رہ۔ پھر اللہ تعالیٰ اجسام کو حکم فرمائے گا کہ تم اُگنا شروع ہوجاؤ حتیٰ کہ جب ان کے بدن کامل طور پر اگ جائیں گے اور جیسے دنیا میں تھے ویسے ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا: ”میرے عرش بردار زندہ ہوں۔“ تو وہ زندہ ہوجائیں گے اور اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل کو حکم فرمائے گا تو وہ صور کو لیں گے اور اسے اپنے منہ پر رکھیں گے۔ پھر

اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ جبرائیل اور میکائیل زندہ ہوں تو وہ دونوں زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ سب ارواح کو بلائے گا اور ان کو صور میں ڈال دے گا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: ''مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! ہر ایک روح اپنے اپنے بدن میں لوٹے۔'' تو سب روحیں اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔''

روز قیامت اور فرشتے:

مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا فرشتے بھی بنی آدم کے ساتھ رب العالمین کے حضور پیش ہوں گے؟ تو میں نے جواب دیا کہ ہاں پیش ہوں گے۔ قریب میں حضرت ابن ابی اسامہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث گزر چکی ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرات ملائکہ کرام میدان محشر میں سب انسانوں' جنوں اور سب مخلوقات کو گھیرے ہوں گے:۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ویوم تشقق السماء بلغمام ونزل الملائکة تنزیل۔''

(سورۂ فرقان' آیت نمبر ۲۵)

''جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور اس بدلی کے ساتھ آسمان سے فرشتے زمین پر بکثرت اتارے جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ روز قیامت ایک ہی میدان میں جنات' انسان' جانور' درندے' پرندے اور ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا۔ نچلا آسمان پھٹ جائے گا اور اس سے اس کے رہنے والے اتریں گے اور وہ زمین پر رہنے والے جنات' انسان اور ساری مخلوق کو احاطہ میں کر لیں گے۔ اس کے بعد دوسرے آسمان والے اتریں گے اور یہ پہلے آسمان والوں سے اور اہل زمین سے زیادہ ہوں گے۔

ملائکہ کا حساب:

علامہ حلیمی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے کہ زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ فرشتوں

کے اعمال نہیں لکھے جاتے اور ان کا حساب بھی نہیں ہوگا۔ یہ جواب تقاضا کرتا ہے کہ ان کے اعمال بھی وزن نہیں کیے جائیں گے کیونکہ حساب اور کتاب اعمال کی فرع ہے اور اعمالنامے ہی ترازوئے انصاف میں رکھے جائیں گے۔

فرشتے اور شفاعت عظمیٰ:

مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا فرشتے رسول اللہ ﷺ کی روز قیامت کی شفاعت عظمیٰ میں شامل ہوں گے؟

میں نے جواب دیا کہ ظاہر تو یہی ہے کہ شامل ہوں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"واخرت الثالثة لیوم یرغب الی فیه الخلق حتی ابراهیم۔"

"اور میں نے تیسری دعا قیامت کے دن کے لیے موخر کردی جس میں خدا کی مخلوق (جس میں فرشتے بھی داخل ہیں) حتی کہ اولوالعزم رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی رغبت فرمائیں گے۔"

فرشتے اور شفاعت:

علماء اور صلحاء حضرات کی طرح فرشتے بھی گناہگار انسانوں کی شفاعت کریں گے یا نہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ ہاں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"ولایشفعون الالمن ارتضیٰ" (سورۃ انبیاء' آیت نمبر ۲۸)

"یہ کسی کی سفارش نہیں کرتے مگر جس کے لیے اللہ کی ذات سفارش کو پسند کرے۔"

ارشاد فرمایا:

"وکم من ملك فی السموات لاتغنی شفاعتهم شیئا الا من بعد ان یاذن الله لمن یشاء ویرضیٰ" (سورۃ نجم' آیت نمبر ۲۶)

"اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں موجود ہیں، ان کی سفارش ذرا بھی کام

نہیں آسکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اجازت دے دے اور اس کے لیے شفاعت کرنے سے راضی ہو۔"

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جس کے گناہ بہت ہوں اور بغیر مشقت کے اپنے سارے گناہ معاف کرانا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے مقام نماز پر نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ جایا کرے تاکہ وہ اپنے لیے فرشتوں کی دعا اور استغفار کثرت سے حاصل کرلے کیونکہ اس کی قبولیت کی بہت امید ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ۔"

"فرشتے کسی کے لیے رحمت اور مغفرت وغیرہ کی سفارش نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ جس کے لیے ان کی اس سفارش کو پسند فرمائے۔"

جنت میں فرشتوں کو دیکھنا:

اگر یہ سوال کیا جائے کہ جنت میں فرشتوں کے سلام پیش کرتے وقت جنتی ان کے دیدار سے بھی مشرف ہوں گے یا نہیں؟ تو جواب ہے کہ جی ہاں ان کو مومنین حضرات ضرور دیکھیں گے۔

رسولوں اور انبیاء پر وحی:

حضرت الامام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "العقیدہ" میں ذکر فرماتے ہیں:

"حضرات مرسلین کرام کی طرف حضرت جبرائیل کے ذریعے وحی نازل کی گئی اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف دوسرے فرشتوں کے ذریعے وحی نازل کی گئی۔"

فرشتوں کی خوشبو:

حضرت امام جعفر صادق بن محمد نے فرمایا:

’’فرشتوں کی خوشبو گلاب کے پھول جیسی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی خوشبو ناشپاتی جیسی ہے۔‘‘

میں اس بات کی سند سے واقف نہیں ہوں۔

فرشتوں کے ناموں پر نام:

ابوالحسین احمد بن ابی الحسن علی بن زبیر اپنے مجموعہ میں فرماتے ہیں:

’’ایک شخص حارث بن مسکین کے پاس آیا تو حارث نے اس سے پوچھا:

’’تمہارا نام کیا ہے؟‘‘

اس نے کہا:

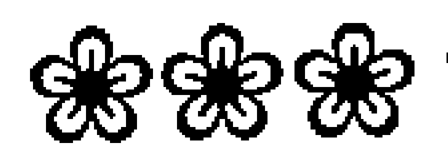
’’جبرائیل‘‘

حارث نے فرمایا:

’’تجھ پر انسانوں کے نام تنگ ہو گئے تھے جو تو نے فرشتوں والا نام رکھا۔‘‘

اس نے جواب دیا:

’’جس طرح تجھ پر دوسرے نام تنگ ہو گئے تھے حتیٰ کہ تو نے اپنا نام شیطان کے نام پر رکھا کیونکہ شیطان کا ایک نام حارث بھی ہے۔‘‘





باب : ۹

منتخب فرشتوں کا بیان

میطاطروش علیہ السلام:

① میطاطروش علیہ السلام یہ پردوں کے سربراہ فرشتے ہیں۔ حضرت ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

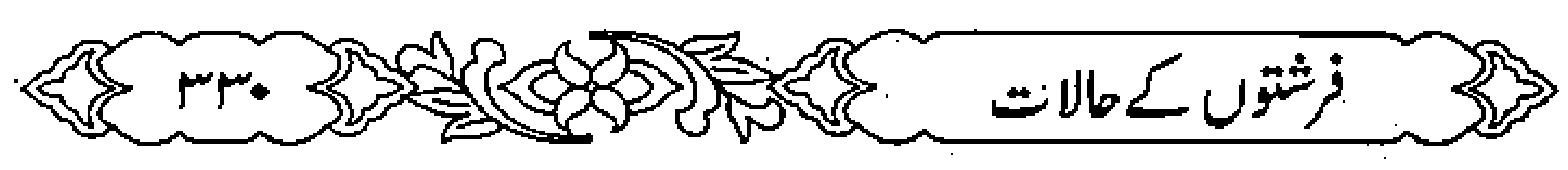
''پہلا آسمان جمع شدہ لہر کا ہے' دوسرا سفید مرمر کا ہے' تیسرا لوہے کا ہے' چوتھا تانبے کا ہے' پانچواں چاندی کا ہے' چھٹا سونے کا ہے' ساتواں سرخ یاقوت کا ہے' ان کے اوپر نور کے صحرا ہیں' ان کے اوپر کا علم اللہ تعالیٰ اور موکل بالحجب (پردوں کے فرشتہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس فرشتہ کا نام میطاطروش علیہ السلام ہے۔''

(المعجم الاوسط' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۶) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۴) (الھیہ السنیہ' حدیث نمبر ۵۹) (ابن جریر' جلد نمبر ۲۸' صفحہ نمبر ۹۹)

② ایک روایت میں اللہ تعالیٰ کے ایک مقرب فرشتہ کا ذکر ہے جو ایسے رازوں کا علم رکھتا ہے جو دوسرے فرشتوں کے علم میں نہیں۔ اس فرشتہ کا نام میطاطروش ہے۔

حضرت سجل علیہ السلام:

①: فرمان باری تعالیٰ: ''کطی السجل للکتب'' کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:



''اس سے مراد حضرت مالک علیہ السلام ہیں۔'' (عبد بن حمید)

② حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''السجل'' ایک فرشتہ کا نام ہے۔''

③ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''سجل'' ایک فرشتہ ہے، جب یہ آسمان کی طرف بندوں کے استغفار لے کر چڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے: ''اسے نور کی شکل میں تحریر کرو۔''

(ابن جریر)(ابن ابی حاتم)

④ مشہور مفسر حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سجل وہ فرشتہ ہے جو اعمالناموں پر مقرر ہے۔ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال سجل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اسے لپیٹتا اور قیامت تک کے لیے داخل دفتر کر دیتا ہے۔'' (ابن جریر)(ابن ابی حاتم)

⑤ حضرت ابو جعفر باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سجل'' ایک فرشتہ ہے۔ ہاروت و ماروت اس کے معاون تھے۔ یہ روزانہ لوح محفوظ میں تین بار دیکھا کرتا تھا تو ایک بار اس نے ایسی چیز دیکھی جو اس نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس نے لوح محفوظ میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور اس کے متعلق امور دیکھ لیے تھے اور ان کو ہاروت اور ماروت کے پاس مخفی طریقہ سے پہنچا دیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔'' تو ان (ہاروت اور ماروت نے) کہا: ''اے پروردگار! کیا تو اس زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو اس میں فساد برپا کرے گا۔'' یہ جواب انہوں نے باقی فرشتوں پر اپنا علمی فضل جتلانے کے لیے دیا تھا۔''

حضرت ملک القطر علیہ السلام:

① حضرت ملک القطر علیہ السلام بارش کے فرشتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ ملک القطر نے اپنے لیے رب تعالیٰ سے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت عطا فرمائی۔ اس روز نبی کریم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

''دروازہ بند کردو ہمارے پاس کوئی نہ آئے۔''

جب یہ دروازہ پر پہنچیں تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور نبی کریم ﷺ پر پیار سے سوار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا منہ اور چہرہ چومنا شروع کر دیا تو فرشتہ ملک القطر علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا:

''آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں!''

انہوں نے عرض کیا:

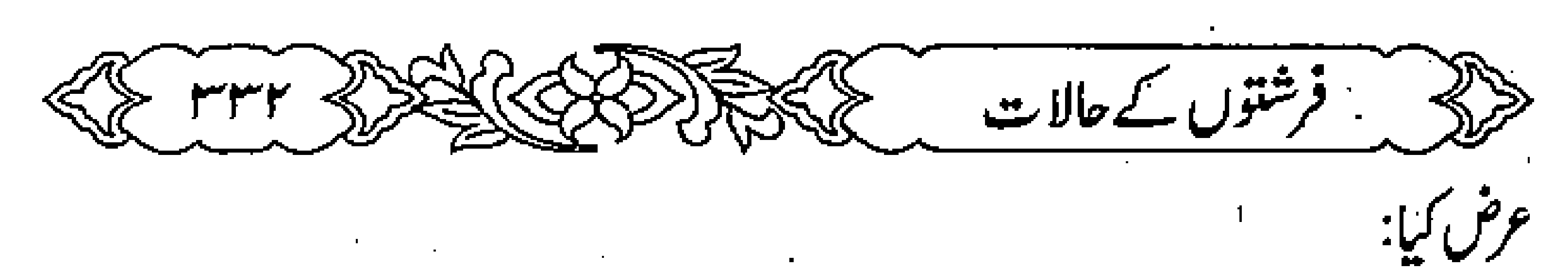
''آپ کی امت انہیں عنقریب شہید کر دے گی۔ اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کو وہ مقام بھی دکھا دوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔''

پھر ملک القطر نے نبی کریم ﷺ کو وہ جگہ دکھلائی اور ریت اور سرخ مٹی (بھی) لے آئے۔ اسے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لے لیا اور اپنے کپڑے میں باندھ لیا۔'' (معجم صحابہ از امام بغوی)

(۲) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملک القطر نے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی کہ وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جا کر نبی کریم ﷺ کو سلام پیش کریں۔ اجازت ملنے پر جب وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہمارے پاس کوئی نہ آئے۔''

اسی دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے



عرض کیا:

”یہ حسینؓ آئے ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”آنے دو۔“

تو یہ رسول اللہ ﷺ کی کمر پر سوار ہونے اور کھیلنے لگ گئے جسے یہ فرشتہ دیکھ رہا تھا۔ اس فرشتہ نے عرض کیا:

”اے محمد ﷺ! آپ حسینؓ سے محبت کرتے ہیں؟“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہاں! اللہ کی قسم! میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔“

ملک القطر علیہ السلام نے عرض کیا:

”لیکن آپ کی امت تو انہیں عنقریب شہید کر دے گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں۔“

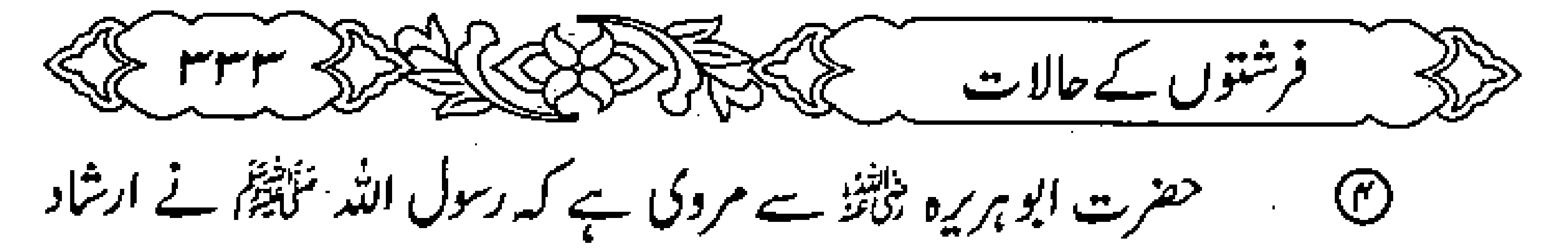
پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مٹی کی ایک مٹھی اٹھالی (اور آپ کو دکھائی) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے لی اور اسے اپنی اوڑھنی میں باندھ دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ رائے دیا کرتے تھے کہ یہ کربلا کی خاک ہے۔“

(موارد الظمان‘ حدیث نمبر ۲۲۴۱) (مجمع الزوائد‘ جلد نمبر ۹‘ صفحہ نمبر ۱۹۰)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم پر بادل نے سایہ کیا تو ہم نے اس سے بارش کی امید کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ان الملک الذی یسوق السحاب دخل آنفافسلم علی وذکرانه یسوقها الی وادٍ بالیمین یقال له جرع“ (ابوعوانہ)

”جو فرشتہ بادلوں کو چلاتا ہے وہ ابھی حاضر ہوا تھا‘ اس نے مجھے سلام کیا اور ذکر کیا ہے کہ وہ اس بادل کو وادیِ یمن کی ایک طرف لے جا رہا ہے جس کا نام (وادیِ جرع) ہے۔“



④ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بينمارجل بفلاة اذسمع رعدافي سحاب فسمع فيه كلا ما اسق حديقة فلان فجاء ت ذلك السحاب الى حرّة فافرغ مافيه من ماء ثم جاء الى ذباب شرج فانتهى الى شرجة فاستوعب الماء ومشى الرجل مع السحابة حتى انتهىٰ الى رجل قائم في حديقة يسقيها فقال ياعبدالله مااسمك؟ قال ولم تسئال؟ قال انى سمعت في سحاب هذا ماؤهٗ اسق حديقة فلان باسمك فماتصنع فيها اذا صرمتهاقال اما اذا قلت ذالك فاني اجعلهاعلى ثلاثة اثلاث اجعل ثلثالي ولاهلي واردّ ثلثافيها. واجعل ثلثافي المساكين والسائل وابن السبيل۔''

''ایک دفعہ ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا کہ اس نے بادل سے اچانک ایک گرج سنی جس میں یہ بات بھی تھی کہ ''فلاں کے باغ کو پلاؤ۔'' تو یہ بادل ایک سیاہ پتھریلی زمین کی طرف چلا آیا اور جو کچھ پانی اس میں تھا سب کا سب اس میں پلٹ دیا اور وہ پانی ایک۔ وسیع میدان میں جمع ہو گیا پھر ایک نالے تک جا پہنچا اور چل پڑا یہ آدمی بھی اس بادل کے ساتھ ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ اس نے ایک آدمی کو اپنے باغ میں موجود پایا جو اسے پانی پلا رہا تھا۔ اس نے کہا: ''اے خدا کے بندے! آپ کا نام کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''تم کیوں پوچھتے ہو؟'' اس نے بتایا کہ اس بادل کو تیرا نام لے کہا گیا تھا کہ اس کے باغ کو سیراب کرو۔ جب تو اس کی فصل اٹھاتا ہے تو اس میں کون سا نیک عمل کرتا ہے؟'' اس نے کہا: ''جب تو نے یہ بات پوچھ ہی لی ہے تو سن! میں اس کی آمدنی کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک تہائی تو

اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے مقرر کرتا ہوں اور دوسری تہائی پھر اسی باغ میں میں شامل کر دیتا ہوں اور ایک تہائی محتاجوں' سائلوں اور مسافروں کو دے دیتا ہوں۔"

(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۶۰۴۹)(اتحاف السادہ' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۱۲۵)(الصحیح المسلم' کتاب الزہد و الرقائق' حدیث نمبر ۲۹۸۴)(سنن ابی داؤد' حدیث نمبر ۲۵۸۷)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۵۲)(حلیۃ الاولیاء' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۷۶)(تاریخ الصبان' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۹۲)

⑤ حضرت سعید بن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تھا تو ملک القطر نے عرض کیا:

"اے پروردگار! تیرا دوست ابراہیم امید میں ہے کہ فرشتہ بارش کو حکم ہو اور بارش برسائے (اور یہ آگ بجھ جائے)"

لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم بارش کے آگ بجھانے سے جلد پہنچنے اور آگ ٹھنڈی کرنے والا تھا (اس لیے فرشتۂ بارش کو اجازت دیے بغیر خود اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم دیا اور وہ اسی وقت گلزار بن گئی)" (ابن جریر)

⑥ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کفار نے ارادہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالیں تو سب مخلوقات نے اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کی اور عرض کیا:

"اے ہمارے پروردگار! تیرا خلیل ابراہیم آگ میں ڈالا جا رہا ہے۔ تو ہمیں اجازت عطا فرما کہ ہم ان کے دفاع میں آگ کو بجھا دیں۔"

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

"وہ میرا دوست ہے۔ اس کے علاوہ روئے زمین پر میرا کوئی دوست نہیں۔ میں اس کا خدا ہوں' میرے سوا اس کا کوئی خدا نہیں۔ اگر وہ تم سے فریاد رسی چاہے تو تم اس کی فریاد رسی کرو' ورنہ! چھوڑ دو۔"

چنانچہ ملک القطر علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''اے رب! تیرا دوست آگ میں ڈالا جا رہا ہے۔ مجھے اجازت عنایت فرمائی جائے تو میں بارش کے ایک قطرہ سے ان دشمنان ابراہیم علیہ السلام کی آگ بجھا ڈالوں؟''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''وہ میرا دوست ہے' روئے زمین پر میرا کوئی دوست نہیں۔ میں اس کا خدا ہوں' میرے سوا اس کا کوئی خدا نہیں۔ پس اگر وہ تم سے فریاد رسی چاہیں تو ان کی فریاد رسی کرو' ورنہ! چھوڑ دو۔'' (الدینوری فی المجالسہ)

(گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے کہ ان کی فریاد رسی خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی اور نار کو گلزار بھی خود اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:''قلنا یانار کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم''''ہم نے حکم دیا:''اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور پرسکون بن جا۔'')

حضرت رعد علیہ السلام:

① اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ویسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفۃ''

(القرآن المجید' سورۃ الرعد' آیت نمبر ۱۳)

'' اور رعد فرشتہ اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتا ہے اور دوسرے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تحمید و تسبیح کرتے ہیں۔''

②: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''اقبلت الیھود الی رسول اللہ ﷺ فقالت اخبرنا ماھذا الرعد؟ قال ملک من ملائکۃ اللہ مؤکل بالسحاب' بیدہ مِخْرَاقٌ من نارٍ یَزْجِرُبہ السحاب'. یسوقہ حیث امرہ اللہ، قالوا: فماھذا الصوت الذی نسمع؟ قال صوتہ قالوا اصدقت''

'' یہودی رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے:'' ہمیں بتلایئے یہ

رعد کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: '' اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جو بادلوں کا نگران ہے۔ اس کے ہاتھ میں آگ کا کوڑا ہے جس سے بادل کو تنبیہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جہاں کا حکم فرماتا ہے وہاں لے جاتا ہے۔ انہوں نے کہا: '' تو یہ آواز کیا ہے جو ہم سنتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: '' یہ اس فرشتہ کی آواز ہے۔'' انہوں نے کہا: '' آپ نے سچ فرمایا۔''

(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۵۰) (تفسیر طبری' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۳۲) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۷۶۵) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۷۴) (کتاب التوحید' از ابن مندہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۶۸) (سنن ترمذی' کتاب التفسیر' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۹۴' حدیث نمبر ۳۱۱۷) (عشرت النساء' از امام نسائی' صفحہ نمبر ۱۰۱) (تحفۃ الاشراف' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۹۴' حدیث نمبر ۵۴۴۵) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۷۴ اور ۲۷۸)

③ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' رعد فرشتہ کا نام ہے اور برق اس فرشتہ کا بادل کو لوہے کے کوڑے سے مارنا ہے۔'' (کتاب المطر' از ابن ابی الدنیا)

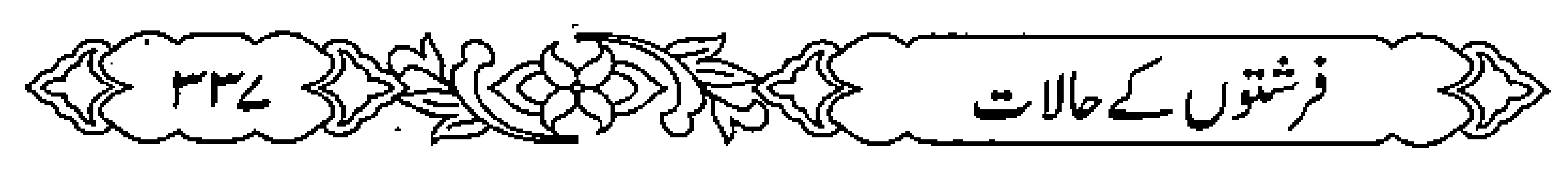
(سابقہ روایت میں آگ کا کوڑا بتایا گیا ہے اور اس میں لوہے کا۔ ان دونوں کا حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس کی تطبیق کی صورت یہ ہو گی کہ کوڑا تو لوہے کا ہو گا لیکن گرمی کی شدت سے آگ معلوم ہوتا ہو گا۔ واللہ اعلم)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

'' رعد فرشتہ ہے جو بادل کو تسبیح سے چلاتا ہے جس طرح اونٹوں کا گر ہنکانے والا ہنکاتا ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۷۷۱) (تفسیر ابن جریر' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۵۰) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۵۰)

⑤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ کڑک سنتے ہیں تو ''سبحان الذی سبّحت لہٗ'' (پاک ہے وہ ذات جس کے لیے تو نے تسبیح پڑھی)



پڑھتے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رعد وہ فرشتہ ہے جو بارش کو ڈانٹتا ہے جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ڈانٹتا ہے۔'' (الادب المفرد از امام بخاری)

حضرت برق علیہ السلام:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''رعد فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہیں جن کا نام بھی رعد ہے اور یہ وہی ہے جن کی تم آواز سنتے ہو اور برق نور کا ایک کوڑا ہے جس سے فرشتہ بادل کو تنبیہ کرتا ہے۔'' (ابن جریر) (ابن مردویہ)

② حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے رعد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس کو بادل رانی (یعنی بادلوں کو چلانا) سپرد کی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ کسی بادل کو کسی شہر کی طرف چلائیں تو اسے حکم فرماتا ہے اور وہ اسے چلا کر وہاں لے جاتا ہے اور جب وہ منتشر ہوتا ہے تو اپنی آواز سے بھی تنبیہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پھر مل جاتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی ایک اپنی رکابوں کو جمع کرتا ہے۔'' (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ)

③ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بادل کے احوال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وان ملكاموكل بالسحاب يلم القاصية ويلحم الرابية' في يده مخراق فاذا رفع برقت واذا زجر رعدت واذا ضرب صعقت۔''

(ابن مردویہ) (تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۵۰)

''ایک فرشتہ بادل کا نگران ہے جو اسے پست گھاٹیوں میں بھگا لے جاتا ہے اور بلند ٹیلوں سے بھی گزارتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کوڑا ہے جب اسے

بلند کرتا ہے تو چمک پیدا کرتا ہے اور جب ڈانٹتا ہے اور جب مارتا ہے تو چیختا ہے۔" یہ فرشتہ نظر آجاتا ہے

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"برق وہ فرشتہ ہے جو نظر آجاتا ہے۔"

(کتاب المطر' از ابن ابی الدنیا) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۷۷۶) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۴۹)

(فائدہ) نظر آنے سے مراد یہ ہے کہ اس کا اثر و شکل آسمانی بجلی میں نظر آتا ہے۔

⑤ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آسمانی بجلی فرشتہ برق علیہ السلام کا تالی بجانا ہے (اسی سے یہ روشنی نکلتی ہے جو آسمانی بجلی کہلاتی ہے) اگر یہ فرشتہ باشندگان زمین پر ظاہر ہو جائے تو سب کی چیخیں نکل جائیں۔"

(ابن ابی حاتم) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۷۷۷)

⑥ حضرت عمرو بن بُجاد اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اسم السحاب عند الله العنان والرعد ملك يزجر السحاب والبرق طرف ملك يقال له روفيل۔"

(ابن مردویہ) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۵۰)

"اللہ تعالیٰ کے ہاں بادل کا نام "عنان" ہے اور رعد وہ فرشتہ ہے جو بادل کو تنبیہ کرتا ہے اور بجلی ایک فرشتہ کا کنارہ ہے جس کا نام رُوفیل ہے۔"

⑦ حضرت محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ برق ایک فرشتہ ہے جس کے چار منہ ہیں۔ ایک منہ انسان کا ہے' ایک بیل کا' ایک گدھ کا اور ایک شیر کا۔ پس جب وہ دم ہلاتا ہے تو اسی سے بجلی چمکتی ہے۔" (ابن ابی حاتم)



حضرت اسماعیل علیہ السلام:

① حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا:

" ان فی السماء ملكا يقال له اسماعيل على سبعين الف ملك منهم على سبعين الف ملك۔"

" آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام اسماعیل ہے۔ یہ ستر ہزار فرشتوں کا سردار ہے اور یہ ستر ہزار بھی وہ ہیں کہ ان میں ہر ایک ستر ہزار فرشتوں کا سردار ہے۔"

(ابن جریر)(ابن منذر)(ابن ابی حاتم)(ابن مردویہ)(دلائل النبوۃ از امام بیہقی)

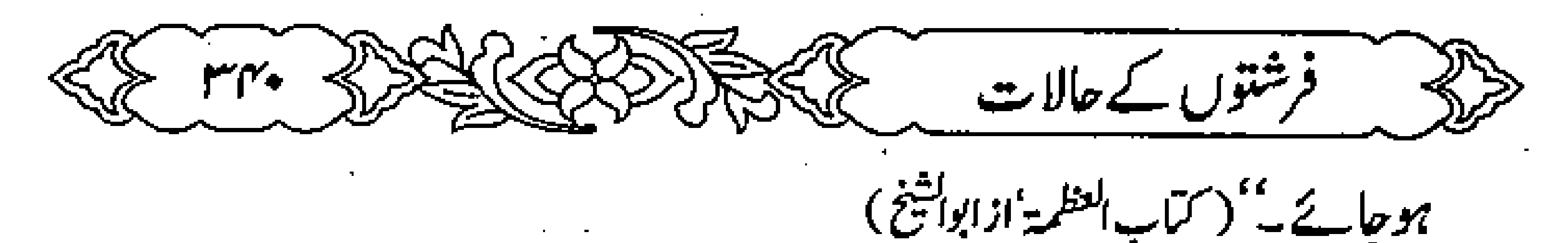
②: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وفصعدت اناوجبريل فاذاانا بملك يقال له اسماعيل وهو صاحب سماء الدنيا وبين يديه سبعون الف ملك مع كل ملك جنده مائة الف۔"

"پس میں اور جبرائیل علیہ السلام دونوں بلند ہوئے تو میں ایک فرشتہ کے پاس پہنچا جسے اسماعیل کہا جاتا ہے۔ یہ آسمان دنیا کا سربراہ ہے اس کے سامنے ستر ہزار فرشتے ہیں (اوران میں سے) ہر ایک کے ساتھ ایک ایک لاکھ فرشتوں کا لشکر ہے۔"

③ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" آسمان میں ایک فرشتہ ایسا ہے جس کا نام اسماعیل علیہ السلام ہے۔ اگر اسے اجازت ہو کہ وہ اپنے کانوں میں سے صرف ایک کان کھول دے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہے تو آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب پر موت واقع



ہو جائے۔" (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ)

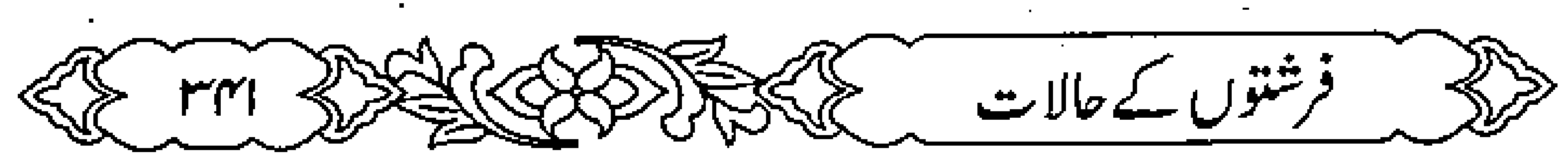
④ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین روز پہلے آپ کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا تو انہوں نے عرض کیا:

"اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف آپ کی عزت افزائی، فضیلت اور خصوصیت کے لیے بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے اس بات کے متعلق دریافت کروں جس کو اللہ تعالیٰ آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: "آپؐ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: "اے جبرائیلؑ! میں اپنے آپؐ کو غمگین پاتا ہوں۔" اس کے بعد وہ دوسرے روز بھی آپؐ کے پاس حاضر ہوئے پھر تیسرے روز بھی آپؐ کے پاس آئے اور اسی طرح عرض کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ایک اور فرشتہ بھی فضا میں اترا جس کا نام اسماعیل ہے جو ستر ہزار فرشتوں کا سربراہ ہے۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: "اے احمد! یہ ملک الموت ہے، آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ انہوں نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے کبھی اجازت نہیں مانگی اور نہ ہی کسی آدمی سے آپ کے بعد اجازت طلب کریں گے۔" (جامع کبیر، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۶۳)

⑤ اس مذکورہ روایت کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بھی بیان کیا ہے کہ اس فرشتے کو اسماعیل علیہ السلام کہا جاتا ہے جو ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور پھر ان ایک لاکھ فرشتوں میں سے ہر ایک فرشتہ ایک ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔"

(سنن شافعی)

⑥ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ سے بیان کیا ہے کہ جب تیسرا روز ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ان کے ساتھ ملک الموت بھی تھے اور ان دونوں کے ساتھ فضا میں ایک فرشتہ تھا جس کا نام اسماعیل علیہ السلام ہے



جو ستر ہزار فرشتوں کا سربراہ ہے اور ان ستر ہزار فرشتوں میں سے ہر ایک فرشتہ اپنے ماتحت کے ستر ہزار فرشتوں کا سربراہ ہے۔"

صَدْلُقَنْ علیہ السلام:

حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ وہ ہے جس کا نام صدلقن ہے۔ ساری دنیا کے سمندر (اور دریا اگر جمع کر دیئے جائیں) تو بھی اس کے انگوٹھے کا گڑھا وسیع ہو جائے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر ۳۳۰) (حلیہ ابو نعیم' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۶۱)

(کتاب العظمۃ کے ایک نسخہ میں اس فرشتے کا نام 'صداق' ہے' دونسخوں میں "صدلقن" ہے اور حلیہ الاولیاء میں "صدیقا" ہے۔)

ریافیل علیہ السلام:

① امام ابو جعفر اپنے باپ علی بن حسین بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ ذوالقرنین علیہ السلام کا دوست تھا جس کا نام ریافیل ہے۔ یہ ان کے پاس آتا اور ان کی زیارت کرتا تھا تو انہوں نے ایک بار فرمائش کی کہ مجھے بتاؤ آسمان میں تم کس طرح عبادت کرتے ہو؟ تو اس فرشتے نے بتلایا کہ آسمان میں کچھ فرشتے قیام میں ہیں جو کبھی نہیں بیٹھیں گے' کچھ سجدہ میں ہیں جو کبھی سر نہیں اٹھائیں گے' بعض رکوع میں ہیں جو کبھی سیدھے کھڑے نہیں ہوں گے اور بعض اپنا چہرہ اٹھائے ہوئے ہیں جو کبھی اپنا سر نہیں جھکائیں گے ہمیشہ ٹکٹکی باندھے رہیں گے۔ ان کی عبادت یہ کلمہ ہے:

"سبحان الملك القدوس رب الملائكة والروح' رَبِّ ماعبدناك حق عبادتك"

"اے بادشاہ قدوس! تیری ذات پاک ہے۔ تو ہی فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔ اے ہمارے پروردگار! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم

نے اس طرح سے تیری عبادت نہیں کی۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' صفحہ نمبر ۹۶۶) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۴۵)

(ابوالشیخ کے مطبوعہ نسخہ میں اس فرشتے کا نام ''زیافیل'' ہے جبکہ در منثور میں ''زرافیل'' درج ہے)

② امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالقرنین کا فرشتوں میں سے ایک دوست تھا جسے ریافیل کہا جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ آ کر ان کو سلام کہتا تھا۔ حضرت ذوالقرنین نے فرمایا:

''اے ریافیل! آپ کوئی ایسی چیز جانتے ہیں جو عمر میں اضافہ کرے تاکہ شکر اور عبادت میں اضافہ ہو سکے۔؟''

انہوں نے فرمایا:

''مجھے تو اس کا پتا نہیں لیکن آپ کی خاطر اس کے متعلق آسمان میں عنقریب سوال کروں گا۔''

پس حضرت ریافیل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے پس جتنی مدت اللہ تعالیٰ نے چاہا رکے رہے پھر جب اترے تو بتایا کہ جس کے متعلق آپ نے سوال کیا تھا اس کے متعلق میں نے پوچھا ہے تو مجھے یہ بتلایا گیا ہے کہ اندھیرے میں اللہ تعالیٰ کا ایک چشمہ ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے بھی اس سے ایک گھونٹ پی لیا وہ کبھی نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ خود ہی اللہ تعالیٰ سے موت کا سوال کرے۔ (ابن ابی حاتم)

③ حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ذوالقرنین بادشاہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا تھا اور انہیں ہر قسم کا ساز وسامان عطا فرمایا تھا۔'' (ابن ابی حاتم)

(حضرت ذوالقرنین بادشاہ کو فرشتہ بتانا بہت ہی کمزور رائے ہے۔)

④ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مقام منیٰ میں ذوالقرنین کا نام پکارتے سنا تو اسے فرمایا:

"کیا تمہارے لیے انبیاء کرام کے اسماء کافی نہ تھے کہ تم نے فرشتوں کے نام رکھ لیے۔؟"

(فتوح مصر' از ابن عبدالحکم) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۹۷۶) (الاضداد از ابن الانباری' صفحہ نمبر ۳۵۳) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۴۱)

⑤ ایک آدمی نے ذوالنورین کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تو نے ایک عظیم فرشتہ کو یاد کیا ہے۔" (تاریخ ابن عساکر)

دیک علیہ السلام:

① حضرت ابوسفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آسمان میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے دیک (مرغ) کہا جاتا ہے۔ جب وہ آسمان میں تسبیح کہتا ہے تو زمین کے مرغ بھی تسبیح کہتے ہیں۔ اس کی تسبیح یہ ہے:

"سبحان السبوح القدوس الملك الديّان الذى لااله الاهو"

"سبوح وقدوس پاک ہے! جو بادشاہ حاکم ہے! جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔"

جس پریشان حال یا مریض نے یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۳۳) (لآلی مصنوعہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۶۳)

② حضرت یوسف بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوفہ کے ایک آدمی عبدالرحمٰن نے یہ حدیث بیان کی کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے مرغ کی شکل میں ایک فرشتہ ہے' اس کے پنجے موتی کے ہیں' اس کا خار سبز زبرجد کا ہے' جب رات کی پہلی تہائی گزرتی ہے تو وہ اپنے پروں کو پھڑپھڑاتا' چہچہاتا ہے اور کہتا ہے:

"رات میں عبادت کرنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہیے۔"

پھر جب رات کی دو تہائیاں گزر جاتی ہیں تو یہ اپنے پروں کو پھڑپھڑاتا اور چہچہاتا اور کہتا ہے:

"نمازیوں! (تہجد گزاروں!) کو کھڑے ہو جانا چاہیے۔"

جب فجر طلوع ہوتا ہے تو اپنے پر پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا ہے اور کہتا ہے:

"بیدار ہونے والوں کو بیدار ہو جانا چاہیے۔ اب ان کی غلطیاں انھی کے ذمہ ہوں گی۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۳۰) (لآلی مصنوعہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۶۲)

③ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان للّٰہ دیکا رجلاہ تحت سبع ارضین وراسه قدجاوز سبع سماوات یسبح فی اوقات الصلاۃ فلایبقی دیك من دیکۃ الارض الا اجابه"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۲۳) (لآلی مصنوعہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۶۱)

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ دیک مرغ ہے۔ اس کے پاؤں ساتوں زمینوں سے نیچے ہیں اور اس کا سر ساتوں آسمانوں سے تجاوز کر گیا ہے۔ یہ اوقات نماز میں تسبیح کہتا ہے۔ زمین کے مرغوں میں سے کوئی مرغ بھی باقی نہیں رہتا مگر اس کا اپنی اذان سے جواب دیتا ہے۔"

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان اللّٰہ اذن لی احدث عن دیك قدمرقت رجلاہ الارض وراسه مثنیة تحت العرش وھویقول سبحانك ماأعظمك فیردعلیه ماعلم ذلك من حلف بی کاذبا۔"

"اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت عطا فرمائی ہے کہ میں دیک علیہ السلام کے متعلق بیان کروں۔ اس کے پاؤں زمین سے گزر گئے ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے لگا ہوا ہے۔ وہ یہ پڑھتا ہے:" سبحانك ماأعظمك "(اے اللہ! تو پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے) تو اس کو اس تسبیح کا (اللہ تعالیٰ کی طرف

ہے) یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جس نے میرے نام کی جھوٹی قسم کھائی اس نے اس عظمت کو نہیں جانا۔"

(معجم اوسط طبرانی)(مستدرک حاکم' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۲۹۷)(جمع الجوامع' حدیث نمبر۴۶۷۴) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۳۵۲۸۳ اور ۴۶۳۵۸)(لالی مصنوعہ' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۳۲)(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۴۶)(ترغیب وترتیب' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۶۲۳)(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۵۲۴ اور ۱۲۴۸)(طبرانی اوسط' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۱۶۱)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر۱۸۰)(مدتدرک للحاکم' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۲۹۷)(مسند ابویعلیٰ' حدیث نمبر۵۹۶)

⑤ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للہ دیکا براثنہ فی الارض السفلی وعنقہ مثنی تحت العرش وجناحاہ فی الھواء یخفق بھما سحر کل لیلۃ سبحوا القدوس ربنا الرحمن لاالہ غیرہٗ"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر۵۲۵)(کنزالعمال' حدیث نمبر۳۵۲۸۰)(موضوعات' از امام ابن جوزی' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۶ اور ۷)(الودیک فی اخبار الدیک' از امام جلال الدین سیوطی' صفحہ نمبر۵)(معجم' جلد نمبر۸' صفحہ نمبر۸۱)(مجمع الزوائد' جلد نمبر۸' صفحہ نمبر۱۳۴)

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ دیک علیہ السلام ہے۔ اس کے پنجے سب سے نچلی زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش تک پہنچتی ہے۔ اس کے پر فضا میں ہیں اور ہر رات سحری کے وقت وہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے (اور عبادت گزاروں کو کہتا ہے:) "اس پاک کی تسبیح کرو! وہی ہمارا پروردگار مہربان ہے' اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"اللہ کا ایک فرشتہ دیک علیہ السلام ہے۔ آسمان دنیا میں اس کا سینہ سونے کا' پیٹ چاندی کا' ٹانگیں یاقوت کی' پنجے زمرد کے' اور یہ پنجے سب سے نچلی

زمین میں نیچے ہیں۔ اس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے۔ اس کی گردن عرش کے نیچے ہے' اس کی کلغی نور کی ہے اور یہ عرش اور کرسی کے درمیان حجاب ہے۔ اپنے پر کو ہر رات تین بار اڑاتا ہے۔"

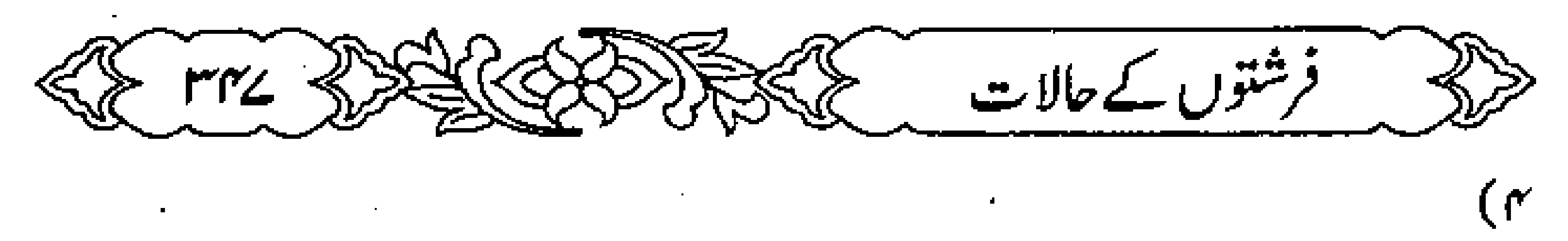
(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۲۶)

⑦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للّٰہ دیکا جناحاہ موشیان بالزبرجد واللؤلؤ والیاقوت جناح لہ بالمشرق وجناح لہ بالمغرب وقوائمہٗ فی الارض السفلی ورأسہ مثنی تحت العرش فاذا کان فی السحر الاعلیٰ خفق بجناحیہ ثم قال سبوح قدوس ربنا اللّٰہ لاالہ غیرہ' فعندذلک تضرب الدیکۃ اجنحتھا وتصیح فاذا کان یوم القیامۃ قال اللّٰہ ضم جناحک وغض صوتک فتعلم اھل السماوات والارض ان الساعۃ قداقتربت۔"

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ دیک علیہ السلام ہے جس کے پر زبرجد' موتی اور یاقوت سے مزین ہیں۔ اس کا ایک پر مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں۔ اس کی ٹانگیں نچلی زمین میں ہیں اور اس کا سر عرش سے پیوست ہے۔ جب بڑی سحری کا وقت آتا ہے تو یہ اپنے پروں کو اڑاتا ہے۔ پھر" سبوح قدوس ربنا اللہ لا الہ غیرہ" پڑھتا ہے۔ اسی وقت مرغ اپنے پر مارتے اور چیختے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:" اپنے پروں کو تہ کرلے اور اپنی آواز کو پست کرلے۔" پس اس وقت آسمانوں اور زمین والے فرشتے جان لیں گے کہ قیامت قریب آچکی ہے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۵۷) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۱۳۴) (اتحافات سنیہ' صفحہ نمبر ۱۷۶) (تنزیہ الشریعۃ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۸۹) (فوائد مجموعہ' صفحہ نمبر ۴۵۶) (کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ' حدیث نمبر ۵۲۷) (تاریخ اصبہان' از ابونعیم' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۱۵) (الودیک' للسیوطی' صفحہ نمبر



۴)

⑧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان مما خلق اللّٰہ دیکا براثنہٗ علی الارض السابعۃ وعرفہ منطوتحت العرش قد احاط جناحہ بالافقین فاذا بقی ثلث اللیل الاخیر ضرب بجناحیہ ثم قال سبحوا الملک القدوس سبحان ربنا الملک القدوس لا اِلٰہ لنا غیرہ فیسمعھا من بین الخافقین الا الثقلین فیرون ان الدیکۃ انما تضرب باجنحتھا وتصرح اذا سمعت ذلک۔''

(لآلی مصنوعہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۲) (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ حدیث نمبر ۵۲۸) (مجمع الزوائد جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۱۳۳)

''اللہ تعالیٰ نے جو پیدا کیا ہے اس میں ایک دیک فرشتہ بھی ہے۔ اس کے پنجے ساتویں زمین پر ہیں۔ اس کی کلغی عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے۔ اس کے پروں نے دونوں افق (اُفقین) کو سمیٹا ہوا ہے۔ جب رات کی آخری تہائی باقی رہتی ہے تو وہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے پھر کہتا ہے: ''اے مخلوقات! ملک قدوس کی تسبیح بیان کرو۔ پاک ہے ہمارا رب' ملک قدوس ہے' ہمارا اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔'' اس کی اس بات کو مغرب و مشرق کے درمیان میں جن وانسان کے علاوہ سب مخلوقات سنتے ہیں۔ یہ جو لوگ دیکھتے ہیں کہ مرغ اپنے پر مارتے ہیں اور اذان دیتے ہیں یہ اسی وقت کرتے ہیں جب یہ اس کی تسبیح سنتے ہیں۔''

⑨ حضرت ابوصادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مرغ رات کو فرشتوں کی تسبیح کا جواب دیتے ہیں' کیا تم نے رات کے وقت کسی اور پرندہ کو چلاتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو صرف اسی کا چلانا اس بات

کا اشارہ کرتا ہے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' ۵۲۹)

⑩ حضرت ابن ابی عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب فرشتہ (دیک علیہ السلام) خدا کی تسبیح پڑھتا ہے تو اس وقت پرندے اپنے پروں کو حرکت دیتے ہیں۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' ۵۳۱)(الودیک' صفحہ نمبر ۶)

⑪ عبدالحمید بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ایک مرغ نے اذان دی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:

"تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے؟"

انہوں نے عرض کیا:

"نہیں معلوم۔"

فرمایا:

یہ کہتا ہے: "اے غافلو! اللہ کو یاد کرو۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۳۲)

⑫ حضرت صفوان بن عسال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے' عرش کے نیچے' اس کا پر فضا میں ہے اور پنجے زمین میں ہیں۔ جب صبح کا وقت ہوتا ہے اور اذانیں ہوتی ہیں تو یہ اپنے پر ہلاتا ہے اور تسبیح کہتا ہے تو دنیا کے مرغ بھی اس کی تسبیح کے جواب میں تسبیح کہتے ہیں۔" (طبرانی)

⑬ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للہ دیکا رجلاہ فی التخوم وعنقہ تحت العرش منطویۃ فاذا کان ھنۃ من اللیل صاح سبوح قدوس فصاحت الملائکۃ۔"

(شعب الایمان از امام بیہقی) (جمع الجوامع حدیث نمبر ۱۶۹۶)

"اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کے پاؤں زمین کی جڑ میں ہیں اور سر عرش کے نیچے سمٹا ہوا ہے۔ جب رات کا اخیر ہوتا ہے تو وہ "سبوح قدوس" کہتا ہے تو فرشتے بھی "سبوح قدوس" کہتے ہیں۔"

⑭ حضرت عرش بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للّٰہ تعالٰی دیکا براثنهٔ فی الارض السفلیٰ وعرفه تحت العرش يصرخ عندمواقيت الصلاة ويصرخ له ديك السماوات سماء سماء ثم يصرخ بصراخٍ يصرخ ديك السماوات ديكة الارض سبوح قدوس رب الملائكة والروح۔"

(کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۲۸۰)

"اللہ تعالیٰ کا ایک دیک (مرغ) ہے جس کے پنجے نچلی زمین میں ہیں اور اس کی کلغی عرش کے نیچے ہے۔ یہ نمازوں کے اوقات میں چیختا ہے اور اس کی وجہ سے آسمان بہ آسمان کے مرغ چیختے ہیں پھر آسمانوں کے مرغوں کے چیخنے سے زمین کے مرغ چیختے (اذان دیتے) ہیں اور ان کی چیخ اور اذان یہ ہوتی ہے: "سبوح قدوس رب الملائكة والروح" "وہ پاک اور قدوس ہے اور فرشتوں اور روح کا رب ہے۔"

⑮ حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"العرش على ملك من لولوعلى صورة ديك رجلاه فى التخوم السفلى وعنقه مثنية تحت العرش وجناحاه بالمشرق و المغرب فاذا سبح الله ذلك الملك لم يبق شىء الا سبح الله عزّ و جل۔"

"عرش الٰہی موتی کے ایک فرشتہ پر ہے جس کی شکل مرغ کی ہے۔ اس کے

پاؤں نچلی زمین کی تہہ میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے۔ اس کے دونوں پر مشرق و مغرب میں ہیں۔ جب یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے تو کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی مگر وہ بھی اللہ عزوجل کی تسبیح کہنے لگ جاتی ہے۔"

(مسند الفردوس' از دیلمی) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۳۴۶)

حضرت سکینت علیہ السلام:

① حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب نیکو کاروں کا ذکر کیا جائے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یاد کیا جائے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت سکینت علیہ السلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان پر بولتے ہیں۔"

② امام ابن اثیر جزری نہایہ میں فرماتے ہیں:

"سکینت سے یہاں فرشتہ مراد ہے۔"

③ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رات میں نے سورہ کہف پڑھی تو کوئی چیز آئی تھی جس نے میرا منہ ڈھانپ لیا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تلك السكينة جاء ت حتى تسمع القرآن۔"

"یہ سکینت علیہ السلام تھے جو قرآن پاک سننے کے لیے آئے تھے۔"

(طبرانی' جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۷) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۰۹) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۴۹) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۹۸)

④ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت اسید بن حضیر انصاری

رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو نماز میں مشغول تھے۔ پس اچانک بادل کی مانند کسی شے نے مجھے ڈھانپ لیا' اس میں ستاروں کی مانند کچھ تھا' میری بیوی میرے ایک طرف میں سوئی ہوئی تھی' وہ حاملہ بھی تھی اور گھوڑا بھی دیوار سے بندھا ہوا تھا مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور عورت گھبرا نہ جائے کہ اس کا بچہ بھی ضائع ہو جائے۔ میں نے اپنی نماز توڑ دی اور (اسیدؓ سے مخاطب ہوکر) کہا: ''اے اسیدؓ! یہ ایک فرشتہ ہے جو قرآن سننے آیا ہے گھبرائیو مت اور نماز نہ توڑیو۔'' (طبرانی)

(اس حدیث کے ہم معنی ایک حدیث صحیح مسلم شریف میں بھی موجود ہے۔)

رمیائیل علیہ السلام:

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب مؤمنین کی ارواح قبض کی جاتی ہیں تو ان کو ایک فرشتہ کے سپرد کردیا جاتا ہے جس کا نام رمیائیل علیہ السلام ہے۔ یہ ارواح مؤمنین کا خازن ہے۔'' (ذکر الموت' از ابن ابی الدنیا)

حضرت دومہ علیہ السلام:

حضرت ابان بن تغلب ایک اہل کتاب (یہودی) سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرشتہ جو ارواح کفار پر مقرر ہے اس کا نام دومہ ہے۔ (ذکر الموت' از ابن ابی الدنیا)

ملک الجبال علیہ السلام:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

''یوم احد سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ولقد لقیت من قومك وكان اشدّ مالقیت منهم یوم العقبة، اذعرضت نفسی علی ابن عبدیالیل ابن عبد كلال فلم یجبنی الی

ماردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا وانا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت فاذافيها جبريل فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك لك ومارَدّوا عليك وقدبعث اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يامحمدؐ ان شئت اطبق عليهم الاخشبين قال النبي ﷺ بل ارجوان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده لايشرك به شيئا۔"

(فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۲۶) (مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۸۴۸) (احیاء العلوم جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۳۹) (اتحاف السادۃ جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۸۸) (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۵۹) (ریاض الصالحین صفحہ نمبر ۲۸۵) (کنزالعمال حدیث نمبر ۳۱۹۸۲) (الصحیح البخاری جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۳۹) (الصحیح المسلم کتاب الجہاد باب نمبر ۲۹)

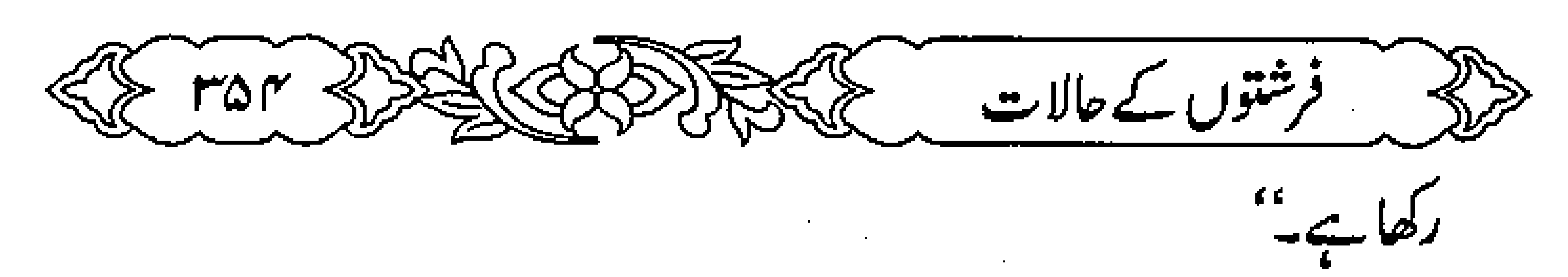
"مجھے تیری قوم (مراد قریش مکہ ہیں) سے بہت تکلیف پہنچی ہے اور زیادہ سخت تکلیف ان سے مجھے یوام العقبہ میں پہنچی ہے جب میں نے آپ کو ابن عبدیالیل بن عبدکلال (طائف کے سردار) کے سامنے پیش کیا تو جس ہدایت کا میں نے ارادہ کیا تھا اس کا اس نے مجھے تسلیم میں جواب نہ دیا حتی کہ میں اپنے رخ بر رنجور حالت میں چل پڑا اور میری یہ حالت بدستور رہی یہاں تک کہ جب میں قرن الثعالب پر پہنچا تو اپنا سر اٹھایا تو میں ایک چھوٹے سے بادل کے پاس تھا جس نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ پھر میں نے دیکھا تو اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے پکارا اور کہا:" "اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لیے آپؐ کی قوم کا جواب سن لیا ہے اور جو اعتراض کیا ہے وہ بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی طرف پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپؐ جو چاہیں ان کافروں کے بارے میں اسے حکم فرمائیں۔" پھر مجھے ملک الجبال (پہاڑوں کے فرشتہ) نے آواز دی مجھے سلام کیا اور کہا: "اے

محمدؐ! اگر آپ چاہیں تو میں ان پر دونوں پہاروں کو ملا دوں۔؟'' میں نے کہا: ''نہیں! بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔''

(۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جاء نی جبریل فقال یامحمدان ربك یقرئك السلام وهذا ملك الجبال قدارسله معك وامره ان لایفعل شیئا الابامرك فقال له ملك الجبال ان شئت دمدمت علیهم الجبال وان شئت رمیتهم بالحصباء وان شئت خسفت بهم الارض قال یاملك الجبال فانی بهم لعلهم ان یخرج منهم ذریة یقولون لااله الاالله فقال ملك الجبال انت کما سماك ربك رؤف رحیم'' (ابن ابی حاتم)

''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: ''اے محمدؐ! آپ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے اور یہ ملک الجبال پہاڑوں کا سرکردہ فرشتہ جسے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے اور اسے حکم فرمایا ہے کہ آپؐ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہ کرے۔'' پھر ملک الجبال علیہ السلام نے عرض کیا: ''اگر آپؐ چاہیں تو میں ان پر پہاڑوں کو ملا دیتا ہوں' اگر چاہیں تو میں ان کو حصباء (ایک جگہ کا نام ہے وہاں) پھینک دیتا ہوں اور اگر چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیتا ہوں۔'' میںؐ نے کہا: ''اے ملک الجبال! میں تو اس انتظار میں ہوں کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم پیدا فرمائیں جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھیں۔'' ملک الجبال علیہ السلام نے عرض کیا: ''آپؐ تو واقعی ویسے ہی ہیں جیسے آپؐ کے پروردگار نے آپ کا نام رؤف رحیم (بہت نرم اور بڑا مہربان)



رکھا ہے۔"

شراہیل اور ہراہیل علیہما السلام:

① حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رات جس فرشتے کے سپرد ہے اس کا نام شراہیل ہے۔ جب رات کا وقت قریب ہوتا ہے تو یہ غروب آفتاب سے پہلے آفتاب کے سامنے سیاہ دھاگہ دکھاتا ہے تو جب اسے سورج دیکھتا ہے تو پلک جھپکنے کی دیر میں غروب ہو جاتا ہے اور سورج کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک غروب نہ ہو جب تک کہ وہ اس دھاگے کو نہ دیکھ لے اور جب یہ غروب ہوتا ہے تو رات آ جاتی ہے اور یہ دھاگا اسی طرح لٹکتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک اور فرشتہ دھاگہ لے آتا ہے اس فرشتہ کا نام ہراہیل ہے تو یہ اس دھاگے کو سورج طلوع ہونے سے پہلے لٹکا دیتا ہے تو جب حضرت شراہیل اس کو دیکھتے ہیں تو اپنا دھاگہ سمیٹ لیتے ہیں تو سورج سفید دھاگے کو دیکھتا ہے تو طلوع ہو جاتا ہے اور سورج کو اس کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ طلوع نہ ہو یہاں تک کہ اس دھاگہ کو دیکھ لے۔"

(کتاب العظمۃ، از ابو الشیخ)

② حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خزیمہ بن حکیم السلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی کے متعلق ارشاد فرمائیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اما ظلمة الليل وضوء النهار فان الله تعالىٰ خلق خلقا من غشاء الماء باطنه اسود وظاهره ابيض طرفة بالمشرق وطرفه بالمغرب تُجِلُّهُ الملائكة، فاذا اشرق الصبح طردت الملائكة الظلمة حتى



تجعلها فی المغرب وینسلخ الجلباب واذا اظلم اللیل طردت الملائکة الضوء حتی تجعله فی طرف الهواء فهماکذلك یتراوحان لایبلیان ولاینقدان۔''

(تاریخ ابن عساکر' صفحہ نمبر ۱۳۸' جلد نمبر ۵)

''رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اس طرح سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے کیچڑ سے ایک مخلوق کو پیدا کیا جس کا اندرونی حصہ سیاہ ہے اور ظاہر کا حصہ سفید ہے۔ پس جب صبح طلوع ہوتی ہے تو فرشتے تاریکی کو ہٹا کر مغرب کی طرف کر دیتے ہیں اور پردہ کو کھینچ لیتے ہیں۔ جب رات تاریک ہوتی ہے تو فرشتے روشنی کو ہٹا دیتے ہیں اور اس کا رخ فضا کی طرف کر دیتے ہیں تو یہ دن اور رات باری باری آتے جاتے رہتے ہیں۔ نہ تو پرانے ہوتے ہیں اور نہ ہی ختم ہوتے ہیں۔

(یہ حدیث منکر اور واضح البطلان ہے)

حضرت ارتیائیل علیہ السلام:

① حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ تک ملک روم میں جہاد میں مصروف لشکر اسلام کی خبر پہنچنے میں دیر ہو گئی اور یہ اسی حال میں منتظر تھے کہ ایک پرندہ آیا' زمین پر بیٹھ گیا اور کہا:

''میں ارتیائیل ہوں۔ انسانوں کے دلوں سے غم کو مٹاتا ہوں۔''

پھر اس نے اس لشکر کی حضرت ابومسلم کو اطلاع کی تو حضرت ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا:

''تو بہت تاخیر کر کے آیا ہے!'' (ابن عساکر)

② حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو چکے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ان کی روح قبض ہو جائے۔ وہ اکثر یہ ایک دعا کر رہے تھے:

''اے اللہ! میری عمر بہت ہوگئی ہے' میری ہڈیاں لاغر ہوگئی ہیں' اب آپ مجھے اپنے ہاں بلا لیں۔''

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں اسی حال میں ایک دن دمشق کی مسجد میں بیٹھا نماز پڑھ رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ میری وفات ہو جائے تو میں نے دیکھا کہ میں انسانوں میں سے حسین ترین نوجوان کے پاس ہوں جس پر سبز جبہ بھی ہے۔ اس نے کہا: ''یہ کیا طریقہ ہے جو تم دعا کر رہے ہو؟'' میں نے کہا: ''اے بھائی! میں کس طرح دعا کروں؟'' اس نے کہا یوں کہو:

''اللھم حسن العمل وبلغ العجل۔''

''اے اللہ میرے اعمال بہتر فرما اور میرا اجل مجھ تک پہنچا۔''

میں نے اس سے کہا:

''آپ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے!''

اس نے کہا:

''میں ارتیائیل ہوں جو مومنوں کے دلوں سے غم کو مٹاتا ہے۔''

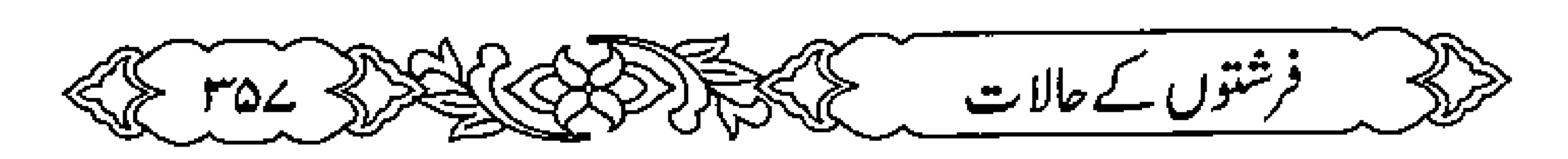
پھر میں نے مڑ کر جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔''

(ابن ابی الدنیا)(ابن عساکر)

ملک الظل علیہ السلام:

حضرت سُدّی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آگ کو بجھا دیا گیا تھا تو لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کی گود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا سر مبارک رکھا ہوا تھا اور وہ آپ کے چہرہ اقدس پر اپنا ہاتھ پھیر رہا تھا۔ یہ ملک الظل (سایے کا فرشتہ) تھا۔'' (ابن جریر)



ملک الارحام علیہ السلام:

① حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

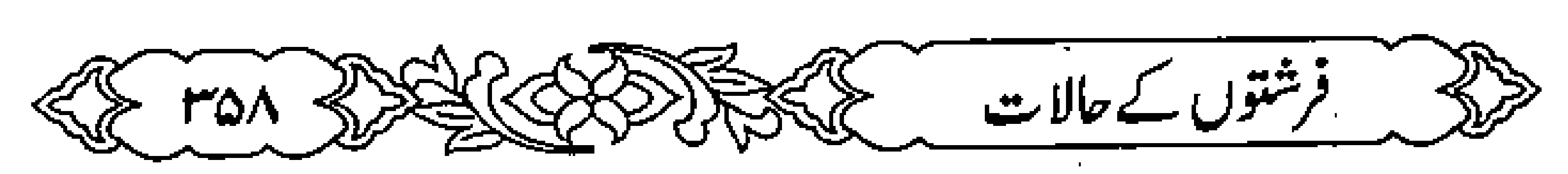
''ان اللّٰہ تعالیٰ قد وکل بالرّحم ملکا یقول ای رب نطفة ای رب علقة ای رب مضغة فاذا اراد اللّٰہ ان یقضی خلقھاقال ای رب شقی اوسعید ذکر اوانثی فماالرزق فماالاجل فیکتب کذلك فی بطن امه۔''

''اللہ تعالیٰ نے ہر رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے:''اے رب! یہ قطرہ رہے گا یا جما ہوا خون بنے گا یا گوشت کی بوٹی بنے گی (یعنی اس کی تخلیق مکمل ہوگی یا نہ ہوگی)۔'' جب اللہ تعالیٰ یہ ارادہ فرماتا ہے کہ اس نطفہ کی تخلیق مکمل فرمائے تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے:'' بدبخت ہوگا یاسعادت مند' مذکر ہوگا یا مونث' اس کا رزق کیا اور کتنا ہوگا اور اس کی موت کب آئے گی؟'' یہ سب کچھ اس وقت لکھ دیا جاتا ہے جب وہ اپنی شکم مادر میں ہوتا ہے۔''

(الصحیح المسلم' کتاب القدر' باب اول' حدیث نمبر ۵)(تفسیر قرطبی' صفحہ نمبر ۱۲' جلد نمبر ۷)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۴۹۲۲)(کنز العمال' حدیث نمبر ۴۵۷' جلد اول' صفحہ نمبر ۱۲۱)(مسند ابو داؤد' حدیث نمبر ۲۰۷۳)(مسند امام احمد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۴۸)(الشریعہ' صفحہ نمبر ۱۸۴)

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان النطفة تکون فی الرّحم اربعین یوما علی حالھا لاتتغیرفاذامضت الاربعون صارت علقة ثم مُضغة کذلك ثم عظاماکذلك فاذا اراداللّٰہ ان یسوی خلقه بعث الیه ملکا فیقول ای رب ذکر ام انثی اشقی ام سعید اقصیراوطویل ناقص ام زائدٌ



قوته' اجله اصحیح ام سقیم فیکتب ذلك کله۔"

"نطفہ چالیس روز تک رحم میں اپنی حالت میں رہتا ہے کسی اور حالت میں تبدیل نہیں ہوتا۔ جب چالیس روز گزر جاتے ہیں تو جما ہوا خون بن جاتا ہے۔ پھر اسی طرح چالیس روز میں گوشت کی بوٹی بن جاتی ہے۔ پھر اسی طرح یعنی چالیس روز میں ہڈیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کے ڈھانچہ کو درست کرتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے۔ وہ عرض کرتا ہے: "اے پروردگار! یہ مرد ہوگا یا عورت' بد بخت ہوگا یا سعادت مند' قدوقامت میں طویل ہوگا یا پست' طاقت کے اعتبار سے کمزور ہوگا یا زائد' اس کی موت کب ہوگی' یہ تندرست ہوگا یا بیمار؟" یہ فرشتہ اس کی اطلاع پا کر یہ سب کچھ لکھ دیتا ہے۔"

(درمنثور' صفحہ نمبر ۳۴۵' جلد نمبر ۴) (مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۱۹۲' جلد نمبر ۷) (طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۲۴۰) (کامل ابن عدی' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۱۴۶)

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذا اراد اللہ ان یخلق نسمة قال ملك الارحام ای رب ذکر ام انثی فیضی اللہ فیقول ای رب شقی ام سعید فیقضی اللہ امرہ ثم یکتب بین عینیه ماھو لاق حتی النکبة ینکبھا۔"

"جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ملک الارحام عرض کرتا ہے: "اے پروردگار! یہ مرد ہوگا یا عورت؟" تو اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرماتا ہے۔ وہ پھر عرض کرتا ہے: "اے پروردگار! یہ بدبخت ہوگا یا سعادت مند؟" تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی فیصلہ فرماتا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ انسان پر بیتنے والا ہوتا ہے سب کچھ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان تحریر کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو تکلیف پہنچی ہوتی ہے وہ بھی لکھ دی جاتی

ہے۔"

(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر۱۹۳' جلد نمبر۷)(المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ' حدیث نمبر ۲۹۱۸)

④ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذامر بالنطفة اثنتان واربعون ليلة بعث الله اليها ملكا فصوّرها وخلق سمعها وبصرها وجلدها وشحمها وعظامها ثم قال يارب ذكر ام انثى فيقضى ربك ماشاء ويكتب الملك ثم يقول يارب رزقة فيقضى ربك ماشاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة فى يده فلايزيد على امر ولاينقص۔"

"جب نطفہ کو رحم مادر میں بیالیس روز گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کی صورت بناتا ہے۔ اس کے کان' آنکھ' جلد' چربی اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے:" اے پروردگار! مذکر یا مونث؟" تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے اور یہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے:

"اے رب! اس کا رزق بھی لکھواؤ" تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ اس کو بھی لکھ لیتا ہے پھر یہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایک کتابچہ کھولتا ہے تو نہ کوئی بات زیادہ ہوتی ہے نہ کم۔"

(الصحیح المسلم' کتاب القدر' باب اول' حدیث نمبر۳)(معجم کبیر' از امام طبرانی' صفحہ نمبر۱۹۸' جلد نمبر۳)(الدر المنثور' صفحہ نمبر۳۴۵' جلد نمبر۴)(جمع الجوامع' جلد نمبر ۲۶۲۹)(کنز العمال' حدیث نمبر ۵۲۰)(تفسیر قرطبی' صفحہ نمبر۷' جلد نمبر۱۲)(مشکل الآثار' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۲۷۹)(الفتاویٰ الحدیثیہ' صفحہ نمبر۵ اور ۲۸)(الاسماء والصفات' از امام بیہقی' صفحہ نمبر۱۴۰)

⑤ حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"میں نے یا تو تورات میں پڑھا ہے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں

میں جن میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے آدمؑ کی اولاد! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا' میں تجھے پیدا کیا تو کچھ بھی نہ تھا' میں نے تجھے کامل انسان بنایا اور مٹی کے خمیر سے تجھے پیدا کیا اور پھر تجھے نطفہ کی شکل میں ایک محفوظ مقام میں رکھا۔ پھر میں نے ایک بوند (نطفہ) سے جما ہوا خون بنایا پھر اس جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنایا' پھر گوشت کے لوتھڑے سے ہڈیاں بنائیں، پھر میں نے ہڈیوں پر گوشت پہنایا' پھر میں نے تجھے ایک نئی شکل میں اٹھا کھڑا کیا۔ اے آدمؑ کی اولاد! کیا کوئی میرے سوا اس پر قادر ہے؟ پھر میں نے تیری ماں سے تیرا بوجھ ہلکا کر دیا' وہ تجھ سے تنگ دل نہیں ہوتی اور تیرے دکھ میں اذیت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پھر میں نے آنتوں کو وحی کی کہ تم نالی دار ہو جاؤ اور اعضاء کی طرف کہ تم الگ الگ ہو جاؤ تو آنتیں اپنے تنگ ہونے کے باوجود نالی دار ہو گئیں۔ اعضاء باہم الجھنے کے باوجود الگ الگ ہو گئے۔ پھر میں نے رحموں کے فرشتوں کو وحی کی کہ وہ تجھے تیری ماں کے پیٹ سے نکالے تو اس نے تجھے اپنے عضو کے ایک پر کے ذریعے ماں کے پیٹ سے نکال کر الگ کیا۔ پھر میں نے تجھے دیکھا کہ تو خلقت کے اعتبار سے کمزور تھا۔ تیرے دانت ایسے نہیں تھے جو کاٹتے اور نہ ڈاڑھیں ایسی تھی جو پیستیں تو میں نے تیرے واسطے تیری ماں کے سینہ سے دودھ نکلا جو گرمیوں میں ٹھنڈا ہو کر نکلتا ہے اور سردیوں میں گرم اور اس دودھ کو میں نے تیرے لیے جلد، خون اور رگوں سے نکالا ہے۔ پھر تیری والدہ کے دل میں میں نے تیرے لیے مہربانی ڈال دی اور تیرے باپ میں شفقت پس وہ دونوں محنت مشقت کر کے تجھے پالتے ہیں اور تجھے خوراک مہیا کرتے ہیں اور اس وقت تک نہیں سوتے جب تک کہ تجھے سلا نہ دیں۔ اے آدم زاد! میں نے یہ تیرے ساتھ کیوں کیا ہے؟ کیا یہ ایسی بات ہے جس کا تو مجھ سے حقدار

تھا یا میں نے اپنی کسی حاجت کو پورا کرنے کے لیے تجھے پیدا کر کے مدد چاہی ہے؟ اے آدم زاد! جب تیرے دانت ٹوٹ گئے اور ڈاڑھیں گر گئیں تو میں نے تجھے گرمی کے پھل ان کے موسم میں اور سردی کے پھل ان کے موسم میں کھلائے تو جب تو نے پہچان لیا کہ میں تیرا رب ہوں تو تو نے میری نافرمانی شروع کر دی۔ تو ہر پریشانی اور دکھ درد میں مجھے پکار، میں تیرے قریب بھی ہوں اور تیری فریاد کو سنتا بھی ہوں۔ تو ہر غلطی اور گناہ کی معافی کے لیے مجھ سے بخشش طلب کر بے شک میں غفور ورحیم ہوں۔" (حلیۃ الاولیاء)

ملک الجنین:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:

"ایک فرشتہ جنین کا نگران ہے۔ جب بچے کی ماں سوتی یا لیٹ جاتی ہے تو یہ فرشتہ اس جنین کا سر اوپر کو اٹھا دیتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو بچہ خون میں غرق ہو جائے۔" (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' بسند جید)

کروبیون علیہم السلام:

① حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

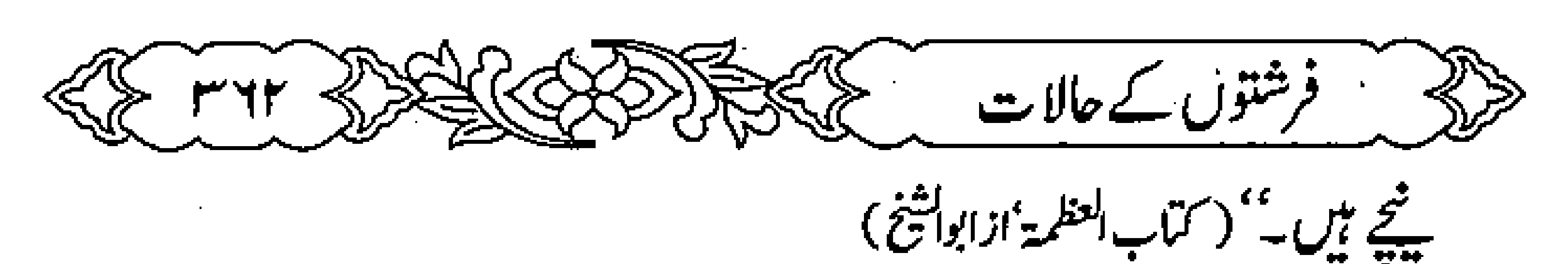
"ان للّٰہ ملائکۃ وھم الکروبیون من شحمۃ اذن احدھم الی ترقوتہ مسیرۃ خمسمائۃ عام للطائر السریع فی انحطاط۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۹۸۷) (اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر ۲۱۷ اور ۲۶۶' جلد نمبر ۱۰)

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے وہ ہیں جن کو کروبیون کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے کان کی لو سے اس کی ہنسلی کی ہڈی تک اترنے میں تیز پرندے کی رفتار کے حساب سے پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔"

② مشہور تابعی حضرت عثمان الاعرج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہواؤں کے خزانے عرش کو اٹھانے والے کروبی فرشتوں کے پروں کے



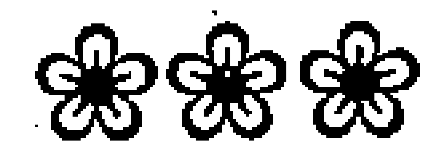
نیچے ہیں۔'' (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

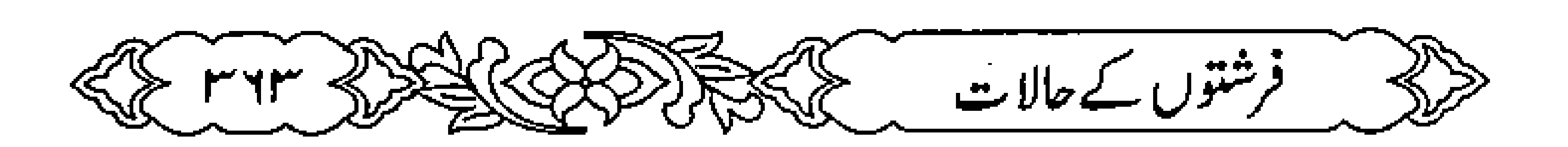
روحانیون علیہم السلام:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جس کا نام ''خطیرۃ القدس'' ہے۔اس میں بہت سے فرشتے ہیں جن کو ''روحانیون'' کہا جاتا ہے۔ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو یہ رب تعالیٰ سے دنیا کی طرف اترنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ جب ان کو اجازت دی جاتی ہے تو یہ کسی مسجد سے نہیں گزرتے جس میں نماز پڑھی جارہی ہو یا یہ راستہ میں کسی کا استقبال نہیں کرتے مگر ان دونوں کے لیے دعائے خیر فرماتے ہیں۔ان مسجد والوں اور راستہ میں ملنے والوں کو ان فرشتوں کی طرف سے برکت عطا کی جاتی ہے۔''

(شعب الایمان' از امام بیہقی)





باب : ۱۰

مختلف فرشتوں کا بیان

غائب کی دعا سے متعلق فرشتہ

① حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے تین سو ساٹھ دوست تھے جن سے ان کو صرف اللہ کے لیے محبت تھی اور یہ ان کے لیے نماز میں بھی دعا کرتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں کہا تو انہوں نے فرمایا:

''کوئی آدمی بھی اپنے بھائی اور دوست کے لیے اس کی پشت پیچھے دعا نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے متعلق دو فرشتے سپرد فرماتا ہے جیسا تم نے اس کے لیے دعا کی تو کیا میں اس کا شوق نہ کروں کہ میرے لیے فرشتے دعا کریں۔؟'' (طبقات ابن سعد)

② حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان دعوۃ المومن مستجابۃ لاخیہ بظھر الغیب عندراسہ ملک یومن علی دعانہ کلمادعا لہ بخیر قال امین ولک بمثل ذلک۔''

(ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۱۹۷) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۳۶۲) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۹۵)

''پشت پیچھے اپنے مسلمان بھائی کے لیے مومن کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

اس دعا کرنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔ جب بھی اپنے مسلمان بھائی کے لیے کوئی دعائے خیر کرے تو یہ کہتا ہے: ''آمین اور تیرے لیے بھی، اس طرح کی دعا اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول ہے۔''

③ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انه يستجاب للمرء بظهر للغيب لاخيه' مادعا لاخيه بدعوة الا قال الملك ولك بمثل ذلك۔''

(مسند امام احمد' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۴۵۳) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۱۹۸)

''انسان کی کسی مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا مگر یہ فرشتہ کہتا ہے: ''اور تیرے لیے بھی ویسا ہی ہو جس طرح تو نے اس کے لیے دعا کی۔''

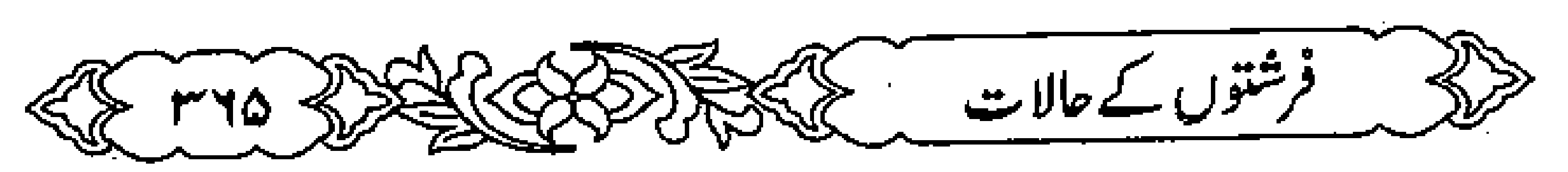
④ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انسان کا اپنے بھائی مسلمان کے لیے غائبانہ دعا کرنا ستر مقبول دعاؤں کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے سپرد کرتے ہیں جو اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لیے ویسا ہو جس طرح تو نے اس کے لیے دعا کی۔''

(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۳۰۴۲) (اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر ۲۲۴' جلد نمبر ۶)

رونے سے متعلق فرشتہ:

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انسان اس وقت تک نہیں روتا جب تک کہ اس کے پاس ایک فرشتہ نہیں بھیجا جاتا۔ وہ آ کر کے اس کے جگر پر اپنا پر رگڑتا ہے تو اس کے جگر کو رگڑنے سے انسان رونے لگتا ہے۔'' (ابن عساکر)



خیر وشر، ایمان وحیاء، صحت، بدبختی اور دولتمندی کے فرشتے:

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو بابل میں جمع کیا تو ان کے جمع کرنے کے لیے مشرقی، مغربی، شمالی، جنوبی اور سمندری ہوائیں چلائیں جنہوں نے ان کو بابل میں جمع کر دیا۔ جب وہ اس روز جمع ہوئے تو اس انتظار میں رہے کہ ہمیں یہاں پر کیوں جمع کیا گیا ہے تو اچانک ایک منادی نے پکارا: ''تم انسانوں میں سے جس نے مغرب کو اپنے داہنے اور مشرق کو اپنے بائیں کیا اور اپنا رخ قبلہ (بیت اللہ) کی طرف کیا تو آسمان والوں کی زبان بولے گا (یعنی اس کی قومی زبان عربی ہوگی)'' تو یعرب بن قحطان کھڑا ہوا تو اس (منادی کرنے والے) فرشتے نے کہا: ''اے یعرب بن قحطان تو ہی وہ آدمی ہے۔'' یہی وہ انسان ہے جس نے سب سے پہلے عربی میں کلام کیا۔ اس کے بعد یہ منادی فرشتہ اسی طرح ندائیں دیتا رہا کہ جس نے یہ اور یہ کیا تو اس کے لیے ایسا ہے حتیٰ کہ یہ سب موجود حضرات بہتر۷۲ زبانوں میں بٹ گئے اور یہ آواز ختم ہوگئی۔ زبانیں مختلف ہوگئیں اور خیر وشر، حیا، ایمان، صحت، بدبختی، دولتمندی، شرف، مروت، ظلم، جہالت، تلوار اور جنگ کے فرشتے نازل ہونے لگے اور یہ سب عراق میں جمع ہوگئے تو بعض نے بعض کو کہا کہ تم بکھر جاؤ۔ تو ایمان کے فرشتے نے کہا: ''میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں رہوں گا۔'' حیاء کے فرشتے نے اسے کہا: ''میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔'' بدبختی کے فرشتے نے کہا: ''میں دیہاتوں میں رہوں گا۔'' تو صحت کے فرشتے نے کہا: ''میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔'' ظلم اور ناانصافی کے فرشتہ نے کہا: ''میں مغرب کے علاقوں میں رہوں گا۔'' تو جہالت کے فرشتہ نے کہا: ''میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔'' شاید اسی وجہ سے مغربی اقوام میں عموماً دینی علوم سے ناواقفیت

ہے۔ تلوار کے فرشتہ نے کہا: ''میں علاقہ شام میں رہوں گا۔'' تو جنگ کے فرشتہ نے کہا: ''میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا۔'' دولتمندی کے فرشتے نے کہا: ''میں بھی اسی علاقہ بابل میں رہوں گا۔'' تو مروت کے فرشتہ نے کہا: ''میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا۔'' تو شرف کے فرشتے نے کہا: ''میں تم دونوں کے ساتھ رہوں گا (شاید اسی شرف کی وجہ سے ملک شام میں ابدالوں کے رہنے کا حدیث میں ذکر آیا ہے)۔''

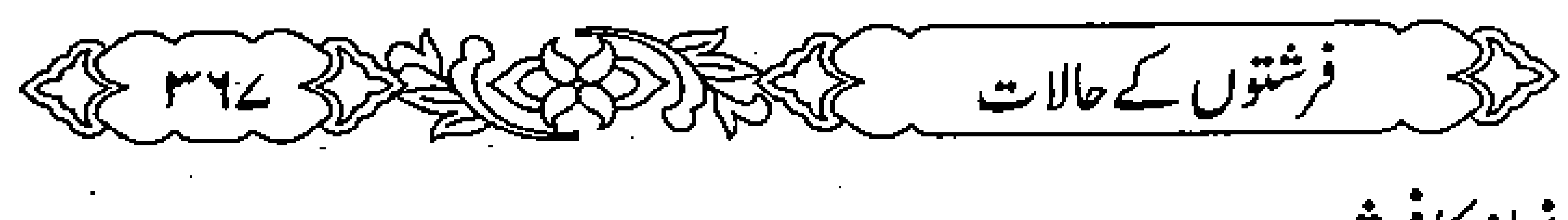
(کتاب المجالسۃ' از امام دینوری)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان ملائكة موكّلين بارزاق بنى آدم قال لهم ايما عبد وجد تموه جعل الهم هما واحدا فضمنوارزقه السماوات والارض وايما عبدٌوجدتموه طلب' فان تحرى الصدق فطيبواله وَيسّروا' وان تعدّى الى غيرذلك فَخَلُّوا بينه وبين ما يريد' ثم لاينال فوق الدرجة التى كتبتهاله۔''

''اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو انسانوں کے رزق مہیا کرنے پر متعین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم فرمایا ہے کہ جس آدمی کو تم اس حالت میں پاؤ کہ اس نے صرف روزی کے دھندے کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے تو تم اس کو آسمانوں اور زمین کے رزق مہیا کردو اور دیگر انسانوں کو بھی بقدر تقدیر خداوندی حصہ دو۔ جس آدمی کو تم روزی طلب کرتا ہوا پاؤ تو اس کو اس کے ارادہ سمیت مہلت دے دو۔ یہ شخص اس درجہ سے زیادہ روزی حاصل نہیں کرسکے گا جتنی میں نے اس کے لیے مقرر فرما رکھی ہے۔''

(نوادر الاصول' از امام ترمذی) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۵۱) (کنز العمال' حدیث نمبر ۹۳۲۱)



نماز کا فرشتہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للہ ملکا ینادی عنده کل صلاة یابنی آدم قوموا الی نیرانکم التی اوقدتموها علی انفسکم فاطفئوها بالصلاة۔"

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ وہ ہے جو ہر نماز کے وقت یہ پکارتا ہے: "اے اولاد آدم! اپنی آگوں کی طرف اٹھو جن کو تم نے اپنے لیے جلا رکھا ہے اور ان کو نماز سے بجھا دو۔"

(طبرانی صغیر' صفحہ نمبر ۱۳۰' جلد نمبر ۲) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۴۳) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۸۸۸۱) (الدر المنثور' صفحہ نمبر ۲۵۵' جلد نمبر ۳) (الترغیب والترھیب' صفحہ نمبر ۲۳۵' جلد نمبر ۱) (اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر ۱۱' جلد نمبر ۳)

جنازے کے فرشتے:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للہ ملائکة یمشون مع الجنازة یقولون سبحان من تعزز بالقدرة وقهر العباد بالموت۔"

"اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جنازے کے ساتھ چلتے ہیں اور کہتے ہیں: "پاک ہے وہ ذات جو اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے! اور اپنے بندوں پر موت کے ذریعہ سے قہار ہے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۴۴) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۳۵۶)

② حضرت سوید ابن غفلہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فرشتے جنازے کے آگے آگے چلتے ہیں اور کہتے ہیں: "اس فلاں نے آخرت کے لیے کیا بھیجا؟ جبکہ لوگ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اس فلاں نے

ترکہ میں کیا چھوڑا؟'' (سعید بن منصور)

(اس طرح کی ایک مرفوع حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس کو امام بیہقی نے تخریج کیا ہے۔)

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اوران کی والدہ کے متعلق بشارت دینے والے فرشتے:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزاری اور میں نے ایک شخص کو دیکھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''هل رايت، قلت نعم قال هذاملك هبط على من السماء لم يهبط على منذبعثت الاليلتى هذه فبشرنى ان الحسن و الحسين سيداشباب اهل الجنة۔''

''تونے اس کو دیکھا؟'' میں عرض کیا! ''ہاں'' فرمایا: ''یہ فرشتہ تھا جو آسمان سے زمین پر نازل ہوا تھا جب سے میں نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں اس رات کے علاوہ یہ کبھی نازل نہیں ہوا۔اس نے مجھے بشارت بنائی ہے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے۔'' (ابن عساکر)

② حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''هذاملك من الملائكة استاذن ربه ليسلم على ويزورنى لم يهبط الى الارض قبلها فبشرنى ان حسنا وحسينا سيدا شباب اهل الجنة۔''

''یہ اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور میری زیارت کرنے کے لیے اجازت طلب کی ہے اور یہ اس سے قبل زمین پر کبھی نہیں اترا۔اس نے مجھے بشارت سنائی ہے کہ حسن وحسین

رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

(طبرانی کبیر' صفحہ نمبر ۲۷' جلد نمبر ۳)

③ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور چلے گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ پس اچانک ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رک گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حذیفه هل رایت العارض الذی عرض لی قلت نعم، قال ذاك ملك من الملائكة لم یهبط الی الارض قلبها استاذن ربه فسلم علی وبشرنی بالحسن والحسین انهما سیدا شباب اهل الجنة وان فاطمةسیدة نساء اهل الجنة۔"

"اے حذیفہؓ! تم نے میرے سامنے آنے والے شخص کو دیکھا؟" میں نے عرض کیا: "جی ہاں" تو آپؐ نے فرمایا: "یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا جو اس سے قبل کبھی نہیں اترا' اس نے اپنے رب سے میری زیارت کی دعا مانگی تھی' اس نے مجھے سلام بھی کیا ہے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں بشارت بھی سنائی ہے کہ یہ دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور فاطمہؓ (میری بیٹی) جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔"

(دلائل النبوۃ امام بیہقی، کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۶۹۵ بحوالہ طبرانی)

④ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ روایت اس طرح بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ ملکالم یهبط الی الارض قبل الساعة استاذن ربه عزوجل فی السلام علی' فسلم علی وبشرنی: ان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة۔"

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو اس وقت سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا۔ اس نے اپنے پروردگار عزوجل سے مجھے سلام عرض کرنے کی اجازت طلب کی



ہے اور مجھے سلام بھی کہا۔ مجھے خوشخبری بھی سنائی کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے اور میری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہو گی۔''

(ابن منذر)(ابن عساکر)

نباتات کے فرشتے:

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی خشک وتر درخت ایسا نہیں ہے اور نہ سوئی کے برابر ایسی جگہ ہے مگر وہاں پر ایک فرشتہ موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس کو جانتا ہوتا ہے۔ آسمان کے فرشتے مٹی کے ذرات سے بھی زیادہ ہیں اور عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے سینے سے کندھے تک کا فاصلہ پانچ سو سال کا ہے۔''

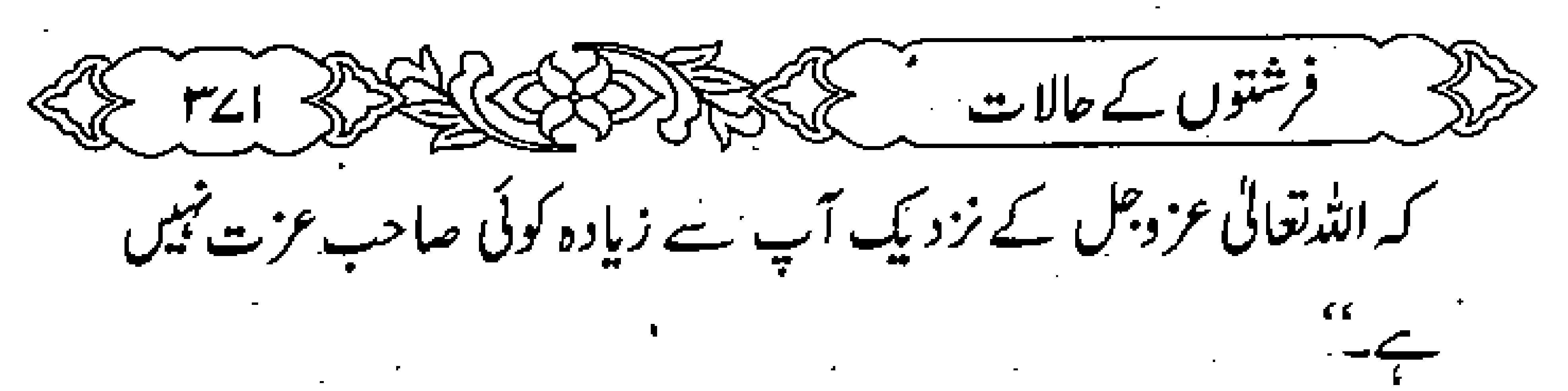
(ابن ابی حاتم' ابوالشیخ (منہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دینے والا فرشتہ:

① حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد نبویؐ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک بادل اترا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نزل علی ملك ثم قال لی، لم أزَلَ استاذن ربی فی لقائك حتی کان هذا اوان اذن لی وانی ابشرك انه لیس احد اکرم علی الله عزوجل منك○''

''میرے پاس ایک فرشتہ نازل ہوا ہے اور مجھے بتلایا ہے کہ میں ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ سے آپؐ سے ملاقات کی اجازت مانگتا رہا یہاں تک کہ یہ وقت آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں آپؐ کو خوشخبری دیتا ہوں



کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک آپ سے زیادہ کوئی صاحب عزت نہیں ہے۔"

(ابن مندہ)(کتاب المعرفۃ' از ابونعیم اصبہانی)

(۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اصلحی لنا المجلس فانہ ینزل ملک الی الارض لم ینزل الی الارض قط"

"ہمارے بیٹھنے کے لیے جگہ درست کرو کیونکہ آج ایسا فرشتہ نازل ہونے والا ہے جو زمین پر اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔"

(مسند احمد' صفحہ نمبر' ۲۹۶' جلد نمبر ۶)(ترغیب وترہیب' صفحہ نمبر ۳۶۷' جلد نمبر ۳)(تفسیر ابن کثیر' صفحہ نمبر ۲۴۴' جلد نمبر ۵)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۴۱۷' جلد نمبر ۸)

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اتانی ملک جرمہ یساوی الکعبۃ فقال اِختَرَانَ تکون نبیاملکااونبیا فاوما الیّ جبریل ان تواضع للّٰہ فقلت بل احب ان اکون عبدا نبیا فشکرربی ذلک فقال انت اول من تنشق عنہ الارض واول شافع۔"

"میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کا جسم کعبہ شریف کے مساوی تھا۔ اس نے کہا: "اے محمدؐ! آپ پسند کریں کہ نبی ہونے کے ساتھ بادشاہ بنیں گے یا نبی ہونے کے ساتھ اللہ کے بندے بنیں گے؟" جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اشارہ کیا کہ آپ اللہ کے لیے عاجزی اختیار فرمائیں تو میں نے کہا: "بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ خدا کا نبی اور بندہ بنوں۔" اللہ تعالیٰ کو میری یہ بات پسند آئی اور ارشاد فرمایا: "آپؐ سب سے پہلے ہوں گے جس سے زمین شق ہوگی (روز قیامت

سب سے پہلے آپ کی قبر شریف کھلے گی) اور آپؐ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے (اس شفاعت سے شفاعت کبریٰ مراد ہے جس سے پہلے کسی نبی اور ولی کو شفاعت کرنے کی ہمت نہ ہوگی بعید نہیں کہ شفاعت کبریٰ کے بعد دوسری شفاعت میں بھی آپؐ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں۔)''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۹۵)(کنز العمال' حدیث نمبر ۳۲۰۲۶)

سمندر کا فرشتہ:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے پھیلنے اور پیچھے ہٹنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا:

''ایک فرشتہ بڑے اور گہرے سمندر پر متعین ہے، پس جب وہ سمندر پر اپنا پاؤں رکھتا ہے تو سمندر اُبل پڑتا ہے اور جب اٹھا لیتا ہے تو سمٹ جاتا ہے۔ پس اس کا مدوجزر (پھیلنا اور سمٹنا) اسی وجہ سے ہے۔''

② حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

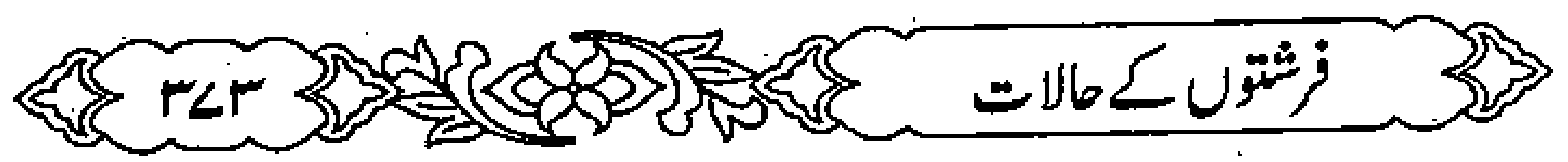
''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سمندر ایک فرشتہ کی گرفت میں ہے۔ اگر وہ اس سے غافل ہو جائے اور سمندر کو اپنی گرفت سے آزاد کر دے تو اس کی موجیں زمین پر ٹوٹ پڑیں۔'' (ابن ابی حاتم)

آسمان' زمینیں ایک لقمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان للّٰہ عزوجل ملکا لوقیل له التقم السموات السبع و الارضین بلقمةٍ واحدة لفعل تسبیحه سبحانك حیث كنت۔''

''اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے تو ساتوں آسمانوں اور سب زمینوں کو ایک لقمہ کر لے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اس کی تسبیح یہ ہے:



"سبحان حیث کنت (اے اللہ! تیری ذات جہاں بھی ہے بہت ہی پاک ہے)

(حلیہ الاولیاء' صفحہ نمبر۳۱۸' جلدنمبر۳)(جمع الجوامع' حدیث نمبر۶۹۴۹)(کنزالعمال' حدیث نمبر۲۹۸۳۲)(تفسیر ابن کثیر' صفحہ نمبر۱۱۳' جلد نمبر۵۔ صفحہ نمبر۳۳۴' جلد نمبر۸)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۸۰' جلد نمبر۱)(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۶۹۵)(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۱' صفحہ نمبر۱۹۵) (البدایہ والنہایہ' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۴۳)

کندھے سے اخیر تک طویل فاصلہ والا فرشتہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"امرت ان احدث عن ملك فی السماء مابین عاتقه الی منتهی راسه کطیران ملك سبع مائة عام وما یدری این ربه فسبحانه۔"

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آسمان کے ایک فرشتہ کے متعلق بتلاؤں۔ اس کے کندھے سے سر کے آخری حصہ تک کا فاصلہ ایک فرشتہ کے سات سو سال تک چلنے کے برابر ہے۔ اس نے اپنے رب کو نہیں دیکھا۔ پس وہ اس کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔"

(کتاب العظمۃ' ازابوالشیخ)

آدھا آگ آدھا برف:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات نے ارشاد فرمایا:

"ان للہ ملکا نصفہ من نور ونصفہ من ثلج یقول سبحانك یا مؤلف الثلج الی النور ولا یطفئ النور برد الثلج ولا برد الثلج حرالنور الّف بین قلوب عبادك المومنین ○"

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نصف جسم آگ کا ہے اور نصف برف کا

ہے۔ وہ یہ دعا کرتا ہے: "اے اللہ! تیری ذات پاک ہے۔ اے برف کی آگ سے الفت قائم کرنے والے! جس سے آگ برف کی ٹھنڈک کو اور برف کی ٹھنڈک آگ کی گرمی کو نہیں بجھاتی اپنے مومن بندوں کے دلوں میں الفت اور محبت قائم فرما۔"

(ابوالشیخ (منہ)، اتحاف السادۃ المتقین ص ۱۷۸، جلد ۶، ص ۲۱۸، جلد ۱۰، المغنی عن حمل الاسفار جلد ۲، ص ۱۵۸، کنز العمال حدیث ۱۵۱۷۴)

46656000لغات والا فرشتہ:

حضرت ضحاک جلیل القدر تابعی مفسر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جب وہ اپنی آواز بلند کرتا ہے تو سب فرشتے اس کی تعظیم کی وجہ سے خاموش ہو جاتے ہیں اور اللہ کا ذکر اپنے دلوں میں کرنے لگتے ہیں، کیونکہ فرشتے تسبیح میں وقفہ نہیں کرتے۔"

عرض کیا گیا:

"وہ فرشتہ کیسا ہے؟"

فرمایا:

"اس کے ۳۶۰ سر ہیں، ہر سر میں ۳۶۰ زبانیں ہیں اور ہر زبان میں ۳۶۰ لغتیں ہیں۔" (کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ)

مٹی کے ذرات سے زیادہ آنکھوں اور زبانوں والا فرشتہ:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ کسی آسمان میں کچھ فرشتے ایسے ہیں جو سب کے سب تسبیح کرتے ہیں اور کوئی تو تسبیح کرتے ہوئے سجدہ میں ہے اور کوئی قیام میں ہے۔ ایک آسمان میں ایک ایسا فرشتہ ہے جس کی کنکریوں، زمین کے ذرات اور آسمان کے ستاروں کی تعداد میں آنکھیں ہیں اور ہر آنکھ کے نیچے

ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو ایسی زبان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں جس کو دوسری زبان نہیں سمجھ سکتی۔ عرش بردار فرشتوں کے سینگ ہیں' ان کے سینگوں اور سروں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور عرش ان کے سینگوں پر ہے۔ (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

عرش کے اردگرد کے فرشتوں کی تسبیح، تعداد اور احوال

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عرش کے اردگرد فرشتوں کے آگے پیچھے ستر ہزار صفیں ہیں جو رات دن عرش کے اردگرد طواف کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے ستر ہزار فرشتوں کی صفیں قیام میں ہیں' ان کے ہاتھ گردنوں کی طرف ہیں جن کو انہوں نے اپنے کندھوں پر رکھا ہوا ہے۔ جب یہ سامنے والے فرشتوں کی تکبیر و تہلیل (کلمۂ طیبہ) سنتے ہیں تو اونچی آوازوں سے یہ کہتے ہیں:

"سبحانك وبحمدك انت الذی لااله الا انت الاکبر ذخر الخلائق کلهم۔"

"تو پاک ہیں اور اپنی تعریف کے ساتھ موصوف ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو بہت بڑا ہے اور ساری مخلوقات کا خالق ہے۔"

ان کے پیچھے فرشتوں کی ایک لاکھ اور صفیں ہیں جنہوں نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر اپنے سینوں پر باندھا ہوا ہے۔ ان کے پاؤں تلے بال' اون' پروں کے روئیں اور پر ہیں۔ ان میں کوئی بال' اون' پر کی روں' پر' جوڑ' بالوں کا گچھا' ہڈی' جلد اور گوشت ایسا نہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد ایسے انداز میں پیش کرتا ہے جس انداز میں کوئی دوسرا نہیں کرتا۔ اس فرشتہ کے دو پروں کے درمیان تین سو سال چلنے کا فاصلہ ہے' اس کے کان کی لو سے کندھے تک چار سو سال چلنے کا فاصلہ ہے اور ان میں سے ہر ایک کے دونوں کندھوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔" (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)



مشرق ومغرب کے آٹھ فرشتے اوران کی ذمہ داریاں:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے آٹھ فرشتے ایسے ہیں جن میں سے چار مشرق میں اور چار مغرب میں ہیں۔ جب مشرق والوں کی شام آتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: ''اے نیکی سے دور بھاگنے والے! نیکی کی طرف متوجہ ہو۔'' جو مغرب میں ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں: ''اے گناہ میں رغبت کرنے والے! رک جا!'' جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو مشرق والا فرشتہ کہتا ہے: ''اے اللہ! ہر ایک انسان کو ایسا نصیب عطا فرما جو اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو فائدہ پہنچائے اور باقی رہے۔'' جو مغرب میں ہوتا ہے وہ کہتا ہے: ''ہر ایک کو ایسا مال دے جو اس کے پاس ہی رہے مگر بے کار۔'' اور جب رات کی دو تہائی گزر جاتی ہے تو تیسرا فرشتہ جو مشرق میں ہوتا ہے کہتا ہے: ''سبحان الملك القدوس'' اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ بھی کہتا ہے: ''سبحان الملك القدوس'' اور چوتھے نے صور اپنے منہ میں رکھا ہوا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم کب ملتا ہے اور باقی فرشتے اس کے بالمقابل ہیں۔''

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ)

خوشی اور غم کا اظہار کرنے والے فرشتے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان للہ ملائکة فی السماء ابصر ببنی آدم واعمالهم من بنی آدم بنجوم السماء فاذا ابصروا الی عبد یعمل بطاعة الله ذکروه فیها بینهم وسموه وقالوا افلح اللیلة فلان نجا اللیلة فلان' واذا ابصروا الی عبد یعمل بمعصیة الله ذکروه فیما بینهم وسموه وقالوا: خاب اللیلة فلان' خسر اللیلة فلان هَلَكَ اللیلة فلان۔''

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے آسمان میں ایسے ہیں جو اولادِ آدم کو اور ان کے اعمال کو انسانوں کے ستاروں کو دیکھنے سے زیادہ دیکھتے ہیں تو جب وہ کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اپنے درمیان اس کا ذکر کرتے اور نام لیتے اور کہتے ہیں: ''اس رات فلاں کامیاب ہوگیا، اس رات فلاں نجات پا گیا۔'' جب کسی ایسے آدمی کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہوتا ہے تو اس کا بھی آپس میں ذکر کرتے ہیں اور اس کا نام لیتے اور کہتے ہیں: ''آج شب فلاں خائب و خاسر رہا، آج رات فلاں نقصان میں رہا' آج رات فلاں ہلاک ہوگیا۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ) (مسند الفردوس' حدیث نمبر ۶۹۲) (حلیہ الاولیا' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۸۱) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۱۰۵۵۰)

آسمان کے دروازوں کے فرشتے اور ان کی ندائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان ملکا بباب من ابواب السماء یقول من یقرض الیوم یجد غداوملك بباب اخرینادی اللھم اعط منفقا خلفاواعط ممسکا تلفا وملك بباب آخرینادی یایھاالناس ھَلُمُّوْا الی ربکم ماقل وکفی خیر مما کثروالھی وملك ینادی بباب آخر یا بنی آدم لدوا للموت وابنوا للخراب۔''

''آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ایک فرشتہ ہے جو یہ کہتا ہے: ''کوئی ہے جو آج اللہ کے نام پر قرض (صدقہ خیرات) دے اور کل (روز قیامت اس کا اجر ثواب) وصول کرے۔'' ایک فرشتہ ایک اور دروازہ پر ہے جو یہ دعا کرتا ہے: ''اے اللہ! اپنے نام پر علم اور دولت خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا مال اور علم عطا فرما اور علم و دولت کو روک رکھنے والے کو

ضائع ہونے والا مال اور علم عطا فرما۔'' ایک اور فرشتہ ایک اور دروازہ پر یہ پکارتا ہے: ''اے لوگو! اپنے رب کی طرف دوڑو جو رزق کم لیکن با کفایت ہو وہ اس سے بہتر ہے جو بہت زیادہ ہو لیکن فضولیات میں۔'' ایک دروازہ پر یہ آواز دیتا ہے: ''اے اولاد آدم! مرنے کے لیے بچوں کو جنم دو اور ویران ہونے کے لیے تعمیر کرو۔''

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ) (شعب الایمان، از امام بیہقی) (مسند امام احمد، صفحہ نمبر ۳۰۵، جلد نمبر ۲) (جمع الجوامع، حدیث نمبر ۱۰۹۰۷) (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۶۱۱۹ اور ۱۶۱۲۰) (الدر المنثور، صفحہ نمبر ۳۱۳، جلد نمبر ۱) (کشف الخفاء، صفحہ نمبر ۲۰۱ اور ۲۶۸، جلد نمبر ۲)

تسبیح کی تاکید کرنے والا فرشتہ:

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مامن صباح یصبح العباد الا وصارخ یصرخ ایها الخلائق سبحوا الملك القدوس۔''

''ہر صبح جس میں لوگ بیدار ہوتے ہیں اس وقت ایک پکارنے والا فرشتہ ندا کرتا ہے: ''اے مخلوقات! تم ملک قدوس اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔''

(المطالب العالیہ، حدیث نمبر ۳۴۲۰) (مجمع الزوائد، صفحہ نمبر ۹۴، جلد نمبر ۱۰) (امالی الشجری، صفحہ نمبر ۲۲۵، جلد نمبر ۱) (ابن عساکر، صفحہ نمبر ۳۶۰، جلد نمبر ۴) (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۹۸۷)

محافل ذکر تلاش کرنے والے فرشتے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض فضلا عن کُتّاب الناس یطوفون فی الطرق یلتمسون اهل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تعالیٰ تنادوا هلموا الی حاجتکم فیحفونهم باجنحتهم الی السماء الدنیا فیسالهم ربهم وهواعلم منهم مایقول عبادی فیقولون

يسبحو نك ويكبرونك ويحمدونك ويمجّدونك فيقول هل رَاَوْنى فيقولون لا والله ماراوك فيقول كيف لو رَأوْنى؟ فيقولون لوراوك كانوا اشد لك عبادة واشد لك تمجيدا واكثرلك تسبيحا' فيقول فما يَسْئَالُونى ؟ فيقولون يسألونك الجنة فيقول وهل رأوها؟ فيقولون لاوالله يارب ماراوها' فيقول فكيف لوانهم راوها' فيقولون لوراوها كانوااشد عليها حرصا واشد لها طلبا واعظم فيها رغبة، قال فَمِمَّ يتعوذون؟ فيقولون من النار' فيقول الله عزوجل وهل رأوها؟ فيقولون لاوالله يارب ماراوها فيقول فكيف لوراوها فيقولون لوراوها كانوا اشد منها فراروااشد لها مخافة فيقول فاشهدكم انى قد غفرت لهم، فيقول ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة فيقول هم القوم لايشقىٰ بهم جليسهم۔''

''اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں اور یہ لوگوں کے اعمالنامہ لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں۔ یہ راستوں میں گھومتے ہوئے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ آؤ اپنی ضرورت یہاں موجود ہے تو وہ ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں سے چھپا لیتے ہیں اور ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے جبکہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ تیری تسبیح' تکبیر' تعریف اور بزرگی بیان کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ''کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے نہیں دیکھا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟''

عرض کرتے ہیں: ''اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو آپ کی عبادت بھی خوب کریں' تیری بزرگی بھی خوب بیان کریں اور تسبیح بھی خوب کہیں۔'' اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ''اچھا! یہ بتلاؤ وہ مجھ سے کیا طلب کرتے تھے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''وہ تجھ سے جنت طلب کرتے تھے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''نہیں !اللہ کی قسم ! اے پروردگار! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر یہ لوگ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص' بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت کرنے لگیں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''جہنم سے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''نہیں! قسم بخدا انہوں نے اس کو نہیں دیکھا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ان کی کیا حالت ہوگی اگر وہ اس کو دیکھ لیں؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس سے خوب بھاگنے والے اور خوب ڈرنے والے ہوں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے۔'' ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ''اے اللہ! فلاں آدمی ان ذاکرین سے نہیں تھا۔ اس کو تو اس کی کوئی مجبوری لائی تھی۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''یہ ذاکرین ایسی قوم ہیں کہ ان کا ہم نشین بھی محروم نہیں ہوگا۔''

(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۷۴۷) (سنن نسائی' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۴۳) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۴۴۱ اور ۴۵۲۔ جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۵۲) (سنن دارمی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۱۷) (مستدرک حاکم' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۲۱) (طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۱۷۱) (شعب الایمان' حدیث نمبر ۳۱۱۶) (صحیح ابن حبان' حدیث نمبر ۲۳۹۲) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۹' صفحہ نمبر ۲۴) (ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۹۸) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۴۶) (تفسیر بغوی' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۷۵) (شرح

السنہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۹۷)(مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر ۲۲۶۷)(زہد ابن مبارک صفحہ نمبر ۳۶۵)(اتحاف السادۃ جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۱۹ اور ۴۵۷۔ جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۹۔ جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۲۵)(مغنی عن حمل الاسفار جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۲)(بدایہ والنہایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۳ اور ۵۴۔ جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۲۷۵)(ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۱۷۔ جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۴۷۴)(کشف الخفاء جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۸۳)(تاریخ دمشق جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۴۴۶)(طبقات اصفہان جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۰۵)(لآلی مصنوعہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۴۶)

③: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللہ عزوجل سرایامن الملائکۃ تحل وتقف علی مجالس الذکرفی الارض''

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر چلنے والے ہیں جو آسمان سے نازل ہوتے اور زمین پر مجالس ذکر میں شرکت کرتے ہیں۔''

(مستدرک حاکم صفحہ نمبر ۴۹۴ جلد نمبر ۱)(جمع الجوامع حدیث نمبر ۴۹۲۴)(کنزالعمال حدیث نمبر ۱۸۸۷)(میزان الاعتدال حدیث نمبر ۱۶۱۵۵)(الضعفاء والمجروحین صفحہ نمبر ۸۱ جلد نمبر ۲)(الترغیب والترھیب صفحہ نمبر ۴۰۵ جلد نمبر ۲)(الحاوی للفتاوی صفحہ نمبر ۲۴ جلد نمبر ۲)

③ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللہ عزوجل سیارۃ من الملائکۃ یبتغون حلق الذکر فاذا مَرُّوا بحلق الذکر قال بعضھم لبعض اُقْعُدُوْا فاذا دعا القوم اَمَّنُوا علی دعائھم فاذا صلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا معھم حتی یفرغوا ثم یقول بعضھم لبعض طُوْبٰی لھم لایرجعون الامغفورًا لھم۔''

''اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے زمین پر چلنے والے ہیں جو مجالس ذکر کی جستجو میں رہتے ہیں جب بھی یہ کسی حلقۂ ذکر سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو بیٹھنے کا

کہتے ہیں۔ پس جب یہ مجلس دعا مانگتی ہے تو یہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور جب وہ مجھ (حضور ﷺ) پر درود و سلام پڑھتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ درود و سلام پڑھتے ہیں' جب وہ اپنے ذکر اور درود سے فارغ ہو جاتے ہیں تو یہ مجلس سے اٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں: ''ان شرکائے مجلس ذکر و درود کو مبارک ہو یہ اپنے گھروں کو نہیں لوٹ رہے مگر ان کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۹۴۶) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۸۷۶) (الدر المنثور' صفحہ نمبر ۱۵۲' جلد نمبر ۱) (الترغیب والترھیب' صفحہ نمبر ۴۰۴' جلد نمبر ۲) (حلیہ الاولیاء' صفحہ نمبر ۲۶۸' جلد نمبر ۶) (مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۷۷' جلد نمبر ۱۰) (اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر ۶۰' جلد نمبر ۵) (الحاوی للفتاوی' صفحہ نمبر ۲۷' جلد نمبر ۲)

چار ارب اسی کروڑ فرشتوں کی طاقت والا فرشتہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''العرش یاقوته حمراء وان ملکا من الملائکة نظر الیه رای عظمته فاوحی اللہ الیه انی قدجعلت فیك قوة سبعین الف ملك لكل ملك سبعون الف جناح فطار الملك بما فیه من القوة و الا جنحة ماشاء اللہ ان یطیر فوقف فنظر مکانه لم یرم۔''

''عرش الٰہی سرخ یاقوت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے جب اسے دیکھا تو اس کی نظر میں اس کی بڑی عظمت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تیرے اندر ستر ہزار فرشتوں کی طاقت رکھی ہے جن میں سے ہر ایک کے ستر ہزار پر ہوں (تو تو اس عظیم قوت کے ساتھ میرے عرش کی طرف پرواز کر) تو یہ فرشتہ اپنی پوری قوت اور پروں کے ساتھ اڑتا رہا جتنا اللہ نے چاہا اڑا۔ جب وہ رکا تو اس نے دیکھا کہ وہ

اپنے مقام پر ہے اور اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔"

(کتاب العظمۃ از ابوالشیخ)(الدرالمنثور صفحہ نمبر ۲۹۷ جلد نمبر ۳)(کنز العمال حدیث نمبر ۱۵۱۹۵)

(اپنی قوت سے اڑنے کے باوجود عرش تک نہ پہنچ سکا بلکہ اسے ایسے معلوم ہوا جیسے وہ اپنے مقام سے اڑا ہی نہیں ہے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس فرشتے کے عاجز آنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کو مزید ستر ہزار فرشتوں والے پر لگائے اور اتنی قوت اور عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اب پرواز کر تو پھر اس نے پرواز کی تب بھی وہ تھک کر رہ گیا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کیا۔)

جہاد کی سواریوں کی تھکاوٹ دور کرنے والے فرشتے:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان للّٰہ ملائکۃ ینزلون فی کل لیلۃ یحسون الکلال عن دوابّ الغزاۃ الادابۃ فی عنقھا الجرس ○"

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رات کے وقت اترتے ہیں اور جہاد کے جانوروں اور سواریوں کی تھکاوٹ دور کرتے ہیں مگر اس جانور کی تھکاوٹ دور نہیں کرتے جس کی گردن میں گھنٹی ہوتی ہے۔"

(اتحاف السادۃ المتقین، صفحہ نمبر ۱۲۵، جلد نمبر ۹)(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۶۹۵۰)(مجمع الزوائد، صفحہ نمبر ۲۳۶۷، جلد نمبر ۵)(مغنی عن حمل الاسفار، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۱۸)

رزق کے بارے میں ندا کرنے والے فرشتے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللّٰہ عزوجل املاکا خلقھم کیف شاء وصوّرھم علی ما شاء تحت عرشہ اَلْھَمَھُمْ ان ینادوا قبل طلوع الشمس وقبل غروب الشمس فی کل یوم مرتین: الا من وسع علی عیالہ وجیرانہ وسّع اللہ علیہ فی الدنیا الا من ضَیَّقَ اللہ علیہ۔"

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کو اللہ نے جیسا چاہا تخلیق فرمایا اور

جب چاہا اپنے عرش کے نیچے ان کی صورتیں بنائیں۔ان کو اس کا الہام فرمایا کہ سورج طلوع ہونے سے اور غروب ہونے سے قبل روزانہ دو مرتبہ یہ ندا کیا کریں: ''یادرکھو! جس نے اپنے اہل وعیال اور پڑوسیوں پر کشادگی کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں کشادگی فرمائے گا۔خبردار! جس نے تنگی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس پر تنگی کو مسلط فرمائے گا۔''

(ابن لال فی مکارم الاخلاق)(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۶۹۳)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۱۶۴۵۳)
(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۲۱۷)

پیدل سفر حج اور فرشتے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان للّٰہ ملائکۃ موکلین بانصاب الحرم منذ خلق اللّٰہ الدنیا الی ان تقوم الساعۃ یدعون لمن حج من مصرہ ماشیا۔''

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حرم بیت اللہ کے متعلق ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اور یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔جس نے اپنے شہر سے پیدل چل کر حج کیا یہ اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

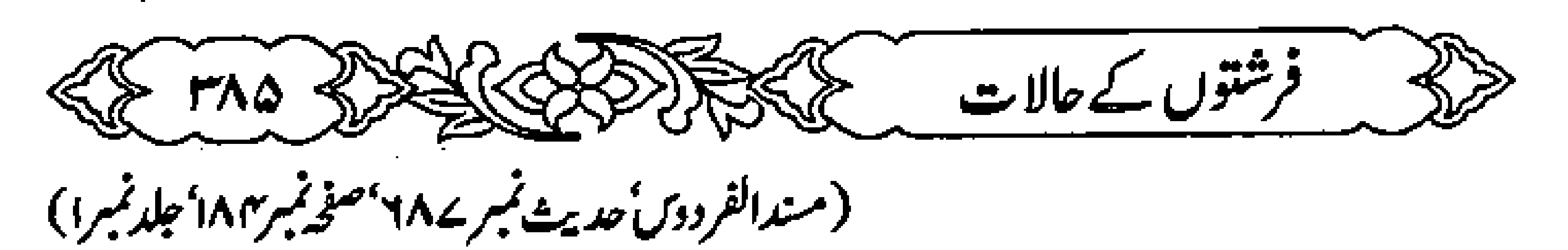
(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۶۹۰)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۷۴)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۳۴۶۷۹)(تاریخ بغداد' جلد نمبر ۱۴' صفحہ نمبر ۲۰۷)

خیر وشر اور فرشتہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللّٰہ عزوجل ملائکۃ فی الارض تنطق عَلَی اَلْسِنَۃِ بنی آدم بما فی المرء من الخیر والشر ○''

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر ایسے ہیں جو انسانوں میں موجود خیر وشر کی باتوں کو ان کی زبانوں پر لاتے ہیں۔''



(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۶۸۷' صفحہ نمبر ۱۸۴' جلد نمبر ۱)

فکر آخرت اور فرشتہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان للہ قال ملکا ینادی فی کل یوم ولیلۃ ابناء الاربعین زرع قد دنا حصادہ' ابناء السّتّین ھلموا الی الحساب ماذا قدّمتم وماذا عَمِلْتُمْ' ابناء السبعین لیت الخلائق لم یخلقوا ولیتھم اذخلقوا علموا لماذا خلقوا۔''

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ وہ ہے جو روزانہ رات دن یہ پکارتا ہے:'' اے چالیس سال کی عمر والو! تم اعمال کی کھیتی تیار کر چکے ہو جس کی کٹائی قریب آ چکی ہے (یعنی چالیس سال کی عمر بہت ہے جو تم گزار چکے ہو معلوم نہیں کب موت آ جائے اور تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑ جائے اس لیے اپنی آخرت کی فکر کر لو!) اے ساٹھ سال کی عمر والو! حساب کی طرف متوجہ ہو جاؤ! تم نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور کون سے اعمال کیے؟ اے ستر سال والو! کاش مخلوقات پیدا نہ کی جاتیں اور کاش جب یہ پیدا کر دی گئیں تو یہ بھی جان لیتیں کہ کس لیے پیدا کی گئی ہیں۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۷۸)

بیت المعمور' کعبۃ اللہ اور ملائکہ:

① حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''البیت المعمور فی السماء السابعۃ یدخلہ کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون الیہ حتی تقوم الساعۃ۔''

(شعب الایمان' از امام بیہقی)(مسند امام احمد' صفحہ نمبر ۱۵۳' جلد نمبر ۳)(مستدرک حاکم' صفحہ نمبر ۴۶۸' جلد نمبر ۲)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۱۱۳' جلد نمبر ۷)(الدر المنثور' صفحہ نمبر ۱۱۷' جلد نمبر ۶)

(مسند الفردوس، صفحہ نمبر ۳۶، حدیث نمبر ۲۲۲۶)

"بیت المعمور (فرشتوں کا قبلہ عبادت) ساتویں آسمان پر ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے اور داخل ہوتے ہیں۔ ان کو قیامت تک دوبارہ اس کی طرف لوٹنے کا موقع نہیں ملے گا۔"

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فی السماء بیت یقال له المعمور بحیال الکعبة وفی السماء الرابعة نهر یقال له الحیوان یدخله جبریل کل یوم فینغمس انغماسة ثم یخرج فینتقض انتفاضة یخرّ عنه سبعون الف قطرة یخلق الله تعالیٰ من کل قطرة ملکا یومرون ان یاتوا البیت المعمور فیصلّون فیفعلون ثم یخرجون فلا یعودون الیه ابدًا ویُوَلّٰی علیهم احدهم ثم یُؤمَرُ ان یقف بهم فی السماء موقفا یسبحون الله فیه الی ان تقوم الساعة ○"

"کعبہ شریف کے بالمقابل آسمان میں ایک گھر ہے جس کا نام بیت المعمور (آباد شدہ گھر) ہے۔ اس چوتھے آسمان پر ایک نہر ہے جس کا نام نہر حیات ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام اس میں روزانہ ایک مرتبہ غوطہ لگاتے ہیں۔ اس کے بعد نکل کر ایک مرتبہ اپنے آپ کو ہلاتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے گرتے ہیں اور ہر قطرہ سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ یہ بیت المعمور میں حاضری دیں تو یہ اس میں نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ پھر یہ واپس لوٹتے ہیں اور ان کو پھر کبھی اس کی طرف واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا۔ ان فرشتوں پر انھی میں سے ایک کو نگران بنا دیا جاتا ہے اور اس کو حکم دیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ آسمان میں اپنی مخصوص جگہ پر ٹھہرے۔ یہ سب فرشتے قیامت قائم

ہونے تک اس مقام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

(الصحیح البخاری)(الدرالمنثور صفحہ نمبر ۱۱۷ جلد نمبر ۶)(کامل ابن عدی جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۱۸۹۸)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عرج بِیَ الْمَلَکُ الی السماء السابعة انتهیت الی بناء فقلت لِلْمَلَکِ ما هذا قال هذا بناء بناه الله للملائکة یدخله کل یوم سبعون الفا یقدسون الله ویسبحونه لا یعودون فیه۔“

”مجھے فرشتہ ساتویں آسمان پر لے گیا یہاں تک کہ میں ایک عمارت کے پاس جا پہنچا تو میں نے اس فرشتہ سے پوچھا: ”یہ کیا عمارت ہے؟“ اس نے کہا: ”یہ وہ عمارت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لیے بنایا ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ ان کو دوبارہ واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا۔“

(طبری جلد نمبر ۲۷ صفحہ نمبر ۳۲)

(۴) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور آسمان میں ایک انسان کے جسم کے برابر بھی جگہ نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام میں ہے یا سجدہ میں ہے۔“ (سنن بیہقی)

(۵) حضرت عبداللہ بن طاؤس تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بیت المعمور ساتویں آسمان پر بیت اللہ شریف کے بالمقابل ہے۔ جس دن تم مسلمان بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہو فرشتے بھی اسی روز اس کے حج کو جاتے ہیں۔“

(فضائل مکہ از امام جندی)

(۶) مشہور تابعی حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے لیے ایک گھر تعمیر کرواور اس کا طواف کرو جس طرح آپ نے فرشتوں کو دیکھا ہے جو میرے اس گھر (بیت المعمور) کا جو آسمان میں ہے طواف کرتے ہیں۔"

(عبدالرزاق)(ابن جریر)(ابن منذر)(فضائل مکہ از امام جندی)

⑦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تو ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں تمہارے ساتھ ایک گھر بھی اتار رہا ہوں جس کے اردگرد اس طرح طواف کیا جائے گا جس طرح عرش کے اردگرد کیا جاتا ہے اور اس کے پاس اس طرح سے نماز پڑھی جائے گی جس طرح عرش کے پاس پڑھی جاتی ہے۔" (تفسیر ابن جریر)

⑧ حضرت حسین بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے شیطان سے اپنے بارے میں خوف کیا اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کرنے کے لیے فرشتے نازل فرمائے جنہوں نے مکہ شریف کو ہر طرف سے گھیر لیا اور اس کے اطراف میں رک گئے تب سے اللہ تعالیٰ نے حرم مکہ کو وہاں تک حرم بنادیا جہاں جہاں تک یہ فرشتے ٹھہرے تھے۔

دو آسمانی فرشتے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان فی السماء لملکین مالهما عمل الا یقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللهم ابع ممسکا تلفا۔"

"آسمان میں دو فرشتے ایسے ہیں جن کا سوائے اس کے کوئی کام نہیں کہ ان میں سے ایک کہتا ہے: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا (مال

ومتاع) عطا فرما" اور دوسرا کہتا ہے: "اے اللہ! بخیل کو ضائع ہونے والا مال ومتاع دے۔"

(کتاب الزہد) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۷۷۰) (کنز العمال' حدیث نمبر ۱۶۱۱۸)

جنگ بدر سے متعلق فرشتے:

①: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور سوال کیا:

"جو لوگ آپؐ سے جنگ بدر میں شریک ہوئے وہ آپ کے نزدیک کس مرتبہ پر ہیں؟

ارشاد فرمایا:

"وہ ہم میں بہترین درجہ کے حضرات ہیں۔"

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

"اسی طرح ہمارے ہاں بھی وہ فرشتے بہترین درجہ پر فائز ہیں جو جنگ بدر میں آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرام کی مدد کرنے کے لیے نازل ہوئے تھے۔"

(کنز العمال' حدیث نمبر ۳۷۹۶۴) (جامع کبیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۸۹) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۹۸ اور ۳۶۵) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۳۷۶) (صحیح بخاری' باب شہود الملائکۃ بدرا)

②: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان للملائکۃ الذین شھدوا بدرا فی السماء لفضلا علی من تخلف منھم۔"

"فرشتے جو مسلمانوں کی مدد کرنے کے لیے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے' آسمان پر ان کی ان فرشتوں پر فضیلت ہے جو ان میں پیچھے رہ گئے تھے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۷۰۳۸) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۳۸۹۱ اور ۳۷۹۶۵)

② حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جنگ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے اور حضرت میکائیل علیہ السلام بھی ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے۔"

(تفسیر ابن جریر)(دلائل النبوۃ' از امام بیہقی)

③ مشہور تابعی حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فرشتوں نے بدر کے دن کے علاوہ کبھی جنگ نہیں کی۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت سفید پگڑیاں تھیں، جن کا ایک کنارہ انہوں نے اپنی پشتوں پر چھوڑا ہوا تھا اور جنگ حنین میں سرخ پگڑیاں تھیں۔ جنگ بدر کے علاوہ کسی جنگ میں فرشتوں نے جنگ نہیں لڑی بلکہ جنگ حنین میں ان کی تعداد بہت تھی لیکن یہ جنگ نہیں لڑ رہے تھے۔" (طبرانی کبیر)

⑤ حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جن کفار کو فرشتوں نے فی النار کیا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی گردنوں پر ضرب سے انہیں پہچانتے تھے اور ان کی انگلیوں پر آگ کے جلانے کا نشان تھا۔"

(ابن ابی حاتم)

⑥ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں نے فرمایا۔

"اگر میری بینائی میرے ساتھ ہوتی اور تم میرے ساتھ مقام احد کی طرف چلتے تو میں تمہیں اس گھاٹی کا پتہ بتلاتا جس سے پیلی پگڑیوں میں فرشتے نکلے اور جنگ احد میں شریک ہوئے' انہوں نے ان پگڑیوں کے کنارے کو اپنے

کندھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا۔" (ابن جریر)

⑦ حضرت عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اون جنگ بدر میں پہنی گئی کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تَسَوَّمُوْا فان الملائکۃ قدتسومت ○"

"اون پہنا کرو کیونکہ جنگ بدر میں فرشتوں نے اون پہنی ہے۔"

تو یہ وہ پہلا دن ہے جس میں اون کا استعمال شروع ہوا۔"

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۷۰) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۳۵۸) (تفسیر ابن جریر' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر۵۴) (زادالمسیر ' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۴۵۲)

⑧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت ان گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں میں سفید اون تھی۔"

(ابن ابی شیبہ) (ابن منذر) (ابن ابی حاتم)

⑨ فرمان باری تعالیٰ: "مسومین" کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ ان فرشتوں کی علامت یہ تھی کہ ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں پر اون تھی اور یہ سفید اور سیاہ نشان کے تھے۔"

(عبد بن حمید) (ابن جریر)

⑩ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"مسلمانوں میں سے ایک آدمی ایک مشرک کے پیچھے اس کو قتل کرنے کے لیے دوڑ رہا تھا اور وہ مشرک آگے آگے بھاگ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے اوپر سے کوڑے کی اور گھڑسوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا: "اے حیزوم! آگے ہو۔" پھر اچانک اس صحابیؓ نے اپنے سامنے مشرک کو دیکھا کہ وہ منہ کے بل گرا ہوا تھا اور اس کے منہ کے ایک حصہ کو اس نے جلا ڈالا تھا جس طرح پر

کوڑے کی ضرب سے چمڑے کا حصہ خون جمنے کی وجہ سے جلا ہوا سیاہ نظر آتا ہے اور اس کی ضرب سے اس کا سارا جسم سبز پڑ چکا تھا تو یہ انصاری صحابیؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان فرمائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے سچ کہا وہ تیسرے آسمان سے امداد کرنے والے فرشتوں میں سے تھا۔'' (بحار الانوار، صفحہ نمبر ۲۱۴)

(حیزوم سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام کا گھوڑا ہے)

⑪ حضرت خارجہ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:

''من القائل یوم بدر من الملائکۃ اقدم حیزوم فقال جبریل ما کل اھل السماء اعرف ○''

''جنگ بدر کے دن فرشتوں میں سے ''اقدم حیزوم'' (آگے ہو حیزوم) کہنے والا کون تھا؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: ''میں آسمان والے سب فرشتوں کو نہیں جانتا۔ اس لیے معلوم نہیں کہ یہ جملہ کس فرشتہ نے کہا تھا۔''

(دلائل النبوۃ، از امام بیہقی)

غزوۂ حنین اور فرشتے:

حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے امیہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مالک بن عوف نے جنگ حنین کے دن چند کافر جاسوس بھیجے تو جب وہ اس کے پاس واپس پہنچے تو ان کے جوڑ کٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا:

''تم برباد ہو جاؤ تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟''

انہوں نے کہا:

''ہمارے پاس سفید رنگ کے کچھ لوگ سفید اور سیاہ نشانات کے گھوڑوں پر

آئے۔قسم بخدا! ہم ان کو بالکل نہ روک سکے یہاں تک یہ مصیبت ہمیں آ پہنچی جو تم دیکھ رہے ہو۔''

(دلائل النبوۃ' از امام ابونعیم)(دلائل النبوۃ' از امام بیہقی)

(مذکورہ روایت میں جس مالک بن عوف کا ذکر آیا ہے یہ جنگ حنین میں کافروں کی طرف سے جنگ کی نگہداشت پر مقرر تھے۔اس لیے انہوں نے چند جاسوسوں کو مسلمانوں کے لشکر کی جاسوسی کرنے کے لیے بھیجا تھا جن کے ساتھ فرشتوں نے وہ حشر کیا جو آپ مذکورہ روایت میں پڑھ آئے ہیں۔بعد میں یہ مالک ابن عوف رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام لائے اور شرف صحابیت حاصل کیا۔)

دوزخ کے فرشتے:

① اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''ونادوا یامالك لیقض علینا ربك قال انكم ماكثون○''

(القرآن الکریم' سورت زخرف' آیت نمبر ۷۷)

''اور دوزخی دوزخ کے داروغہ مالک نامی فرشتہ کو پکاریں گے کہ اے مالک! تم ہی دعا کرو کہ تمہارا پروردگار ہم کو موت دے کر ہمارا کام ہی تمام کر دے۔ وہ فرشتہ جواب دے گا کہ تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے نہ نکلو گے اور نہ ہی مرو گے۔''

②: اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

''وقال الذین فی النار لخزنة جهنم ادعوا ربكم یخفف عنا یوما من العذاب قالوا اولم تك یاتیكم رسلكم بالبینت قالوا بلی فادعوا وما دُعٰؤا الكفرین الا فی ضلال۔''

(القرآن الکریم، سورت مومن، آیت ۴۹،۵۰)

''اور جہنمی داروغۂ جہنم کو کہیں گے کہ تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ایک دن ہی ہم سے کچھ عذاب ہلکا کر دے۔وہ (جہنم کے فرشتے) کہیں گے:

''کیا تمہارے پاس رسول روشن نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ آئے تھے۔ فرشتے کہیں گے: '' تم خود دعا کرو اور کافر سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں مانگتے۔''

③ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''علیها ملائکة غلاظ شداد لایعصون الله ما امرهم ویفعلون مایؤمرون۔''

(القرآن المجید، سورۃ التحریم، آیت نمبر ۶)

''جہنم میں تندخو، مضبوط اور قوی فرشتے متعین ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ انہیں جو بھی حکم دیا جاتا ہے اس کی پیروی کرتے ہیں۔''

④ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''علیها تسعة عشر وماجعلنا اصحاب النار الاملائکة جعلنا عدتهم الافتنة للذین کفروالیستیقن الذین اوتواالکتب ویزدادالذین امنوا ایمانا ولایرتاب الذین اوتوالکتاب والمومنون ولیقول الذین فی قلوبهم مرض والکفرون ماذااراداللہ بهذامثلا کذلك یضل الله من یشاء ویهدی من یشاء ومایعلم جنودربك الاهو وماهی الاذکریٰ للبشر'' (القرآن الکریم، سورت المدثر)

''اس (دوزخ) پر انیس فرشتے مقرر ہوں گے اور ہم نے دوزخ کے کارکن صرف فرشتے بنائے ہیں۔ (جن میں سے ایک ایک فرشتہ میں تمام جن وانس کے برابر قوت ہے) اور ہم نے جو اُن کی تعداد صرف ایسی رکھی ہے کہ جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو تو اس لیے کہ اہل کتاب یقین کرلیں اور اہل ایمان کا ایمان اور بڑھ جائے اور اہل ایمان اور مومنین شک نہ کریں اور تا کہ جن لوگوں کے دلوں میں شک کا مرض ہے وہ، اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اس

عجیب مضمون سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے۔ اور تمہارے رب کے ان لشکروں کو سوائے رب کے کوئی نہیں جانتا۔ اور دوزخ صرف آدمیوں کی نصیحت کے لیے ہے۔''

⑤ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''سندع الزبانية''

''ہم دوزخ کے سپاہیوں کو بلا لیں گے۔''

⑥ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے (دوزخ کے داروغہ) مالک علیہ السلام کو پیدا کیا تو اہل دوزخ کی تعداد کے برابر اس کی انگلیاں بھی پیدا کیں۔ پس اہل دوزخ میں سے جس پر بھی عذاب ہوتا ہے اسے مالک علیہ السلام اپنی انگلیوں میں سے ایک انگلی کے ساتھ عذاب دے سکتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مالک علیہ السلام اپنی انگلیوں میں سے صرف ایک انگلی آسمان پہ رکھ دے تو اسے پگھلا ڈالے۔''

(عیون الاخبار)

⑦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''والذی نفسی بیدہ لقدخلقت ملائکة جهنم قبل ان تخلق جهنم بالف عام فهم کل یوم یزدادون قوة الی قوتهم۔''

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے دوزخ کے فرشتوں کو دوزخ کے پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا۔ پس یہ روزانہ طاقت میں زیادہ طاقتور ہوتے جاتے ہیں۔''

(صفۃ النار از علامہ ضیاء الدین مقدسی) (تفسیر در منثور، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۴۵)

⑧ حضرت ابوعمران الجونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمیں یہ بات پہنچی کہ دوزخ کے داروغے انیس ہیں۔ ان میں سے ہر ایک

کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک صدی چلنے کا فاصلہ ہے۔ ان کے دلوں میں بالکل رحمت نہیں ہے۔ یہ صرف عذاب دینے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی فرشتہ جب کسی دوزخی آدمی کو ایک بار مارے گا تو اسے سر سے لے کر قدموں تک میدہ کر چھوڑے گا۔"

(کتاب الزہد از امام عبداللہ بن احمد)

⑨ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"دوزخ کے داروغوں میں سے ہر ایک داروغہ کے دونوں کندھوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا دوشاخہ ایک ڈنڈا ہے، جب وہ اس سے ایک بار کسی کو دھکیلتا ہے تو وہ اس سے سات لاکھ برس تک کے فاصلہ میں نیچے دھنس جاتا ہے۔" (ابن جریر)

⑩ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کے داروغوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"وکان اعینهم البرق وکان افواههم الصیاصی یجرون اشعارهم' لهم مثل قوة الثقلین یقبل احدهم بالامة من الناس یسوقهم علی رقبته جبل حتی یرمی بهم فی النار فیرمی بالجبل علیهم۔"

"گویا کہ ان کی آنکھیں بجلی ہیں اور ان کے منہ قلعے ہیں۔ یہ اپنے لمبے لمبے بالوں کو گھسیٹتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے پاس تمام جنوں اور انسانوں کے برابر قوت ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی انسانوں کی کسی بھی بڑی جماعت کے سامنے آجائے تو ان کو ہنکا لے جائے۔ اس کی گردن پر ایک پہاڑ ہے جس کو یہ دوزخیوں پر پھینکے گا۔"

(ابن منذر)

⑪ حضرت ابوالعوام رحمۃ اللہ علیہ نے آیت مبارکہ "علیها تسعة عشر" کی تفسیر میں فرمایا:

''یہ انیس فرشتے ہیں اور ہر ایک کے ہاتھ میں دوشاخہ لوہے کی ایک سلاخ ہے۔ جب ایک بار اس سے ضرب پڑے گی تو ستر ہزار سال تک نیچے دھنس جائے گا۔ ان میں سے ہر ایک فرشتے کے دونوں کندھوں کا اتنا اتنا (بہت زیادہ) فاصلہ ہے۔''

⑫ علامہ قرطبی ''تذکرہ فی احوال القبور وامور الآخرہ'' میں فرماتے ہیں:

''تسعہ عشر سے دوزخ کے داروغوں کے سردار مراد ہیں۔ سب داروغوں کی تعداد اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔''

⑬ حضرت کعب بن احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب آدمی کو آگ میں جانے کا حکم دیا جائے گا تو اس کی گرفتاری اور جہنم میں داخل کرنے کے لیے ایک ہزار فرشتہ لپکے گا۔''

⑭ حضرت عبداللہ بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''داروغوں کے قدم زمین میں ہیں اور سر آسمان میں ہیں۔''

⑮ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ورایت لیلۃ اسری بی موسیٰ بن عمران رجلا طویلا جعدا کانہ من رجال شنوء ۃ ورایت عیسٰی ابن مریم مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الراس ورایت مالکاخازن جھنم والدجال فی ایات اراھن اللہ تعالیٰ۔''

''جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس میں میں نے حضرت موسیٰ بن عمران کو نوجوان، طویل، گھنگریالے بالوں میں دیکھا گویا کہ وہ (قبیلہ) شنوءۃ کے آدمیوں میں سے ہیں۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھی دیکھا جو میانہ قد سرخی اور سفیدی کا ملاپ تھے اور سیدھے بالوں والے تھے۔ مالک خازنِ

دوزخ اور دجال (لعین) کو ان نشانیوں میں دیکھا جو مجھے اللہ تعالیٰ نے دکھلائیں۔"

(الصحیح البخاری' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر ۱۴۱) (طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۲' صفحہ نمبر ۱۵۷) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۱۷۸۸) (دلائل نبوت' از امام بیہقی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۸۶) (مناہل الصفا' صفحہ نمبر ۲۶) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۴۵ اور ۲۶۹) (مشکوۃ المصابیح' حدیث نمبر ۵۷۱۵) (کنز العمال' حدیث نمبر ۳۲۲۷۱) (بدایہ والنہایہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۱۶)

⑯ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک خازنِ دوزخ کو دیکھا جو ترش رو حالت میں تھا اور غضب اس کے چہرہ سے چھلکتی تھی۔"

(ابن مردویہ)

⑰ حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس کی مشرقی جانب روتے دیکھا تو ان سے عرض کیا:

"آپ کیوں رو رہے ہیں؟"

انہوں نے فرمایا:

"اسی جگہ پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حضرت مالک علیہ السلام کو دیکھا جو دوزخ کے انگاروں کو درختوں سے اتارے ہوئے پھلوں کی طرح الٹ پلٹ رہے تھے۔"

(فضائل بیت المقدس از ابوبکر واسطی)

جنت کے فرشتے:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاقہ کا طعنہ دیا اور کہا:

"یہ کیسا رسولؐ ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے۔"

تو اس پر رسول اللہ ﷺ سخت غمگین ہو گئے۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا:

"اے رسول اللہ ﷺ! رب العزت آپ ﷺ کو سلام فرماتا ہے اور آپ ﷺ کی تسلی کے لیے فرماتا ہے:" ہم نے آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بھی کھانا کھاتے اور بازروں میں (سودا سلف' تجارت یا دعوت دین کے لیے) چلا کرتے تھے۔"

پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نبی اکرم ﷺ آپس میں گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام پگھل کر بھٹ تیتر کی طرح چھوٹے سے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا بات ہے؟ تم پگھل کر مولہ کی طرح ہو گئے ہو؟"

انہوں نے عرض کیا:

"اے محمد ﷺ! آسمان کے دروازوں میں ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔"

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اچانک اپنی سابقہ حالت پر آ گئے اور عرض کیا:

"اے محمد ﷺ! آپ خوش ہو جایئے! یہ جنت کے داروغہ رضوان علیہ السلام ہیں۔"

پھر حضرت رضوان علیہ السلام آپ کی طرف متوجہ ہوئے' سلام کہا اور عرض کیا:

"اے محمد ﷺ! رب العزت آپ کو سلام کہتا ہے۔"

رضوان علیہ السلام کے ساتھ نور کی ایک ٹوکری تھی جو جگمگا رہی تھی۔ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا:

"آپ کا رب فرماتا ہے کہ یہ لیں یہ خزائن دنیا کی چابیاں ہیں۔ اس کے باوجود جو کچھ آپ کے لیے میرے پاس آخرت میں ہے اس سے مچھر کے

برابر بھی کم نہ ہوگا۔ وہ سب بھی آپؐ کو دیا جائے گا۔"

نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف مشورہ طلب کرنے کی نگاہ سے دیکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف مارا اور عرض کیا:

"اللہ کے سامنے تواضع اختیار فرمائیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے رضوانؑ! دنیا میں میری کوئی حاجت نہیں ہے۔"

رضوانؑ جنت نے عرض کیا:

"آپؐ نے درست کیا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کے ساتھ درستی فرمائے۔"

اسی لیے مفسرین کا یہ نظریہ ہے کہ یہ آیت: "تبارك الذى ان شاء جعل لك خيرا من ذلك جنات تجرى من تحتها الانهار ويجعل لك قصورا" (القرآن الکریم' سورۃ الفرقان' آیت نمبر ۱۰) رضوان علیہ السلام فرشتہ لے کر نازل ہوئے۔"

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اراد الله بعبدٍ خيراً بعث اليه ملكا من خُزّانِ الجنة فمسح ظهره فيسخي نفسه بالزكاة۔"

"اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی طرف جنت کے مؤکلوں میں سے ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو اس کی پشت پر ہاتھ پھیرتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کا نفس زکوٰۃ میں سخاوت شروع کر دیتا ہے۔"

(مسند الفردوس' از دیلمی' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۴۳) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۱۱) (تنزیہ الشریعۃ' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۴۱) (کشف الخفاء' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۰۹) (تذکرۃ الموضوعات' صفحہ نمبر ۶۳)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وانا اول من يقرع باب الجنة فيقوم الخازن فيقول من انت؟ فاقول انا محمد، فيقول اقوم فافتح لك ولم اقم لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك۔"

''سب سے پہلے جنت کے دروازے پر میں دستک دوں گا۔اس پر جب فرشتہ اٹھے گا تو پوچھے گا: ''آپ کون ہیں؟'' میں جواب دوں گا: ''میں محمدؐ ہوں۔'' تو وہ عرض کرے گا: ''میں ابھی آتا اور آپؐ کے لیے دروازہ کھولتا ہوں۔'' میں آپؐ سے پہلے کسی کے لیے نہیں اٹھا اور نہ آپؐ کے بعد کسی کے لیے اٹھوں گا۔''

(۴) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سابقہ امتوں میں ایک آدمی تھا جس نے چالیس سال تک خشکی میں اللہ کی عبادت کی تھی۔اس نے عرض کیا:

''اے پروردگار! میرا شوق ہے کہ میں تیری عبادت سمندر میں بھی کروں۔''

وہ ایک قوم کے پاس آیا اور اپنے سوار ہونے کا سوال کیا تو انہوں نے اسے سوار کرلیا اور کشتی ان کو لے کر چل پڑی۔جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا کشتی چلتی رہی پھر ٹھہر گئی۔وہاں پانی میں ایک درخت موجود تھا۔اس نے کہا:

''مجھے اس درخت پر چھوڑ دو۔''

انہوں نے اسے اس پر چھوڑ دیا اور کشتی باقیوں کو لے کر چلی گئی۔پس ایک مرتبہ ایک فرشتہ نے ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف پرواز کرے تو اس نے وہ کلام پڑھنا چاہا جسے پڑھ کر وہ پرواز کیا کرتا تھا لیکن وہ نہ پڑھ سکا تو اس نے سمجھا کہ یہ اس کی کسی کوتاہی کا نتیجہ ہے تو وہ اس درخت والے کے پاس آیا اور اس سے کہا:

''آپ میرے لیے اپنے رب سے شفاعت کریں۔''

اس نے نماز پڑھی اور فرشتہ کے لیے دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کی کہ اس کی روح یہی فرشتہ قبض کرے کیونکہ یہ اس کے حق میں میری دعا کی وجہ سے ملک الموت سے زیادہ نرمی سے پیش آئے گا۔وہ اس کے پاس اس وقت آیا جب اس کو موت آنے والی تھی تو اس فرشتہ نے کہا:

''میں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ وہ آپ کے متعلق میری

سفارش قبول فرمالے جس طرح آپ کی سفارش میرے حق میں قبول فرمائی تھی اور یہ کہ میں ہی اس کی روح قبض کروں۔ پس آپ جہاں سے چاہیں وہیں سے آپ کی روح کو قبض کروں گا تو اس نے ایک سجدہ کیا اور اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور اس پر موت آگئی۔" (مصنف ابن ابی شیبہ)

خوابوں کی تعبیر بتانے والا فرشتہ:

① حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انی رایتنی اللیلة یااباب‌کر علی قلیب فنزعت ذنوبا اوذنوبین وانك لضعیف یرحمك الله ثم جاء عمر فنزع منه حتی استحالت غربا وضرب الناس بعطن فعبرها یااباب‌کر۔"

"اے ابوبکرؓ! آج رات میں نے تمہیں ایک کنویں پر دیکھا ہے کہ تم نے ایک یا دو ڈول کھینچے اور تو کمزور تھا اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر عمرؓ آئے تو انہوں نے بھی اس سے ڈول کھینچا تو ان کا ڈول بھرا ہوا آیا اور لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کرنے کے لیے اس کنویں کے پاس اپنے اونٹ بٹھلائے۔ اے ابوبکرؓ! اس کی تعبیر بیان کرو۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"الامر بعدك ثم یلیه عمر۔"

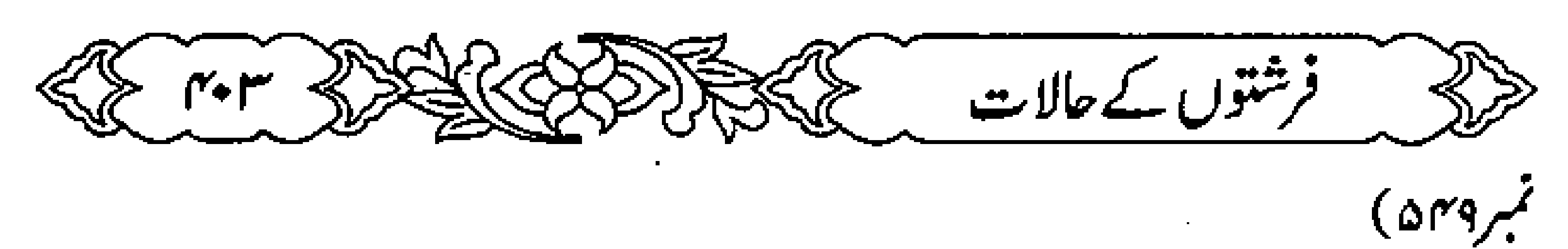
"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے بعد حکومت میرے سپرد کی جائے گی پھر عمرؓ کے سپرد کی جائے گی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بذلك عبرها الملك"

"فرشتے نے بھی یہی تعبیر دی ہے۔"

(فضائل الصحابہ از ابونعیم) (کنز العمال جلد نمبر ۱۳ صفحہ نمبر ۳۶۱۳۶) (الجامع الکبیر جلد نمبر ۲ صفحہ



نمبر۵۴۹)

② حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انی رایت فی المنام غنما سوا یتبعها غنم عفریااباابکر عبرها۔''

''میں نے خواب میں کالی بکریوں کو دیکھا جن کے پیچھے پیچھے خاکستری رنگ کی بکریاں آئی ہیں۔اے ابوبکرؓ! اس کی تعبیر بیان کرو۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''هی العرب تتبعك ثم یتبعها العجم۔''

''یہ (کالی بکریاں) اہل عرب ہیں جو آپؐ کی پیروی کریں گے۔ پھر ان کے بعد ان کی اہل عجم پیروی کریں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''هکذاعبرها الملك سحرا۔''

''اسی طرح فرشتے نے سحری کے وقت اس کی تعبیر بیان کی تھی۔''

(مستدرک حاکم' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۳۹۵)(کنزالعمال' جلد نمبر ۱۱' حدیث نمبر۳۲۱۱۳)(اللآلی المصنوعة' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۱۷)

غسیل الملائکہ:

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انی رایت الملائکة تغسل حنظلةً بن ابی عامر بین السماء والارض بماءِ المزن فی صحاف الفضة''

''میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کو آسمان اور زمین کے درمیان بادل کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے تھے۔''

(طبقات ابن سعد)(کنز العمال' حدیث نمبر ۳۳۲۵۷)(مستدرک حاکم' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۰۴ اور ۲۰۵)

(حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جب کہ یہ اس وقت کافر تھے) سے میدان جنگ میں مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت حنظلہ ابوسفیان کے اوپر چڑھ گئے اور قریب تھا کہ ابوسفیان کو قتل کر دیں۔ جب شداد بن شعوب نے یہ دیکھا تو اپنی تلوار تان کر حضرت حنظلہ کو شہید کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ تم اس کی اہلیہ سے پوچھو! فرشتوں کے اس کو غسل دینے کی کیا وجہ ہے۔؟'' انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتلایا کہ وہ حالت جنابت میں جہاد کو نکلے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا: ''اسی وجہ سے ان کو فرشتے غسل دے رہے تھے۔'' (حاشیہ الحبائک' صفحہ نمبر ۱۱۷) (حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے نیز حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں کے غسل دینے کی وجہ سے غسیل الملائکہ بھی کہا جاتا ہے۔)

ایک فرشتے کے قد کی لمبائی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

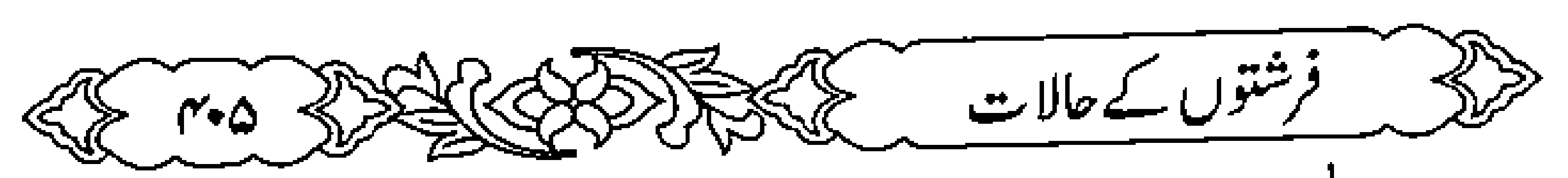
''اتانی ملك لم ينزل الى الارض قبلها قط بِرِسالة من الله ثم رفع رجله فوضعها فوق السماء ورجله الاخرى ثابتة فی الارض لم يرفعها۔''

''میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اترا۔ اس نے اپنا ایک پاؤں آسمان پر رکھا جب کہ اس کا دوسرا پاؤں زمین پر موجود تھا اور اس کو اس نے نہیں اٹھایا تھا۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۹۸)(الجامع الصغیر' حدیث نمبر ۹۲)(مناوی' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۰۵)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۸۰)

کان کی لو سے ہنسلی کی ہڈی تک فاصلہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



''ان للّٰہ ملائکۃ مابین شحمۃ اذن احدھم الی ترقُوتہ مسیرۃ سبع مائۃ عام للطیر السریع الطیران۔''

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے کان کی لو سے ہنسلی کی ہڈی تک کا فاصلہ تیز ترین پرواز کرنے والے پرندے کے سو سال کے سفر کے برابر ہے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۵۱۶۰) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۸۱) (اتحاف السادۃ المتقین' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۲۱۷ اور ۴۶۵)

خوابوں میں صورتیں دکھانے والا فرشتہ:

علامہ قرطبی ''المفہم شرح مسلم میں بعض اہل علم سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو دکھائی دینے والی اشیاء کو سونے والے کے سامنے مقامِ ادراک میں پیش کرتا ہے اور اس کے سامنے محسوس صورتوں کی تمثیلات ظاہر کرتا ہے۔ کبھی تو یہ تمثیلات واقع میں موجودات کے موافق ہوتی ہیں اور کبھی معانی معقولہ کی طرح ہوتی ہیں۔ دونوں حالتوں میں یہ صورتیں خوشخبری بھی ہوتی ہیں اور انجام کی تنبیہ بھی کرتی ہیں۔ یہ بات جو نقل کی گئی ہے شریعت سے اس کے ثبوت کی ضرورت ہے۔''

(فتح الباری شرح صحیح بخاری' از حافظ ابن حجر عسقلانی)

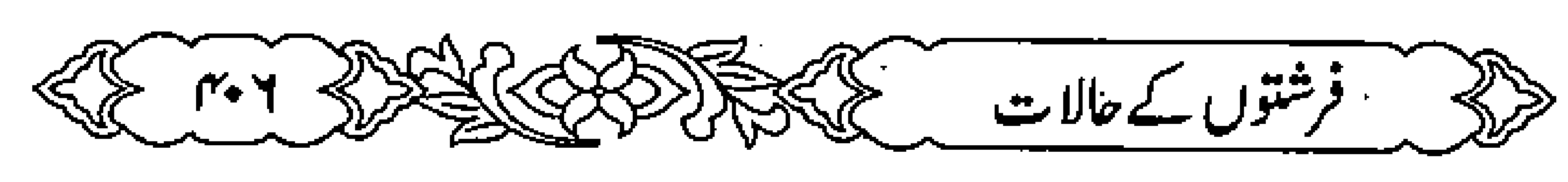
ملائکہ کی دعا سے محروم:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''فرشتے تم سے ہر ایک پر اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جائے نماز پر باوضو بیٹھا رہے۔'' فرشتے دعا میں یہ کہتے ہیں: ''اے اللہ! اس کو معاف فرما دے اور اس پر رحم کر دے۔''

امام مہلب اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس حدیث سے واضح ہوا کہ مسجد میں ہوا خارج کرنا گناہ ہے۔ وضو توڑنے



والا ملائکہ کے استغفار اور دعا سے محروم رہ جاتا ہے۔"

(الصحیح البخاری' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۱۲۱ اور ۶۶۸۔ جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۸۶) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۸۶) (سنن ابی داؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب نمبر ۲۰) (سنن بیہقی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۱۸۶) (احیاء العلوم' جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۱۵) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۸۹۵۵)

درخت کے پتوں سے متعلق فرشتے:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"محافظ فرشتوں کے علاوہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے بھی ہیں جو درختوں کے گرنے والے پتوں کو بھی لکھتے ہیں۔ سو جب تم میں سے کوئی کسی علاقہ میں راستہ سے بھٹک جائے اور ایسے میں کوئی مددگار نہ پائے تو اسے چاہیے کہ بلند آواز سے یہ کہے: "اے اللہ کے بندو! ہماری مدد اور اعانت کرو! اللہ تم پر رحم فرمائے۔" تو ضرور اس کی اعانت کی جائے گی۔"

(شعب الایمان' از امام بیہقی)

② امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"میں نے پانچ حج کیے ہیں۔ دو کے لیے سواری پر گیا تھا اور تین پیدل چل کر کیے۔ ایک حج میں راستہ بھٹک گیا جبکہ میں پیدل سفر کر رہا تھا۔ تو میں نے یہ کہنا شروع کر دیا: "اے اللہ کے بندو! مجھے راستے کی رہنمائی کرو۔" بس میں یہ کہتا ہی رہا یہاں تک کہ میں راستہ سے واقف ہو گیا۔"

کراماً کاتبین

①: فرمان باری تعالیٰ ہے:

"وان علیکم لحافظین کراماً کاتبین یعلمون ماتفعلون۔"

"اور تم پر تمہارے سب اعمال کے یاد رکھنے والے جو ہمارے نزدیک معزز اور

تمہارے اعمال کے لکھنے والے ہیں مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں اور لکھتے ہیں۔"

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اذیتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید مایلفظ من قول الالدیه رقیب عتید۔''

''جب دو لینے والے فرشتے انسان کے اعمال کو لے جاتے ہیں جو کہ دائیں اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں جو لفظ بھی بولا جاتا ہے اس پر ایک نگہبان ہوتا ہے۔''

④ حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں' ان میں سے ایک اس انسان کے داہنے رہتا ہے جو نیکیاں تحریر کرتا ہے اور ایک اس کے بائیں ہوتا ہے جو برائیاں لکھتا ہے۔ پس جو اس کے داہنے ہوتا ہے وہ تو اپنے ساتھی کی گواہی کے بغیر نیکی لکھ دیتا ہے' مگر جو اس کے بائیں ہوتا ہے وہ اپنے ساتھی کی گواہی کے بغیر کوئی برائی نہیں لکھتا۔ اگر وہ آدمی بیٹھتا ہے تو ایک اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوتا ہے۔ اگر وہ چلتا ہے تو ایک اس کے آگے ہوتا ہے' تو دوسرا اس کے پیچھے۔ اگر وہ سوتا ہے تو ایک ان میں سے اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب ہوتا ہے۔''

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''دن اور رات کے فرشتے جدا جدا ہیں۔ انسان کے ساتھ پانچ فرشتے مقرر کئے گئے ہیں۔ دو فرشتے رات کے اور دو فرشتے دن کے جو روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں اور پانچواں فرشتہ نہ تو رات کو جدا ہوتا ہے اور نہ دن کو جدا ہوتا ہے۔

(ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۱۹)

④ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ ”ویرسل علیکم حفظة“ (سورۃ انعام' آیت نمبر ۶۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”وہ تیرے رزق' تیرے عمل اور تیری موت کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب ان کو پورا کرے گا تو اپنے رب کی طرف منتقل ہو جائے گا۔“

(ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۲۱) (تفسیر طبری' جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۱۶) (تفسیر ابن ابی حاتم' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۵۴) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۶)

④ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”چاروں کراماً کاتبین صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ محافظ چار فرشتے ہیں۔ آدمی کے پاس دو فرشتے تو رات کو آتے ہیں اور دو دن کے وقت آتے ہیں۔ یہ چاروں فرشتے صبح کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”ان قرآن الفجر کان مشھودا“

(القرآن الکریم' سورۃ اسراء' آیت نمبر ۷۸)

”بے شک صبح کا قرآن پڑھنا پیش کیا جاتا ہے۔“

(کتاب السنہ' از ابن ابی زمنین)

⑤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلاۃ الفجر وصلاۃ العصر ثم یعرج الذین باتوافیکم فیسالهم ربهم وهواعلم کیف ترکتم عبادی؟ فیقولون ترکنا هم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون۔“

”تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں۔ یہ فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات

گزاری وہ اوپر کو چلے جاتے ہیں تو اُن سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے جب کہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہوتا ہے: ''تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟''
وہ عرض کرتے ہیں: ''ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔''

(الصحیح المسلم، کتاب المساجد باب نمبر ۳۷ حدیث نمبر ۲۱۰) (سنن نسائی، کتاب الصلوۃ، باب نمبر ۲۱) (مسند امام احمد، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۸۶) (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۸۹۴۷) (تفسیر ابن جریر، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲۱۱، جلد نمبر ۹، صفحہ نمبر ۲۹۳)

⑥ حضرت امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''اس حدیث میں واضح بیان موجود ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نازل ہوتے ہیں جب لوگ عصر کی نماز میں ہوتے ہیں اور اسی وقت دن کے فرشتے اوپر جاتے ہیں اور یہ حدیث ان لوگوں کی بات کی مخالف کر رہی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رات کے فرشتے سورج غروب ہونے کے بعد اترتے ہیں۔''

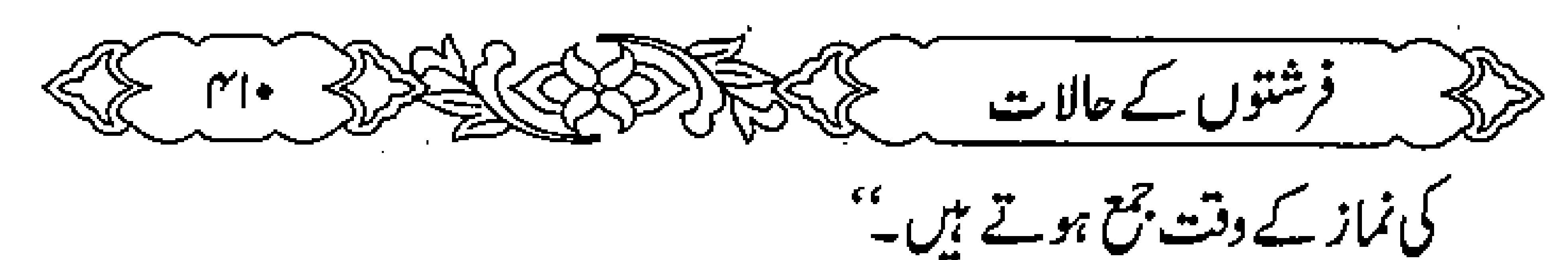
⑦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمان باری تعالیٰ ''له معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
''یہ فرشتے ہیں جو رات اور دن کو آتے جاتے رہتے ہیں اور انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔''

(ابن منذر) (ابن ابی حاتم)

⑧ ''له معقبات'' کی تفسیر میں حضرت مجاہد فرماتے ہیں:
''اس سے محافظ فرشتے مراد ہیں۔''

(ابن جریر) (ابن منذر)

⑨ حضرت مجاہد ہی ''له معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
''فرشتے رات دن باری باری آتے رہتے ہیں۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس فرشتے عصر اور صبح



کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔"

⑩ حضرت عطاء بن یسار تابعی رحمۃ اللہ علیہ "لہ معقبات" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اس سے مراد کراماً کاتبین ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے محافظ ہیں اور اسی کام پر مقرر ہیں۔"

⑪ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

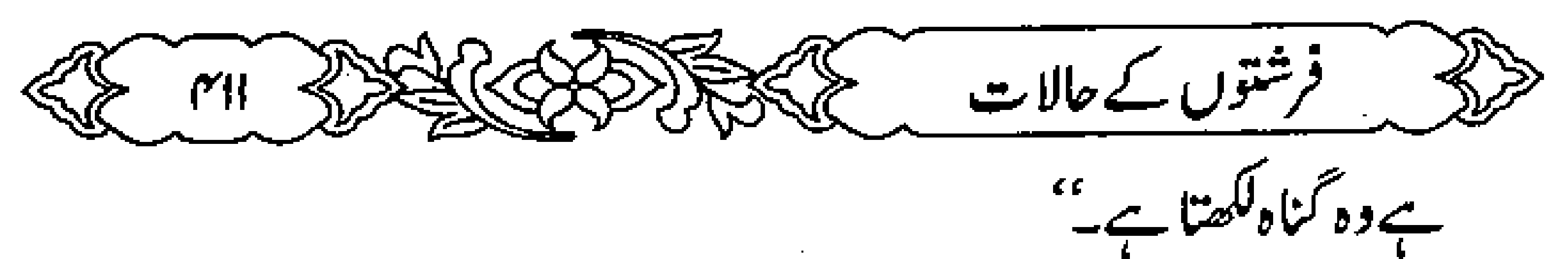
"آیت" من بین یدیه و من خلفه" کی تفسیر آیت قرآنی" عن الیمین و عن الشمال" کی طرح ہی ہے۔ یعنی نیکیاں اس کے سامنے ہوں گی اور گناہ اس کے پیچھے ہوں گے۔ جو انسان کے دائیں کندھے پر ہے وہ بائیں کی شہادت کے بغیر نیکیاں لکھتا ہے اور جو بائیں کندھے پر ہے وہ دائیں کی شہادت کے بغیر گناہ نہیں لکھتا۔ پس جب انسان چلتا ہے تو ان (کراماً کاتبین) میں سے ایک اس کے آگے ہوتا ہے اور ایک اس کے پیچھے۔ اگر وہ بیٹھتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے دائیں ہوتا ہے اور ایک اس کے بائیں۔ اگر وہ سوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب۔"

⑫ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ" یحفظونه من امر الله" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔" (ابن منذر)

⑬ فرمان باری تعالیٰ "اذیتلقی المتلقیان عن الیمین و عن الشمال قعید" کی تفسیر میں حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں۔ ایک فرشتہ اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں۔ پس جو اس کے داہنے ہے اچھائی لکھتا ہے اور جو اس کے بائیں



ہے وہ گناہ لکھتا ہے۔"

⑭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ لطف الملکین الحافظین حتی اجلسھما علی الناجذین وجعل لسانہ قلمھما وریقہ مدادھما۔"

"اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے والے دونوں کراماً کاتبین فرشتوں کو لطیف بنایا ہے حتی کہ ان کو انسان کے دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے۔ اس کی زبان کو ان کا قلم اور اس کی لعاب کو ان کی سیاہی بنایا ہے۔"

(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۴۹۵۰) (کنز العمال، حدیث نمبر ۳۸۹۸۱) (الدر المنثور، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۱۰۳)

⑮ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"انسان کی زبان فرشتے کا قلم اور اس کا لعاب اس کی سیاہی ہے۔"

(امام ابن ابی الدنیا فی الصمت)

⑯ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"گناہ لکھنے والے فرشتہ کا نام "قعید" ہے۔" (حلیہ ابو نعیم)

⑰ فرمان باری تعالیٰ "مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نیکی یا بدی کی جو بات بھی کوئی انسان کہتا ہے اسے لکھا جاتا ہے حتی کی اس کی یہ بات کہ "میں نے کھایا، پیا، گیا، آیا، دیکھا" بھی لکھا جاتا ہے۔ جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اس کا قول و عمل سب پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ نیکی اور بدی سے متعلق ہوتا ہے اس کو برقرار رکھا جاتا ہے اور باقی سب کچھ مٹادیا جاتا ہے۔" (ابن جریر) (ابن ابی حاتم)

⑱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ: "مایلفظ من قول الا



لدیه رقیب عتید" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"نیکی اور گناہ دونوں لکھے جاتے ہیں لیکن "اے غلام! گھوڑے پر زین کس دے۔ اے غلام! مجھے پانی پلا دے وغیرہ" نہیں لکھے جاتے۔"

(ابن ابی شیبہ)(ابن منذر)(ابن ابی حاتم)(ابن مردویہ)

⑲ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس عمل پر کوئی اجر دیا جائے گا یا سزا دی جائے گی صرف وہی (نامہ اعمال میں) لکھا جاتا ہے۔" (ابن منذر)

⑳ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یوحی الی الحفظة لاتکتبوا علی عبدی عند ضجره شیئاً ۝"

"اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کی طرف وحی فرماتا ہے: "میرے بندہ کے اعمالنامہ میں غم واندوہ کے وقت کے کوئی اعمال نہ لکھو۔"

(دیلمی، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۲۶۲، حدیث نمبر ۸۱۲۹)(زہر الفردوس، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۲۷)
(کنز العمال، حدیث نمبر ۱۰۳۲۰)(اتحافات سنیہ، صفحہ نمبر ۳۲۶)

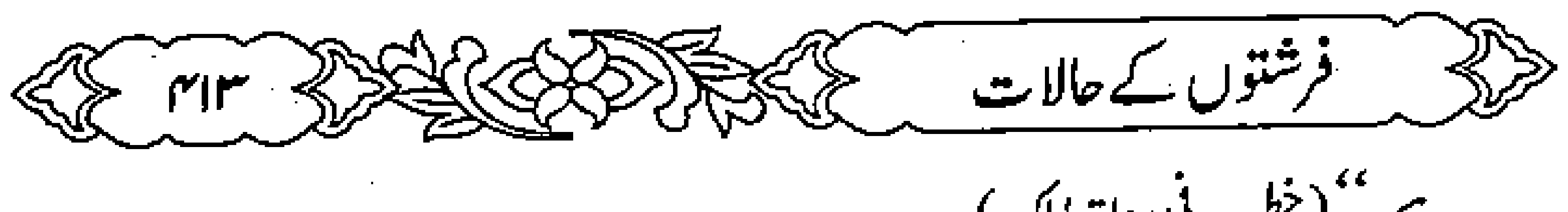
(اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے وہ احوال جن میں انسان انتہائی اندوہناک حالات میں گھرا ہوتا ہے اس کے اعمال نہیں لکھے جاتے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعید نہیں کہ ایسی حالت کے نیک اعمال کو لکھا اور ان کا اجر دیا جائے۔)

㉑ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جو کچھ بھی انسان بولتا ہے وہ سب اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ جب اپنی مرض میں کراہتا ہے تو وہ بھی لکھا جاتا ہے۔" (ابن منذر)

㉒ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے:

"سب کچھ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کا کراہنا اور آہیں بھرنا بھی لکھا جاتا



ہے۔'' (خطیب فی رواۃ مالک)

(مرض میں کراہنے کو حضرت فضیل بن عیاض اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما نے ناپسند فرمایا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شکایت سمجھی جائے گی لیکن اس کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔)

۲۳ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو مرض میں مبتلا فرماتا ہے تو انسان کے بائیں طرف والے فرشتہ سے فرماتا ہے: ''تو اس کے گناہ لکھنے سے اپنا قلم اٹھالے۔'' پھر دائیں طرف والے فرشتے سے فرماتا ہے: ''جو کچھ میرا بندہ (حالت صحت میں) نیک عمل کرتا تھا اب اس کے لیے اس سے بھی بہتر عمل لکھتا رہ۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ) (شعب الایمان بیہقی)

۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

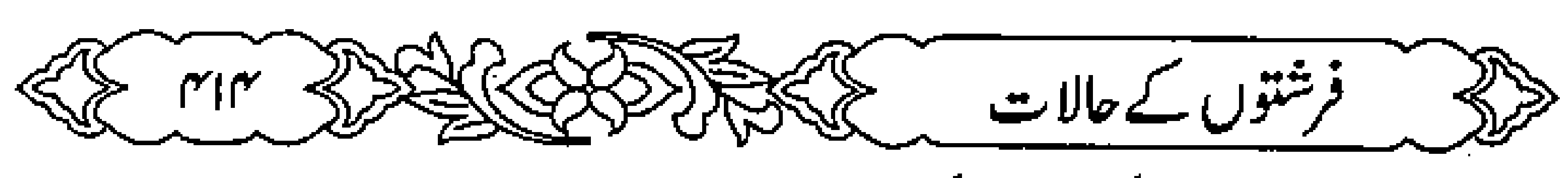
''اذاابتلیٰ العبدالمسلم ببلاء فی جسده قال اللہ للملك اكتب له صالح عمله الذی كان یعمل فان شفاء غسله وطهره وان قبضه غفرله ورحمه○''

''جس کسی مسلمان کے بدن میں کوئی تکلیف ڈالی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتا ہے: ''اس کے وہ تمام نیک اعمال لکھتا رہ جو یہ حالت صحت میں کرتا تھا اگرچہ اب اس میں کرنے کی ہمت نہیں ہے۔'' پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرماتا ہے تو اسے گناہوں سے پاک کردیتا ہے اور اگر اس کی روح کو قبض کرلیتا ہے تو اسے معاف فرمادیتا ہے اور اپنی رحمت عطا فرماتا ہے۔''

(مسند امام احمد' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۱۴۸) (مجمع الزوائد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۰۴) (ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۹۰) (کنز العمال' حدیث نمبر ۶۶۹۵) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۳۳)

۲۵ حضرت عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اذامرض العبدقال اللہ للكرام الكاتبین اثبتوا لعبدی مثل الذی



کان یعمل حتی أقبضه اوأعافیه''

''جب کوئی بندہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے: ''میرے بندہ کے لیے ویسے اعمال صالحہ لکھتے رہو جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے موت دے دوں یا صحت دے دوں۔''

(۴۶) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اذا مرض العبدیقال لصاحب الشمال ارفع عنه القلم ویقال لصاحب الیمین اکتب له احسن ماکان یعمل فانی اعلم به وانا قیدته''

''جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو بائیں طرف کے گناہ لکھنے والے فرشتے کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس سے اپنا قلم اٹھالے اور دائیں طرف والے فرشتہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے اس سے بھی بہتر اعمال لکھتا رہ جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا کیونکہ اس کی آنے والی حالت کو میں جانتا ہوں۔ میں نے ہی اسے اس حالت میں مبتلا کیا ہے جس میں وہ میری عبادت سے مجبورا رہ گیا ہے۔''

(اتحاف السادۃ' جلد نمبر۹' صفحہ نمبر۵۲۹) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر۶' صفحہ نمبر۳۶۷) (کنزالعمال' حدیث نمبر۶۶۸۵) (جمع الجوامع' حدیث نمبر۲۶۵۰)

(۴۷) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان العبداذا مرض اوحی اللہ الی المَلَٰئِکته اناقیدت عبدی یقبد من قیودی فان اقبضه اغفرله وان اعافه فحینئذٍ یقعد لا ذنب له''

''جب کوئی بندہ مرض شدید میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو وحی

فرماتا ہے: ''میں نے اپنے بندہ کو اپنی تکالیف میں سے ایک تکلیف میں مبتلا کیا ہے، اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو اسے معاف کر دوں گا اور اگر عافیت دی تو جب یہ حالت صحت میں بیٹھے گا تو اس کے کوئی گناہ نہیں ہوں گے۔''

(مستدرک حاکم' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۳۱۳)(جمع الجوامع' حدیث نمبر۵۷۲۵)(الدر المنثور' حدیث نمبر ۶۶۶۷)(الاتحاف السنیہ' صفحہ نمبر۵۳)(کنز العمال' حدیث نمبر۶۶۶۷)

(۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان العبد اذا اشتکی یقول اللہ للملئکۃ اکتبو العبدی ما کان یعمل طلقا حتی یبدولی اقبضہ ام اطلقہ۔''

''جب کوئی نیک بندہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: ''میرے بندہ کے لیے وہ نیک اعمال لکھتے رہو جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں فیصلہ کروں کہ اس کی روح قبض کرنی ہے یا مہلت دینی ہے۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر۵۷۲۴)(کنز العمال' حدیث نمبر۶۷۰۸)(الاتحافات السنیہ' صفحہ نمبر۱۵۳)

(۲۹) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وما احد من المسلمین یصاب ببلاء فی جسدہ الا امر اللہ الحفظۃ الذین یحفظونہ فیقول اکتبو العبدی کل یوم ولیلۃ مثل ما کان یعمل من الخیر مادام محبوسا فی و ثاقی۔''

''جب مسلمان کے جسم میں کوئی بیماری پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین جو انسان کی حفاظت کرتے ہیں کو حکم فرماتا ہے: ''میرے بندہ کے لیے ہر روز اور ہر رات اتنے نیک کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک کہ یہ میری گرہ میں بندھا ہوا (بیمار) ہے۔''

(مسند امام احمد' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر ۱۹۴ اور ۱۹۸)(الدارمی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر ۳۱۶)(الاتحافات السنیہ' حدیث نمبر ۲۶۶)

(۳۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان العبد اذا مرض یقول الرب عبدی فی وثاقی فان کان نزل به المرض وهو فی اجتهاده قال اکتبوا له من الاجر قدر ما کان یعمل فی اجتهاده وان کان نزل به المرض فی فترة منه قال اکتبوا له من الاجر ما کان فی فترته۔"

"جب کوئی بندہ مریض ہوتا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: "میرا بندہ میری جکڑ میں ہے۔" جب اس کو مرض لاحق ہوئی اور یہ نیک اعمال کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے: "اس کے لیے اتنا ثواب لکھتے رہو جتنا وہ اپنی محنت سے عمل کرتا تھا۔" اگر اس کو اس حالت میں مرض لاحق ہوئی کہ وہ کوئی بھی نیک عمل نہیں کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اس کے لیے اس کا اجر لکھو جو وہ اپنی فرصت میں کر رہا تھا۔"

(بیہقی شریف)

(۳۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ ہم نے عرض کیا:

"اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کیوں تبسم فرمایا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وعجبت للمومن وجزعه من السقم ولو یعلم مافی السقم احب ان یکون سقیما حتی یلقی الله ○"

"میں مومن سے اور اس کی بیماری میں گھبراہٹ سے حیران ہو رہا ہوں۔ اگر یہ بیماری کا ثواب واجر جان لے تو پسند کرے کہ وہ بیمار پڑ جائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔"

۳۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائی پھر جھکالی۔ ہم نے عرض کیا:

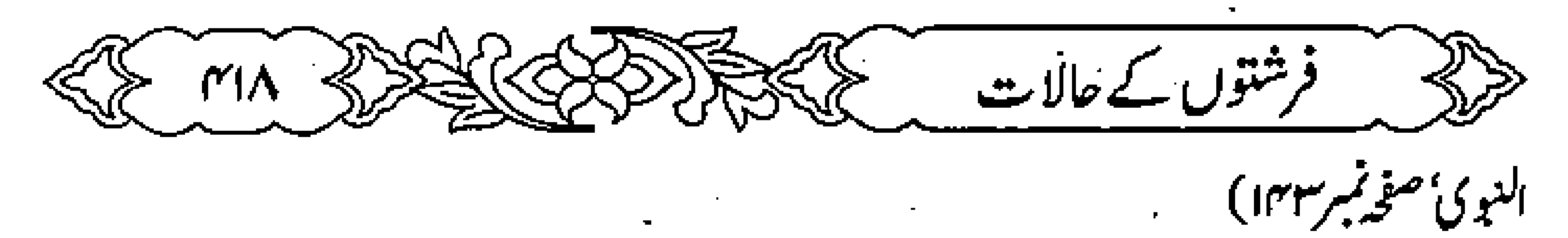
''اے رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''عجبت من ملكين من الملئكة نزلا الى الارض يلتمسان عبدا فى مصلاة فلم يجداه فعرجا الى السماء الى ربهما فقالا يارب كنا نكتب لعبدك المومن فى يومه وليلته من العمل كذاوكذا فوجدناه قدحبسته فى حبالتك فلم نكتب له شيئا فقال تبارك وتعالىٰ اكتبا لعبدى عمله فى يومه وليلته ولاتنقصوه شيئا على اجرما حبسته وله اجرما كان يعمل۔''

''میں فرشتوں میں سے ان دو فرشتوں پر حیران ہوں جو زمین پر نازل ہوئے اور ایک نیک آدمی کو اس کی جائے نماز پر تلاش کرتے رہے۔ جب اسے نہ پایا تو اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں آسمان پر چلے گئے اور عرض کیا:'' اے ہمارے پروردگار! ہم فلاں مومن بندے کے رات دن کے ایسے ایسے اعمال لکھا کرتے تھے۔ اب ہم نے اسے اس حالت میں پایا ہے کہ اسے تیری رسی (بیماری) نے جکڑ رکھا ہے اس لیے ہم نے اس کا کوئی عمل نہیں لکھا۔'' اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:'' میرے بندے کے لیے اس کے دن رات کے عمل لکھتے رہو جو وہ اپنی حالت صحت میں کیا کرتا تھا اور میرے اس کو لاچار کردینے سے اس کے اعمال صالحہ کے لکھنے میں اجر وثواب کی کمی نہ کرو۔ اس کے لیے نیک اعمال کا وہی اجر ہے جو یہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا۔''

(کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۲۸۷اور ۶۷۱۷)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر۳۰۴' جلد نمبر۲)(المطالب العالیہ' حدیث نمبر۵۴۱۳)(اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر۱۴۱' جلد نمبر۹)(حلیہ ابونعیم' صفحہ نمبر۲۶۶' جلد نمبر۴)(الاحکام النبویہ' صفحہ نمبر۱۳۱' جلد نمبر۱)(ابوداؤد طیالسی' صفحہ نمبر۴۶) (الطب



النبوی' صفحہ نمبر ۱۴۳)

(۳۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"لیس من عمل یوم الا وھو یختم علیه فاذا مرض العبد المومن قالت الملئکة یاربنا عبدك فلان قد حبسته فیقول الرب اختموا له علی مثل عمله حتی یبرا اویموت ○"

"روزانہ کوئی نیک عمل ایسا نہیں جس کو تمام کر کے اگر کوئی مومن سخت بیمار ہوجائے جس سے نیک اعمال کرنے کی ہمت نہ ہو تو فرشتے عرض کرتے ہیں: "اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کو نیک اعمال کرنے سے بے بس کر دیا ہے۔" تو اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے: "جس طرح کا اس نے نیک عمل کیا تھا تم اس کا اس روز کا عمل بھی اسی طرح کا تحریر کردو۔ یہاں تک کہ یہ اپنی اس مرض سے نجات پالے یا اسے موت آجائے۔"

(مستدرک حاکم' صفحہ نمبر ۳۰۹' جلد نمبر ۴)(مسند امام احمد' صفحہ نمبر ۱۴۶' جلد نمبر ۴)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر ۳۰۳' جلد نمبر ۲)(تفسیر ابن کثیر' صفحہ نمبر ۴۹' جلد نمبر ۵)(کنز العمال' حدیث نمبر ۶۶۶۲)(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۷' صفحہ نمبر ۲۸۴)

(۳۴) حضرت ابن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا:

"اللہ تعالیٰ کا جو ذکر انسان دل ہی دل میں کرتا ہے اسے فرشتے کس طرح لکھتے ہیں؟"

انہوں نے فرمایا:

"وہ اس کی خوشبو پا کر لکھتے ہیں۔" (ابو الشیخ' حدیث نمبر ۵۲۲)

(۳۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"نیکیاں لکھنے والا فرشتہ انسان کے داہنے طرف ہے جو اس کی نیکیاں تحریر کرتا

ہے اور گناہ لکھنے والا اس کے بائیں جانب ہے۔ جب انسان کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اسے دائیں طرف والا دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب انسان برائی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں والے کو کہتا ہے: ”اسے مہلت دے دے کہ یہ تسبیح پڑھ لے یا استغفار کر لے اور ان کی وجہ سے اس کا گناہ مٹ جاتا ہے۔“ لیکن جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اس کے نیک و بد سب اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں۔ نیکی اور بدی کے علاوہ کے سب اعمال مٹا دیئے جاتے ہیں پھر اس کے اعمال نامہ کو ”ام الکتاب“ پر پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ اعمال نامہ میں ہوتا ہے وہ سب ام الکتاب میں پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے۔“

(کتاب التوبہ از امام ابن ابی الدنیا)

(۳۶) حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اچانک وہ گدھا اس سوار سمیت گر پڑا تو سوار نے کہا: ”تو برباد ہو۔“ دائیں طرف والے فرشتہ نے کہا: ”یہ کوئی نیکی نہیں جسے میں لکھوں۔“ تو بائیں طرف والے نے کہا: ”یہ کوئی گناہ بھی نہیں ہے کہ میں لکھوں۔“ تو بائیں طرف والے کو حکم دیا گیا کہ جو کچھ دائیں طرف والا نہ لکھے اسے تم لکھا کرو۔“ (ابن ابی شیبہ) (شعب الایمان از امام بیہقی)

(۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے دو محافظ رات کے لیے مقرر فرمائے ہیں اور وہ دن کے لیے جو انسان کے عمل کی حفاظت کرتے ہیں اور جب وہ عمل کر چکتا ہے تو اسے لکھ لیتے ہیں۔“ (ابن جریر)

(۳۸) ارشاد باری تعالیٰ: ”عن الیمین وعن الشمال قعید“ کی تفسیر میں حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور یہ بائیں طرف والے کا امیر بھی ہے۔ اگر انسان گناہ کرے تو یہ کہتا ہے: ”ٹھہر جاؤ۔“ اگر انسان اللہ تعالیٰ سے

اپنے گناہ کی معافی مانگ لے تو اسے یہ گناہ لکھنے سے منع کر دیتا ہے اور اگر انسان گناہ نہ چھوڑے اور اس پر ڈٹا رہے تو وہ اس گناہ کو لکھوا دیتا ہے۔"

(ابن ابی الدنیا)

۳۹ حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ایک مجلس میں ایک مذاکرہ ہوا جس میں حضرت مکحول اور حضرت ابن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہما بھی موجود تھے۔ اس مذاکرے میں بیان ہوا کہ جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو تین پہر تک اگر استغفار کر لے تو نہیں لکھا جاتا ورنہ لکھ دیا جاتا ہے۔" (تفسیر ابو الشیخ)

۴۰ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان صاحب الشمال لیرفع ست ساعات عن العبد المسلم المخطی فان ندم واستغفر اللہ تعالیٰ منھا القاھا والا کتبھا واحدۃ۔"

"بائیں ہاتھ والا فرشتہ خطا کار مسلمان بندہ سے چھ پہر تک اپنا قلم روکے رکھتا ہے، اگر وہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لے تو وہ فرشتہ اس کا گناہ اس سے ہٹا دیتا ہے ورنہ صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔"

(طبرانی کبیر، جلد نمبر ۸، صفحہ نمبر ۲۱۸) (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۰۱۹۲) (جمع الجوامع، حدیث نمبر ۶۶۲۴) (حلیہ ابونعیم، جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۱۲۴) (مجمع الزوائد، جلد نمبر ۱۰، صفحہ نمبر ۲۰۷) (فیض القدیر شرح جامع صغیر، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۵۶)

(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب بھی کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو زمین کی وہ جگہ رب تعالیٰ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ وہ اسے دھنسا دے اور آسمان کی وہ چھت بھی اجازت طلب کرتی ہے کہ اس پر اپنا ایک حصہ گرائے لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں سے فرماتا ہے: "ٹھہر جاؤ! اسے مہلت دے دو، تم نے اسے پیدا نہیں کیا! اگر تم نے اسے پیدا کیا ہوتا تو تم اس پر ضرور رحم کھاتے۔

میں اس کے استغفار' اپنی رحمت یا اس کی کسی نیکی کی وجہ سے جو اس نے گناہ کے بعد کی یا اپنی عمر کے کسی حصہ میں کوئی نیکی کی جو مجھے پسند آئی مغفرت کرتا ہوں۔ تاکہ یہ نیک عمل کرے اور میں اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں۔ یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا: ''ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا'' ''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے''۔ سابقہ ایک روایت میں تین پہر کا ایک ذکر گزرا ہے اور اس روایت میں چھ پہر کا ذکر ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ مختلف اعتبارات سے رحمت فرماتا ہے۔)

(۴۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صاحب الیمین امیر علی صاحب الشمال فاذا عمل العبد حسنة کتبت بعشرامثالها واذاعمل سیئة فاراد صاحب الشمال ان یکتبها قال صاحب الیمین امسك فیمسك ست ساعات او سبع ساعات فان استغفراللہ تعالیٰ منها لم تکتب علیه شیئا وان لم یستغفراللہ کتب علیه سیئة واحدة۔

'' دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتہ کا سردار ہے۔ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو اس جیسی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ اسے لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں والا کہتا ہے: ''رک جاؤ!'' وہ چھ گھڑیاں یا سات گھڑیاں رک جاتا ہے پس اگر وہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کے متعلق استغفار کر لے تو وہ کچھ بھی نہیں لکھتا اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار نہ کرے تو اس کا ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔''

(کنزالعمال' حدیث نمبر ۱۰۲۱۲)(فیض القدیر' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۱۹۰)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۲۰۸)(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۷' صفحہ نمبر ۲۲۵' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۹۶)(اللقیہ والحفقہ' صفحہ نمبر ۳۶)

(۴۲) حضرت فضل بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب انسان پر موت کی حالت طاری ہوتی ہے تو اس کے فرشتہ سے کہا جاتا ہے: ''اب ٹھہر جا! اس کا اعمال نامہ لپیٹ دے۔'' تو وہ کہتا ہے: ''نہیں! مجھے کیا معلوم شاید یہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور میں اس کے لیے اسے لکھ دوں۔'' (ابن ابی الدنیا)

(۴۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

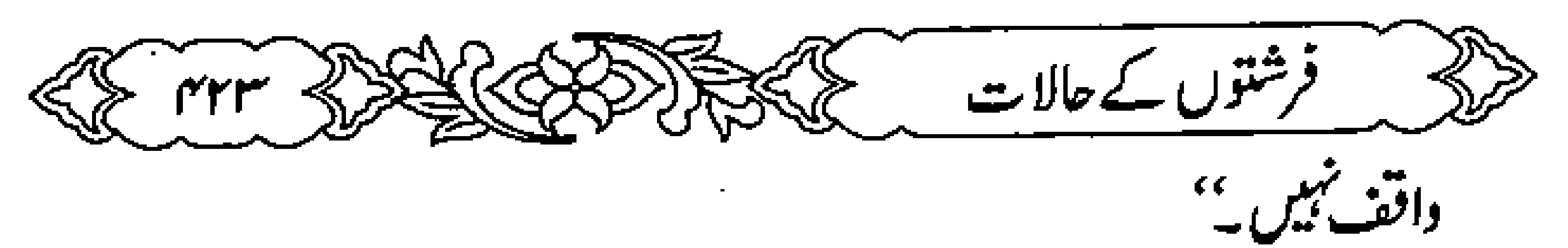
''سب سے پہلے انسان کی موت کا جس کو علم ہوتا ہے وہ حافظ (انسان کی حفاظت کرنے والا فرشتہ) ہے کیونکہ وہی انسان کے اعمال کو اوپر لے جاتا ہے اور وہی اس کا رزق لے کر زمین پر اترتا ہے۔ جب اس کا رزق اسے نہ ملے تو وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت آنے والی ہے۔''

(ابن ابی الدنیا)

(۴۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان الملك يرفع العمل للعبد يرى ان في يديه سرورا حتى ينتهى الى الميقات الذى وصف الله له فيضعُ اعمل فيه فيناديه الجبار عزوجل من فوقه ارم بما معك فى سجين۔ فيقول الملك مارفعت اليك الا حقا فيقول صدقت ارم بما معك فى سجين۔''

''فرشتہ انسان کے عمل کو اٹھا لے جاتا ہے اور اپنے ہاتھوں میں کچھ سرور بھی محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس مقام تک پہنچتا ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا ہے تو یہ اس عمل کو اس میں رکھ دیتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین یعنی ساتویں زمین سے بھی نیچے پھینک دے۔'' تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: ''اے اللہ! میں تو اسے تیری بارگاہ میں لایا ہوں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین میں پھینک دے کیونکہ اس عمل کی حقیقت سے میں واقف ہوں تم



واقف نہیں۔"

(ابن مردویہ)(الدرالمنثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۳۲۵)(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۶۲)

(اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے کو عمل کی ظاہری حالت معلوم ہوتی ہے جبکہ اس کی باطنی کیفیت کا اسے کچھ علم نہیں ہوتا کہ اس نیک یا بدعمل کے پس منظر میں کون سی صورت کارفرما ہے اور نیکی کا وہ کام قبولیت کے قابل ہے یا نہیں۔)

(۴۵) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذانام ابن ادم قال الملك للشيطان اعطني صحيفتك فيعطيه اياها فما وجد في صحيفته من حسنة محابها عشرسيات في صحيفة الشيطان وكتبهن حسنات فاذا اراد احدكم ان ينام فليكبر ثلاثا و ثلاثين ويحمد اربعا وثلاثين تحميدة ويسبح ثلاثا وثلاثين تسبيحة فتلك مائة۔"

"جب کوئی انسان سو جاتا ہے تو کراماً کاتبین شیطان سے کہتے ہیں: "اپنا صحیفہ ہمیں دے دے۔" تو وہ دیدیتا ہے۔ نیکیاں لکھنے والا وہ فرشتہ اپنے صحیفہ میں جہاں ایک نیکی پاتا ہے تو اس کی جگہ شیطان کے صحیفہ سے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور انہیں بطور نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ "اللہ اکبر" ۳۴ مرتبہ "الحمدللہ" اور ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" کہہ لے۔ تو یہ سو نیکیاں ہو جائیں گی۔"

(طبرانی کبیر' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۳۶)(مجمع الزوائد' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۱۲۱ اور ۱۲۲)(تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۳۶۸۱)(کنز العمال' حدیث نمبر ۴۱۳۰۷)(الدرالمنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۸۰)

(۴۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک آدمی نے "الحمدللہ کثیرا" کہا تو کراماً کاتب نے اس تعریف کو

لکھنے سے زیادہ سمجھا یہاں تک کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے حکم فرمایا: ''اسے اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے ''کثیرًا'' کہا۔'' (کتاب الزہد، از امام احمد)

(اسی طرح اگر کوئی آدمی: اللہ اکبر کبیراً والحمدللہ حمداً کثیراً وسبحان اللہ بکرۃً واصیلاً'' پڑھے تو اس کے لیے بھی ثواب کے انبار لگ جائیں گے۔ ان شاء اللہ!)

(۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان عبدامن عباداللّٰہ قال یارب لك الحمد کماینبغی لجلال وجهك ولعظیم سلطانك فاعضلت بالملکین فلم یدریا کیف یکتبانها فصعدا الی السماء فقالا یاربنا عبدك قال مقالة لاندری کیف نکتبها فقال اللّٰہ وهو اعلم بما قال عبده ماذاقال عبدی قالا یارب انه قال یارب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك ولعظیم سلطانك فقال اللّٰہ تبارك وتعالیٰ اکتباها کما قال عبدی حتی یلقانی عبدی فاجزیه بها۔''

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ نے اس طرح اللہ تعالیٰ کی تعریف کی:

''یارب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك ولعظیم سلطانك۔''

''اے پروردگار! تیری تعریف اسی طرح ہو جس طرح تیرے چہرہ کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے مناسب ہے۔''

فرشتے مشکل میں پڑ گئے اور نہ سمجھ سکے کہ وہ اسے کس طرح سے لکھیں تو وہ آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: ''اے ہمارے پروردگار! تیرے بندہ نے ایک ایسا جملہ کہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اس کا ثواب کس طرح سے لکھیں۔'' اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''اس کلمہ کو اسی طرح لکھو جس طرح سے میرے بندہ نے کہا ہے یہاں تک کہ جب میرا بندہ مجھے ملے گا تو میں اسے اس کا انعام دوں گا۔''

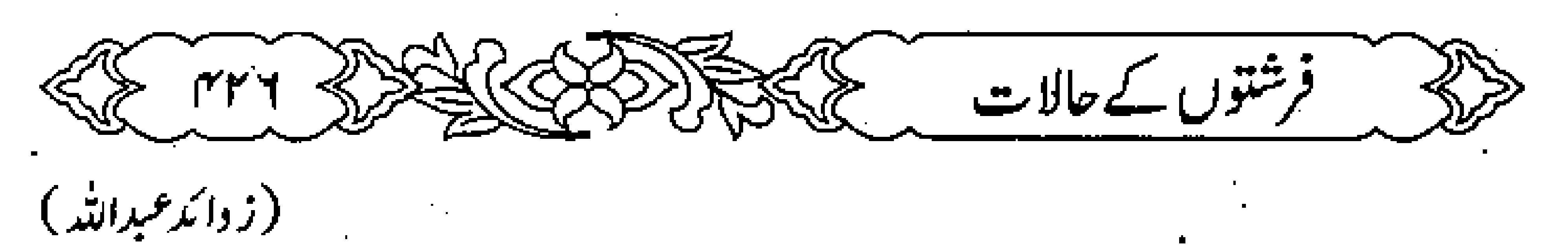
(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۳۸۰۱) (طبرانی، جلد نمبر ۱۲، صفحہ نمبر ۳۴۴) (تفسیر قرطبی، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر

۱۳۲) (کنزالعمال' حدیث نمبر ۵۱۲۷اور ۶۴۴۱) (مسند الفردوس' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۳۹)

(اس روایت سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ مذکورہ کلمات پڑھنے کا ثواب اور اجر بے حد ہے۔ ہمیں ان کلمات کو یاد کر کے پڑھتے رہنا چاہیے۔ اللہ رب العزت ہمیں بھی ان کلمات کا بہت زیادہ اجر عطا فرمائیں گے۔ یہاں ثواب لکھنے میں ملائکہ باری تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بعض اوقات کراماً کاتبین عمل کے ساتھ اس کا ثواب بھی لکھ دیتے ہیں چنانچہ یہاں پر بھی ایسا ہی ہوا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف اس کے لکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ اس کا اجر و ثواب نہایت عظیم ہے جس کا تحریر کرنا کار دارد ہے لیکن قیامت کے دن اس عمل کا اور اس جیسے دیگر نیک و صالحہ اعمال کا اجر و ثواب میزان میں تول کر عامل کو عطا فرمایا جائے گا۔ رب کی رحمت کی کس قدر برسات ہو رہی ہے حیف ہے ہم انسانوں اور اللہ کے بندوں پر کہ خود کو اپنی غفلت و جہالت کی بنا پر اس کا سزاوار نہیں بناتے۔)

(۴۹) حضرت ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ فرشتے ہر شام عصر کے بعد پہلے آسمان میں اپنے اپنے لکھے ہوئے اعمال ناموں کے احوال بیان کرتے ہیں تو ایک فرشتہ (ایک کراماً کاتبین کو) کہتا ہے: ''اس اعمالنامہ کو پھینک دے۔'' اسی طرح ایک اور فرشتہ بھی ندا کرتا ہے کہ اس اعمالنامہ کو پھینک دے۔ تو یہ اعمالنامے لکھنے والے فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! ہمارے متعلقہ افراد نے نیکی کی بات کہی تھی اور ہم ان کے محافظ تھے۔ انہوں نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ان لوگوں نے اس عمل میں میری رضا کا ارادہ نہیں کیا تھا جبکہ میں قبول نہیں کرتا مگر جس عمل میں میری رضا ملتی ہو اسی کو قبول کرتا ہوں۔'' جبکہ ایک اور فرشتہ کراماً کاتبین کو پکارتا ہے: ''فلاں ولد فلاں کے فلاں فلاں نیک اعمال لکھ۔'' تو وہ عرض کرتا ہے: ''اے پروردگار! اس نے تو یہ عمل نہیں کیا ہے۔ اس نے تو یہ عمل نہیں کیا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اس نے اس کی نیت تو کی تھی جس کا تجھے علم نہیں۔''



(زوائد عبداللہ)

۴۹ حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ان الملائکة یصعدون بعمل العبد من عباداللہ یکثرونه ویزکونه حتی ینتهوا به حیث شاء اللہ من سلطانه فیوحی اللہ الیهم انکم حفظة علی عمل عبدی وانا رقیب علی مافی نفسه ان عبدی هذالم حفظة علی عمل عبدی وانا رقیب علی مافی نفسه ان عبدی هذالم یخلص لی عمله اجعلوه فی سجین قال ویصعدون بعمل عبدمن عباد اللہ فیستقلونه ویحقرونه حتی ینتهوا به حیث شاء اللہ من سلطانه فیوحی اللہ الیهم انکم حفظة وانا رقیب علی مافی نفسه فضاعفوه وله واجعلوه فی علیین۔"

(کتاب الزہد از امام ابن مبارک' صفحہ نمبر ۱۵۳) (کتاب الاخلاص' از امام ابن ابی الدنیا) (الدر المنثور' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۱۴) (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ' صفحہ نمبر ۵۲) (الفقیہ والمتفقہ' صفحہ نمبر ۳۶)

"اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لے کر فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اسے وہ بڑا پاکیزہ سمجھ رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لے کر وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: "تم میرے بندہ کے عمل کے محافظ ہو اور جو کچھ اس کے جی میں ہے میں اس کا نگران ہوں۔ میرے اس بندہ نے اپنا یہ عمل میرے لیے نہیں کیا اس کا یہ عمل سجین (یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام کا نام ہے) میں ڈال دو۔" یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لے کر چڑھتے ہیں جسے وہ ہلکا اور گھٹیا سمجھ رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں جہاں تک چاہتا ہے یہ فرشتے وہاں تک اسے لے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: "تم محافظ ہو اور جو

کچھ اس کے جی میں ہے میں اس کا نگران ہوں۔ اس کے عمل کو کئی گنا کر دو اور اسے علیین (ساتوں آسمانوں سے اوپر نیک اعمال کا مقام) میں اس کے لیے رکھ دو۔"

(۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا كذب العبد كذبة تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به۔"

"جب کوئی انسان ایک بار جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے ایک میل تک فرشتہ دور چلا جاتا ہے۔"

(۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھو یا اپنے سامنے رکھو۔ اپنے جوتے داہنے نہ رکھو کیونکہ ایک فرشتہ تیرے داہنے ہے اور انہیں اپنے بائیں بھی نہ رکھو کیونکہ وہ جوتے تیرے بھائی مسلمان کے دائیں میں ہوں گے۔"

(سعید بن منصور)

(۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يبزق امامه فانه يناجي الله تعالىٰ ما دام في مصلاة ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا وليبصق عن يساره او تحت قدمه۔"

"تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے۔ نہ ہی وہ اپنی دائیں طرف تھوکے کیونکہ اس کے داہنے فرشتہ کراماً کاتبین ہے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنے بائیں یا قدموں کے نیچے تھوکے۔"

(مصنف عبدالرزاق' حدیث ۱۶۸۶)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۱۹۹۴۱)(جمع الجوامع' حدیث



نمبر ۱۰۲۳۰)

۵۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاقام احدکم یصلی فلا یبزقن بین یدیه ولا عن یمینه فان عن یمینه کاتب الحسنات ولکن یبزق عن یساره او خلف ظهره۔''

(ابن ابی شیبہ)

''تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے اور اپنے داہنے میں نہ تھوکے کیونکہ اس کے داہنے نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے بائیں یا پشت پیچھے تھوکے۔''

۵۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے جبکہ آپؐ کے دست مبارک میں کھجور کا ایک خوشہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے خوشوں کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ میں بلغم کو دیکھا تو اسے کھرچ دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''اے لوگو! جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے اور اس کے داہنے میں فرشتہ ہوتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے آئے اور اس کے سامنے تھوک دے؟ تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے میں بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں جانب تھوکے اور اگر تمہیں جلدی ہو تو اس طرح ہلکا یعنی اپنے کپڑے میں تھوک دے۔'' (ابن ابی شیبہ)

۵۵ عبدالعزیز نے اپنے صاحبزادہ عبدالملک سے کہا جبکہ اس نے اپنے دائیں طرف تھوک دیا تھا اور وہ چل رہا تھا:

''تو نے اپنے ساتھی فرشتہ کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔ اپنے بائیں تھوکا کر۔''

(ابن عساکر)

۵۶ حضرت طلحہ بن مطرف تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مسجد میں کنکریاں الٹانا کراماً کاتبین کو تکلیف دیتا ہے۔''

(عبدالرزاق)(ابن ابی شیبہ)

(۵۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''نماز میں کنکریاں نہ الٹا کرو کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔''

(۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِن حافظین یرفعان الی اللہ تعالٰی ماحفظا فی یوم فیری فی اول الصحیفة واخرھااستغفارا الاقال اللہ تعالٰی :قد غفرت لعبدی مابین طرفی الصحیفة۔'' (مسندبزار)

''کراماً کاتبین اپنے روزانہ کے اعمال محفوظ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جاتے مگر جب اعمالنامہ کے شروع اور اخیر میں استغفار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''جو کچھ اس اعمالنامہ کے درمیان گناہ ہیں میں نے وہ سب اپنے بندہ کو معاف کیے۔''

(جب کوئی آدمی نیند سے جاگنے کے بعد استغفار کر لے اور جب رات کو سونے لگے اس وقت بھی استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس استغفار کے دوران کے چھوٹے گناہ معاف فرما دیتا ہے بڑے گناہ بغیر توبہ کیے معاف نہیں ہوتے' اس لیے ان سے توبہ کر لی جائے۔ جو گناہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ وابستہ ہیں ان کے معاف ہونے کی تین شرائط ہیں۔ 1: جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے توبہ کرنے کے وقت سے چھوڑ دے۔ 2: اس گناہ پر ندامت ظاہر کرے۔ 3: اس بات کا پختہ عہد کرے کہ دوبارہ یہ گناہ کبھی نہیں کرے گا۔ ان تین شرطوں میں کوئی ایک بھی نہ پائی گئی تو توبہ توبہ نہیں ہوتی۔ جو گناہ انسانوں کے متعلق ہیں ان کی توبہ کی چار شرائط ہیں۔ تین تو مذکورہ بالا اور چوتھی یہ کہ اپنے متعلقہ آدمی کے قرض سے سبک دوش ہو۔ مال ہو تو وہ لوٹائے' اگر تہمت وغیرہ ہے تو اس کی معافی مانگے اور اگر الزام گناہ لگایا ہے تو وہ معاف کرائے۔ (ریاض الصالحین' صفحہ نمبر ۱۳' باب التوبہ) جتنے گناہ سے توبہ کرے گا توبہ ہوگی سب کی کرے گا سب کی ہوگی' آدمی سے جو گناہ بھی ہو جائے اس سے فوراً توبہ کر لے کیونکہ زندگی موت کا کوئی پتہ نہیں۔)



(۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا اتٰی احدکم اھلہ فلیستتر فانہ اذا لم یستتر استحیت الملائکۃ وخرجت وحضر الشیطان فاذا کان بینھما ولد کان للشیطان فیہ نصیب۔''

''تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اسے چاہیے کہ پردہ کر لے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرے گا تو فرشتے حیا کرتے ہیں' اس کے گھر سے نکل جاتے ہیں اور شیطان آدھمکتے ہیں۔ پس اگر ان دونوں کے لیے اس جماع کی وجہ سے کوئی اولاد لکھی ہے تو شیطان کا اس میں بھی ایک حصہ (اثرات شیطانی کا) شامل ہو جاتا ہے۔''

(۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

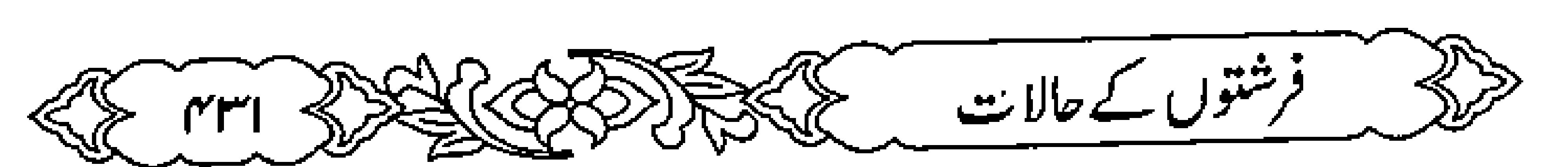
''یستحی احدکم من ملکیہ الذین معہ کما یستحی من رجلین صالحین من جیرانہ وھما معہ باللیل والنھار۔''

''تم میں سے ہر ایک اپنے ان دونوں فرشتوں سے حیا کرے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں جس طرح سے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے دو نیک انسانوں سے حیا کرتا ہے (اور ان کے سامنے کوئی غلط کام نہیں کرتا) اور یہ دونوں فرشتے تو حیا کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ رات اور دن ہر وقت آدمی کے ساتھ ہوتے ہیں۔''

(شعب الایمان وضعفہ)

(۶۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''الم انھکم عن التعری الم انھکم عن التعری؟ ان معکم من



لایفارقکم فی یوم ویقظة الا حین یاتی احدکم اھله اوحین یاتی خلاء ہ الافاستحیوھما الا فاکرموھما۔"

"کیا میں نے آپ لوگوں کو کپڑے ہٹانے سے منع نہیں کیا ؟ کیا میں نے آپ لوگوں کو کپڑے ہٹانے سے منع نہیں کیا؟ تمہارے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تم سے الگ نہیں ہوتے نہ نیند میں' نہ بیداری میں۔ یادرکھو! جب بھی تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے یاقضائے حاجت کو جائے تو ان دونوں فرشتوں سے حیا کرے۔ خبردار! ان دونوں کی عزت کرو۔"

(بیہقی وضعفہ)(نصب الرایہ' صفحہ نمبر ۱۴۳۴)

(۶۲) حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"انسان فرشتے سے ننگ کھولنے میں دو جگہوں پر اجتناب کرے:" قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔" (مصنف عبدالرزاق)

(۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ نھاکم عن التعری فاستحیوا من ملائکة اللہ الذین معکم الکرام الکاتبین الذین لایفارقونکم الاعنداحدی ثلاث حاجات الغائط والجنابة والغسل۔"

"اللہ تعالیٰ تمہیں کپڑے اتار دینے سے منع فرماتا ہے۔ اللہ کے ان فرشتوں سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ کراماً کاتبین ہیں جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت۔ قضائے حاجت کے وقت' جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت۔ کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت برہنہ ہوتا ہے۔"

(الدرالمنثور' جلد نمبر ۱'صفحہ نمبر ۳۲۳)

(۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ظہر

کے وقت باہر نکلے تو ایک آدمی کو دیکھا جو وسیع میدان میں کپڑے اتار کر نہا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا:

"فاتقوا اللہ واکرموا الکرام الکاتبین الذین معکم لیس یفارقو نکم الا عند احدی منزلتین حیث یکون الرجل علی خلائه اویکون مع اهله انهم کرام کما سمّاهم اللہ تعالٰی فلیستتر احدکم عندذلك بجرم حائط اوببعیره فانهم بجرم لاینظرون الیه۔"

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کراماً کاتبین کی عزت کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں، تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے مگر دو مقام پر جبکہ آدمی قضائے حاجت میں ہوتا ہے یا اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ فرشتے عزت والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام بھی 'کراماً کاتبین' (عزت دار اعمال لکھنے والے) رکھا ہے۔ ضرورت کے وقت تم میں سے ہر ایک دیوار کے پاس یا اپنے اونٹ (سواری) کے پاس پردہ کر لے کیونکہ پردے میں یہ فرشتے اس کی طرف نہیں دیکھتے۔"

(الدر المنثور، صفحہ نمبر ۳۲۳) (اتحاف السادۃ المتقین، صفحہ نمبر ۱۰، جلد نمبر ۹) (الفتاوی الحدیثیہ، صفحہ نمبر ۳۵) (اتحافات سنیہ، جلد نمبر ۹، صفحہ نمبر ۱۰)

(۶۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس نے اپنا ننگ کھولا اس سے فرشتہ الگ ہو جاتا ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ)

(۶۶) مشہور تابعی مفسر حضرت عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی قضائے حاجت کی حالت میں ہوتا ہے تو اس وقت اس کے پاس فرشتے کراماً کاتبین نہیں آتے۔"

(مصنف عبد الرزاق) (مصنف ابن ابی شیبہ)

(۶۷) حضرت ابو صالح حنفی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی انسان حالت طہارت میں اپنے بستر پر لیٹتا ہے تو فرشتہ اس کے

جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ)

(۶۸) مشہور محدث وفقیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی قرآن پاک کا اختتام کرتا ہے تو کراماً کاتبین فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے۔"

(المجالسہ دینوری)

(۶۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللّٰہ وکل بعبدہِ المومن ملکین یکتبان عمله فاذا مات قال الملکان اللّذان وکلا به قدمات فَائْذَنَ لنا ان نصعد الی السماء فیقول اللّٰہ سمائِی مملوئۃٌ من من ملائکتی یسبحونی فیقولانِ افنقیم فی الارض فیقول اللّٰہ اَرضِیُ مملوءۃٌ من خلقی یسبحونی فیقولان فاینِ؟ فیقول قوما علی قبر عبدی فسبّحانی واحمدانی وکبّرانی وھلِّلانی واکتبا ذلك لعبدی الی یوم القیامۃ۔"

"اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو اپنے مومن بندے کے سپرد کر رکھا ہے جو اس کے اعمال (خیر و شر) لکھتے رہتے ہیں۔ جب یہ انسان فوت ہو جاتا ہے تو یہ دونوں فرشتے جو مومن کے سپرد کیے گئے تھے کہتے ہیں:" اے ہمارے پروردگار! یہ شخص تو اب وفات پا چکا ہے ہمیں اجازت مرحمت فرما کہ ہم آسمان کی طرف رجوع کریں۔" اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:" میرا آسمان میرے فرشتوں سے پر ہے۔ تم میری تسبیح بیان کرتے رہو۔" وہ عرض کرتے ہیں: "کیا ہم زمین پر ٹھہرے رہیں؟" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:" زمین بھی میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے تم میری تسبیح پڑھتے رہو۔" وہ عرض کرتے ہیں:" ہم تسبیح کہاں پر بیان کریں۔؟" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:" تم میرے اس بندے کی قبر پر رکے رہو اور میری تسبیح، تعریف، کبریائی اور کلمہ طیبہ کہتے رہو اور یہ سب کچھ

میرے اسی بندے کے لیے قیامت تک کے لیے لکھتے رہو (جس طرح کہ اس کی زندگی میں تم اس کے اعمال لکھا کرتے تھے۔)''

(ابوالشیخ' حدیث نمبر ۵۰۳) (شعب الایمان' از امام بیہقی) (الموضوعات لابن جوزی' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۲۸) (لالی مصنوعہ' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۲۳۰) (تنزیہ الشریعہ' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۷۰ اور ۳۷۱)

(اس طرح کی ایک مرفوع روایت امام دارقطنی نے اپنی کتاب ''الافراد'' میں بھی روایت کی ہے جس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب کافر فوت ہوتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف عروج کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: ''یہاں کیوں آئے ہو؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''اے پروردگار! تو نے اپنے بندے کی روح قبض کر لی ہے اس لیے ہم یہاں لوٹ آئے۔'' اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: ''تم اس کافر کی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور قیامت تک اس پر لعنت بھیجو کیونکہ اس نے مجھے جھٹلایا تھا اور میرا منکر ہوا تھا۔ میں تمہاری اس لعنت کو عذاب بنا کر روز قیامت اس پر مسلط کروں گا۔'' (البیہقی تفرد بہ عثمان بن مطر وھو لیس القوی)

⑦ مشہور تابعی حضرت وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ کوئی میت بھی جب فوت ہونے لگتی ہے تو اسے اس کے کراماً کاتبین تین نظر آتے ہیں۔ اگر تو اس آدمی نے ان کی ہم نشینی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزاری تھی تو یہ فرشتے اس کو مخاطب کر کے کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے تو ہمارا بہترین ہم نشین تھا' بہت سی نیک مجلسوں میں تو نے ہمیں ہم نشین بنایا' نیک اعمال ہمارے سامنے لایا اور نیک باتیں سنوائیں۔ اللہ تعالیٰ بہترین ہم نشین کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔'' اگر اس نے اچھی صحبت اختیار نہ کی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی نہیں تھی تو اس کی تعریف کی بجائے یہ کہتے ہیں: ''تجھے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے۔ تو نے ہمیں اکثر بری مجالس میں بٹھایا' برے اعمال ہمارے سامنے پیش کیے اور گندی باتیں سنائیں۔ اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے بہترین ہم

نشینی کی جزائے خیر نہ دے۔'' بس اسی وقت جب یہ گناہگار یہ باتیں سنتا ہے تو اس کی آنکھیں ان کی طرف کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔''

(کتاب المختصرین' از امام ابن ابی الدنیا)

(۷۱) حضرت سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

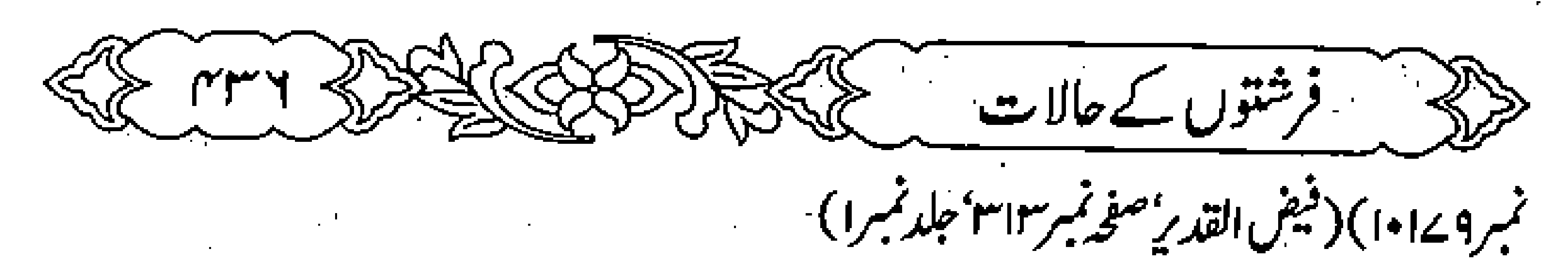
''مجھے یہ بات پہنچتی ہے کہ جب کسی مومن انسان پر موت طاری ہوتی ہے تو وہ فرشتے جو اس کے ساتھ ایام زندگانی میں محافظ اور کراماً کاتبین کے طور پر رہتے تھے اس کے اہل خانہ کی آہ وفغاں کے وقت کہتے ہیں: ''ہمیں بھی موقع دو تا کہ ہم بھی اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف بیان کریں۔'' اس کے بعد وہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اور جزائے خیر عطا کرے تو اطاعت خداوندی میں چست تھا' اس کی نافرمانی میں سست تھا۔ اب تیری وفات کے بعد تیرا ذکر فرشتوں میں کرتے رہیں گے۔'' جب کسی بدکار پر موت طاری ہوتی ہے اور اس کے اہل خانہ روتے چلاتے ہیں تو اس کے متعلقہ دونوں کراماً کاتبین محافظین فرشتے کہتے ہیں: ''ہمیں بھی موقع دو کہ ہمیں اس کے متعلق جو علم ہے ہم اس کا اظہار کریں۔'' پھر وہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ تجھے گناہگار کی سی سزا دے، تو خدا کی اطاعت شعاری میں سست تھا اور اس کی نافرمانی میں چست تھا۔'' اس آدمی کے مرنے کے بعد یہ دونوں آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔'' (ابن ابی الدنیا)

(۷۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذاتاب العبدانسی اللہ الحفظة ذنوبه۔''

''جب کوئی مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کراماً کاتبین کو بھلا دیتا ہے۔''

(ابن عساکر' صفحہ نمبر ۲۸۶' جلد نمبر ۴) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۴۸۰) (کنزالعمال' حدیث



نمبر ۱۰۱۷۹) (فیض القدیر، صفحہ نمبر ۳۱۴ جلد نمبر ۱)

۴۳ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حبذا المتخللون بالوضوء والمتخللون من الطعام اما تخليل الوضوء فالمضمضة والاستنشاق وبين الاضابع واما تخليل الطعام فمن الطعام لانه ليس اشد علي الملكين من ان يريابين اسنان صاحبهما طعاما وهو قائم يصلي۔"

"مبارک ہوں وضو میں خلال کرنے والے! مبارک ہوں طعام میں خلال کرنے والے! وضو میں خلال کرنے کا معنیٰ کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرنا ہے۔ طعام میں خلال یہ ہے کہ کوئی چیز کھانے کی دانتوں میں رہ جائے تو اس کو صاف کرنا کیونکہ یہ ان دونوں فرشتوں کو زیادہ تکلیف دہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے دانتوں میں کوئی چیز کھانے کی دیکھیں جب کہ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہو۔"

(الجامع الصغیر، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۳۷۲) (مسند الفردوس، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۳۸، حدیث نمبر ۲۷۰۴)

(کوئی چیز کھانے کی انسان کے دانتوں میں رہ جائے یا رہ کر بدبو پیدا کردے تو اس سے کراماً کاتبین کو اذیت ہوتی ہے اور یہ بات عام ہے چاہے نماز میں حالت ہو یا نماز سے باہر۔)

۴۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نقوا افواهكم بالخلال فانها مجلس الملكين الكريمين الحافظين وان مدادهما الريق وقلمهما اللسان وليس عليها شيء اضر من بقايا الطعام بين الاسنان۔"

"اپنے منہ کو انگلیوں کے ذریعہ (یا مسواک کے ذریعے) صاف رکھو کیونکہ یہ (منہ) دونوں کراماً کاتبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہیں۔ ان کی سیاہی

انسان کی تھوک ہے اوران کا قلم انسان کی زبان ہے۔فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔''

(۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''من دخل الحمام بغیر مئزر لعنه الملکان۔''

''جوآدمی حمام میں بغیر تہبند کے داخل ہوا اس پر کراماً کاتبین لعنت کرتے ہیں۔''

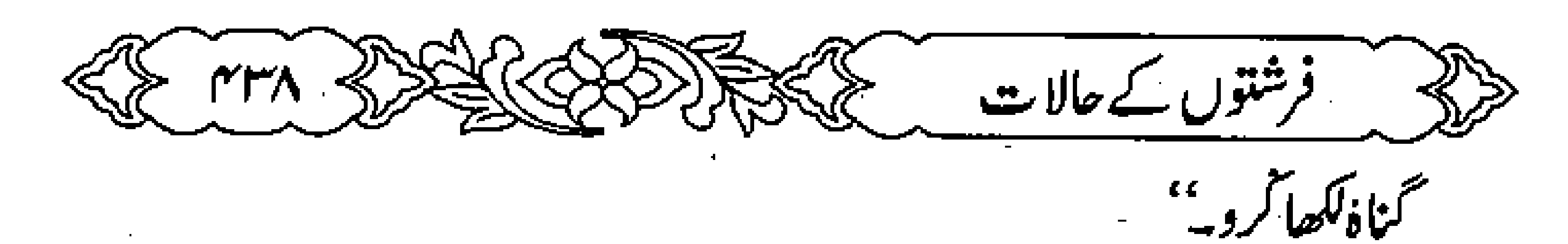
(الشیرازی فی الالقاب)(الجامع الصغیر مع فیض القدیر'جلد نمبر۶'صفحہ نمبر۱۲۴)

(اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی ایسی جگہ بغیر پردہ کے غسل کرنا جہاں سے وہ لوگ اس کا ننگ دیکھتے ہوں یا دیکھ سکیں جن کا اس کا ننگ دیکھنا حرام ہو تو ایسے شخص پر کراماً کاتبین لعنت کرتے ہیں (فیض القدیر'جلد نمبر۶'صفحہ نمبر۱۲۴) اگر کسی محفوظ جگہ پر بغیر تہبند کے بھی غسل کرے جہاں سے کوئی بھی اسے نہ دیکھ سکے تب بھی کراماً کاتبین کو اس ننگے آدمی سے حیا آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے' اس لیے حمام میں بھی کوئی ایسا کپڑا ضرور باندھ لینا چاہیے جس سے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ ڈھک جائے۔)

(۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قال اللہ تعالیٰ للملئکة اذاهم عبدی بحسنة فاکتبوها واحدة فان عملها فاکتبوها عشرا واذاهم عبدی بسیئة فلاتکتبوها فان عملها فاکتبوها واحدة۔''

''اللہ تبارک وتعالیٰ کراماً کاتبین فرشتوں سے فرماتا ہے:''جب میرا بندہ کسی نیکی کا خیال کرے تو اس پر نیکی لکھ دیا کرواور اگر وہ اس پر عمل بھی کرلے تو اس کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھ دیا کرو اور جب میرا کوئی بندہ کسی برائی کا خیال کرے تو اس کا گناہ نہ لکھا کرو اور اگر اس کا ارتکاب کرلے تو بس ایک



گناہ لکھا کرو۔"

(کتاب المجالسۃ از امام دینوری)

۷۷ ایک آدمی نے امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا:

"اے ابومحمد! کیا کراماً کاتبین غیب جانتے ہیں (کہ ان کو نیکی بدی کی نیت کا علم ہو جاتا ہے؟)"

آپ نے فرمایا:

"کراماً کاتبین غیب نہیں جانتے لیکن جب کوئی انسان کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی ہے جس سے یہ جان لیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے بدبودار ہوا پھوٹتی ہے جس سے وہ جان لیتے ہیں کہ اس نے گناہ کا ارادہ کیا ہے۔"

۷۸ حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

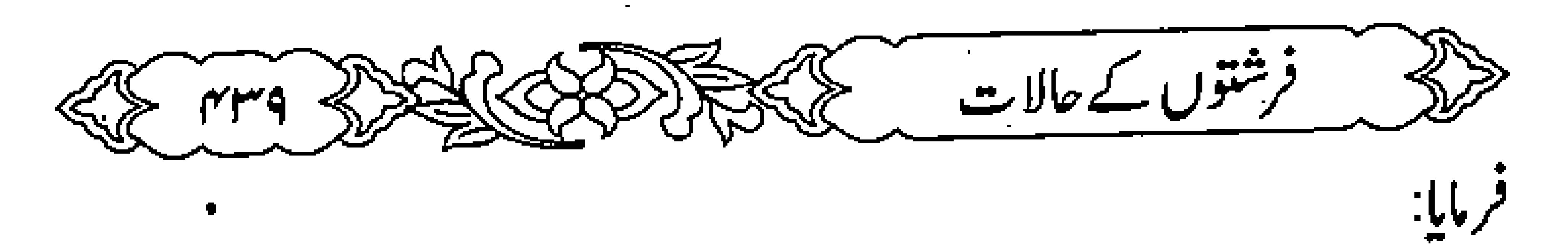
"مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ہر انسان کے ساتھ پانچ فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک انسان کے دائیں، ایک بائیں، ایک پیچھے، ایک آگے اور ایک اوپر ہوتا ہے جو اوپر سے یا فضا سے نازل ہونے والی بلا سے دفاع کرتا ہے۔"

(کتاب المجالسۃ از امام دینوری)

۷۹ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمانِ باری تعالیٰ: "الا لدیہ رقیب عتید کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اس سے مراد وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کی دو ڈاڑھوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر انسان نے علم کی کوئی بات نہ سنی ہو تو اس کے لیے یہی بات بہت ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔"

۸۰ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد



فرمایا:

''حبس الرکعتین بعد المغرب مشقة علی الملکین۔''

(کنز العمال' حدیث نمبر ۱۹۴۴۶)

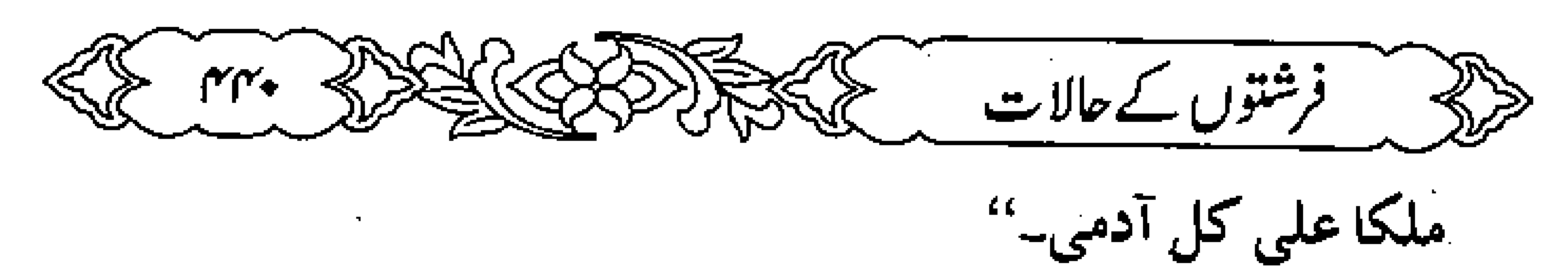
''مغرب کے بعد کی دو رکعات (سنت) میں تاخیر کرنا کراماً کاتبین پر گراں گزرتا ہے۔''

(۸۱) ایک مرتبہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! آپ مجھے یہ بتلائیں کہ ہر انسان کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ملك علی یمینك علی حسناتك وهوامیرعلی الذی علی الشمال فاذا عملت حسنة کتبت عشراواذا عملت سیئة قال الذی علی الشمال للذی علی الیمین اکتب؟ قال لا لعله یستغفراللہ ویتوب الیه فاذا قال ثلاثا' قال نعم اراحنااللہ منه فبئس القرین ما اقل مراقبته للہ تعالیٰ واقل استحیاء ہ منه یقول اللہ تعالیٰ (مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید) وملکان من بین یدیك ومن خلفك یقول اللہ تعالیٰ (له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امراللہ) وملك قابض علی ناصیتك فاذا تواضعت للہ رفعك واذاتجبرت علی اللہ قصمك' وملکان علی شفتیك لیس یحفظان علیك الا الصلوٰة علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم' وملك قائم علی فیك لایدع ان تدخل الحیة فی فیك وملکان علی عینیك فهولاء عشرة املاك علی کل آدمی' ینزلون ملائکة اللیل علی ملائکة النهار لان ملائکة اللیل سوی ملائکة النهار' فهٰؤلاء عشرون



ملکا علی کل آدمی۔''

(تفسیر درمنثور، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۴۸)

''ایک فرشتہ تیرے دائیں میں ہے جو تیری نیکیوں پر مامور ہے اور یہ بائیں والے فرشتہ کا سردار ہے۔ جب تو کوئی اچھا عمل کرتا ہے تو تیرے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب تو کوئی گناہ کرتا ہے تو بائیں والا فرشتہ دائیں والے سے پوچھتا ہے کہ کیا میں اس کا یہ گناہ لکھ دوں؟ تو وہ کہتا ہے: ''نہیں شاید یہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ پر استغفار کرلے اور توبہ کرلے۔'' جب بائیں والا فرشتہ تین مرتبہ گناہ لکھنے کی اجازت مانگتا ہے تو دائیں والا کہتا ہے: ''ہاں اب لکھ لو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں نجات پہنچائی ہے' یہ بہت ہی برا رفیق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کتنا ہی کم متوجہ ہوتا ہے' اس سے کتنا کم حیا کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس سے ایک تاک لگانے والا تیار موجود ہوتا ہے۔'' اور دو فرشتے تیرے سامنے اور پیچھے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: '' کچھ فرشتے اس کے آگے اور کچھ اس کے پیچھے بحکم خدا بہت سی بلاؤں سے اس آدمی کی حفاظت کرتے ہیں۔'' ایک فرشتے نے تیری پیشانی کو تھاما ہوا ہے، جب تو خدا کے لیے انکساری اختیار کرتا ہے تو وہ تجھے مرتبہ میں بلند کردیتا ہے اور جب تو خدا کے سامنے تکبر کرتا ہے تو وہ تجھے تباہی میں ڈال دیتا ہے۔ دو فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں۔ وہ تجھ پر کسی چیز کی حفاظت نہیں کرتے بس وہ صرف محمد (ﷺ) پر انسان کے درود و سلام کی نگہداشت کرتے ہیں۔ جب یہ انسان مجھ (حضور ﷺ) پر درود بھیجے گا تو ہم اس کو وصول کرکے میرے حضور تک پہنچائیں گے۔ یک فرشتہ تیرے منہ پر ہے جو سانپ اور دیگر جانوروں کو تیرے منہ میں نہیں گھسنے دیتا۔ دو فرشتے تیری آنکھوں پر مقرر ہیں۔ یوں ہر آدمی سے متعلق کل دس فرشتے ہوتے ہوئے۔ دن والے فرشتے پر رات

والے فرشتے اترتے ہیں کیونکہ رات کے فرشتے دن والے فرشتوں سے الگ ہیں۔ یہ ہر آدمی سے متعلق بیس فرشتے ہوئے۔''

(۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمان باری تعالیٰ ''له معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ وہ فرشتے ہیں جو انسان کے سامنے' پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں اور جب موت آتی ہے تو یہ انسان سے دور ہٹ جاتے ہیں اور اس وقت اپنے متعلقہ انسان کی حفاظت نہیں کرتے۔

(مصنف عبدالرزاق)(ابن جریر)(ابن منذر)(ابن ابی حاتم)

(۸۳) حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ''فرمان الٰہی ''یحفظونه من امر الله'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ محافظ فرشتے انسان کی جنات سے حفاظت فرماتے ہیں۔''

(ابن جریر)(ابن ابی حاتم)(ابوالشیخ)

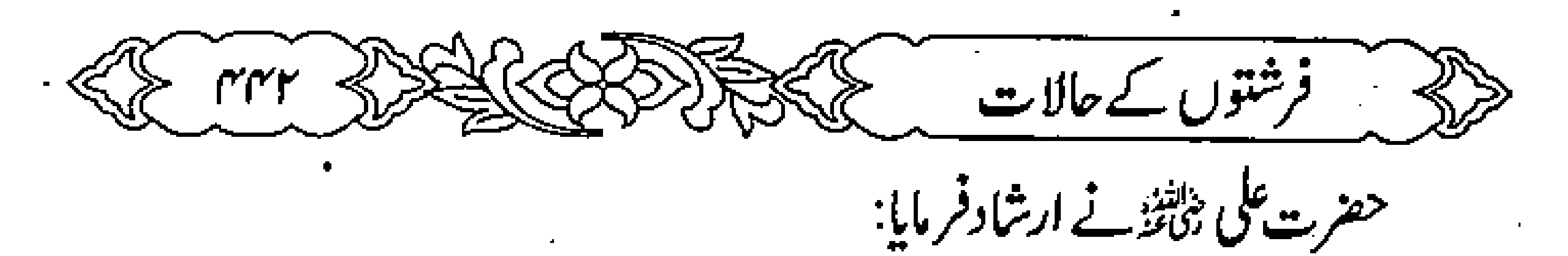
(۸۴) حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی آدمی بھی ایسا نہیں مگر انسان کے ساتھ کوئی مؤکل فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں موذی جانوروں سے حفاظت کرتا ہے۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو انسان کو تکلیف پہنچانے کے درپے ہو مگر یہ فرشتہ اس کے پیچھے سے تنبیہ کرتا ہے جس سے وہ مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ ہاں! وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ تکلیف دینے کی اجازت دے تو وہ اسے لاحق ہو جاتی ہے۔''

(ابن جریر)

(۸۵) حضرت ابومجاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قبیلہ مراد کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

''قبیلہ مراد کے کچھ لوگ آپؓ کے قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان سے آپؓ کی حفاظت کروں۔''



حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس پر وارد ہونے والی مصیبتوں سے حفاظت کرتے ہیں لیکن جب موت یا کوئی اور مصیبت آنی مقدر ہوتی ہے تو یہ فرشتے اس مصیبت اور انسان کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔''

(۸۶) حضرت ابواسامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ ایسا ہوتا ہے جو اس سے ہر تکلیف دہ چیز کو دور کر دیتا ہے اور جو مصیبت مقدر ہو چکی ہو اس سے انسان کا دفاع نہیں کرتا۔''

(ابن جریر)

(۸۷) فرمان باری تعالیٰ: ''لہ معقبات'' کی تفسیر میں حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی انسان بھی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ محافظ فرشتے ہوتے ہیں۔ دو فرشتے تو اس کے ساتھ دن میں ہوتے ہیں، جب رات ہوتی ہے تو یہ آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور ان کے بعد انسان کے ساتھ دو فرشتے رات میں صبح تک رہتے ہیں۔ یہ انسان کے سامنے اور پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں جو مصیبت اس پر آنی نہیں ہوتی وہ انسے تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔ جب کوئی مصیبت اس پر آنے لگتی ہے تو یہ اس کو اس سے ہٹا دیتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا ایک شخص دیوار کے پاس سے گزر جاتا ہے پھر دیوار گرتی ہے۔ جب کسی مصیبت کا وقت آن پہنچتا ہے تو یہ اس کے اور انسان کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حکم فرمایا ہے کہ یہ انسان کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں۔'' (ابوالشیخ)

(۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت مبارکہ ''لہ معقبات'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''له معقبات من بين يديه رقباء ومن خلفه من امر الله يحفظونه۔''

''کچھ فرشتے انسان کے آگے سے نگہبانی کرتے ہیں اور پیچھے سے بھی اور یہ صرف اللہ ہی کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔''

(سعید بن منصور)(ابن جریر)(ابن منذر)

(۸۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

''ہر انسان کے ساتھ محافظ فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی نگہبانی میں لگے ہوتے ہیں۔کوئی دیوار انسان پر نہیں گرتی' وہ کسی کنویں میں نہیں گرتا یا کوئی جانور اسے تکلیف نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ مصیبت اس پر لکھی ہوتی ہے۔ اس وقت محافظ فرشتے انسان سے دور ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے انسان کو وہ مصیبت پہنچ کر رہتی ہے۔''

(کتاب القدر'از امام ابوداؤد)(ابن ابی الدنیا) (الدرالمنثور' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۴۸)(کنز العمال' حدیث نمبر۱۵۶۲)(مکاید الشیطان' صفحہ نمبر۹۶)

(۹۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وکل بالمومن ستون وثلثمائة ملكٍ يدفعون عنه مالم يقدرعليه من ذلك للبصر سبعة املاك يذبون عنه كما يذب عن قصعة العسل من الذباب فى اليوم الصائف مالوبدالكم لرأيتموه على كل سهل وجبل كلهم باسط يديه فاغر فاه ومالو وكل العبدفيه الى نفسه طرفة عين لاختطفته الشياطين۔''

(الدرالمنثور' صفحہ نمبر۴۸)(احیاء العلوم' صفحہ نمبر۳۸' جلد نمبر۳)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۱۲۷۹) (اتحاف السادۃ المتقین' صفحہ نمبر۲۸۸' جلد نمبر۷)(طبرانی کبیر' حدیث نمبر۷۷۰۴)(مجمع الزوائد' صفحہ نمبر۲۰۹' جلد نمبر۷)(تخریج احیاء العلوم امام عراقی' صفحہ نمبر۳۸' جلد نمبر۳)(مکاید الشیطن' لابن ابی الدنیا' صفحہ نمبر۹۶)

''مومن کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے ہوتے ہیں جو مصیبت انسان پر واقع ہونا نہیں لکھی ہوتی اس کو انسان سے دور کرتے رہتے ہیں۔ صرف آنکھ کے لیے سات فرشتے ہیں۔ یہ سب فرشتے انسان سے بلاؤں کو اس طرح ہٹاتے رہتے ہیں جس طرح گرمی کے دن شہد کے پیالہ سے مکھیوں کو ہٹایا جاتا ہے۔ اگر ان فرشتوں کو تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے تو تم ان کو ہر میدان اور ہر پہاڑ پر اپنے ہاتھوں کو کھولے ہوئے دیکھو، انہوں نے اپنا منہ بھی کھولا ہوا ہے اور اگر انسان کی مصیبتیں پلک جھپکنے کے وقت کے لیے اس کی ذات کے سپرد کر دی جائیں تو اس پر شیاطین جھپٹ پڑیں۔''

(۹۱) حضرت خثیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرشتے عرض کرتے ہیں:

''اے پروردگار تیرے مومن بندے کی یہ حالت ہے کہ دنیا اس سے کنارہ کش رہتی ہے اور بلائیں گھیرے رہتی ہیں' ایسا کیوں ہے؟''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ان مصیبتوں اور تنگ دستی کا ثواب کھول کر دیکھو۔''

جب فرشتے ثواب کو ملاحظہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں:

''جو کچھ اس کو دنیا میں تکلیف پہنچی ہے یہ اسے کوئی نقصان دینے والی نہیں ہے۔''

اسی طرح فرشتے کہتے ہیں:

''اے اللہ! تیرا ایک بندہ کافر ہے جس سے مصیبت دور بھاگتی ہے اور دنیا اس کے لیے کشادہ رہتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ان سوال کرنے والے فرشتوں کو اس کافر کا عذاب دکھاؤ۔''

جب یہ اسے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں:

''اے پروردگار! جو کچھ اس کو دنیا میں عیش و آرام ملا وہ اس کو اس عذاب سے نجات نہیں دلا سکے گا۔'' (ابن ابی شیبہ)

(۹۲) حضرت نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

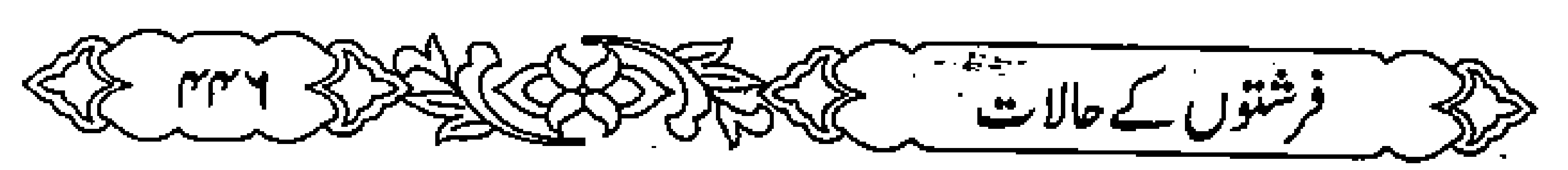
''ایک مومن اور ایک کافر مچھلی کے شکار کو چلے۔ جب کافر اپنا جال پھینکتا اور اپنے خدا کا نام لیتا تو اس کا جال مچھلیوں سے بھرا ہوا نکلتا لیکن مومن ڈالتا اور اللہ کا نام لیتا تو کچھ بھی حاصل نہ ہوتا۔ وہ سورج غروب ہونے تک شکار میں لگا رہا بس اس سارے وقت میں ایک مچھلی ہاتھ لگی جسے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا لیکن اس نے ایسی حرکت کی کہ پانی میں جا گری پس مومن اس حالت میں واپس لوٹا کہ اس کا جال مچھلیوں سے خالی تھا جبکہ کافر کا جال بھرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کے فرشتہ سے فرمایا: ''ادھر آ۔'' پھر اس کو مومن کا ٹھکانہ جنت میں دکھلایا اور فرمایا: ''جب میرا مومن بندہ اس مقام میں آجائے گا تو اسے اس کے بعد کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکے گی۔'' اس کے بعد اس فرشتہ کو دوزخ میں اس کافر کا ٹھکانہ دکھایا تو پوچھا: ''بتاؤ! جو کچھ اسے دنیا کا انعام اور عیش ملا ہے وہ اس کے دوزخ کے ٹھکانے سے نجات دلا سکتا ہے؟'' فرشتے نے عرض کیا: ''اے پروردگار! قسم بخدا کبھی نہیں!''

(کتاب الزہد از امام عبداللہ بن احمد)

منکر و نکیر:

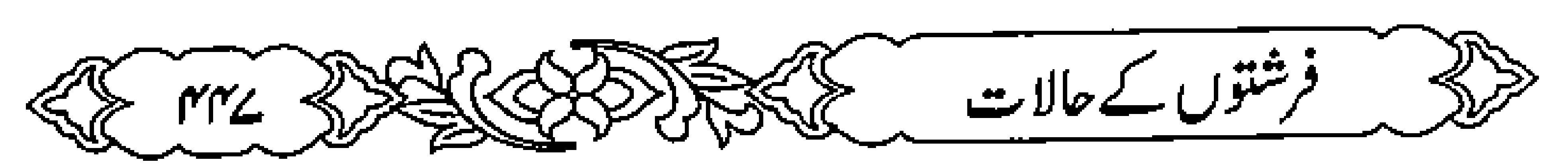
(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اذاقبر المیت اتاہ ملکان ازرقان یقال لاحدھما منکر وللاخر نکیر فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول ما کان یقول ھو عبد اللہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسخ لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ فیقال لہ نم فیقول



ارجع الی اھلی فاخبرھم فیقول نم کنوم العروس الذی لایوقظه الا احب اھله الیه حتی یبعثهُ اللہ من مضجعه ذلك فان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون فقلت مثله لاادری' فیقولون قدعلمنا انك تقول ذلك فیقال للارض التئمی علیه فتلتئم علیه فتختلف اضلاعه فلایزال فیھا معذباحتی یبعثه اللہ من مضجعه ذلك۔''

''جب میت قبر میں رکھ دی جاتی ہے تو اس کے پاس دو نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔ وہ (مسلمان) میت کو کہتے ہیں: ''تو اس رجل (نبی کریم ﷺ) کے متعلق کیا کہتا ہے؟'' وہ وہی کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ یہ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ''ہم تمہارے نیک آثار جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔'' اس کے بعد اس کی قبر ستر ستر ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے' اسے نور سے منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے: ''اب سو جایئے۔'' وہ کہتا ہے: ''میں اپنے متعلقین کے پاس لوٹنا چاہتا ہوں تا کہ انہیں اپنے انجام خیر کی اطلاع کروں۔'' ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: ''نہیں اب دنیا میں واپس نہیں جا سکتے۔ اب تو سو جایئے جیسے دولہا سوتا ہے جسے کوئی نہیں جگاتا سوائے اس کے جو اس کے متعلقین میں سے زیادہ پسندیدہ ہو۔'' وہ وہیں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کے اس ٹھکانہ سے اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا۔ اگر وہ میت منافق کی ہو (تو تب بھی فرشتے اس سے نبی کریم ﷺ کے بارے میں سوال کرتے ہیں) تو وہ جواب دیتی ہے: ''میں نے لوگوں سے سنا تھا جو وہ کہا کرتے تھے، میں بھی اسی طرح کہہ دیا کرتا تھا۔ میں آپ کے سوال کا جواب نہیں جانتا۔'' تو وہ کہتے ہیں: ''ہم بھی جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔'' پھر زمین کو کہا جاتا ہے: ''اس پر مل جا!'' تو وہ اس پر مل جاتی ہے اور اس کی پسلیاں توڑ دیتی



ہے بس وہ اسی قبر میں یا اسی حالت میں عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے روز قیامت اٹھائے گا۔"

(عذاب القبر' از امام بیہقی) (موارد الظمان' حدیث نمبر ۷۸۰) (شرح السنۃ' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۴۱۶) (مشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۱۳۰) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۳۱۸) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۵۰۰) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۸۲) (احیاء العلوم' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۹۱) (اتحاف السادہ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۴۱۳) (سنن ترمذی' حدیث نمبر ۱۰۷۱) (مسند امام احمد' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۲۸۷' ۲۹۵ اور ۲۹۶) (سنن ابی داؤد' حدیث نمبر ۴۷۵۳) (مستدرک حاکم' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۳۷ اور ۴۰)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ واپس جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وانه الآن يسمع خفق نعالكم اتاه مكرونكيراعينهما مثل قدورالنحاس وانيابهما مثل صياصي البقر اصواتهما مثل الرعد فيجلسانه فيسالانه ماكان يعبد ومن كان نبيه فان كان ممن يعبد الله قال كنت اعبد الله ونبي محمد صلى الله عليه وسلم جاء نا بالبينات فامنا به و اتبعناه فيقال له على اليقين حييت وعليه تبعث' ثم يفتح له باب الى الجنة و يوسع له في حفرته وان كان من اهل الشك قال لاادرى سمعت الناس يقولون شيئا فقلته فيقال له على الشك حييت وعليه مت و عليه تبعث ثم يفتح له باب الى النار۔"

(معجم طبرانی اوسط) (ابن مردویہ)

"یہ اس وقت تمہارے جوتوں کی کھسکھساہٹ سن رہا ہے' اس کے پاس منکر اور نکیر آئے ہیں جن کی آنکھیں تانبے کی دیگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں۔ ان کی ڈاڑھیں بیل کے سینگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں اور ان کی آوازیں بادل کی گرج جیسی خطرناک ہیں۔ یہ اسے بٹھا لیتے اور سوال کرتے

ہیں کہ وہ کس کی عبادت کرتا تھا اور اس کا نبی کون تھا؟ پس اگر تو وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اللہ کی عبادت کرتے تھے تو کہے گا: ''میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں جو ہمارے پاس معجزات لے کر آئے۔ پس ہم آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی پیروی کی۔'' اسے یقین کے لہجے میں کہا جائے گا: '' تجھے خوش آمدید ہو! اسی حالت پر تجھے موت آئی اور تو اسی حالت پر زندہ کھڑا ہوگا۔'' پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے۔ اگر وہ (مردہ) اہل شک' منافقین اور کافرین میں سے تھا تو کہے گا: '' مجھے کچھ علم نہیں میں نے لوگوں سے سنا جو وہ کہتے تھے، میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔'' اسے شک کے لہجہ میں کہا جائے گا: ''تو نے اچھا کیا؟ اسی پر مرا اب تو اسی حالت پر روز قیامت میں اٹھے گا۔'' پھر اس کے لیے قبر سے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔''

۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان ابن ادم لفی غفلة عما خلق اللہ ان اللہ عزوجل اذا اراد خلقه قال لملك اكتب رزقه اكتب اثره اكتب اجله اكتب شقيا ام سعيدا' ثم يرتفع ذلك الملك ويبعث اللہ ملكا فيحفظه حتى يدرك ثم يرتفع ذلك الملك ثم يوكل اللہ به ملكين يكتبان حسناته وسيئاته فاذاحضره الموت ارتفع ذلك الملكان وجاء ه ملك الموت ليقبض روحه فاذادخل قبره رد الروح فی جسده وجاء ه ملكاالقبر فامتحناه ثم يرتفعان فاذا قامت السّاعة اِنْحَطَّ عليه ملك الحسنات و ملك السيّئات فانتشطا كتابا معقودًا فی عنقه ثم

حضرامعه واحد سائق واخر شهيدثم قال رسول الله ﷺ ان قدامكم لامرًا عظيماماتقدرونه فاستعينوا بالله العظيم۔"

"جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے انسان اس سے غفلت میں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتہ کو فرمایا: "اس کا رزق' اس کی اجل اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ دے۔" اس کے لکھنے کے بعد یہ فرشتہ چلا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک اور فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے پھر یہ فرشتہ بھی چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کی نیکیاں اور برائیاں لکھتے ہیں پھر جب اسے موت پیش آتی ہے تو یہ دونوں فرشتے بھی چلے جاتے ہیں اور موت کا فرشتہ آجاتا ہے تاکہ اس کی روح قبض کرے۔ موت واقع ہونے کے بعد جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تو اس کے جسم میں روح لوٹادی جاتی ہے اور اس کے پاس قبر کے دو فرشتے (منکر نکیر) آجاتے ہیں جو اس کا امتحان لیتے ہیں جب قیامت قائم ہوگی تو اس پر نیکیوں اور برائیوں کے دونوں فرشتے اتریں گے اور اس کا نامہ اعمال کھول کر اس کی گردن میں باندھ دیں گے۔ پھر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے۔ ایک اس کا چلانے والا ہوگا اور ایک نگران ہوگا۔ بلاشبہ! تمہارے سامنے ایک بہت بڑا مرحلہ پیش آنے والا ہے جو تمہارے بس کا نہیں بس اللہ عظیم سے مدد مانگو۔"

(ابن کثیر' جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۳۸۲) (تفسیر قرطبی' جلد نمبر ۱۷' صفحہ نمبر ۳۷۸)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

"كيف انت ياعمر اذا انتهى بك الى الارض فحفرلك ثلاثة اذرع وشبرفى ذراعين وشبرثم اتاك منكر ونكيراسودان يجران اشعارهماكان اصواتهما الرعدالقاصف وكان اعينهما البرق

الخاطف یحفران الارض بانیابهما فاجلساك فزعافتلتلاك و توهّلاك قال یارسول الله وانایومئذ علی ماانا علیه ؟ قال نعم قال اکفیکهما باذن الله یارسول الله۔“

”اے عمرؓ! تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے زمین میں دفن کیا جائے گا' تیرے لیے تین ہاتھ کا گڑھا کھودا جائے گا اور دو ہاتھ ایک بالشت ناپی جائے گی پھر دفن کے بعد تیرے پاس کالے سیاہ منکر اور نکیر آئیں گے جو اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوں گے' ان کی آوازیں گویا کہ سخت کڑکڑانے والی گرج ہیں اور ان کی آنکھیں گویا کہ اندھا کردینے والی بجلی ہیں' زمین (قبر) کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھے گھبراہٹ کی حالت میں بٹھا دیں گے؟“ انہوں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس دن اسی ایمان کی حالت میں ہوں گا جس پر اب ہوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اسی حالت پر ہوگے۔“ عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اللہ کے حکم سے ان دونوں کے لیے کافی ہو جاؤں گا!“

(تفسیر درمنثور' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۸۲) (البعث' از ابن ابی داؤد' حدیث نمبر۷) (الاعتقاد' از امام بیہقی' صفحہ نمبر۲۲۲ اور ۲۲۳) (' عذاب القبر' از امام بیہقی' صفحہ نمبر۱۰۴) (کتاب القبور' از ابن ابی الدنیا) (اتحاف السادۃ' جلد نمبر۱' صفحہ نمبر۴۱۴) (الشریعہ' صفحہ نمبر۳۶۶) (مطالب العالیہ' جلد نمبر۳' صفحہ نمبر۴۶) (مسند امام احمد' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۷۲) (مواردا الظمان' حدیث نمبر ۷۷۸) (کامل ابن عدی' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۸۵۵)

⑤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”کیف انت اذا رایت منکرا و نکیرا؟ قال وما منکر و نکیر؟ قال فتّانا القبر، اصواتهما کالرعد القاصف و ابصارهما کالبرق الخاطف یطان فی اشعارهما و یحفران بانیابهما معهماعصا من

حدید لو اجتمع علیھا اھل مِنٰی لم یقلوھا۔"

"تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم منکر اور نکیر کو دیکھو گے؟" انہوں نے عرض کیا: "یہ منکر اور نکیر کون ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ قبر میں امتحان لینے والے فرشتے ہیں۔ان کی آوازیں کڑکتی گرج کی طرح ہیں' ان کی آنکھیں چندھیا دینے والی بجلی کی طرح چمکدار ہیں' یہ اپنے بالوں کو روندتے آئیں گے' اپنے دانتوں سے قبر کو کھودیں گے اور اس میں داخل ہو جائیں گے۔ان کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے، اگر اس کے گرد سب اہل منی جو لاکھوں کی تعداد میں دوران حج موجود ہوتے ہیں جمع ہو جائیں تو اسے نہ اٹھا سکیں۔"

(ابن ابی الدنیا)(اتحاف السادۃ' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۴۱۴)(حاوی للفتاوی' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۲۸)
(تفسیر در منثور' جلد نمبر ۴' صفحہ نمبر ۸۲)

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میت کے متعلق ارشاد فرمایا:

"وانه لیسمع خفق نعالکم اذا ولیتم مدبرین فتاتیه املاك ثلاثة ملکان من ملائکة الرحمة وملك من ملائکة العذاب ثم یصعد ملك العذاب فیقول احدھما لصاحبه ارفق بولی الله فیقول من ربك فیقول الله فیقول مادینك قال دینی الاسلام فیقول من نبیك قال محمدٌ فیقولان ومایدریك قال قرات کتاب الله فامنت به وصدّقت۔"

"یہ تمہارے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے۔ جب تم پشت کر کے لوٹتے ہو پس اس وقت اس کے پاس تین فرشتے آجاتے ہیں۔ دو تو رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور ایک عذاب کا فرشتہ ہوتا ہے۔پھر عذاب کا فرشتہ اوپر کو چلا جاتا ہے، اس کے بعد ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے: "اللہ کے

ولی کے ساتھ نرمی اختیار کر۔'' تو وہ اس سے نرم لہجہ میں پوچھتا ہے: '' آپ کا رب کون ہے؟'' وہ جواب دیتا ہے: ''میرا رب اللہ ہے۔'' پھر وہ کہتا ہے: '' آپ کا دین کیا ہے؟'' تو وہ جواب دیتا ہے: '' میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں۔'' وہ کہتے ہیں: '' یہ تجھے کس نے بتلایا؟'' وہ جواب دیتا ہے: ''میں نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) پڑھی' پس میں اس پر ایمان لایا تھا اور اس کی تصدیق کی تھی۔''

(مسند امام احمد' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۳۴۷) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۳۷۸)

⑦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

'' جو فرشتے قبر میں آتے ہیں ان کے نام منکر اور نکیر ہیں۔''

(معجم اوسط طبرانی)

⑧ حضرت ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' قبر میں امتحان لینے والے فرشتے تین ہیں:

'' انکر' ناکور اور رومان۔''

⑨ حضرت ضمرہ ہی فرماتے ہیں:

'' قبر میں امتحان لینے والے فرشتے چار ہیں:

'' منکر' نکیر' ناکور اور ان کا سردار رومان۔''

⑩ محمد بن عبداللہ اسدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عبدالصمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے آدمی کے جنازہ میں شریک ہوا۔ وہ ان کو تنبیہ کرتے تھے اور جلدی کر رہے تھے اور کہتے تھے:

'' ہمیں شام ہونے سے پہلے راحت پہنچاؤ۔''

ہم نے ان سے کہا:

'' اللہ آپ سے بھلا فرمائے۔ شام سے پہلے پہلے دفن کرنے کے متعلق آپ کوئی حدیث روایت کرتے ہیں؟''

انہوں نے فرمایا:

''ہاں مجھے میرے باپ نے میرے دادا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ قبر میں دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم ہیں۔''

قبروں سے متعلق فرشتہ:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

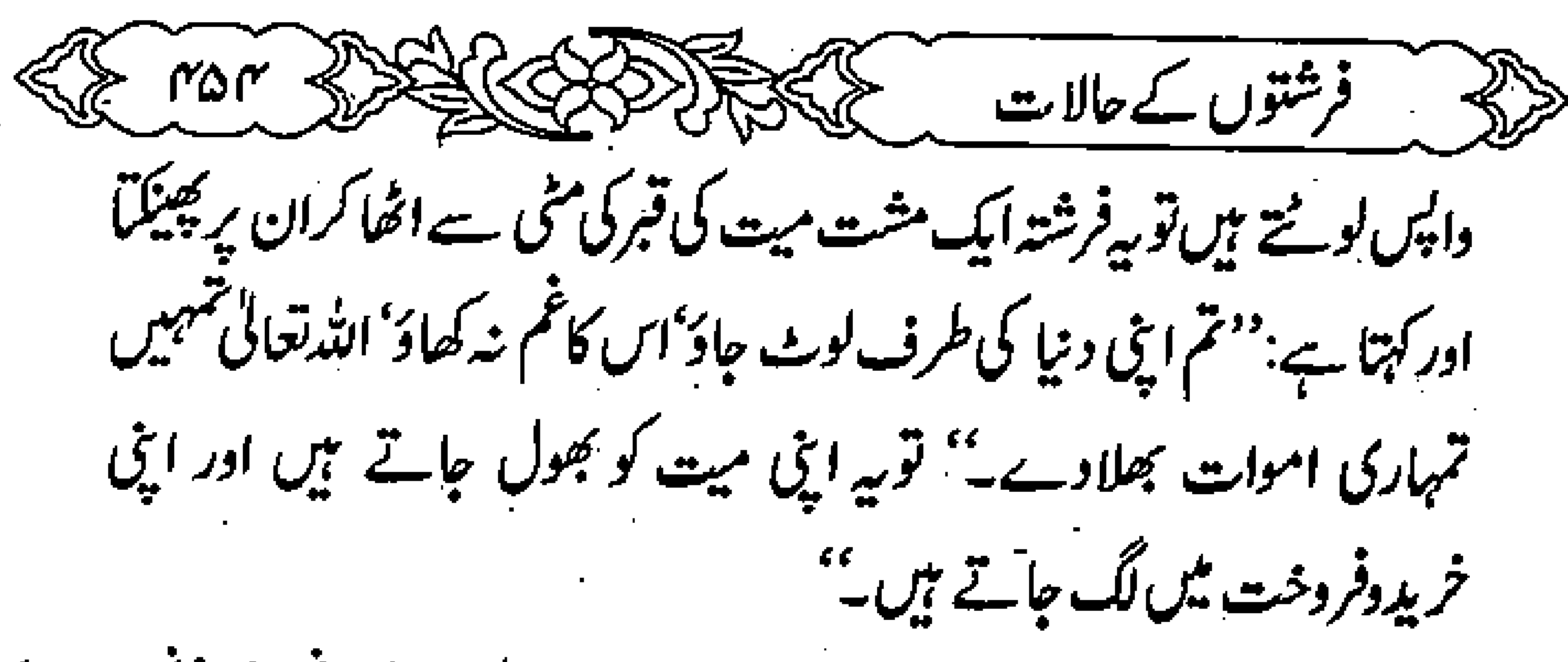
''للہ تعالیٰ ملك موكل بالمقابر فاذادفن الميت وسوى عليه وتحولوا لينصرفوا قبض قبضة من تراب القبر فرمٰى بها اقضيتهم وقال انصرفوا الى دنياكم وانسوا موتاكم۔''

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں سے متعلق ہے۔ جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اس پر مٹی برابر کر دی جاتی ہے اور واپس جانے کے لیے لوگ مڑتے ہیں تو یہ فرشتہ اس قبر کی مٹی سے ایک مشت اٹھا کر ان جانے والوں کی گدیوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے: ''اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے مردوں کو بھول جاؤ۔''

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان مشيعى الجنازة قدوكل اللّٰه بهم ملكا فهم مهتمون محزونون حتى اذااسلموه فى ذلك القبر ورجعوا زاجعين اخذكفامن تراب فرمى به وهو يقول ارجعوا الى دنياكم انساكم اللّٰه موتاكم فينسون ميتهم وياخذون فى شرائهم وبيعهم۔''

''جنازہ لے جانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا ہے۔ اہل میت غمگین اور رنجور ہوتے ہیں لیکن جب مردہ کو قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور



واپس لوٹتے ہیں تو یہ فرشتہ ایک مشت میت کی قبر کی مٹی سے اٹھا کر ان پر پھینکتا اور کہتا ہے: ''تم اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ' اس کا غم نہ کھاؤ' اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اموات بھلا دے۔'' تو یہ اپنی میت کو بھول جاتے ہیں اور اپنی خرید و فروخت میں لگ جاتے ہیں۔''

(مسند الفردوس' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۲۳۶)

حامل ارض فرشتہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ زمین کس چیز پر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پانی پر۔''

پھر پوچھا گیا:

''کیا آپ کو علم ہے کہ پانی کس پر ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سبز چٹان پر۔''

پھر عرض کیا گیا:

''آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ چٹان کس پر ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مچھلی کی پشت پر جس کے دونوں کنارے عرش سے ملے ہوئے ہیں۔''

عرض کیا گیا:

''آپ کے علم میں ہے کہ مچھلی کس پر ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک فرشتے کے کندھے پر جس کے قدم ہوا میں ہیں۔''

(کتاب العظمۃ' از ابو الشیخ)

② حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ساتوں زمینیں چٹان پر ہیں اور چٹان فرشتے کی ہتھیلی میں ہے اور فرشتہ مچھلی کے پر پر ہے اور مچھلی پانی میں ہے اور پانی ہوا میں ہے۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

③ فرمان باری تعالیٰ: " فتكون في صخرة " کی تفسیر میں حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

"یہ چٹان نہ آسمانوں میں ہے' نہ زمین میں بلکہ یہ سات زمینوں سے نیچے ہے جس پر ایک فرشتہ موجود ہے۔" (ابن ابی حاتم)

④ حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وہ چٹان جو زمین کے نیچے ہے مخلوق کی انتہا ہے۔ اس کے اطراف میں چار فرشتے ہیں جن کے سر عرش کے نیچے ہیں۔"

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

⑤ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا:

"اس زمین کے نیچے کیا ہے؟"

انہوں نے کہا:

"پانی ہے۔"

کہا گیا:

"پانی کے نیچے کیا ہے؟"

انہوں نے کہا:

"زمین ہے۔"

کہا گیا:

"اس زمین کے نیچے کیا ہے؟"

انہوں نے کہا:

''چٹان ہے۔''

کہا گیا:

''اس چٹان کے نیچے کیا ہے؟''

فرمایا:

''فرشتہ ہے۔''

کہا گیا:

''فرشتہ کے نیچے کیا ہے؟''

فرمایا:

''مچھلی ہے جس کے دو کنارے عرش سے ملے ہوئے ہیں۔''

کہا گیا:

''مچھلی کے نیچے کیا ہے؟''

فرمایا:

''ہوا اور تاریکی ہے۔ اس کے بعد انسان کا علم ختم ہو جاتا ہے۔''

(ابن ابی حاتم)

⑥ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''چوتھی زمین کے اوپر اور تیسری زمین کے نیچے جنات ہیں۔ اگر یہ تمہارے سامنے ظاہر ہو جائیں تم ان کی کثرت کی وجہ سے ان کے ساتھ سورج کی کچھ روشنی نہ پاؤ۔ ان میں ہر زاویہ پر اللہ کی مہروں میں سے ایک مہر ہے اور ہر مہر پر فرشتوں میں سے ایک فرشتہ مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جو فرشتے ہیں ان میں سے ہر روز اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے اس کی حفاظت کرو۔'' (کتاب العظمۃ از ابوالشیخ)

⑦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



''ان الارضِینَ بین کل ارض والتی تلیھا مسیرۃ خمسمائۃ عامٍ وھی علی ظھرحوت قدالتقی طرفاہ فی السماء والحوت علی صخرۃ والصخرۃ بیدالملک۔''

''ہر زمین کے اور جو اس سے ملی ہوئی زمین ہے اس کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ یہ آخری زمین مچھلی کی پشت پر ہے جس کے دونوں کنارے آسمان سے ملے ہوئے ہیں اور مچھلی چٹان پر ہے اور چٹان فرشتہ کے ہاتھ میں ہے۔''

(مستدرک حاکم' صفحہ نمبر۵۹۴' جلد نمبر۴)(کنزالعمال' حدیث نمبر۱۵۲۱۶)(جمع الجوامع' حدیث نمبر۵۴۷۴)(الدرالمنثور' صفحہ نمبر۲۳۸' جلد نمبر۶)(الترغیب والترہیب' صفحہ نمبر۴۷۴' جلد نمبر ۴)(میزان الاعتدال' حدیث نمبر۲۶۶۷)(الاتحافات السنیہ' صفحہ نمبر۱۵)

⑧ حضرت ابن مسعود اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے زمین کو مچھلی پر پیدا فرمایا ہے' مچھلی پانی میں ہے' پانی ایک چکنی چٹان پر ہے' چٹان ایک فرشتہ کی پشت پر ہے' فرشتہ ایک چٹان پر ہے اور یہ چٹان ہوا میں ہے۔''(تفسیر ابن جریر)(تفسیر ابن المنذر)

ہوا کے نگران فرشتے:

① حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''الریح مسجونۃ فی الارض الثانیۃ فلما اراداللہ ان یملک عادا امرخازن الریح ان یرسل علیھم ریحا تھلِکُ عاداقال یارب ارسل من الریح منخرالثور؟ قال لہ الجبارتعالیٰ لا' اذا تکفاالارض ومن علیھا ولکن ارسل علیھم بقدر خاتم۔''

(الدرالمنثور' صفحہ نمبر۱۱۵' جلد نمبر۶)

"ہوا دوسری زمین میں قید ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے نگران فرشتہ سے فرمایا: "ان پر تھوڑی سی ہوا چھوڑ دے جو قوم عاد کو برباد کردے۔" اس نے عرض کیا: "اے پروردگار! کیا میں بیل کی ناک کے برابر ہوا کھول دوں؟" اللہ جبار نے فرمایا: "نہیں اگر ایسا کیا تب تو روئے زمین اور اس پر بسنے والوں کو سب کو تباہ کردے گی بس ان پر صرف انگوٹھی کے بقدر ہوا چھوڑ۔"

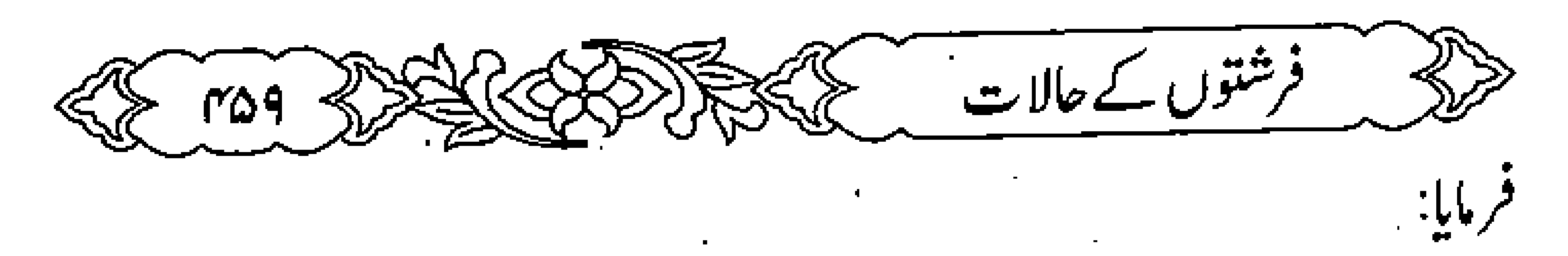
۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ماانزل اللہ من السماء کفامن ماء الابمکیال، ولا کفامن ریح الا بمکیال الایوم نوح فان الماء طغی علی الخزّان فلم یکن لھم علیہ سلطان قال اللہ (انالما طغی الماء حملناکم فِی الجاریۃ) ویوم عاد فان الریح عَتَتْ علی الخزان قال اللہ تعالیٰ (ریح صرصر عاتیۃ)"

"اللہ تعالیٰ آسمان سے ایک ہتھیلی برابر بھی پانی نہیں نازل فرماتا مگر پیمانہ کے ساتھ۔ اسی طرح ایک ہتھیلی برابر بھی ہوا نہیں چلاتا مگر پیمانہ کے ساتھ۔ مگر حضرت نوح علیہ السلام کے عذاب کے دن کیونکہ اس دن نگران فرشتوں کے سامنے پانی کی بڑی طغیانی تھی اور اس پر ان فرشتوں کا بس نہیں چلتا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ہم نے جبکہ نوح علیہ السلام کے وقت میں پانی کو طغیانی ہوئی تم کو یعنی تمہارے بزرگوں کو جو مومن تھے کشتی میں سوار کیا۔" اور قوم عاد کے دن کیونکہ اس دن ہوا نگران فرشتوں کے سامنے سرکش ہوگئی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قوم عاد کو ٹھنڈی سناٹے کی ہوا جو ہاتھوں سے باہر ہو جائے سے ہلاک کردیا گیا۔"

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ) (درالمنثور، صفحہ نمبر ۲۲۹، جلد نمبر ۶) (حلیۃ الاولیاء، صفحہ نمبر ۶۵، جلد نمبر ۹)

۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد



فرمایا:

"ماامر الخزان ان یُرْسِلُوْا علی عاد الا مثل موضع الخاتم من الریح فعتت علی الخزان فخرجت من نواحی الابواب۔"

(کتاب العظمۃ، از ابوالشیخ) (التخویف من النار، از ابن رجب حنبلی)

"ہوا کے نگران فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوم عاد پر صرف انگوٹھی کے سوراخ سے ہوا چھوڑیں لیکن وہ اس کے باوجود ان پر اتنی تیز ہوگئی کہ وہ دروازوں کے کونوں سے بھی نکلنے لگ گئی۔"

④ حضرت قبیصہ بن ذویب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہوا کا جتنا حصہ بھی چلتا ہے اس پر نگران فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کی مقدار، تعداد، وزن اور پیمانہ کا علم رکھتے ہیں۔ وہ ہوا جو قوم عاد پر چھوڑی گئی تھی وہ خوب اچھل اچھل کر پڑتی تھی۔ اس کی مقدار، وزن اور ناپ کا علم کسی فرشتے کو نہیں ہوا۔ یہ ہوا اللہ کے غضب سے چلی تھی، اسی وجہ سے اس کا نام قرآن پاک میں "عاتیہ" (سرکش) بیان کیا گیا ہے اور اسی طرح طوفان نوح علیہ السلام کا نام بھی قرآن پاک میں "طاغیا" (سرکش) بیان کیا گیا ہے۔"

(ابن عساکر)

سورج سے متعلق فرشتے:

① حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ملک شمس علیہ السلام کو پکارتا رہا اور اسی حالت میں اسے ایک زمانہ گزر گیا یہاں تک کہ اس کے پاس ملک شمس آیا اور پوچھا:

"تو مجھے کیوں بلاتا ہے؟"

اس نے کہا:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ملک الموت کے نزدیک دیگر فرشتوں کی بہ نسبت

مکرم اور زیادہ معتمد ہیں۔ آپ اس کے پاس میری سفارش کر دیں تاکہ وہ موت کے وقت میری روح کو سختی سے نہ نکالے۔''

(کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

② حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سورج اس وقت تک طلوع نہیں ہوتا جب تک اس کو تین سو ساٹھ فرشتے اس وجہ سے چھپا نہیں لیتے کہ خدا کے علاوہ اس کی پرستش نہ شروع کر دی جائے۔'' (کتاب العظمۃ' از ابوالشیخ)

③ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وکل بالشمس سبعة املاك يرمونها بالثلج كل يوم و لولاذلك مااصابت شيئاالااحرقته۔''

(کشف الخفاء' از امام عجلونی' صفحہ نمبر ۴۷۵' جلد نمبر ۲) (علل المختار' صفحہ نمبر ۴۳' جلد نمبر ۱)

''سات فرشتے سورج پر مقرر کر دیئے گئے ہیں جو اس پر روزانہ برف ڈالتے ہیں۔ اگر وہ اس طرح نہ کریں تو سورج کی گرمی جس شے پر پہنچے اس کو جلا ڈالے۔'' (یہ حدیث منکر ہے)

④ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سورج اس وقت تک طلوع نہیں ہوتا جب تک کہ اسے طلوع ہونے کے لیے ستر ہزار فرشتے نہ بلائیں۔ وہ کہتا ہے: ''میں کس طرح طلوع کروں جبکہ خدا کے علاوہ میری پوجا کی جا رہی ہے؟'' اس سے دو فرشتے مدافعت کرتے ہیں تب وہ طلوع ہوتا ہے۔'' (ابن المنذر)

⑤ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دو فرشتے اس کے ساتھ نگران ہوتے ہیں۔ جب تک وہ چلتا رہتا ہے یہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں یہاں

تک کہ جب وہ اپنے وطن میں عرش کے بالمقابل درمیان میں پہنچتا ہے تو سجدہ میں گر جاتا ہے یہاں تک کہ اسے حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ آگے بڑھ۔ پس جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے سامنے ساتوں آسمان روشن ہو جاتے ہیں اور یہ دونوں فرشتے اسے باشندگان زمین کے لیے روک لیتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اپنے قطب میں پہنچتا ہے تو ایک فرشتہ مشرق میں کھڑے ہو کر کہتا ہے: ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا عوض عطا فرما۔'' اور ایک فرشتہ مغرب میں کھڑے ہو کر کہتا ہے: ''اے اللہ! روکنے والے کو ضائع ہونے والا عوض عطا فرما۔'' پھر جب عشاء کی نماز پڑھ لی جاتی ہے اور رات کا ایک حصہ آسمانی حصوں کے اعتبار سے گزر جاتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کھڑے ہو کر منادی کرتے ہیں: ''کوئی بخشش مانگنے والا ہے جسے معاف کیا جائے؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے جسے توبہ دی جائے؟ کوئی حاجت مند ہے جس کی حاجت پوری کی جائے؟ کوئی مظلوم ہے جس کی امداد کی جائے؟'' پھر کہتے ہیں: ''ہمارا رب غفور رحیم ہے'' حتیٰ کہ جب سحری کا وقت ہوتا ہے تو یہ دونوں زمین پر جھانکتے ہیں۔ ایک کہتا ہے: ''میں بلند و بالا خدا کی تسبیح عرض کرتا ہوں۔'' اور ان دونوں فرشتوں میں سے جو سب سے نچلی زمین پر ہے جسے ''دراییل'' کہا جاتا ہے وہ کہتا ہے: ''اے اللہ! تو پاک ہے۔''

اہل جنت کے زیور تیار کرنے والا فرشتہ:

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ وہ بھی ہے جو کائنات کی تخلیق کے وقت سے قیامت قائم ہونے تک جنتیوں کے لیے زیور تیار کر رہا ہے۔''

(کتاب العظمۃ از ابوالشیخ)

درود شریف سے متعلق فرشتے:

① حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اتاني جبريل فقال يامحمد من صلى عليك من امتك صلاة كتب الله تعالىٰ له بها عشر حسنات ومحا عنه عشر سيئات و رفعه بها عشر درجات وقال له الملك مثل ماقال لك قلت يا جبريل وماذاك الملك؟ قال ان الله تعالىٰ وكل بك ملكا من لدن خلفك الىٰ ان يبعثك لايصلي عليك احد من امتك الاقال وانت صل الله عليك۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۲۶۱)(کنزالعمال' حدیث نمبر ۲۱۷۳' جلد اول' صفحہ نمبر ۴۹۳)

"میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: "اے محمد! آپ کی امت سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ثواب میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے' اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے' دس درجات بلند کر دیتا ہے اور اسے ایک فرشتہ بھی جواب میں ویسا ہی کہتا ہے جیسا اس نے آپ کے لیے کہا تھا۔" میں نے پوچھا: "اے جبرائیل! یہ فرشتہ کون ہے؟ اور کیا کرتا ہے؟" تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے ایک فرشتہ آپ کے متعلق کر رکھا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا یہاں تک کہ آپ کو نبی بنایا۔ آپ کی امت میں سے کوئی بھی آپ پر درود نہیں پڑھتا مگر یہ فرشتہ کہتا ہے اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے۔"

② حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اتاني جبريل بِبَشَارَةٍ من ربي قال ان الله تعالىٰ بعثني اليك

ابشرك انه ليس احد من امتك يصلى عليك صَلَاةً اِلَّا صلى الله وملائكته عليه بها عشراً''

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک بشارت لے کر آئے ہیں اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ میں آپ کو خوشخبری سناؤں کہ آپ کی امت میں جب کوئی آدمی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دس مرتبہ رحمت کی دعا کرتے ہیں۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۵۹) (کنز العمال' صفحہ نمبر ۲۲۰۹

(۳) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اتانی جبریلٍ فقال: ان الله قال من صلی علیك صلیت علیه انا وملائکتی عشر اَوْمَنْ سلّم علیك سلمت علیه اناوملائکتی عشراً''

''میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں اور جس نے آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کرتے ہیں۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۶۰) (کنز العمال' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۵۰۰' حدیث نمبر ۲۲۱۰)

(۴) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان لله ملکا اعطاه اسماع الخلائق کلهم فهوقائم علی قبری اذا مِتُّ الی یوم القیامة فلیس احد من امتی یصلی علی صلاة الا سمّاه باسمه واسم ابیه' فقال یامحمد صلّی علیك فلان ابن فلان۔''

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات کی باتیں سننے

کی طاقت عطا کر رکھی ہے' یہ میری قبر پر قائم ہے۔ جب سے مجھ پر وفات آئے گی قیامت تک میری امت سے کوئی بھی ایسا نہیں جو مجھ پر درود پیش کرے مگر یہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہتا ہے: "اے محمد! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود بھیجا ہے۔"

(ترغیب وترہیب' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر ۴۹۹) (جمع الجوامع' حدیث نمبر ۶۹۴۸) (لآلی مصنوعہ' ج جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۱۴۷) (میزان الاعتدال' حدیث نمبر ۸۲۹)

⑤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صلّٰی عَلَیَّ عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا وکل اللہ بها ملکا یبلغنی"

"جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود وسلام پیش کرے گا اس کو میں خود سنوں گا اور جو مجھ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اس پر متعین کیا ہے جو اسے مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔"

(اتحاف السادہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر ۲۸۹۔ جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر ۳۶۵) (المشکوٰۃ المصابیح' حدیث نمبر ۹۳۴) (تفسیر در منثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۱۹) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۱۶۵' ۲۱۹۷ اور ۲۱۹۸) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر ۴۶۶) (تذکرۃ الموضوعات' صفحہ نمبر ۹۰)

(یہ حدیث بہت سی چھوٹی بڑی حدیث کی کتابوں میں مختلف سندوں سے مروی ہے۔ ان میں سے کئی کتابوں میں اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے جیسا کہ فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانی اور حیاۃ الانبیاء امام بیہقی وغیرہ حدیث کی کتب اور شرح میں موجود ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے روضہ اطہر میں حیات دنیاوی حاصل ہے۔ اس مسئلہ میں علمائے دیوبند وغیرہ بھی اہل سنت کے موافق ہیں۔)

⑥ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اکثروا الصلاۃ علی فان اللہ وکل بی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک یامحمد ان فلان ابن فلان صلی علیک الساعۃ۔''

''مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر میرے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جب بھی میری امت کا کوئی آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو مجھے یہ فرشتہ کہتا ہے: ''اے محمدؐ! فلاں بن فلاں نے اس وقت آپؐ پر درود بھیجا ہے۔''

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۴۰۶۳) (کنز العمال' حدیث نمبر ۲۱۸۱)

⑦ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان اللہ عزوجل وکل بیُ ملکین لاذکر عند عبد مسلم فیصلی علی الاقال ذالک الملکان غفر اللہ لک وقال اللہ وملائکتہ جوابا لذینک الملکین آمین۔''

''اللہ عزوجل نے دو فرشتے میرے متعلق مقرر فرمائے ہیں۔ میرا ذکر کسی مسلمان بندے کے سامنے نہیں کیا جاتا مگر وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرما دے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان دونوں فرشتوں کے جواب میں کہتے ہیں: آمین!

(تفسیر ابن کثیر' صفحہ نمبر ۴۶۶' جلد نمبر ۶) (تفسیر قرطبی' صفحہ نمبر ۲۳۳' جلد نمبر ۱۴) (کنز العمال' حدیث نمبر ۴۲۹۶۷) (تفسیر درمنثور' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر ۲۱۸) (سنن ابن ماجہ' حدیث نمبر ۲۷۷۸)

(اللہ تعالیٰ کا دونوں فرشتوں کے جواب میں آمین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔)

⑧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان اقربکم منی یوم القیامۃ فی کل موطن اکثرکم علی صلاۃ فی

الدنیا من صلّٰی علی فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة قضی اللہ له مائة حاجة، سبعین من حوائج الآخرة، وثلاثین من حوائج الدنیا، ثم یوکل اللہ تعالیٰ بذلك ملکا یدخله فی قبری کما یدخل علیکم الهدایاء یخبرنی من صلی علی باسمه ونسبه الی عشیرته فاثبته عندی فی صحیفة بیضاء۔"

"قیامت کے دن ہر مقام پر میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم سے مجھ پر دنیا میں سب سے زیادہ درود پڑھا ہوگا۔ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی شب میں درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ستر حاجتیں آخرت سے اور تیس حاجتیں دنیا سے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود کے متعلق ایک فرشتہ کی ذمہ داری لگا دیتا ہے اور اس کو میرے پاس داخل فرما دیتے ہیں جیسے تمہارے پاس (گھروں میں) تحفے تحائف داخل ہوتے ہیں۔ جس شخص نے بھی مجھ پر درود پڑھا وہ فرشتہ مجھے اس کے نام، نسب اور قبیلہ کی اطلاع کرتا ہے تو میں اس (نام ونسب مع قبیلہ) کو سفید صحیفہ میں لکھ دیتا ہوں۔"

(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۴۲۵۴)(کنز العمال، حدیث نمبر ۲۲۳۷)(الدر المنثور، صفحہ نمبر ۲۱۹، جلد نمبر ۵)(الحاوی للفتاوی، صفحہ نمبر ۲۲۵، جلد نمبر ۲)

⑨ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان للہ ملائکة سیّاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام○"

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو زمین میں چلتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کا درود وسلام پہنچاتے ہیں۔"

(مجمع الزوائد، صفحہ نمبر ۲۴، جلد نمبر ۱)(مسند امام احمد، صفحہ نمبر ۴۵۲، جلد ۲)(جمع الجوامع، حدیث نمبر ۱۹۲۸)(الصحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ)(کنز العمال، حدیث نمبر ۱۷۴۷)(مسند

الفردوس' صفحہ نمبر۱۸۳' جلد نمبر۱' حدیث نمبر۶۸۶) (طبرانی کبیر' جلد نمبر ۱۰' صفحہ نمبر۲۷۱) (سنن نسائی' کتاب الصلوٰۃ' صفحہ نمبر۴۳' جلد نمبر۳) (مستدرک حاکم' کتاب التفسیر' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر ۴۲۱) (فیض القدیر' صفحہ نمبر ۴۷۹' جلد نمبر۲) (سنن داری' جلد نمبر ۲' صفحہ نمبر۳۱۷) (شعب الایمان' ازامام بیہقی' حدیث نمبر۳۱۱۶) (صحیح ابن حبان' حدیث نمبر۲۳۹۲) (ترغیب وترہیب' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۴۹۸) (تفسیر ابن کثیر' جلد نمبر ۶' صفحہ نمبر۴۶) (تفسیر بغوی' جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر۲۸۵) (شرح السنہ' جلد نمبر ۳' صفحہ نمبر۱۹۷) (المشکوٰۃ المصابیح' صفحہ نمبر۹۳۴) (زہد ابن مبارک' صفحہ نمبر۳۶۴) (اتحاف السادۃ' جلد نمبر۴' صفحہ نمبر۴۱۹' ۴۵۷۔ جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر۹) (مغنی عن حمل الاسفار' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر۱۷۲) (بدایہ والنہایہ' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر۵۳ اور ۵۴۔ جلد نمبر ۵' صفحہ نمبر۲۷۵) (ابن ابی شیبہ' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۵۱۷۔ جلد نمبر۱۱' صفحہ نمبر۴۷۴) (کشف الخفاء' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۳) (تہذیب تاریخ دمشق' جلد نمبر۷' صفحہ نمبر۴۴۶) (تاریخ اصبہان' جلد نمبر۲' صفحہ نمبر۴۰۵)

⑩ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی فجر ایسی طلوع نہیں ہوتی مگر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ اطہر کے پاس جمع ہوتے' خوشی سے اپنے پر ہلاتے ہیں اور آپ ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو یہ اوپر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے شام کے وقت اور اترتے ہیں' وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ جب زمین (قبر شریف) کھلے گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کی تعظیم وتکریم کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے۔''

(کتاب العظمۃ' ازابوالشیخ)

⑪ حضرت مقاتل تابعی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سمی البیت لانہ یصلی فیہ کل یوم سبعون الف ملک ثم ینزلون اذاامسوافیطوفون بالکعبۃ ثم یسلّمون علی النبی ﷺ ثم ینصرفون فلاتنالھم النوبۃ حتی تقوم الساعۃ۔''

"فرشتوں کی عبادت گاہ کا نام اس لیے بیت المعمور (آباد گھر) رکھا گیا کیونکہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو یہ بیت المعمور سے اتر کر بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں' پھر روضۂ اطہر پر حاضر ہوکر حضور نبی کریم ﷺ پر سلام پیش کرتے ہیں' اس کے بعد یہ واپس ہوجاتے ہیں پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔"

(تاریخ مکہ' صفحہ نمبر ۴۹' جلد نمبر اول)

رکن یمانی کے فرشتے:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ایک فرشتہ ہے جو رکن یمانی سے متعلق ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے تب سے یہ آمین کہہ رہا ہے تو تم (جب بھی رکن یمانی سے گزرو) تو "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار"

("اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور دوزخ سے بچا") پڑھا کرو (تاکہ تم بھی اس دعا کرنے سے اس کی آمین کے مستحق بن جاؤ)"

(ابن ابی شیبہ) (شعب الایمان' از امام بیہقی)

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مامررت علی الرکن الا رایت علیه ملکا یقول' آمین فاذا مررتم علیه فقولوا:ربنا اتنافی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار"

"میں کسی وقت بھی رکن یمانی سے نہیں گزرا مگر میں نے اس پر ایک فرشتہ کو دیکھا ہے جو آمین کہہ رہا ہے۔ پس تم جب بھی اس کے پاس سے گزرو

تو: ''ربنا اتنافي الدنيا حسنۃ وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار'' پڑھا کرو۔''

(الدرالمنثور، صفحہ نمبر ۲۲۳، جلد نمبر ۱) (تفسیر ابن کثیر، صفحہ نمبر ۳۵۶)

③ حضرت عطا ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے رکن یمانی کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا جبکہ وہ طواف کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا:

''مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وکل به سبعون ملكا' فمن قال اللهم انی اسالك العفوو العافية في الدنيا والآخرة ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النارقالوا آمين!''

''رکن یمانی کے متعلق ستر فرشتے مقرر کیے گئے ہیں پس جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے: ''اللهم انی اسئلك العفووالعافية فی الدنيا والآخرة ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار'' (اے اللہ! بے شک میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں دنیا اور آخرت میں۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بہتری عطا فرمایا اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما) تو یہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔''

(فضائل مکہ، از امام جندیمی) (اتحاف السادۃ، صفحہ نمبر ۳۵۱، جلد نمبر ۴) (سنن ابن ماجہ، باب فضل الطواف، حدیث نمبر ۲۹۵۷) (الترتیب والترھیب، صفحہ نمبر ۱۹۲، جلد نمبر ۲) (الدرالمنثور، صفحہ نمبر ۲۲۳، جلد نمبر ۱) (کامل ابن عدی، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۶۶۰) (سنن بیہقی، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۲۸)

④ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''رکن یمانی پر دو فرشتے مقرر ہیں جو شخص بھی وہاں سے گزرتا ہے تو یہ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حجر اسود پر تو اتنے فرشتے ہیں کہ جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔'' (تاریخ مکہ، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۳۴۱)



رمی جمار کا فرشتہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا:

"ایام حج میں حجاج کرام رمی جمار کرتے (یعنی میدان منیٰ میں شیاطین کو کنکریاں مارتے) ہیں اور یہ عمل زمانہ جاہلیت (قبل از سلام) میں بھی ہوتا تھا اور زمانہ اسلام میں بھی ہے تو یہ اتنا بڑا ڈھیر کیوں نہیں بنتا جو راستہ کو بند کر دے؟"

انہوں نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو کنکری مقبول ہو جاتی ہے اس کو وہ اٹھا لیتا ہے اور جو مقبول نہیں ہوتی اس کو چھوڑ دیتا ہے۔"

قرآن مجید کا فرشتہ:

① حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ملك مؤكّل بالقرآن فمن قراه من اعجمی اوعربی فلم یقومه قوّمه الملك ثم رفعه قوّاما"

"ایک فرشتہ قرآن پاک کے سپرد ہے جب بھی کوئی شخص اس کو عجمی طریقہ پر یا عربی طریقہ پر تلاوت کرے لیکن اس کو صحیح طریقہ پر ادا نہ کر سکے تو اس کی تلاوت کو یہ فرشتہ درست کرتا ہے پھر اس کو بارگاہ ربانی میں دُرست شکل میں پیش کرتا ہے۔"

(تاریخ حاکم) (الالقاب شیرازی)

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان ملکا موکل بالقران فمن قرامنه شیئا لم یقومه قومه الملك ورفعه۔"

"ایک فرشتہ قرآن کے متعلق کر دیا گیا ہے پس جو شخص بھی قرآن پاک سے

کچھ تلاوت کرتا ہے لیکن اس کو صحیح طریقہ سے تلاوت نہیں کرسکتا تو اس کو یہ فرشتہ درست کرکے (اللہ تعالیٰ کے حضور) پیش کرتا ہے۔"

(مشیخہ ابوسعید السمان)(تاریخ قزوین ازامام رافعی)(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۱۷۰۵ اور ۸۶۷۹)
(کنز العمال' حدیث نمبر ۲۲۸۲ اور ۲۳۸۸)(میزان الاعتدال' صفحہ نمبر ۶۷۹' جلد نمبر ۸)(زہر الفردوس' صفحہ نمبر ۷۶' ج نمبر ۴)(فیض القدیر' حدیث نمبر ۸۲۱۰)(مسند الفردوس" حدیث نمبر ۶۴۸۹

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا قرا القاری ء فاخطا او لحن او کان اعجمیا کتبه الملك كما انزل۔"

"جب کوئی تلاوت کرنے والا تلاوت کرتا ہے اور خطا کرتا ہے یا معمولی غلطی کرتا ہے یا عجمی (غیر عربی لہجہ) میں پڑھتا ہے تو یہ فرشتہ اس کو اسی طرح لکھتا ہے جس طرح سے یہ نازل کیا گیا ہے۔"

(جمع الجوامع' حدیث نمبر ۲۳۳۳)(فیض القدیر' صفحہ نمبر ۴۱۹' جلد نمبر ۱)(جامع الصغیر' حدیث نمبر ۷۹۲)(کنز العمال' حدیث نمبر ۲۲۸۴)(مسند الفردوس' حدیث نمبر ۱۱۳۷)

(۴) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی آدمی قرآن پاک کو فارسی وغیرہ کے انداز میں پڑھتا ہے یا غلطی کرتا ہے یا تیزی میں پڑھتا ہے تو اس کو فرشتہ صحیح کرکے لکھتا ہے پھر اس کو بارگاہ خداوندی میں پیش کرتا ہے۔" (تاریخ بغداد)

(جس نے قرآن پاک کی تلاوت کی لیکن حروف کی صحیح ادائیگی نہ کی تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے وہ قرآن کو ویسے ہی (اعمالنامہ میں) لکھتا ہے جیسا کہ وہ صحیح شکل میں آسمان سے نازل ہوا اور پڑھنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ پس اگر بعض کو صحیح اور بعض کو غلط پڑھا تو اس کے دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے لیے ہر حرف پر ستر نیکیاں لکھتے ہیں۔

(کنز العمال' جلد نمبر ۱' صفحہ نمبر ۵۳۴)

ان سب احادیث میں خطاء غلطی اور بلااعراب کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کو تجوید کی صفات محسنہ کے بغیر پڑھے اور اگر تجوید کی صفات لازمہ کے بغیر تلاوت کی تو اس پر ثواب تو درکنار تلاوت ہی حرام ہے اور اعراب کا مطلب یہ ہے کہ تجوید کی صفات لازمہ اور محسنہ کے ساتھ پڑھے اور جو آدمی قرآن کا کچھ حصہ اعراب کے ساتھ اور کچھ بلااعراب یا کچھ خطا سے کچھ بلا خطا تلاوت کرتا ہے تو اس کے بلااعراب تلاوت شدہ حصہ کو وہ دونوں فرشتے درست کر کے اعمالنامہ میں نقل کرتے ہیں جیسا کہ کنزالعمال جلد اول کی بعض روایات اور اس حدیث کے حصہ اول سے بطور دلالت النص معلوم ہوتا ہے اور صحیح تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلے میں ستر نیکیاں لکھنے کے لیے چار فرشتے مقرر کرنا بھی باتجوید تلاوت قرآن کی عظمت کی دلیل ہے۔)

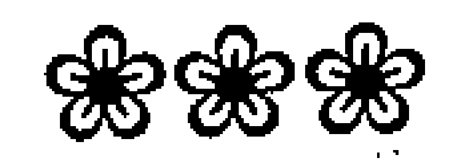
”یاارحم الراحمین“ سے متعلق فرشتہ:

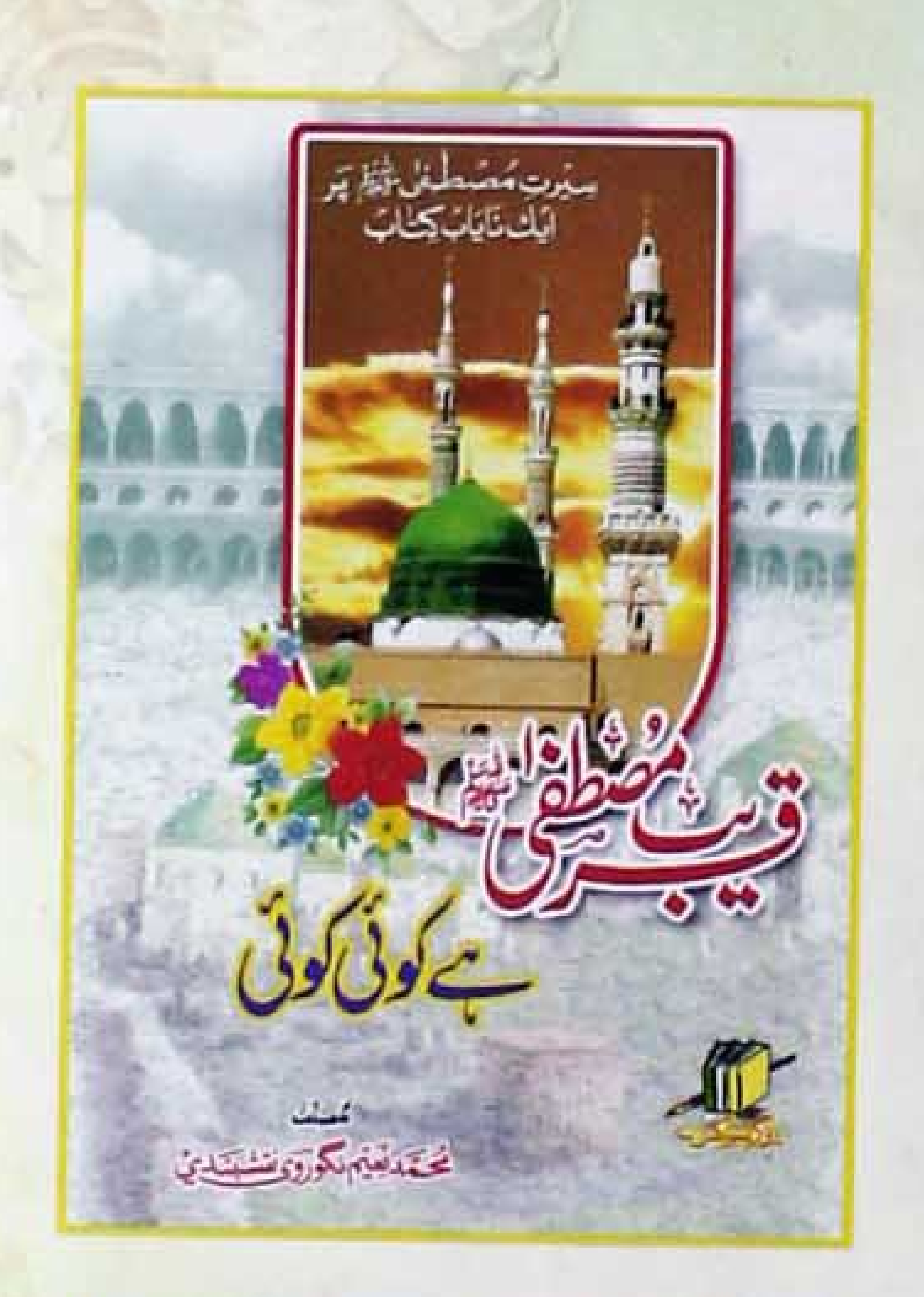
حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

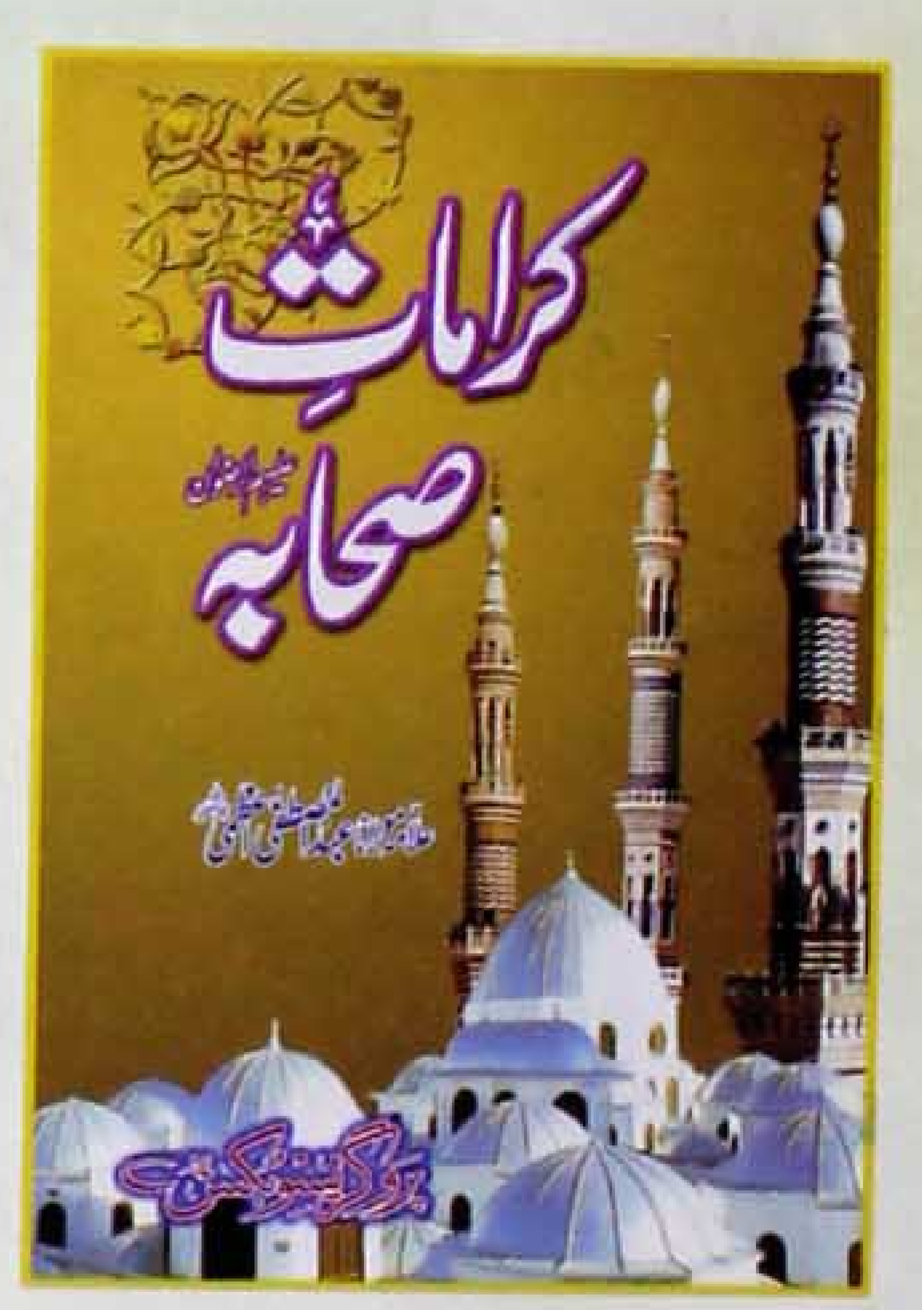
”ان ملکا موکل بمن یقول: یاارحم الراحمین فمن قالها ثلاثاقال له الملك ان ارحم الراحمین قد اقبل علیك فاسال۔“

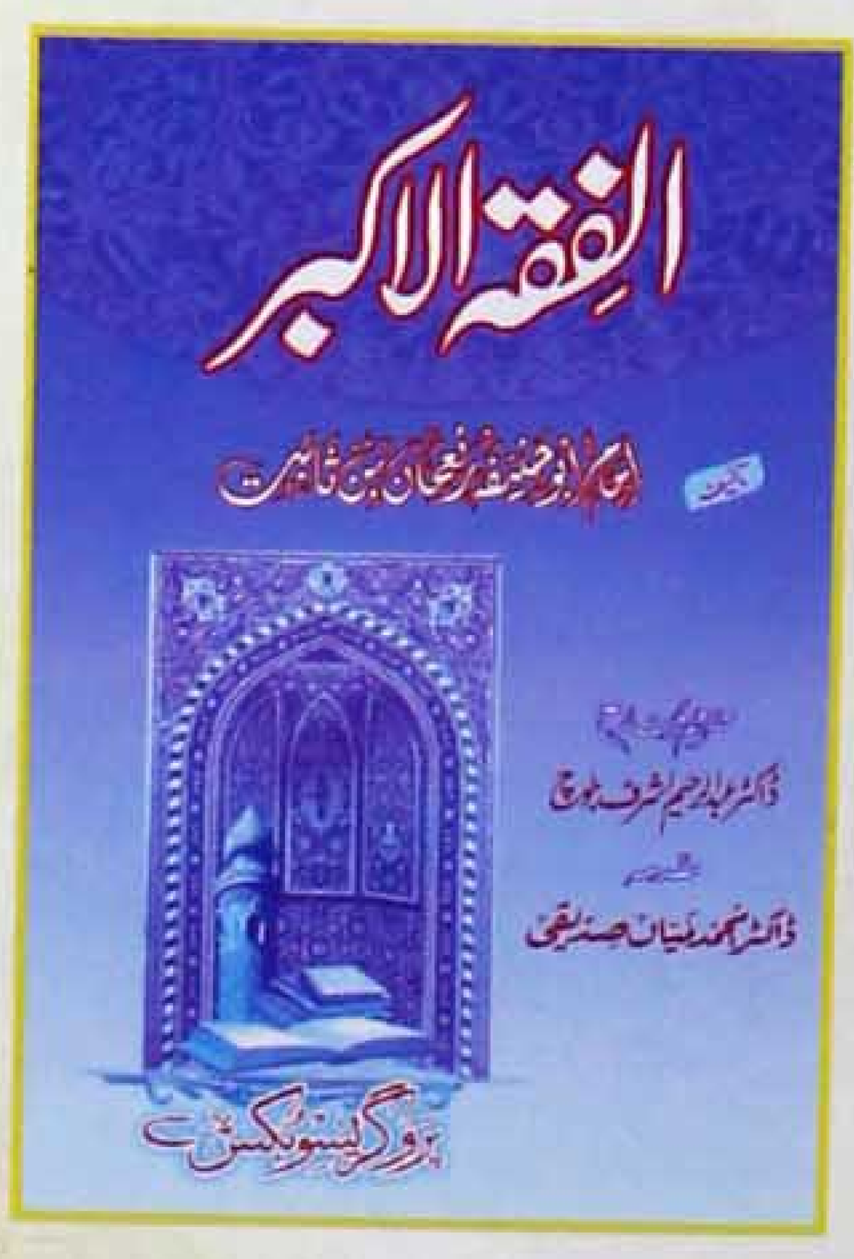
”ایک فرشتہ ”یاارحم الراحمین“ کہنے والے آدمی کے سپرد کیا گیا ہے تو جب یہ آدمی اس کلمہ کو تین مرتبہ کہتا ہے تو اس کو فرشتہ کہتا ہے: ”اے انسان! ”ارحم الراحمین“ (یعنی اللہ تعالیٰ) تیری طرف متوجہ ہے تو (جو چاہے اس سے) مانگ تیری دعا بفضلہٖ تعالیٰ قبول ہوگی۔“

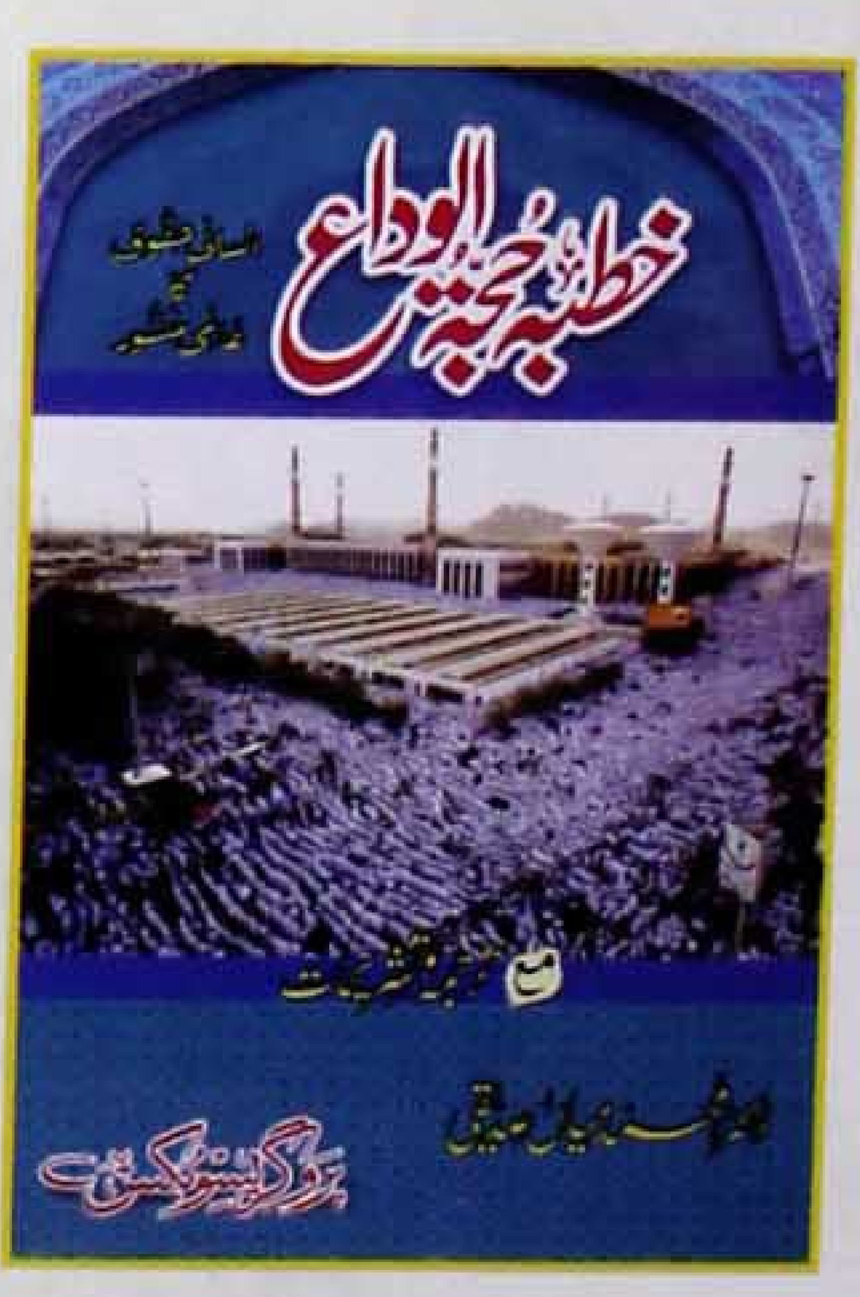
(مستدرک حاکم) (جمع الجوامع حدیث نمبر ۷۱۹۴) (کنزالعمال حدیث نمبر ۳۸۳۹)













یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اُردو بازار ○ لاہور
Tel:042-37124354 Fax:042 37352795